

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم O حصہ اول

ابواب الرویا	ابواب الفتن	ابواب القدر
ابواب صفة القيامة	ابواب الزهد	ابواب الشهادات
ابواب الايمان	ابواب صفة جهنم	ابواب صفة الجنة
	ابواب الاستيذان والادب	ابواب العلم

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور O پاکستان

فَاَلْتَكْبِرُ لِلرَّسُولِ الْفَقْدِ وَهَـوَ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

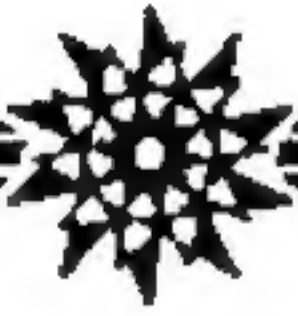
جامع ترمذی شریف

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبہ اعظم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ جامع ترمذی شریف

تالیف: _____ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: _____ مولانا انیسم الدین

نظر ثانی: _____ حافظ محبوب احمد خان

طابع: _____ خالد مقبول

مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

فہرست مضامین			
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲	۲۹: امت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے تین سوال	۱۳	تقدیر کے متعلق ابواب
۳۳	۳۰: جو شخص فتنے کے وقت ہو وہ کیا عمل کرے		۱: تقدیر میں بحث کرنے کی ممانعت
	۳۱: امانت داری کے اٹھ جانے کے متعلق		۲: باب
۳۴	۳۲: سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں بھی ہوں گی		۳: بد بختی اور خوش بختی کے بارے میں
۳۵	۳۳: درندوں کے کلام کے متعلق	۱۴	۴: اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے
	۳۴: چاند کے پھٹنے کے متعلق	۱۵	۵: ہر پید ا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے
۳۶	۳۵: زمین کے دھنسنے کے بارے میں	۱۶	۶: تقدیر کو صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے
۳۷	۳۶: سورج کا مغرب سے نکلنا		۷: لوگوں کے دل رحمن کی دوا لگیوں کے درمیان ہیں
۳۸	۳۷: یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے متعلق	۱۷	۸: اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے
	۳۸: خارجی گروہ کی نشانی		۹: عدوئی صفر اور ہمد کی نفی
۳۹	۳۹: اثرہ کے بارے میں	۱۸	۱۰: خیر و شر کے مقدر ہونے پر ایمان لانا
	۴۰: نبی اکرمؐ نے صحابہ کرامؓ کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	۱۹	۱۱: ہر شخص وہیں مرتا ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوئی ہے
۴۲	۴۱: اہل شام کی فضیلت کے بارے میں	۲۰	۱۲: تقدیر الہی کو دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے
	۴۲: میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا	۲۱	۱۳: قدریہ کے بارے میں
۴۳	۴۳: ایسا فتنہ جس میں بیٹھا رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا		۱۴: باب
	۴۴: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا	۲۲	۱۵: رضاء بالقضاء کے بارے میں
۴۴	۴۵: قتل کے بارے میں		۱۶: باب
۴۵	۴۶: لکڑی کی تلوار بنانے کے بارے میں	۲۳	فتنوں کے متعلق ابواب
۴۶	۴۷: علامات قیامت	۲۵	۱۷: تین جرموں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے
۴۷	۴۸: باب		۱۸: جان و مال کی حرمت
۴۹	۴۹: نبی اکرمؐ کی بخت قیامت کے قرب کی نشانی ہے		۱۹: کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں جلا کرنے کی ممانعت
	۵۰: ترکوں سے جنگ کے متعلق	۲۶	۲۰: کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی ممانعت
۵۰	۵۱: کسریٰ کی ہلاکت کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا	۲۷	۲۱: اس بارے میں کہنگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے
	۵۲: حجاز کے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی		۲۲: جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے
۵۱	۵۳: جب تک کذاب نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی		۲۳: جماعت کی پابندی
	۵۴: بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا		۲۴: برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے
۵۲	۵۵: تیسری صدی کے متعلق	۲۹	۲۵: بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بارے میں
۵۳	۵۶: خلفاء کے بارے میں	۳۰	۲۶: ہاتھ، زبان یا دل سے برائی کو روکنے کے متعلق
	۵۷: خلافت کے متعلق		۲۷: اسی سے متعلق
۵۴	۵۸: خلفاء قیامت تک قریش ہی میں سے ہوں گے	۳۱	۲۸: جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے
۵۵	۵۹: گمراہ حکمرانوں کے متعلق		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۳	۹۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کو خوف دلانا	۵۶	۶۰: امام مہدی کے متعلق
۹۴	۹۷: خوف خدا سے رونے کی فضیلت کے بارے میں		۶۱: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں
	۹۸: نبی اکرم کا فرمان کہ اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں	۵۷	۶۲: دجال کے بارے میں
	جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو	۵۸	۶۳: دجال کہاں سے نکلے گا
۹۵	۹۹: جو شخص لوگوں کو ہسانے کیلئے کوئی بات کرے		۶۴: دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بارے میں
	۱۰۰: باب	۵۹	۶۵: دجال کے فتنے کے متعلق
۹۷	۱۰۱: کم گوئی کی فضیلت کے متعلق		۶۶: دجال کی صفات کے بارے میں
	۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی	۶۲	۶۷: دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکتا
۹۸	۱۰۳: دنیا مؤمن کے لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے	۶۳	۶۸: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے
	۱۰۴: دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے		۶۹: باب
۹۹	۱۰۵: دنیا کی محبت اور اسکے متعلق ممکن ہونا	۶۴	۷۰: ابن صیاد کے بارے میں
۱۰۰	۱۰۶: مؤمن کیلئے لمبی عمر	۶۷	۷۱: باب
۱۰۱	۱۰۷: اس امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں	۶۸	۷۲: ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت کے متعلق
	۱۰۸: زمانے کا قرب اور امیدوں کی قلت		۷۳: باب ۸۱ تا ۸۲
	۱۰۹: امیدوں کے کم ہونے کے متعلق	۷۷	خواب کے متعلق ابواب
۱۰۲	۱۱۰: اس امت کا فتنہ مال میں ہے		۸۲: مؤمن کا خواب نبوت کا چھایا لیساں حصہ ہے
	۱۱۱: اگر کسی شخص کے پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوئی ہوں		۸۳: نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں
۱۰۳	تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی		۸۴: نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے متعلق کہ جس نے خواب
۱۰۴	۱۱۲: بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے	۷۹	میں مجھے دیکھا ہے شک اس نے مجھے ہی دیکھا
	۱۱۳: دنیا سے بے رغبتی		۸۵: اگر خواب میں کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے؟
۱۰۶	۱۱۴: گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا	۸۰	۸۶: خواب کی تعبیر کے بارے میں
۱۰۷	۱۱۵: فقر کی فضیلت		۸۷: باب
۱۰۸	۱۱۶: فقراء مہاجرین امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے	۸۱	۸۸: جمونا خواب بیان کرنا
۱۰۹	۱۱۷: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا رہن سہن		۸۹: باب
۱۱۱	۱۱۸: صحابہ کرام کے رہن سہن کے بارے میں	۸۲	۹۰: باب
	۱۱۹: غنا و درحقیقت دل سے ہوتا ہے	۸۳	۹۱: نبی اکرم ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانا
۱۱۵	۱۲۰: حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق	۸۷	گواہوں کے متعلق ابواب
۱۱۶	۱۲۱: باب ۱۲۵ تا ۱۲۱	۹۱	زہد کے باب
۱۱۷	۱۲۶: اس بارے میں کہ زیادہ کھانا مکروہ ہے	۹۲	۹۲: نیک اعمال میں جلدی کرنا
۱۱۸	۱۲۷: ریا کاری اور شہرت کے متعلق		۹۳: موت کو یاد کرنے کے بارے میں
۱۲۰	۱۲۸: باب		۹۴: باب
	۱۲۹: باب		۹۵: جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ بھی اس سے
۱۲۱	۱۳۰: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت رکھے گا	۹۳	ملاقات کرنا پسند کرتا ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۰	۱۷۰: اہل جنت کی مفت کے متعلق	۱۲۲	۱۳۱: اللہ تعالیٰ سے حسن ظن
۱۸۱	۱۷۱: اہل جنت کے لباس کے متعلق		۱۳۲: نیکی اور بدی کے بارے میں
	۱۷۲: جنت کے پھلوں کے متعلق	۱۲۳	۱۳۳: اللہ کے لیے محبت کرنا
	۱۷۳: جنت کے پرندوں کے متعلق	۱۲۴	۱۳۴: محبت کی خبر دینے کے متعلق
۱۸۲	۱۷۴: جنت کے گھوڑوں کے متعلق	۱۲۵	۱۳۵: تعریف کرنے اور تعریف کرانے والوں کی برائی
۱۸۳	۱۷۵: جنتیوں کی عمر کے متعلق		۱۳۶: مومن کی محبت کے متعلق
	۱۷۶: اہل جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟	۱۲۶	۱۳۷: مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں
	۱۷۷: جنت کے دروازوں کے متعلق	۱۲۷	۱۳۸: پیمانہ زائل ہونے کے متعلق
۱۸۴	۱۷۸: جنت کے بازار کے متعلق	۱۲۹	۱۳۹: زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق
۱۸۶	۱۷۹: رؤیت باری تعالیٰ کے بارے میں	۱۳۱	۱۴۰: باب
۱۸۸	۱۸۰: باب	۱۳۲	۱۴۱: باب
	۱۸۱: اہل جنت بالا خانوں سے ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے	۱۳۳	قیامت کے متعلق ابواب
۱۸۹	۱۸۲: جنتی اور دوزخی ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے		۱۴۲: حساب و قصاص کے متعلق
۱۹۱	۱۸۳: جنت شدائد سے جبکہ جہنم خواہشات سے بڑے ہے	۱۳۵	۱۴۳: باب
۱۹۲	۱۸۴: جنت اور دوزخ کے درمیان تکرار کے متعلق	۱۳۶	۱۴۴: کیفیت حشر کے متعلق
	۱۸۵: ادنیٰ درجے کے جنتی کے لیے انعامات کے متعلق	۱۳۷	۱۴۵: آخرت میں لوگوں کی پیشی
۱۹۳	۱۸۶: حوروں کی گفتگو کے متعلق	۱۳۸	۱۴۶: اسی کے متعلق
	۱۸۷: جنت کی نہروں کے متعلق		۱۴۷: اسی سے متعلق
۱۹۷	جہنم کے متعلق ابواب		۱۴۸: اسی کے متعلق
	۱۸۸: جہنم کے متعلق	۱۳۹	۱۴۹: صور کے متعلق
	۱۸۹: جہنم کی گہرائی کے متعلق	۱۴۰	۱۵۰: پل صراط کے متعلق
۱۹۸	۱۹۰: اہل جہنم کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے	۱۴۱	۱۵۱: شفاعت کے بارے میں
۱۹۹	۱۹۱: دوزخیوں کے مشروبات کے متعلق	۱۴۳	۱۵۲: اسی کے متعلق
۲۰۱	۱۹۲: دوزخیوں کے کھانے کے متعلق	۱۴۵	۱۵۳: حوض کوثر کے بارے میں
۲۰۳	۱۹۳: دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے		۱۵۴: حوض کوثر کے برتن کے متعلق
	۱۹۴: اسی کے متعلق	۱۴۷	۱۵۵: باب ۱۵۵ تا ۱۶۳
	۱۹۵: دوزخ کے لیے دوسرائے اور اہل توحید کا اس سے نکالے جانے کے متعلق	۱۷۵	جنت کی صفات کے متعلق ابواب
۲۰۴			۱۶۴: جنت کے درختوں کی صفات کے متعلق
۲۰۸	۱۹۶: جہنم میں عورتوں کی اکثریت		۱۶۵: جنت اور اس کی نعمتوں کے متعلق
	۱۹۷: باب	۱۷۶	۱۶۶: جنت کے بالا خانوں کے متعلق
۲۰۹	۱۹۸: باب	۱۷۷	۱۶۷: جنت کے درجات کے متعلق
۲۱۰	ابواب ایمان	۱۷۸	۱۶۸: جنت کی عورتوں کے متعلق
	۱۹۹: مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الہ	۱۷۹	۱۶۹: اہل جنت کے جماع کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۳۶	۲۲۸: کتابت علم کی اجازت کے متعلق	۲۱۰	۱۰۰: لا الہ الا اللہ کہیں
۲۳۷	۲۲۹: بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے متعلق	۲۱۱	۲۰۰: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک یہ "لا الہ الا اللہ" نہ کہیں اور نماز نہ پڑھیں
۲۳۸	۲۳۰: نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے	۲۱۲	۲۰۱: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
۲۳۹	۲۳۱: جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی	۲۱۳	۲۰۲: حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ سے ایمان و اسلام کی کیا صفات بیان کیں
۲۴۱	۲۳۲: سنت پر عمل کرنے اور بدعت سے اجتناب کرنے کے متعلق	۲۱۴	۲۰۳: فرائض ایمان میں داخل ہیں
۲۴۳	۲۳۳: جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا	۲۱۵	۲۰۴: ایمان میں کی زیادتی اور اس کا مکمل ہونا
۲۴۴	۲۳۴: مدینہ کے عالم کی فضیلت کے متعلق	۲۱۶	۲۰۵: اس بارے میں کہ حیا ایمان سے ہے
۲۴۵	۲۳۵: اس بارے میں کہ علم عبادت سے افضل ہے	۲۱۷	۲۰۶: نماز کی عظمت کے بارے میں
۲۴۸	آداب اور اجازت لینے کے متعلق ابواب	۲۱۸	۲۰۷: ترک نماز پر وعید
۲۴۹	۲۳۶: سلام کو پھیلانے کے بارے میں	۲۱۹	۲۰۸: باب
۲۵۰	۲۳۷: سلام کی فضیلت کے بارے میں	۲۲۰	۲۰۹: کوئی زانی زنا کرتے ہوئے حامل ایمان نہیں رہتا
۲۵۱	۲۳۸: داخل ہونے کے لیے تین مرتبہ اجازت لینا	۲۲۱	۲۱۰: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں
۲۵۲	۲۳۹: سلام کا جواب کیسے دیا جائے	۲۲۲	۲۱۱: اسلام کی ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے
۲۵۳	۲۴۰: کسی کو سلام بھیجنے کے متعلق	۲۲۳	۲۱۲: منافق کی علامت کے متعلق
۲۵۴	۲۴۱: پہلے سلام کرنے والے کی فضیلت کے متعلق	۲۲۴	۲۱۳: اس متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے
۲۵۵	۲۴۲: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت	۲۲۵	۲۱۴: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے
۲۵۶	۲۴۳: بچوں کو سلام کرنے کے متعلق	۲۲۶	۲۱۵: جس شخص کا خاتمہ تو حید پر ہو
۲۵۷	۲۴۴: عورتوں کو سلام کرنے کے متعلق	۲۲۷	۲۱۶: امت میں افتراق کے متعلق
۲۵۸	۲۴۵: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۲۲۸	علم کے متعلق ابواب
۲۵۹	۲۴۶: کلام سے پہلے سلام کرنے کے متعلق	۲۲۹	۲۱۷: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں
۲۶۰	۲۴۷: اس بارے میں کہ ذی (کافر) کو سلام کرنا مکروہ ہے	۲۳۰	۲۱۸: طلب علم کی فضیلت
۲۶۱	۲۴۸: جس مجلس میں مسلمان اور کافر ہوں ان کو سلام کرنا	۲۳۱	۲۱۹: علم کو چھپانا
۲۶۲	۲۴۹: اس بارے میں کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے	۲۳۲	۲۲۰: طالب علم کے ساتھ خیر خواہی کرنا
۲۶۳	۲۵۰: اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا	۲۳۳	۲۲۱: دنیا سے علم کے اٹھ جانے کے متعلق
۲۶۴	۲۵۱: گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا	۲۳۴	۲۲۲: اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے
۲۶۵	۲۵۲: بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا	۲۳۵	۲۲۳: لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت
۲۶۶	۲۵۳: اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا	۲۳۶	۲۲۴: رسول اللہ ﷺ پر جموٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے
۲۶۷	۲۵۴: سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے	۲۳۷	۲۲۵: موضوع احادیث بیان کرنا
۲۶۸	۲۵۵: مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنا	۲۳۸	۲۲۶: حدیث سن کر کیا الفاظ نہ کہے جائیں
۲۶۹	۲۵۶: باب	۲۳۹	۲۲۷: کتابت علم کی کراہت کے متعلق
۲۷۰	۲۵۷: سریانی زبان کی تعلیم		
۲۷۱	۲۵۸: مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے متعلق		
۲۷۲	۲۵۹: اس بارے میں کہ مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۸	۲۹۲: نکیہ لگانے کے بارے میں	۲۵۹	۲۶۰: خط پر نمر لگانے کے متعلق
۲۷۹	۲۹۳: باب		۲۶۱: سلام کی کیفیت کے بارے میں
	۲۹۴: سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے		۲۶۲: پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے
	۲۹۵: انماط (یعنی قالین) کے استعمال کی اجازت	۲۶۰	۲۶۳: ابتداء میں "علیک السلام" کہنا مکروہ ہے
۲۸۰	۲۹۶: ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کے بارے میں	۲۶۱	۲۶۴: باب
	۲۹۷: اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں	۲۶۲	۲۶۵: راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے متعلق
۲۸۱	۲۹۸: عورتوں کا مردوں سے پردہ کرنا		۲۶۶: مصالحے کے متعلق
	۲۹۹: عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	۲۶۳	۲۶۷: گلے ملنے اور بوسہ دینے کے متعلق
	۳۰۰: عورتوں کے فتنے سے بچنے کے متعلق	۲۶۵	۲۶۸: ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لینے کے متعلق
۲۸۲	۳۰۱: بالوں کا گھمانے کی ممانعت	۲۶۶	۲۶۹: مرجا کہنے کے بارے میں
	۳۰۲: پال گودنے والی، گدوانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بارے میں	۲۶۷	۲۷۰: چھینک کا جواب دینے کے متعلق
۲۸۳	۳۰۳: مردوں کے مشابہ بننے والی عورتوں کے بارے میں		۲۷۱: جب چھینک آئے تو کیا کہے؟
	۳۰۴: اس بارے میں کہ عورت کا خوشبو لگا کر نکلتا منع ہے	۲۶۹	۲۷۲: چھینکے والے کے جواب میں کیا کہا جائے؟
۲۸۴	۳۰۵: مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بارے میں		۲۷۳: اگر چھینک مارنے والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے
۲۸۵	۳۰۶: اس بارے میں کہ خوشبو سے انکار کرنا مکروہ ہے		۲۷۴: کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے؟
	۳۰۷: مباشرت ممنوعہ کے متعلق	۲۷۰	۲۷۵: چھینک کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ ڈھانکنے کے متعلق
۲۸۶	۳۰۸: ستر کی حفاظت کے متعلق	۲۷۱	۲۷۶: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں
	۳۰۹: اس بارے میں کہ ان ستر میں داخل ہے	۲۷۲	۲۷۷: نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے
۲۸۸	۳۱۰: پاکیزگی کے بارے میں		۲۷۸: اس بارے میں کہ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے
	۳۱۱: جماع کے وقت پردہ کرنے کے متعلق	۲۷۹	۲۷۹: جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے
۲۸۹	۳۱۲: حمام میں جانے کے بارے میں		۲۸۰: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے
	۳۱۳: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو	۲۷۳	۲۸۱: حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے متعلق
۲۹۰	۳۱۴: کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کیلئے ممانعت	۲۷۴	۲۸۲: کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے متعلق
۲۹۱	۳۱۵: سفید کپڑے پہننے کے بارے میں		۲۸۳: ناخن تراشنے کے متعلق
۲۹۲	۳۱۶: مردوں کیلئے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بارے میں	۲۷۵	۲۸۴: ناخن تراشنے اور مونچھیں کتروانے کی مدت کے متعلق
	۳۱۷: سبز کپڑا پہننے کے بارے میں	۲۷۶	۲۸۵: مونچھیں کترنے کے بارے میں
۲۹۳	۳۱۸: سیاہ لباس کے متعلق		۲۸۶: داڑھی کی اطراف سے کچھ بال کاٹنے کے متعلق
	۳۱۹: زرد رنگ کے کپڑے پہننے کے متعلق	۲۷۷	۲۸۷: داڑھی بڑھانے کے متعلق
۲۹۴	۳۲۰: اس بارے میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے		۲۸۸: ناگ پر ناگ رکھ کر لیٹنا
۲۹۵	۳۲۱: حریر اور دیباچ پہننے کی ممانعت کے متعلق	۲۷۸	۲۸۹: اس کی کراہت کے بارے میں
			۲۹۰: پیٹ کے بل لیٹنے کی کراہت کے متعلق
			۲۹۱: ستر کی حفاظت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۲	۳۵۵: سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۲۹۵	باب: ۳۲۲
	۳۵۶: سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق	۲۹۶	۳۲۳: بندے پر نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے
۳۲۶	۳۵۷: سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق		۳۲۴: سیاہ موزوں کے متعلق
	۳۵۸: سورہ یسین کی فضیلت کے متعلق	۲۹۷	۳۲۵: سفید بال کا لٹنے کی ممانعت
۳۲۷	۳۵۹: سورہ دخان کی فضیلت کے متعلق		۳۲۶: اس بارے میں کہ مشورہ دینے والا امانت دار ہوتا ہے
	۳۶۰: سورہ ملک کی فضیلت کے متعلق	۲۹۸	۳۲۷: نحوست کے بارے میں
۳۲۸	۳۶۱: سورہ زلزال کی فضیلت	۲۹۹	۳۲۸: تیسرے آدمی کی موجودگی میں دوا آدمی سرگوشی نہ کریں
۳۲۹	۳۶۲: سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے متعلق		۳۲۹: وعدے کے متعلق
	۳۶۳: سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق	۳۰۰	۳۳۰: ”فداک ابی وامی“ کہنا
۳۳۲	۳۶۴: معوذتین کی فضیلت کے بارے میں		۳۳۱: کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا
۳۳۳	۳۶۵: قرآن پڑھنے کی فضیلت	۳۰۱	۳۳۲: بچے کا نام جلدی رکھنے کے متعلق
	۳۶۶: قرآن کی فضیلت کے بارے میں	۳۰۲	۳۳۳: مستحب ناموں کے متعلق
			۳۳۴: مکروہ ناموں کے متعلق
		۳۰۳	۳۳۵: نام بدلنے کے متعلق
			۳۳۶: نبی اکرم ﷺ کے اسماء کے متعلق
			۳۳۷: نبی اکرم ﷺ کا نام اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا مکروہ ہے
		۳۰۵	۳۳۸: اس متعلق کہ بعض اشعار حکمت ہیں
			۳۳۹: شعر پڑھنے کے بارے میں
			۳۴۰: کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے
		۳۰۷	۳۴۱: فصاحت اور بیان کے متعلق
		۳۰۸	۳۴۲: باب ۳۲۲ تا ۳۲۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقدیر کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱: باب تقدیر میں بحث کرنے

کی ممانعت کے متعلق

۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو ہم لوگ تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ غصے میں آگئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا گویا کہ آپ کے چہرے پر اتار کے دانوں کا عرق نچوڑ دیا گیا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں اسلئے بھیجا گیا ہوں؟ تم لوگوں سے پہلے کی قومیں اسی مسئلے میں بحث و مباحثہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔ میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اس مسئلے میں آئندہ بحث و تکرار نہ کرنا۔ اس باب میں عمرؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے کئی غریب روایات مروی ہیں جن میں وہ منفرد ہیں۔

۲: باب

۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمؑ اور موسیٰؑ کے درمیان مکالمہ ہوا۔ موسیٰؑ نے فرمایا: اے آدمؑ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا پھر اپنی روح آپ میں پھونکی اور پھر آپ کی لغزش کی وجہ سے لوگوں کو جنت سے نکالا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمؑ علیہ السلام نے جواباً فرمایا: اے موسیٰؑ! تو وہ ہے جسے اللہ نے شرف ہمکامی کے

۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ

فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاوِيَةَ الْجَمَحِيُّ نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَا زَعُ فِي الْقَدَرِ فغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَتْمَا فَقِي فِي وَجْنَتِيهِ الرُّمَانُ فَقَالَ أَبْهَذَا أَمَرْتُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَنَازَعُوا فِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّي لَهُ غَرَائِبٌ يَتَفَرَّدُ بِهَا۔

۲: بَابُ

۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ أَغَوَيْتَ النَّاسَ وَآخَرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ

مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ أَتْلُوْنِي عَلَى عَمَلِ عَمَلْتُهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قَالَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجُنْدُبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التِّيمِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَأٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَابْنَ الْخَطَابِ وَكُلُّ مُيَسَّرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدَّثَهُ بَنُ أُسَيْدٍ وَآنَسٍ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ ثُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ قَالَ وَكَيْعٌ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنْ

ذریعے برگزیدہ کیا۔ کیا تو مجھے ایسے عمل پر ہدایت کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے میرے لیے (لوح محفوظ میں) لکھ دیا تھا۔ نبی اکرمؐ فرماتے ہیں اس طرح آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر (گفتگو میں) غالب آگئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور جندبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ (یعنی سلیمان کی اعمش سے) اعمش کے بعض ساتھی اسے اعمش، وہ ابوصالح وہ ابو ہریرہؓ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے ابو ہریرہؓ کی جگہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث نبی اکرمؐ سے ابو ہریرہؓ کے واسطے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۳: باب بد بختی اور خوش بختی کے بارے میں

۳: حضرت سالم اپنے والد عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم جو عمل کرتے ہیں کیا یہ نیا امر ہے؟ یا عرض کیا کہ نیا شروع ہوا ہے یا یہ پہلے سے تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور اس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پہلے سے لکھا ہوا ہے اور اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ اے خطابؓ کے بیٹے! ہر شخص پر وہ چیز آسان کر دی گئی ہے جس کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ لہذا جو نیک بخت لوگ ہیں وہ نیک بختی کے عمل (اعمال صالح) کرتے ہیں اور جو بد بخت ہیں وہ اسی کیلئے عمل کرتے ہیں۔ اس باب میں علیؓ، خدیفہ بن اُسیدؓ، انسؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ زمین کرید رہے تھے (جیسے کوئی تفکر کی حالت میں کرتا ہے) اچانک آپؐ نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں کہ جس کے متعلق متعین نہ ہو چکا ہو کہ وہ جنتی ہے یا جہنمی۔ وکیع کہتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کیلئے جنت یا دوزخ میں اس کی جگہ لکھی نہ جا چکی ہو۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم (تقدیر کے لکھے پہ) بھروسہ کر لیں آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک جس کام کیلئے پیدا کیا گیا ہے اس پر وہ (کام) آسان کر دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴: باب اس متعلق کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

۵: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ صادق و مصدوق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ تم میں ہر ایک ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی حالت میں رہتا ہے پھر چالیس دن کے بعد گاڑھا خون بن جاتا ہے۔ پھر چالیس دن میں گوشت کا ٹوٹھرا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار چیزیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے (رزق، موت، عمل اور یہ کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت) پس اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم میں سے کوئی اہل جنت کے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر الہی اس کی طرف سبقت کرتی ہے تو اس کا خاتمہ دوزخیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور ایک آدمی (عمر بھر) جہنمیوں کے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان بالشت بھر فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر الہی اس کی طرف دوڑتی ہے اور اس کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ پس وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث روایت کی اور اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اعمش سے اس کی مثل روایت کی۔ محمد بن علاء نے وکیع کے واسطے سے انہوں نے بواسطہ

النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَفَلَا نَتَكَلَّمُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ قَالَ لَا أَعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

۵. حَدَّثَنَا هُنَّا دَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةٌ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَآجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يُسَبِّقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يُسَبِّقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا الْأَعْمَشُ نَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ مَارَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ نَحْوَةٍ.

اعمش حضرت زید سے اس کی مثل حدیث روایت کی۔

۵: بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ

۵: باب اس بارے میں کہ ہر پیدا ہونے

عَلَى الْفِطْرَةِ

والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ رَبِيعَةَ الْبَنَانِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيَنْصَرَانِهِ وَيُسْرِكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمَ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ.

۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیدا ہونے والا ملت اسلامیہ پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مشرک بنادیتے ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جو بچے جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ اگر بڑے ہوتے تو کیا کرتے۔

۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَالحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ.

۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں لیکن یہاں ”يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ“ کی جگہ ”يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ“ کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ وغیرہ اسے اعمش وہ ابو صالح وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں ”يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ“ کے الفاظ ہیں۔

۶: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ

۶: باب اس بارے میں کہ تقدیر کو

إِلَّا الدُّعَاءُ

صرف دعا ہی لوٹا سکتی ہے

۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَسَعِيدُ ابْنُ يَعْقُوبَ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الضَّرِيرِ عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ الضَّرِيرِ وَأَبُو مَوْدُودٍ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ فِضَّةٌ وَالْآخَرُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَحَدُهُمَا بَصْرِيٌّ وَالْآخَرُ مَدِينِيٌّ وَكَانَا

۹: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قضاء (قدر) کو صرف دعا ہی بدل سکتی ہے اور عمر کو نیکی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھا سکتی۔ اس باب میں ابو اسید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن ضریس کی روایت سے جانتے ہیں اور ”ابو مودود“ دو ہیں۔ ایک کوفضہ اور دوسرے کو عبد العزیز بن سلیمان کہتے ہیں۔ ان میں سے ایک بصری اور دوسرے مدینی ہیں۔ جنہوں نے یہ حدیث نقل کی ہے وہ ابو مودود و فضہ

فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَأَبُو مَوْدُودٍ الَّذِي رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ اسْمُهُ فِضَّةٌ بَصْرِيٌّ.

۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ

بَيْنَ أَصْبَعِي الرَّحْمَنِ

۱۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى
دِينِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ
فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ
مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
النُّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ
أَصَحُّ.

۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا

لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ عَنْ
شُفَيْي بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ اتَّذَرُونَ مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ
فَقُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِ
هِ الْيُمْنَى هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أَجْمَلَ عَلَى
آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا ثُمَّ وَقَالَ
لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ فِيهِ

۷: باب اس بارے میں کہ لوگوں کے دل

رحمن کی دوا نگلیوں کے درمیان ہیں

۱۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر پڑھا کرتے تھے ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ“ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم ایمان لائے آپؐ پر اور جو چیز آپؐ لائے اس پر بھی۔ کیا آپؐ ہمارے بارے میں ڈرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں کیونکہ دل اللہ کی دوا نگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں پھیر دیتا ہے۔ اس باب میں نو اس بن سمعانؓ، ام سلمہؓ، عائشہؓ اور ابو ذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے اسی طرح کئی راوی اعمشؓ، وہ ابوسفیانؓ اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی انسؓ کی جگہ جابرؓ سے بھی اسے نقل کرتے ہیں لیکن ابوسفیانؓ کی اعمشؓ سے منقول حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۸: باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں

اور جنتیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

۱۱: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپؐ کے پاس دو کتابیں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں مگر یہ کہ آپؐ ہمیں بتائیں۔ آپؐ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا۔ یہ ”رب العلمین“ کی طرف سے ہے اور اس میں اہل جنت کے نام ہیں۔ پھر ان کے آباء و اجداد اور ان کے قبیلوں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں میزان ہے۔ پھر ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ زیادتی ہوگی۔ پھر آپؐ نے بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی ”رب

أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلَ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَيَقَالَ أَصْحَابُهُ فَيَمِيزُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدُّوْا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ وَإِنْ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ آتَى عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَبَدَّ هُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَعَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

العلمین“ کی طرف سے ہے۔ اسی میں اہل دوزخ، ان کے آباء اجداد اور قبائل کے نام مذکور ہیں اور پھر آخر میں میزان کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ان میں نہ کمی ہوگی اور نہ زیادتی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو پھر عمل کا کیا فائدہ؟ آپؐ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ جنتی کا خاتمہ جنت والوں ہی کے عمل پر ہوگا اگرچہ اس سے پہلے کیسے بھی عمل ہوں اور اہل دوزخ کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال پر ہی ہوگا۔ خواہ اس سے پہلے اس نے کسی طرح کے بھی عمل کیے ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا پھر فرمایا: تمہارا رب بندوں سے فارغ ہو چکا ہے۔ ایک فریق جنت میں اور دوسرا دوزخ میں ہے۔

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي قُبَيْلٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو قُبَيْلٍ اسْمُهُ حَيْثُ بْنُ هَانِيٍّ.

۱۲: قتیبہ بھی بکر بن مضر ابو قبیل سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو قبیل کا نام حی بن ہانی ہے۔

۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَلَّهَ إِذَا أَرَادَ بَعْدَ خَيْرٍ اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُؤَفِّقُهُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو عمل پر لگا دیتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے عمل میں لگاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسے موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دے دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹: بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدُوِّي

۹: باب عدوئی صفر اور ہامہ

وَلَا هَامَةٌ وَلَا صَفْرٌ

کی نفی کے متعلق

۱۴: حَدَّثَنَا بُسْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ نَا أَبُو زُرْعَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ نَا صَاحِبٌ لَنَا عَنْ ابْنِ مُسْعُودٍ

۱۴: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگتی۔ ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ ایک اونٹ

۱. عدوئی۔ اس کا معنی یہ ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہوتی۔

۲. صفر۔ اس میں علماء کے دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ صفر کو محرم پر مقدم کیا جائے جیسے عرب کے کافر کیا کرتے تھے۔ دوسرا یہ کہ عوب کا یہ عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کپڑا ہے جو بھوک کے وقت ہجان کرتا ہے۔ اور اکثر جانور کو مار ڈالتا ہے۔

۳. ہامہ۔ الو کو کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر الو بن جاتی ہیں اور عرب اس سے بد فانی لیتے تھے۔ (مترجم)

قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِي شَيْءًا فَقَالَ أَغْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ الْبَعِيرُ أَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نَذْبُهُ فَيُجْرَبُ الْإِبِلُ كُلُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَجْرَبُ الْأَوَّلُ لَا عُدْوَى وَلَا صَفَرٌ خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرَزَقَهَا وَمَصَائِبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ ابْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ خَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَخَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرَا أَحَدًا أَغْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

جسے کھجلی ہوتی ہے جب دوسرے اونٹوں کے درمیان آتا ہے تو سب کو کھجلی والا کر دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر پہلے اونٹ کو کس کی کھجلی لگی؟ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ ہی صفر کا اعتقاد صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا اور اس کی زندگی، رزق اور مصیبتیں بھی لکھ دیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری کو کہتے ہوئے سنا کہ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ اگر مجھے مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان (کھڑا کر کے) قسم دلائی جائے تو میں قسم اٹھا کر کہوں گا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ علم والا کوئی نہیں دیکھا۔

خلاصۃ الابیاب : قضا و تقدیر کا مسئلہ اتنا دقیق و باریک ہے کہ اس میں جھگڑنا تو درکنار گفتگو کرنا بھی خطرہ سے خالی نہیں کیونکہ ایسے باریک مسائل میں جہاں گفتگو کی وہیں کوئی نہ کوئی پہلو بحث اور جھگڑے کا نکلا اور بحث و جھگڑے کا پہلو نکلا بس تقدیر کے انکار کے امکانات پیدا ہوئے۔ (۲) مصیبت میں تقدیر کا سہارا لینا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مشیت ایزدی سے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں اپنا ایک خلیفہ بنانے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔ (۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل فیصلہ وہی ہوتا ہے جو قضا و تقدیر کر چکی ہے۔ اعمال ظاہری تو وہ انسان کے اچھے اور بُرے ہونے کی صرف ظاہری نشانیاں ہیں اس لئے تمام اعمال کا دار و مدار خاتمہ پر ہے۔ (۴) اس میں تین چیزوں تقدیر، عمر، رزق کا ذکر ہے اور تین چیزیں اسلامی عہد کے بعد ناقابل تبدیل ہونے میں ضرب المثل ہیں۔ اگر غور کیجئے تو یہاں ایک ہی چیز ہے تقدیر، عمر اور رزق اس کے اجزاء ہیں ان تینوں کے مقابلہ میں آپ ﷺ نے یہاں تین چیزیں بیان فرمائی ہیں جن کی تاثیر سے آج تک دنیا ناواقف تھی یعنی دعاء، نیکی اور گناہ۔ ان میں سے دعاء کی بزرگت سے کبھی نوشتہ تقدیر بھی ٹل جاتا ہے اور نیکی کی بدولت عمر میں اضافہ ہو جاتا ہے حالانکہ وہ بھی مقرر شدہ شے ہے۔ اس جگہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مکتوبات، ص ۲۱۷، ۲۲۲۔ (۵) حق تعالیٰ کی علی الاطلاق قدرت اور بندہ کی انتہائی بے چارگی اور بے بسی کا نقشہ اس سے زیادہ مؤثر اور مختصر انداز میں ادا نہیں کیا جاسکتا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کا قبضہ و قدرت ہے۔

۱۰: باب خیر و شر کے مقدر

ہونے پر ایمان لانا

۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِيمَانِ

بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ .

۱۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ وَجَابِرٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَ يُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ.

۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ النَّضْرِ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْجَارُودُ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ لَمْ يَكْذِبْ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً.

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ

حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا

۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُوَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عِكَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عَزَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمَطَرِ بْنِ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو چیز اسے ملنے والی تھی وہ اسے ہی ملی اور کے پاس نہیں جاسکتی تھی اور جو چیز اسے نہیں ملنی وہ کسی صورت اسے نہیں مل سکتی۔ اس باب میں حضرت عبادہ، جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن میمون کی حدیث سے پہچانتے ہیں اور عبد اللہ بن میمون منکر حدیث تھا۔

۱۶: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ موت پر ایمان لائے (یعنی اس کیلئے اعمال صالحہ سے تیاری کرے) موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور تقدیر پر ایمان لائے۔

۱۷: محمود بن غیلان، نصر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں لیکن ربیع ایک شخص سے اور وہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد کی شعبہ سے منقول حدیث میرے نزدیک نصر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راویوں نے بھی منصور سے انہوں نے ربیع سے اور انہوں نے علیؑ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ جارود بیان کرتے ہیں کہ وکیع کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے ربیع بن حراش نے اسلام میں ایک مرتبہ بھی جھوٹ نہیں بولا۔

۱۸: باب اس بارے میں کہ ہر شخص وہیں مرتا

ہے جہاں اس کی موت لکھی ہوتی ہے

۱۸: حضرت مطرب بن عکامس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے بندے کی کسی جگہ موت لکھی ہوتی ہے تو وہاں (جس جگہ موت لکھی ہو) کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔ اس باب میں ابو عزرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ مطر

بن عکامس کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۱۹: ہم سے محمود بن غیلان نے اور ان سے موئل اور ابو داؤد حفری نے سفیان کی روایت اسی کے مثل بیان کی۔

۲۰: احمد بن منیع اور علی بن حجر بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسمعیل بن ابراہیم، ایوب سے وہ ابو ملیح اور وہ ابو عزرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیلئے کسی مقام کو جائے موت قرار کر دیتا ہے تو اس طرف اس کے لیے کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ) ”إِلَيْهَا حَاجَةٌ“ کے الفاظ ہیں یا ”بِهَا حَاجَةٌ“ کے الفاظ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عزرہ صحابی ہیں ان کا نام یسار بن عبد ہے اور ابو ملیح، عامر بن اسامہ بن عمیر ہندلی ہیں۔

۱۲: باب اس بارے میں کہ تقدیر الہی کو

دم جھاڑ اور دوا نہیں ٹال سکتے

۲۱: حضرت ابو خزامہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مرقیہ جن سے ہم دم کرتے ہیں اور یہ دوائیں جن سے ہم علاج کرتے ہیں اور یہ بچاؤ کی چیزیں جن سے ہم ضرب سے بچتے ہیں۔ (یعنی ڈھال وغیرہ) کیا یہ اللہ کی تقدیر کو ٹال سکتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ (علاج وغیرہ) بھی تقدیر الہی میں سے ہے۔ یہ حدیث ہم صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی اسے سفیان، وہ زہری، وہ ابو خزامہ اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح کئی راوی زہری سے وہ ابو خزامہ سے اور وہ اپنے والد سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳: باب قدر یہ کے بارے میں

۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عکامس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر هذا الحدیث۔

۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَافِعُ بْنُ أَبِي مُؤَمِّلٍ وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ.

۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٌ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَزْرَةَ لَهُ صُحْبَةٌ اسْمُهُ يَسَارُ بْنُ عَبْدِ وَ أَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ عَامِرُ بْنُ أَسَامَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ الْهَذَلِيُّ.

۱۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقَى

وَلَا الدَّوَاءَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا

۲۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رُقَى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوِي وَتَقَاةً نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُهُ وَاحِدٌ هَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خِزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ.

۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

۲۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ

فَضِيلٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ وَعَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبُ الْمَرْجَةِ وَالْقَدَرِيَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِ ابْنِ عُمَرَوِ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ ثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ نَا عَلِيُّ بْنُ نِزَارٍ عَنْ نِزَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۴: بَابُ

۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَسَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالْيَ جَنِبِهِ تَسْعُ وَتَسْعُونَ مِئَةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَاءُ يَأْ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ

۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سُخْطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ ایک فرقہ مرجیہ اور دوسرا فرقہ قدریہ۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳: محمد بن رافع، محمد بن بشر وہ سلام بن ابوعمرہ، وہ عکرمہ وہ ابن عباس اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں پھر محمد بن بشر بھی علی وہ فزار وہ عکرمہ وہ ابن عباس سے وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۴: باب

۲۴: حضرت عبد اللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب نانوںے خواہشات ہیں۔ اگر وہ زندگی بھر ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام سے مراد عمران القطان ہیں۔

۱۵: باب رضاء بالقضاء کے بارے میں

۲۵: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو آدم کی سعادت اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر راضی رہے اور اسکی بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر طلب نہ کرے اور اس کی قضاء پر ناراضگی کا اظہار کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن ابی حمید کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن حمید کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں۔ یہ ابو ابراہیم

۱۔ فرقہ مرجیہ: مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ انسان مجبور محض ہے۔ سب کچھ تقدیر الہی سے ہوتا ہے۔

۲۔ فرقہ قدریہ: ان کا عقیدہ یہ ہے کہ بندوں کے اعمال خود ان کی اپنی قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ارادے کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ تقدیر الہی

۳۔ کے منکر ہیں۔ (مترجم)

مدینی ہیں اور محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک قوی نہیں۔

باب: ۱۶

۲۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے اگر یہ صحیح ہے تو اسے میرا سلام نہ کہنا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں یا فرمایا میری امت میں زمین میں دھنسا دینا، چہروں کا مسخ کر دینا اہل قدر میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

۲۷: عبد الواحد بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو میری ملاقات عطاء بن ابی رباح سے ہوئی۔ میں نے کہا اے ابو محمد! اہل بصرہ تقدیر کے متعلق کچھ چیزوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے تم قرآن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ”ہاں“۔ فرمایا تو پھر سورہ زخرف پڑھو۔ کہتے ہیں میں نے پڑھنا شروع کیا اور حم سے حکیم تک پڑھا (ترجمہ۔ قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اس کو عربی زبان میں نازل کیا۔ تاکہ تم لوگ سمجھ سکو اور یہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں اس سے برتر اور مستحکم ہے)۔ عطاء بن ابی رباح نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ ام الكتاب کیا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ فرمایا یہ وہ کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے لکھا۔ اس میں تحریر ہے کہ فرعون دوزخی ہے اور ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ خود ٹوٹ گیا۔ عطاء کہتے ہیں کہ پھر میں نے صحابی رسول ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا آپ کے والد نے موت کے وقت کیا وصیت کی تھی۔ فرمایا میرے والد نے مجھے بلایا اور فرمایا بیٹے اللہ سے ڈر اور جان لو اگر تم اللہ سے ڈرو گے تب ہی اس پر ایمان لاؤ گے اور اچھی اور بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ گے اور

وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا حَمَادُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

باب: ۱۶

۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا حَيُّوَةُ بْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ ثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يَقْرِي عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ لَهُ بَلَّغْنِي أَنَّهُ قَدْ أَخَذْتُ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَخَذْتُ فَلَا تَقْرُهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْفَى أُمَّتِي الشَّكُّ مِنْهُ خَسَفَتْ أَوْ مَسَحَتْ أَوْ قَذِفَتْ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو صَخْرٍ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ.

۲۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِرْ الْقُرْآنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرِءِ الزُّخْرَفَ قَالَ فَقَرَأْتُ (حَمَّ وَالْكِتَابَ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ) قَالَ أَتَذَرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ كِتَابُ كَتَبَهُ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ إِلَّا رَضَ فِيهِ إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَفِيهِ (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ط) قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَا فِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ فَإِنْ مِتُّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ

فَقَالَ اُكْتُبُ قَالَ مَا اُكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ
وَمَا هُوَ كَانَتْ اِلَى الْاَبَدِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

اگر تم اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر مرو گے تو جہنم میں جاؤ گے
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے عرض
کیا۔ کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تقدیر۔ جو گزر چکی اور جو
ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہے قیامت تک۔

۲۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصَّنْعَانِيُّ
نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئِ نَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ثَنِي
أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ
يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدَرَ اللَّهُ
الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تقدیریں آسمان
وزمین پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دی تھیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوا قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَا صِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
(يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا
مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مشرکین قریش نبی
اکرم ﷺ کے پاس تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے حاضر
ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي
النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ
خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ“ (ترجمہ: جس دن دوزخ میں منہ کے بل
گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کی آگ کا مزہ
چکھو۔ بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : احادیث در حقیقت آنحضرت ﷺ کی ان گفتگوؤں کا ایک مجموعہ ہیں جو آپ ﷺ اپنی
مجلسوں میں وقتاً فوقتاً فرمایا کرتے تھے اس لئے ان کا انداز بیان کتابی شکل کا نہیں ہوتا اس لئے یہاں بھی ایمانیات کے صرف
وہی چند اجزاء بیان کر دئے گئے ہیں جو اس محفل میں کسی وقتی مناسبت سے زیادہ اہم سمجھے گئے تھے (۲) منکرین تقدیر کے حق میں
حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے شدید کلمات اور ان کو سلام کا جواب نہ دینا اس بات کی علامت ہے کہ تقدیر کے منکر مجوسیوں کی طرح
ہیں لہذا جو مسلمانوں کے حقوق ہیں وہ ان کے نہیں ہیں۔

أَبْوَابُ الْفِتَنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِتْنُونَ كَمَا مَتَلَقَ

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۷: باب اس بارے میں کہ تین جرموں کے

علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حرام ہے

۳۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفانؓ اپنے دور خلافت میں اہل فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ایک دن چھت پر چڑھے اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین جرموں کے علاوہ بہانا حرام ہے۔ اول یہ کہ شادی شدہ زنا کرے۔ دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو ناحق قتل کرے (حضرت عثمانؓ نے فرمایا) اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد۔ پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد مرتد نہیں ہوا، اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ پس تم لوگ مجھے کس جرم میں قتل کرتے ہو؟ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ، یحییٰ بن سعید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید قطان اور کئی راوی یحییٰ بن سعید سے یہی حدیث موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸: باب جان و مال کی حرمت کے بارے میں

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِي

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ

۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِي مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتَلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَتَلَ بِهِ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَّ ذُنُوبًا مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونِي وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَفَعَهُ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَوْقُوهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

۳۱: حضرت عمرو بن اُخوصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا: حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا بے شک تم لوگوں کی جان و مال اور عزت آپس میں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی تمہارے اس شہر میں حرمت ہے۔ جان لو کہ انسان کے جرم کا وبال اس پر ہے سن لو انسان کے جرم کا وبال نہ اس کی اولاد پر ہے اور نہ باپ پر۔ سن لو: شیطان اس بات سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی پوجا کی جائے۔ لیکن تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے اور وہ اس پر راضی ہوگا۔ اس باب میں ابو بکرؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ اور حذیم بن عمرو ساعدیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو زائدہ، شیب بن غرقہ کی سند سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹: باب کسی مسلمان کو گھبراہٹ میں مبتلا

کرنے کی ممانعت کے متعلق

۳۲: حضرت عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بطور مذاق اپنے بھائی کو پریشان کرنے کے لیے اس کی لائچی نہ لے اور اگر کسی نے لی ہو تو واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، سلمان بن صرد رضی اللہ عنہ، جعدہ رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔ سائب بن یزید صحابی ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث سنی ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اس وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ جبکہ ابو یزید بن سائب صحابی ہیں اور انہوں نے کئی احادیث رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں۔

۳۱: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا أَيُّومَ الْحَجِّ إِلَّا كَبِرَ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّقُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرُوا فِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْمِ بْنِ عَمْرٍو السَّعْدِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى زَائِدَةُ عَنْ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَيْبِ بْنِ عُرْقَدَةَ.

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ

أَنْ يَرَوْعَ مُسْلِمًا

۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَا عِبًّا أَوْ جَادًا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَجَعْلَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ لَهُ صُحْبَةٌ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّائِبُ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ وَأَبُوهُ يَزِيدُ بْنُ السَّائِبِ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ.

۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ

الْمُسْلِمِ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ

۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا مَعْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يَسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَرَوَى أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

۳۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا.

۲۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولاَ

۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى ابْنُ لَهْيَعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ بَنَةِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدِي أَصَحُّ.

۲۲: بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ

فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَتَّبِعُكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدُبٍ وَابْنِ

۲۰: بَابُ كَيْسِ مُسْلِمَانَ بَهَائِي كِي طَرْفِ هَتَهْيَار

سے اشارہ کرنے کی ممانعت کے متعلق

۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے اس پر فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکرہ، عائشہ، اور جابر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی خالد بن حذاء کی روایت سے۔ محمد بن سیرین سے بھی ابو ہریرہ کے واسطے سے اسی طرح کی حدیث نقل کی گئی ہے۔ لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ“ اگرچہ وہ اسکا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

۳۴: قتیبہ بھی حماد بن زید سے اور وہ ابو ایوب سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱: ننگی تلوار کا تبادلہ ممنوع ہے

۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے اور دینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن لہیعہ اسے ابو زبیر سے وہ جابر سے وہ بنۃ الجہنی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۲: باب اس بارے میں کہ جس نے فجر

کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے

۳۶: حضرت ابو ہریرہ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔ لہذا ایسا نہ ہو کہ اللہ کی پناہ توڑنے کے جرم میں وہ تمہارا مواخذہ کرے۔ اس باب میں حضرت جندبؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث

عُمَرُ مِنْ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَذَا الْوَجْهَ.

۲۳: بَابُ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْحَبَابَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَشْفُوا الْكَذِبَ حَتَّى يَخْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يَسْتَحْلِفُ وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يَسْتَشْهَدُ إِلَّا لَا يَخْلُونُ رَجُلٌ بِأَمْرَاءٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَةٌ وَسَيَّئَتْهُ سَيِّئَةٌ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَدَّ شَدَّ إِلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُلَيْمَانُ الْمَدِينِيُّ هُوَ عِنْدِي سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ

منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۳: باب جماعت کی پابندی کرنے کے متعلق

۳۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو اپنے صحابہؓ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی۔ (یعنی تابعین اور تبع تابعین کی) اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا۔ یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کیے لوگ گواہی دیں گے۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے۔ (یعنی علیحدگی میں نہ رہے)۔ اس لیے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک کے ساتھ جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کیلئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے جس کو نیکی سے خوشی ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مؤمن ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن مبارک نے اسے محمد بن سوقة سے روایت کیا ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت عمرؓ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

۳۸: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے جبکہ جو شخص جماعت سے جدا ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ میرے نزدیک سلمان مدینی سے مراد سلمان بن سفیان ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۹: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ

عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمدانی
یذللہ مع الجماعة هذا حديث غريب لا نعرفه من اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند
حبیث ابن عباس إلا من هذا الوجه جانتے ہیں۔

فصل فی باب : فتن اصل میں فتنہ کی جمع ہے فتنہ کے کئی معنی ہیں مثلاً آزمائش و امتحان، ابتلاء، گناہ، فضیحت،
عذاب، مال اور دولت، اولاد، بیماری، جنون، محنت، عبرت، گمراہ کرنا و گمراہ ہونا اور کسی چیز کو پسند کرنا اور اس پر فریفتہ ہونا نیز
ٹوؤں کی رائے میں اختلاف پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ حدیث باب میں حضرت عثمانؓ کا وہ خطبہ ہے جو انہوں نے مفسدین
اور بلوائیوں کو دیا تھا شہادت عثمانؓ وہ روح فرسا واقعہ اور فتنہ ہے جس کی طرف حضور ﷺ نے گویا پہلے ہی اشارہ فرما دیا تھا
اسلامی تاریخ میں فتنوں کا آغاز حضرت عثمانؓ کی شہادت سے ہوا اس کے بعد مسلسل فتنہ پر فتنہ رونما ہوا کسی مسلمان بھائی کو ڈرانا
اور گھبراہٹ میں ڈالنا سخت ترین منع ہے اور اس کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا باعث لعنت فعل ہے۔ مسلمانوں کی عزت اور مال و
جان بہت قیمتی ہے (۲) نماز پڑھنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں آ جاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی جائے پناہ نہیں
(۳) صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں لہذا ان
کی جماعت کو لازم پکڑنا واجب ہے۔

۲۲ : بَابُ مَا جَاءَ فِي نَزُولِ الْعَذَابِ

۲۲ : باب اس بارے میں کہ برائی کونہ

إِذَا لَمْ يُغَيِّرِ الْمُنْكَرَ

روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
بَكْرِ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ
آيَةً (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ
مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَى) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ
يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ.

۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ
وَعَمْرِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
وَحَدَّثَنَا هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَهُ
حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ وَرَفَعَهُ عَنْ بَعْضِهِمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَوَقَفَهُ
بَعْضُهُمْ.

۳۰ : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم
یہ آیت پڑھتے ہو ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“ تک (یعنی
اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کو ضروری سمجھو۔ کوئی گمراہ
تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتا بشرطیکہ تم ہدایت یافتہ ہو) جبکہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ: اگر لوگ ظالم کو ظلم
کرتے ہوئے دیکھیں اور اسے (ظلم سے) نہ روکیں تو قریب
ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔

۳۱ : محمد بن بشار، یزید بن ہارون سے اور وہ اسماعیل بن خالد
سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں
حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، نعمان بن بشیرؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور حدیفہؓ
سے بھی احادیث منقول ہیں۔ کئی راوی اسماعیل سے یزید کی
روایت کی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں جبکہ بعض راوی اسے
موقوفاً بھی نقل کرتے ہیں۔

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَئِكَ شَكَنَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ فَبَدَّعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ

۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۵: باب بھلائی کا حکم دینے اور برائی

سے روکنے کے بارے میں

۴۲: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (اچھی باتوں کا حکم اور برائی سے روکنا) کرتے رہو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر عذاب بھیج دے اور تم اس سے دعائیں مانگو اور وہ قبول نہ کرے۔

۴۳: علی بن حجر بھی اسمعیل بن جعفر سے اور وہ عمرو بن ابی عمرو سے اسی سند سے اسی کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۴۴: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اپنی تلواروں سے لڑائی کرو اور تمہارے دنیاوی امور شریر لوگوں کے ہاتھ میں آ جائیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۵: حضرت ام سلمہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپؐ نے اس لشکر کا ذکر کیا جو دھنسا دیا جائے گا (یعنی اس پر عذاب نازل ہوگا) ام سلمہؓ نے عرض کیا: ممکن ہے کہ اس میں بعض لوگ مجبور بھی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یہ حدیث نافع بن جبیر سے بھی حضرت عائشہؓ کے واسطے سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔

۲۶: باب ہاتھ، زبان یا دل سے

برائی کو روکنے کے متعلق

۴۶: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ جس نے سب سے پہلے (عید کی) نماز سے پہلے خطبہ دینا شروع کیا وہ مروان

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ

بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ

تھا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور مروان سے کہا کہ تم نے سنت کی مخالفت کی ہے۔ اس نے جواب دیا: اے فلاں سنت جسے تم ڈھونڈ رہے ہو اب چھوڑ دی گئی ہے۔ ابوسعیدؓ نے فرمایا اس شخص نے اپنا حق ادا کر دیا (یعنی امر بالمعروف کا) اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷: باب اسی سے متعلق

۳۷: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود الہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی برتنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصہ کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر والا اور بعض کو نیچے والا حصہ۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸: باب اس بارے میں کہ جابر بادشاہ کے

سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے

۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تَرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْلِبْهُ وَذَلِكَ أَوْفَى الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۷: بَابُ مِنْهُ

۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي الْبَحْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدَّ عَكُمْ تَصْعَدُونَ فَتَوَدُّونَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلَهَا فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا فَتَسْتَقِي فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَتَّعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكَوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸: بَابُ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ

عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

۳۸: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

۱۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا اپنی استطاعت اور طاقت کے مطابق ضروری ہے۔ ہمارے اسلاف اور بزرگان دین اپنی جان کی پرواہ کے بغیر نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ بے شمار واقعات اسکی دلیل ہیں۔ افضل جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہا جائے اور غیر شرعی امور میں بادشاہوں کی تائید کرنا بہت بڑی خیانت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔ اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

ابْنُ مُضْعَبٍ أَبُو يَزِيدَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةً عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۹: باب امت کے لیے رسول اللہ ﷺ

۲۹: بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کے تین سوال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

۴۹: حضرت عبد اللہ بن خطاب بن ارت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نماز پڑھی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسی طویل نماز پہلے کبھی نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا ہاں بے شک یہ امید و خوف کی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں عطاء فرمادیں اور ایک چیز نہیں دی۔ میں نے سوال کیا کہ میری ساری امت قحط میں ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا۔ میں نے سوال کیا کہ ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ ہو۔ یہ دعا بھی قبول کر لی گئی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ لڑائی کا مزانہ چکھا۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ ابْنِ الْأَرْتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلُ إِنَّهَا صَلَوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذَيِّقَ بَعْضُهُمْ بِأَسَافٍ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ.

۵۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میرے سامنے کر دی اور میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھے۔ بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی۔ جہاں تک یہ میرے سامنے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا کئے گئے سرخ اور سفید (یعنی سونا، چاندی) پھر میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو ایک ہی مرتبہ قحط میں ہلاک نہ کرنا۔ ان کے علاوہ کسی اور دشمن کو ان پر مسلط نہ کرنا جو ساری امت کو ہلاک کر دے۔ اس پر رب ذوالجلال نے فرمایا اے محمد (ﷺ) جب میں کسی چیز کا حکم

۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ رَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَلُغُ مُلْكُهَا مَا رَوَى لِيَ مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا لِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنْ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ

دیتا ہوں تو وہ واپس نہیں لیا جاتا۔ میں نے تمہاری امت کو یہ عطا کر دیا ہے کہ میں انہیں قحط عام سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی ایسے دشمن کو ان پر مسلط نہیں کروں گا جو ان کی پوری جماعت کو ہلاک کر دے۔ خواہ تمام اہل زمین ہی اس پر متفق کیوں نہ ہو جائیں۔ لیکن انہی میں سے بعض لوگ دوسروں کو ہلاک کریں گے اور انہیں قید کریں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰: باب جو شخص فتنے کے وقت ہو

وہ کیا عمل کرے

۵۱: حضرت ام مالک بہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ بہت قریب ہے۔ میں نے عرض کیا: اس دور میں کون بہترین شخص ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہوگا۔ اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرے گا۔ دوسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر دشمن کو ڈر رہا ہوگا اور وہ اسے ڈر رہے ہوں گے۔ اس باب میں ام مبشر، ابو سعید خدریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ لیث بن ابی سلیم بھی اسے طاؤس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا ہوگا جو عرب کو گھیر لے گا اور اس میں قتل ہونے والے دوزخی ہوں گے۔ اس میں تلوار سے زیادہ زبان شدید ہوگی (یعنی اس دور میں کلمے حق کہنا کسی پر تلوار نکالنے سے زیادہ شدید ہوگا) یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ زیاد بن سمین کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے کہ وہ لیث سے نقل کرتے ہوں۔ حماد بن سلمہ اسے لیث سے مرفوعاً اور حماد بن زید لیث سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

لَا يَرْدُ وَإِنِّي أُعْطِيكَ لَأَمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا أَسْلَطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونُ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ

۵۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَاعَبُدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتَهُ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ وَابْنِ سَعِيدٍ نَا الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَيْمِينَ كُوشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السِّيفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِزِيَادِ بْنِ سَيْمِينَ كُوشٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَوْقَهُ.

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

۵۳: حَدَّثَنَا هَنَّا دَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السَّنَةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتَقْبُضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرِ دَخَرَجَتْهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَفْطُتُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَخَرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يَقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَحَتَّى يَقَالَ لِرَجُلٍ مَا أَجَلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ لَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيَرُدَّنَّهُ عَلَى دِينِهِ وَلَنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لِيَرُدَّنَّهُ عَلَى سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۱: باب امانت داری کے اٹھ جانے کے متعلق

۵۳: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں بیان کیں ان میں سے ایک میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ”امانت“ لوگوں کے وسط قلوب میں نازل ہوئی پھر قرآن پاک نازل ہوا تو انہوں نے امانت (یعنی ایمان) کا حق قرآن سے دیکھا اور حدیث سے بھی سیکھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک آدمی سویا ہوگا اور اسکے دل سے امانت نکال لی جائے گی اور صرف ایک دھبہ باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ حالت نیند میں ہوگا اور اس کے دل سے امانت قبض کر لی جائے گی اور اس کا اثر نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا۔ جیسے کہ تم انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکا دو اور وہ چھالا بن جائے لیکن اس میں کچھ نہ ہو۔ پھر آپؐ نے ایک کنکری اٹھائی اور اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔ پھر فرمایا: جب صبح ہوگی تو لوگ خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور کوئی ایسا نہیں ہوگا کہ امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک شخص امین ہے اور یہاں تک کہ کسی کی تعریف میں اس طرح کہا جائے گا۔ کتنا چست و چالاک آدمی ہے۔ (یعنی کاروبار وغیرہ میں) جبکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں بے شک

مجھ پر ایسا زمانہ آیا کہ میں بلا خوف و خطر خرید و فروخت کیا کرتا تھا۔ اگر کسی مسلمان کے پاس میرا حق رہ جاتا تو وہ خود مجھے واپس کر دیتا اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو ان کے سردار ہمیں ہمارا حق دلواتے (یعنی آنحضرت ﷺ کا زمانہ) لیکن آج کل میں کسی سے معاملات نہیں کرتا۔ ہاں البتہ فلاں اور فلاں شخص سے کر لیتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲: بَابُ لَتَرْكِبَنَّ سُنَنَ

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

۳۲: باب اس بارے میں کہ سابقہ امتوں

کی عادات اس امت میں بھی ہوں گی

۵۴: حضرت ابو داؤد لیشیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ

غزوہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس سے

۵۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ عَنْ أَبِي

گزرے جس کو ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا اور وہ اس کے ساتھ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے لیے بھی ان کی طرح کا ”ذات انواط“ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے (تجب کرتے ہوئے) سجان اللہ کہا اور فرمایا یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسا حضرت موسیٰ سے ان کی قوم نے کیا تھا کہ ہمارے لیے بھی ایک معبود بنادیں جیسا ان کے لیے ہے۔ (پھر فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور پہلی امتوں کا راستہ اختیار کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۳: باب درندوں کے کلام کے متعلق

۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں سے بات نہیں کریں گے اور جب تک کسی شخص سے اس کی (یعنی جانور کی) چابک کی رسی اور تسمہ وغیرہ بات نہیں کریں گے اور اس کی ران اسے بتا دے گی کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کی بیوی نے کیا کیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ثقہ اور مامون ہیں۔ انہیں یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۴: باب چاند کے پھٹنے کے متعلق

۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس معجزہ پر) گواہ رہو۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَإِذِ اللَّيْثِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ

۵۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَيَحْذَرُ بِمَا أَحَدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ وَالْقَاسِمُ ابْنُ الْفَضْلِ ثِقَةٌ مَامُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ۔

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

۵۶: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ

۵۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَالذَّابَّةُ وَثَلْثُ خُسُوفٍ خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِثَ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا أَوْ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا.

۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَالذُّخَانُ.

۵۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَازِ نَحْوَ حَدِيثٍ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ وَالدُّطَيْالِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَالْمَسْعُودِيُّ سَمِعَا فُرَاتًا الْقَزَازِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُرَاتٍ وَزَادَ فِيهِ الدُّجَالُ أَوِ الدُّخَانُ.

۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَجَلِيُّ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَالْعَاشِرَةُ أَمَا رِيحٌ تَطْرُقُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَمَا نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَصَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا سُفْيَانُ

۳۵: بَابُ زَمِينِ كَيْ دَهْنِ كَيْ بَارِ كَيْ

۵۷: حضرت حذیفہ بن اُسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے سے ہم لوگوں کو قیامت کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا جوج و ماجوج (کاظہور) دابة الارض (جانور کا نکلنا)۔ زمین کا تین جگہ سے دھنسا، مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں۔ عدن کی جڑ سے آگ کا نکلنا جو آدمیوں کو ہانکے گی یا فرمایا اکٹھا کرے گی اور اس کے ساتھ جہاں وہ رات گزاریں رات گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے یعنی دوپہر گزاریں گے وہیں ٹھہرے گی۔

۵۸: محمود بن غیلان، وکیع سے، اور وہ سفیان سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس میں ”وَالذُّخَانُ“ دھواں کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۵۹: ہناد بھی ابواحوص سے اور وہ فرات قزاز سے وکیع کی سفیان سے منقول حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود بن غیلان، ابوداؤد طیالسی سے وہ شعبہ سے اور مسعودی سے اور وہ فرات قزاز سے عبدالرحمن کی سفیان سے منقول حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس میں ”الدُّجَالُ أَوِ الدُّخَانُ“ (دجال یا دھواں) کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۶۰: ابوموسیٰ، ابونعمان سے وہ شعبہ سے اور وہ فرات سے شعبہ کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”اور دسویں نشانی یا تو ہوا ہے جو ان کو سمندر میں پھینک دے گی یا حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول ہے“۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۱: حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا لوگ اس گھر (بیت اللہ شریف) پر چڑھائی کرنے سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر چڑھائی کرے گا اور جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں ہوں گے ان کے اول اور آخر زمین میں دھنسا دئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نجات نہیں پائیں گے۔ (حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ ان لوگوں میں سے اس فعل کو برا سمجھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ان کو دلوں کے حال کے مطابق اٹھائیں گے (یعنی ان کی نیتوں پر دار و مدار ہوگا)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے آخر میں (یہ عذاب نازل ہوں گے) زمین میں دھنسا دینا، چہرے کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں جبکہ فسق و فجور ظہور پذیر (یعنی غالب) ہوگا۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن عمر (حضرت عمرؓ کے صاحبزادے نہیں بلکہ ایک اور راوی ہیں) کے حافظے پر یحییٰ بن سعید اعتراض کرتے ہیں۔

۳۶: باب سورج کا مغرب

سے نکلنا

۶۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ میں غروب آفتاب کے بعد مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ابو ذرؓ جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ سجدے کی اجازت لینے کے لیے جاتا ہے اور اسے اجازت دے دی جاتی ہے گویا کہ پھر حکم دیا جائے گا کہ وہاں سے طلوع کرو جہاں سے آئے ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپؐ نے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِيَدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ خَسَفَتْ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ قَالَ يَنْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى فِي أَنْفُسِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاصِيفِيُّ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسَفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ

الشمس من مغربها

۶۳: حَدَّثَنَا هَنَّا ذُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَتْهَا قَدْ قِيلَ لَهَا أَطْلَعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ

یہ آیت پڑھی ”وَذَلِك مُسْتَقَرُّهَا“ (یعنی یہی اس کا ٹھکانہ ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابن مسعود کی قرأت ہے۔ اس باب میں صفوان بن عسال، حذیفہ بن اسید، انس اور ابو موسیٰ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

وَذَلِك مُسْتَقَرُّهَا وَقَالَ ذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَحَذِيفَةَ ابْنِ أَسِيدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۷: باب یا جوج اور موجوج

کے نکلنے کے متعلق

۶۴: حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا پھر آپ نے تین مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھا اور فرمایا: عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب ہو گیا ہے۔ آج کے دن یا جوج ماجوج کو روکنے والی دیوار میں اس کے برابر سوراخ ہو گیا اور پھر آپ نے انگلی سے گول دائرے سے نشان بنا کر دکھایا۔ زینب فرماتی ہیں: نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم صالحین کے ہونے کے باوجود ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اسے جید قرار دیا ہے۔ حمیدی، سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے زہری کی اس سند سے چار عورتوں کو یاد کیا ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ کو جو حبیبہ سے نقل کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی پرورش میں رہیں۔ ام حبیبہ، زینب بنت جحش سے روایت کرتی ہیں اور یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا لیکن اس میں حبیبہ کا ذکر نہیں ہے۔

۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ

يَا جُوجَ وَمَا جُوجَ

۶۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْضَرًا وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيُلِّلُ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْهَلَكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ جَوَّدَ سُفْيَانُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ الْحَمِيدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ وَهَمَارِ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ

۳۸: باب خارجی گروہ کی نشانی کے بارے میں

۶۵: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی عمریں کم ہوں گی۔ بے عقل ہوں گے، قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے

۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ

نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ (رسول کریم ﷺ) والی بات (یعنی احادیث) کہیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابوسعیدؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی نبی اکرم ﷺ سے ان لوگوں (خارجیوں) کے اوصاف منقول ہیں۔ وہ یہ کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں سے مراد خوارج کا فرقہ حروریہ اور دوسرے خوارج ہیں۔

۳۹: باب اثرہ کے بارے میں

۶۶: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں شخص کو حاکم بنایا اور مجھے نہیں بنایا۔ آپ نے فرمایا تم میرے بعد اثرہ (یعنی ناجائز ترجیح) دیکھو گے، پس صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوض (کوثر) پر مجھ سے ملاقات کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷: حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے بعد ناجائز ترجیحات اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا آپ ﷺ ہمیں اس وقت کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم ان حاکموں کا حق ادا کرنا (یعنی ان کی اطاعت کرنا) اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰: باب اس بارے میں کہ نبی اکرم ﷺ نے

صحابہ کرامؓ کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

۶۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر خطاب فرمایا جس میں

الْأَسْنَانِ سَفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَأُ وَالْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ إِنَّمَا هُمْ الْخَوَارِجُ الْحَرُورِيَُّّةُ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْخَوَارِجِ.

۳۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ

۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمَلْتَ فَلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۰: بَابُ مَا أَخْبَرَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

سَعِيدِنَ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَ نَابِيَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَصْرَةٌ خُلُوءٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا وَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا تَمْنَعُنَّ رَجُلًا هَيَّيَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهَبْنَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمَ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامٍ عَامَةٍ يُرَكِّزُ لَوَاءَهُ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيهَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا إِنْ بَنَى آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَّدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُوَلَّدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْبَاطِلُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَى وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَى فِتْلَكَ بِتْلَكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَى أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَى أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءُ الْفَى أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فِتْلَكَ بِتْلَكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ السَّيِّئُ الْقَضَاءِ السَّيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ حَمْرَةً فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَارًا يُتَمُّ إِلَى حَمْرَةٍ عَيْنِيهِ وَانْتِفَاحِ أَوْ دَاجِهِ فَمَنْ أَحْسَنَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلْصِقْ بِالْأَرْضِ قَالَ

آپ نے قیامت تک واقع ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ پس یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔ آپ نے فرمایا دنیا بڑی سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو آئندہ آنے والے لوگوں کا خلیفہ بنانے والے ہیں۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ خبردار دنیا اور عورتوں سے بچو۔ خبردار کسی شخص کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اس کو اس کا حق ہونا معلوم ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید یہ حدیث بیان کرتے ہوئے رونے لگے اور فرمایا اللہ کی قسم ہم بہت چیزوں سے ڈر گئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: خبردار قیامت کے دن ہر غدار کیلئے اسکی بے وفائی کی مقدار پر جھنڈا ہوگا۔ اور امام عام (حاکم) سے غداری کرنے والا سب سے بڑا غدار ہے۔ اس کا جھنڈا اسکی پشت پر لگایا جائے گا۔ ابو سعید فرماتے ہیں کہ اس دن جو چیزیں ہم نے یاد کیں ان میں آپ کا یہ فرمان بھی تھا کہ آگاہ ہو جاؤ: انسان کئی طبقات پر پیدا ہوئے ہیں ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے اور مومن ہی کی حیثیت سے زندہ رہتے اور مومن ہی مرتے ہیں۔ جبکہ بعض کافر پیدا ہوتے اسی حیثیت سے جیتے اور اسی حیثیت (یعنی کافر) پر مرتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو مومن ہی پیدا ہوتے اور اسی حیثیت سے جیتے ہیں لیکن کافر ہو کر مرتے ہیں۔ پھر ان کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے اور جو کافر پیدا ہوتا ہے کافر بن کر زندگی گزارتا ہے لیکن خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے۔ انہی میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں دیر سے غصہ آتا اور جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے جبکہ بعض غصے کے بھی تیز ہوتے ہیں اور ٹھنڈے بھی جلدی ہو جاتے ہیں۔ یہ دونوں برابر برابر ہیں انہی میں ایسا طبقہ بھی ہے جو جلدی غصے میں آ جاتا ہے لیکن دیر سے اس کا اثر زائل ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بہتر دیر سے غصے میں آنے والے اور جلدی ٹھنڈے ہونے والے ہیں اور سب سے برے جلدی غصہ میں آنے والے اور دیر سے ٹھنڈے ہونے والے ہیں۔ یہ بھی جان لو کہ ان میں بعض لوگ جلدی قرض ادا کرنے

وَجَعَلْنَا نُلَقِّتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَآبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ وَحُذَيْفَةَ وَآبِي مَرْيَمَ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ۔

والے اور سہولت کے ساتھ ہی تقاضا کرنے والے ہیں (یعنی جب وہ کسی کو قرض دیتے ہیں) بعض قرض کی ادائیگی میں برے ہیں لیکن تقاضا (قرض) حسن و خوبی ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ تیسرا طبقہ ایسا بھی ہے جو ادائیگی میں تو ٹھیک ہے لیکن تقاضے میں برا ہے۔ جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو مانگنے میں بھی برے ہیں اور ادا کرنے میں بھی صحیح نہیں۔ جان لو کہ ان میں سے سب سے بہتر بحسن و خوبی تقاضا کرنے والے اور ادا کرنے والے ہیں اور ان

میں سے بدترین وہ ہیں جو دونوں چیزوں میں برے ہیں۔ خبردار: غضب ابن آدم کے دل میں ایک چنگاری ہے۔ کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی اور اسکی گردن کی رگوں کے پھولنے کو نہیں دیکھتے۔ پس جسے غصہ آئے اسے زمین پر لیٹ جانا چاہیے۔ ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم سورج کی طرف دیکھنے لگے کہ آیا کچھ باقی رہ گیا ہے۔ (یا غروب ہو گیا ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سن لو: دنیا کی باقیات گزرے ہوئے زمانے کی بہ نسبت اتنی ہی رہ گئی ہیں جتنا تمہارا آج کا دن گزرے ہوئے پورے دن کی بہ نسبت۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ، ابوزید بن اخطبؓ، حذیفہؓ اور ابو مریمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ تمام راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کی خبر دی۔

خلاصۃ الباب: نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کے حق میں دعائیں کرنا امت کے ساتھ شفقت اور مہربانی کی روشن دلیل ہے (۲) فتنہ کے زمانہ میں بالکل الگ تھلگ رہنا اور خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنا اور اسلام کے دشمنوں کو ڈرانا یہ بہترین خصلت ہے۔ ”انواط“ دراصل ”نوط“ کی جمع ہے۔ اس کے معنی لٹکانا کے ہیں۔ چونکہ اس درخت پر ہتھیار لٹکائے تھے۔ اس لئے اس کا نام ”ذات انواط“ ہو گیا اور یہ نام اسی خاص درخت کا تھا۔ حدیث کے آخری جملہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ نے گویا ان لوگوں کے لئے ناراضگی و بے اطمینانی کا اظہار فرمایا کہ اگر تم لوگ ایسی بات کہتے اور کرتے رہے تو عجب نہیں کہ گمراہی اور حد سے بڑھ جانے کے اس راستے پر جا پڑو جس کو پچھلی امتوں کے لوگوں نے اختیار کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے مبغوض بندے قرار پائے تھے (۳) حدیث باب میں امانت سے مراد ایمان ہے۔ اس جملہ کا حاصل یہ ہے کہ دین و شریعت کی طرف سے غافل ہو جانے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے دل میں ایمان کا نور کم ہو جائے گا اور غافل جب اس صورت حال سے آگاہ ہوگا اور اپنے دل کی حالت و کیفیت پر غور و فکر کرے گا تو یہ محسوس کرے گا کہ اس میں ایک نقطہ کی مقدار کے علاوہ نور ایمان میں سے کچھ باقی نہیں رہا۔ ”پھر جب دوبارہ سو جائے گا“ کے ذریعہ اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ غفلت اور ارتکاب گناہ کی وجہ سے دل میں سے نور ایمان کا بقیہ حصہ بھی نکل جائے گا صرف آبلہ (چھالے) کی طرح نشان کی صورت میں رہ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی ایسے فتنہ پرداز کا ذکر کرنے سے احتراز نہیں کیا جو دنیا کے ختم ہونے تک پیدا ہونے والا ہے۔ ”قائد“ یعنی فتنہ پرداز سے مراد وہ شخص ہے جو فتنہ و فساد اور تباہی و خرابی کا باعث ہو جیسے وہ عالم دین جو دین میں بدعت پیدا کرے۔

دین کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑائے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ درندے کوڑے کی رسی اور جوتے کا تسمہ باتیں کریں گے اور یا جوج و ما جوج کا خروج ہوگا، آگ کا عدن سے نکلنا، دس آیات کا لوگوں کے سامنے واقع ہونا اور دشمنان اہل بیت یعنی خارجیوں کا پیدا ہونا بھی قیامت کی نشانی ہے۔ اس طرح حکمرانوں کا نا اہل لوگوں کو عہدوں پر مسلط کرنا اور ان کو ترجیح دینا بھی ایک نشانی ہے۔ غرضیکہ قیامت تک آنے والے واقعات کی خبر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ارشاد فرمائی۔

۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هَهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوًا لِلشَّامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱: باب اہل شام کی فضیلت کے بارے میں

۶۹: حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل شام میں خرابی پیدا ہوگی تو تم میں کوئی خیر و بھلائی نہ ہوگی۔ میری امت میں سے ایک گروہ ایسا ہے جس کی ہمیشہ مدد و نصرت ہوتی رہے گی اور کسی کا ان کی مدد نہ کرنا انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ امام بخاری، علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یہ فرقہ محدثین کا ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن حوالہ، ابن عمر، زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ مجھے کہاں قیام کا حکم دیتے ہیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اس طرف۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲: بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَكَرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَالصَّنَابِيحِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۲: باب میرے بعد کافر ہو کر ایک

دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا

۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دوبارہ کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود، جریر، ابن عمر، کرز بن علقمہ، وائلہ بن اسقع اور صنابحی رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُونُ

فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ

مِّنَ الْقَائِمِ

۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمِ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي وَاقِدٍ وَأَبِي مُوسَى وَخَرِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَزَادَ فِي هَذَا إِلَّا سَنَّا دَرَجَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۴: بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُونُ فِتْنَةُ

كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنَةُ كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بَعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ

۴۳: باب ایسا فتنہ جس میں بیٹھا رہنے والا

کھڑے ہونے والے سے

بہتر ہوگا

۷۲: حضرت بسر بن سعید، سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے عثمان غنیؓ کے خلاف فتنہ کے موقع پر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عنقریب ایک فتنہ پیا ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کسی نے پوچھا۔ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو اور مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے ہابیل کی طرح ہو جا۔ (جو اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوا)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خباب بن ارتؓ، ابوبکرؓ، ابن مسعودؓ، ابوقائدؓ، ابوموسیٰؓ، اور خرشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض راوی اسے لیث بن سعدؓ سے نقل کرتے ہوئے ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔ پھر یہ نبیؐ سے بواسطہ سعدؓ کئی سندوں سے منقول ہے۔

۴۴: باب اس بارے میں کہ ایک فتنہ ایسا

ہوگا جو اندھیری رات کی طرح ہوگا

۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال صالحہ میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ اندھیری رات کی طرح فتنے تم لوگوں کو گھیر لیں جن میں انسان صبح مؤمن اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ پھر شام کو مؤمن ہوگا لیکن صبح تک کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے مال کے عوض بیچ دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴: حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند سے بیدار ہو گئے اور فرمایا سبحان اللہ۔ آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے اور کس قدر خزانے

اتارے گئے۔ کون ہے جو حجروں والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو جگائے۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں تنگی ہوں گی۔

۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب ایسے فتنے واقع ہوں گے جو اندھیری رات کی طرح ہوں گے۔ ان میں انسان صبح مؤمن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ اور بہت سے لوگ تھوڑے سے مال کے عوض اپنا دین بیچ ڈالیں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، جناب نعمان بن بشیرؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۷۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے متعلق بیان فرماتے تھے (صبح مؤمن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا) کہ صبح کو اپنے بھائی کی جان، مال اور عزت کو اپنے اوپر حرام سمجھے گا لیکن شام کو حلال سمجھنے لگے گا اور اسی طرح شام کو حرام سمجھتا ہوگا تو صبح حلال سمجھنے لگے گا۔

۷۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ اگر ہم پر ایسے حاکم حکمرانی کرنے لگیں جو ہمیں ہمارا حق نہ دیں اور اپنا حق طلب کریں تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان کا عمل ان کے ساتھ اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵: باب قتل کے بارے میں

۷۸: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةُ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرَاتِ يَأْرُبُ كَاسِيَةً فِي الدُّنْيَا غَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامَ دِينِهِمْ بَعْرَضِ الدُّنْيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجُنْدَبٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ.

۷۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقًّا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَرَجِ

۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهِ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةٍ فَرَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهَجْرَةِ إِلَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ.

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ

السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَدِيْسَةَ بِنْتِ أَهْبَانَ بْنِ صَيْفِي الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَأَبْنِ عَمِّكَ عَهْدَآلِي إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ اتَّخَذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدْ اتَّخَذْتَهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكْتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ.

۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا هَمَّامُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حُجَّادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرَوَانَ

فرمایا تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علم اٹھالیا جائے گا اور ”ہرج“ زیادہ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ”ہرج“ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”قتل“۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، خالد بن ولیدؓ اور معقل بن یسارؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کے ایام میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف معقل بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی۔ (یعنی جب ایک مرتبہ خونریزی شروع ہوگی تو پھر کبھی بھی ختم نہیں ہوگی) یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶: باب لکڑی کی تلوار بنانے

کے بارے میں

۸۱: عدیسہ بنت اہبان بن صیفی غفاریؓ کہتی ہیں کہ حضرت علیؓ میرے والد کے پاس آئے اور انہیں لڑائی میں اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ میرے والد نے کہا بے شک میرے دوست اور تمہارے چچا زاد بھائی رسول اللہ اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر لوگوں میں اختلافات ہو جائیں تو میں لکڑی کی تلوار بنا لوں۔ لہذا میں نے وہ بنوالی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تو میں تیار ہوں۔ عدیسہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت علیؓ نے انہیں چھوڑ دیا۔ اس باب میں محمد بن مسلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن عبید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہزبیل بن شرحبیل عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الفتنۃ کتسروا فیہا قسبکم وقطعوا فیہا اوتارکم والزموا فیہا اجواف بیوتکم وکونوا کابن ادم ہذا حدیث حسن غریب وعبد الرحمن بن ثروان هو ابو قیس الا ودی۔

ارشاد فرمایا: فتنہ کے زمانے میں اپنی کمائیں توڑ دینا۔ زین کو کاٹ دینا اور اپنے گھروں ہی میں رہنا۔ جس طرح ہابیل بن آدم نے قتل ہونے پر صبر کیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد الرحمن بن ثروان سے مراد ابو قیس اودی ہے۔

خلاصۃ الباب: اہل شام کی فضیلت بیان فرمائی ہے کہ دورِ فتن میں اہل شام بھلائی اور خیر پر ہوں گے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا میرے بعد قتل و قتل جائز سمجھنے والے نہ بن جانا البتہ کفار اور مشرکین کے ساتھ قتال عین عبادت ہے۔

(۲) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دورِ فتن میں خلوت اور تنہائی اختیار کرنے کا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔ علماء کرام نے ارشاد فرمایا ہے کہ شاید یہ فتنہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت رونما ہو چکا ہے۔

۴۷: باب علامات قیامت کے متعلق

۸۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور یہ حدیث میرے بعد کوئی ایسا شخص بیان نہیں کرے گا جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ آپؐ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا۔ جہالت ظاہر و غالب ہو جائے گی۔ زنا و رواج پکڑ جائے گا۔ شراب بکثرت استعمال ہوگی۔ عورتوں کی کثرت ہوگی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴: حضرت زبیر بن عدیؓ فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت کی۔ آپؐ نے فرمایا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال کے مقابلے میں برا ہوگا۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۷: باب ما جاء فی اُشراطِ السَّاعَةِ

۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزَّنا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرَّجُلُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوَارَ بِكُمْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمِيدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس پر کوئی اللہ، اللہ کہنے والا موجود ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶: محمد بن ثنیٰ اسے خالد بن حارث سے وہ حمید سے اور وہ انس سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت مرفوع نہیں اور یہ پہلی والی روایت کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

۸۷: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ آبائی احمق دنیا کے سعادت مند لوگ شمار نہ ہونے لگیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ہم اسے عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے جگر کے خزانے سونے اور چاندی تے کی طرح اگلے گی۔ آپ نے فرمایا چور آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا، قاتل آئے گا اور کہے گا اسکی وجہ سے میں نے قتل کیا۔ قاطع رحم آئے گا اور کہے گا اس کی وجہ سے میں نے (اقارب سے) قطع تعلق کیا پھر وہ (سب) اسے چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ بھی نہیں لیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۸: باب

۸۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر میری امت میں پندرہ خصلتیں آجائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جب مال غنیمت ذاتی دولت بن جائیگی۔ امانت کو لوگ مال غنیمت سمجھنے لگیں گے۔ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائیگا۔ شوہر بیوی کی اطاعت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى لِلْخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِو بْنِ وَثْنًا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالْدُّنْيَا لُكْعُ بْنُ لُكْعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو.

۸۸: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلًا ذَكْبَهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدَيَّ وَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي قَتْلِكَ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ رَحِمِي ثُمَّ يَدْعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۸: باب

۸۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا الْفَرَجُ بْنُ قُضَالَةَ أَبُو قُضَالَةَ الشَّامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتُ أُمِّي خُمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قَبْلَ وَمَا هِيَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا
وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ
صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتْ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَا
جِدٍ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرَذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ
شَرِّهِ وَشَرِبَتْ الْخُمُورُ وَلَبَسَ الْحَرِيرُ وَاتَّخَذَتْ
الْقِيَانُ وَالْمَعَارِيفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةٍ أَوَّلَهَا
فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حُمْرَاءَ أَوْ خُسْفًا أَوْ مَسْخًا
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ الْأَمِينِ
هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِي غَيْرَ الْفَرَجِ ابْنِ فَضَالَةَ
وَقَدْ تَكَلَّمْنَا فِيهِ بِغَضِّ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَضَعْفِهِ مِنْ
قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ
الْأَثَمَةِ.

۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ
الْمُسْتَلِيمِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رُمَيْحِ الْجُدَامِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
اتَّخَذَ الْفَيْءُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا
وَتَعَلَّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ
وَأَذْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ وَظَهَرَتْ الْأَصْوَاتُ فِي
الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةُ فَاسْقَهُمْ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ
أَرَذَلَهُمْ وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتْ
الْقِيَانُ وَالْمَعَارِيفُ وَشَرِبَتْ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حُمْرَاءَ
وَزَلْزَلَةً وَخُسْفًا وَمَسْخًا وَقَدْفًا وَأَيَاتٍ تَتَابَعُ كِنِظَامٍ
بِالْقُطْعِ سِلْكُهُ فَتَتَابَعُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

اور ماں کی نافرمانی کریگا۔ دوستوں کے ساتھ بھلائی اور باپ کے
ساتھ ظلم و زیادتی کریگا۔ مسجد میں لوگ زور زور سے باتیں کریں
گے۔ ذلیل قسم کے لوگ حکمران بن جائیں گے۔ کسی شخص کی عزت
اسکے شر سے محفوظ رہنے کیلئے کی جائے گی۔ شراب پی جائے گی۔
ریشمی کپڑا پہنا جائے گا۔ گانے بجانے والیاں لڑکیاں اور گانے کا
سامان گھروں میں رکھا جائے گا اور امت کے آخری لوگ پہلوں
پر لعن طعن کریں گے۔ پس اس وقت لوگ عذابوں کے منتظر رہیں یا
تو سرخ آندھی، یا حسف (دھسنے کا عذاب) یا پھر چہرے مسخ
ہو جانے والا عذاب۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت علیؓ
کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ
اسے فرخ بن فضالہ کے علاوہ کسی اور نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا
ہو۔ بعض محدثین فرخ کو ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے
ہیں۔ وکیع اور کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائیگا۔ امانت مال
غنیمت بن جائے گی۔ زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جانے لگے گا۔ علم کا
حصول غیر دین کے لیے ہوگا۔ انسان اپنی بیوی کا مطیع اور ماں کا
نافرمان ہو جائے گا۔ دوست کے ساتھ وفا اور باپ کے ساتھ
بے وفائی کرے گا۔ مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔
قبیلے کی سرداری فاسقوں کے ہاتھوں میں آ جائے گی۔ ذلیل
شخص قوم کا رہبر بن جائے گا اور کسی شخص کو اس کے شر سے
ڈرتے ہوئے قابل تعظیم سمجھا جائے گا۔ گانے والی لڑکیاں
اور گانے بجانے کا سامان رواج پکڑ جائیں۔ شراب پی جائے
گی اور امت کے آخری لوگ گزرے ہوؤں پر لعن طعن کریں
گے۔ تو پھر وہ لوگ سرخ آندھی، زلزلے، حسف (زمین میں
دھنسا) چہرے کے بدلنے اور آسمان سے پتھر برسنے کے

عذابوں کا انتظار کریں۔ اس وقت نشانیاں اس طرح ظاہر ہوں گی جیسے کسی پرانی (موتیوں کی) لڑھی کا دھاگہ ٹوٹ جائے اور پے
در پے گرنے لگیں۔ (یعنی قیامت کی نشانیاں) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس اُمت میں (تین) عذاب آئیں گے۔ خسف، مسخ اور قذف۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گانے والیوں اور باجوں کا رواج ہو جائے گا اور لوگ شرابیں پینے لگیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اعمش سے بھی عبدالرحمن بن سابط کے حوالے سے منقول ہے لیکن یہ مرسل ہے۔

۴۹: باب نبی اکرم ﷺ کی

بعثت قیامت کے قرب کی نشانی ہے

۹۲: مستور بن شداد فہری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور قیامت ایک ساتھ مبعوث کئے گئے لیکن میں اس پر درمیانی انگلی کی شہادت کی انگلی پر بعثت کی طرح سبقت لے گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

ہم اسے مستور بن شداد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (متصل) بھیجے گئے ہیں۔ پھر ابو داؤد (راوی) نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ان میں سے ایک کی دوسری پر کیا فضیلت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰: باب ترکوں سے جنگ کے متعلق

۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ، نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک لوگ تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہیں کرو گے۔ جن کے جوتے

۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَتَى ذَلِكَ قَالَ إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرَجِيُّ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادِ الْفَهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقْتُ هَذِهِ هَذِهِ لَا ضَبْعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ شَدَّادٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى فَمَا فَضَّلَ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرُكِ

۹۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْحَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بالوں کے ہوں گے پھر مزید فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایسے لوگوں سے تمہاری جنگ نہ ہوگی جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، عمرو بن تغلبہؓ، اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱: باب کسریٰ کی ہلاکت

کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور قیصر و کسریٰ کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲: باب حجاز سے آگ

نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۶: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرموت کے سمندر کی طرف سے قیامت سے پہلے ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ عرض کیا گیا: ہم لوگ اس وقت کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (ملک) شام میں سکونت اختیار کرنا۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن اسید، انس، ابو ہریرہ اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَبُرَيْدَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَبْنِ تَغْلِبٍ وَمُعَاوِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى

فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

۹۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِعِيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲: بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى

تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَافِعِيَانُ عَنْ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِّنْ نَّحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُ نَافِعِيَانُ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ.

خلاصۃ الباب : قیامت کی جو نشانیاں حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں وہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ علم اٹھ رہا ہے، جہالت بڑھ رہی ہے، شراب نوشی بہت کثرت سے ہو رہی ہے، عورتوں کی کثرت ہے، حکام ظالم ہیں جو بھی حاکم آتا ہے وہ پہلے سے زیادہ ظالم ہوتا ہے۔ آج اس زمانہ میں بیوی کوماں پر ترجیح دی جا رہی ہے اور باپ کی بات کو ٹھکرا کر دوست کی مانی جاتی ہے۔ مسجدیں جو عبادت کے لئے تھیں ان میں شور و غوغا کیا جاتا ہے عبادت برائے نام رہ گئی ہے۔ گانے والیاں اور گانے کے آلات کی بہتات ہے گھر گھر ناچ اور گانے کی اشیاء (سامان) موجود ہیں۔ سلف صالحین پر لعن طعن بہت کثرت کے ساتھ ہے اور قیامت کی ایک خاص نشانی یہ ہے کہ جھوٹے لوگ بہت زیادہ ہوں گے یعنی جھوٹی حدیثیں گھڑیں گے یا وہ لوگ مراد ہیں جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے یا وہ لوگ ہیں جو بدعتیں رائج کریں گے اپنے غلط سلط عقائد و خیالات اور اپنی جھوٹی اغراض و خواہشات کو صحیح اور جائز ثابت کرنے کے لئے ان کی نسبت صحابہ کرامؓ اور اگلے بزرگوں کی طرف کریں گے۔ واللہ اعلم۔

۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

۵۳: باب جب تک کذاب

نہ نکلیں قیامت قائم نہیں ہوگی

۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تمیں کے قریب جھوٹے دجال نبوت کے دعویدار بن کر ظاہر نہیں ہوں گے۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک میری امت کے کئی قبائل مشرکین کے ساتھ الحاق نہیں کریں گے اور بتوں کی پوجا نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا: میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں خاتم النبیین (آخری نبی) ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۴: باب بنی ثقیف میں

ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

۹۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون بہانے والا شخص

۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَتْ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا لِأَوْثَانٍ وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ

كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ

۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

(پیدا) ہوگا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ عبدالرحمن بن واقد بھی شریک سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی سند سے جانتے ہیں اور وہ راوی کا نام عبدالرحمن بن عصم بیان کرتے تھے جبکہ اسرائیل عبداللہ بن عصمہ کہتے۔ کہا جاتا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابوعبید اور قاتل سے مراد حجاج بن یوسف ہے۔ ابوداؤد، سلیمان بن سلم بلخی، نصر بن شمیل سے اور وہ ہشام بن حسان سے نقل کرتے ہیں کہ حجاج کے قتل کئے ہوئے افراد کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچتی ہے۔

۵۵: باب تیسری صدی کے متعلق

۱۰۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں۔ پھر ان کے بعد والے (یعنی صحابہ) پھر ان کے بعد والے (تابعین) پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو موٹا ہونا چاہیں گے۔ موٹاپے کو پسند کریں گے۔ وہ لوگ گواہی طلب کئے بغیر گواہی دیں گے۔ یہ حدیث محمد بن فضیل بھی اعمش سے وہ علی بن مدرک سے اور وہ ہلال بن یساف سے اسی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے نقل کرتے ہوئے علی بن مدرک کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۰۱: حسین بن حریش بھی کعب سے وہ اعمش سے وہ ہلال بن یساف سے وہ عمران بن حصین سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرے (امام ترمذی کے) نزدیک یہ حدیث محمد بن فضیل کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۲: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَثُبَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ وَاقِدٍ نَا شَرِيكَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ بْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَاسْرَائِيلُ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ وَيَقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ نَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ حَسَّانَ قَالَ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفَ قَتِيلٍ.

۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُرُونِ الثَّالِثِ

۱۰۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمْنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَلِيَّ بْنَ مُدْرِكٍ.

۱۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ نَا هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ

نے فرمایا: بہترین اوب یہی بعثت کے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر جوان کے بعد ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر طلب کئے گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے۔ امین نہیں ہوں گے اور ان میں موٹاپا زیادہ ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶: باب خلفاء کے بارے میں

۱۰۳: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات فرمائی لیکن میں سمجھ نہیں سکا۔ پس میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ نے فرمایا: وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابر بن سمرہ سے منقول ہے۔

۱۰۴: ابو کریب بھی اسے عمرو بن عبید سے وہ اپنے والد وہ ابو بکر بن ابو موسیٰ سے اور وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ یعنی بواسطہ ابو بکر بن موسیٰ۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۵: حضرت زیاد بن کسب عدوی کہتے ہیں کہ میں ابو بکرؓ کے ساتھ ابن عامر کے منبر کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ خطبہ دے رہا تھا اور اس کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ ابو بلال کہنے لگے: دیکھو ہمارا امیر فساق کے کپڑے پہنتا ہے۔ ابو بکرؓ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی زمین میں حاکم کی توہین کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَنْشُرُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَفْشُونَ فِيهِمْ السِّمْنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۰۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَمِيدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ كَسْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مَنبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفَسَاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

۱۰۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا حُشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ ثَنِي سَفِينَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمِّي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةُ عُمَرَوِ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَا هَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِّنْ شَرِّ الْمُلُوكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالَا لَمْ يَعْهَدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخِلَافَةِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُمَهَانَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۱۰۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَإِنْ لَمْ اسْتَخْلِفْ لَمْ يَسْتَخْلِفْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۵۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ

قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

۱۰۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَّيْلِ يَقُولُ كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِيعَةَ عِنْدَ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَهِيَنَّ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ هَذَا إِلَّا مَرَفِي

۵۷: بَابُ خِلَافَتِ كَيْفَ مَتَعَلَق

۱۰۶: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس سال تک خلافت رہے گی پھر بادشاہت آجائے گی۔ سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کی خلافت گن لو یہ پورے تیس سال ہیں۔ سعید نے عرض کیا: بنو امیہ سمجھتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے۔ حضرت سفینہ نے فرمایا کہ بنو زرقاء جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور علیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کو خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے کئی راوی سعید بن جہان سے نقل کرتے ہیں۔ ہم بھی اسے صرف انہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنادیتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں خلیفہ بناتا ہوں تو ابو بکرؓ نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر کیا تھا اور اگر نہ مقرر کروں تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۵۸: بَابُ اس بارے میں کہ خلفاء قیامت

تک قریش ہی میں سے ہوں گے

۱۰۸: حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ربیعہ کے کچھ لوگ عمرو بن عاصؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ بکر بن وائل (قبیلے) کے ایک شخص نے کہا کہ قریش کو (فسق و فجور سے) باز رہنا چاہیے ورنہ اللہ تعالیٰ خلافت ان کے غیر جمہور عرب کے سپرد کر دیں گے۔ عمرو بن عاصؓ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو ایسا

نہیں ہوگا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت تک خیر و شر میں قریش ہی لوگوں کے حکمران ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹: حضرت عمرو بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ رات اور دن نہیں جائیں گے۔ (یعنی قیامت قائم نہ ہوگی) یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک آدمی برسر اقتدار آئے گا جس کو ججہا کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۹: باب گمراہ حکمرانوں کے متعلق

۱۱۰: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ڈر ہے۔ حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب ہوں گے۔ انہیں کسی کے اعانت ترک کر دینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

جُمَهُوْرٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ الْعَاصِ كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالْشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ جَهْجَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ

۱۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةً مُضِلِّينَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَن خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب: سب سے بہترین دور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تابعین کرامؓ اور تبع تابعین رحمہم اللہ کا ہے۔ حدیث نمبر ۱۰۳: اس حدیث کے معنی و مفہوم کے تعین کئی اقوال ہیں۔ پہلا قول یہ کہ بارہ/۱۲ خلیفوں سے مراد وہ بارہ لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد سریر آرائے خلافت و حکومت و سلطنت ہوئے اور ان کے زمانہ حکومت میں مسلمانوں کے ظاہری حالات و معاملات اور رعایا کے مفاد کے اعتبار سے حکومت و سلطنت کا نظام مستحکم رہا اگرچہ ان میں سے بعض ظلم و بے انصافی کے راستہ پر بھی چلے۔ یہ قول قاضی عیاضؒ کا ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے اس قول کی تحسین کی ہے۔ دوسرا قول یہ کہ خلفاء سے مراد عادل اور انصاف کرنے والے نیک طینت اور پاکباز مراد ہیں اس قول کی بناء پر حدیث کا لازمی مطلب یہ بیان کرنا نہیں ہوگا کہ یہ بارہ/۱۲ خلفاء حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد متصلاً (یکے بعد دیگرے) منصب خلافت و امارت پر متمکن ہوں گے بلکہ اصل مقصد محض تعداد بیان کرنا ہو خواہ یہ خلفاء کسی زمانہ میں رہے ہوں۔ ان کے علاوہ بھی اقوال ہیں یہ بھی ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ خلافت قریش میں رہے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش خلافت کے مستحق ہیں اس لئے خلافت کا منصب جلیلہ قریش ہی کے پاس رہنا چاہئے۔ جس حدیث میں خلافت کو تیس سال میں منحصر (بند) بیان فرمایا ہے اس میں خلافت کبریٰ مراد ہے جو اصل میں خلافت نبوت ہے چنانچہ خلفاء راشدین کی خلافت تو حقیقی ہے ان کے دور کے بعد خلافت مجازی ہے۔

۶۰: باب امام مہدی کے متعلق

۱۱۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے میرے ہی نام کا کوئی شخص پورے عرب پر حکمرانی نہیں کرے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲: حضرت عبداللہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اہل بیت میں سے میرے نام کا ایک شخص دنیا کا حکمران ہوگا۔ عاصم، ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا میں سے ایک دن ہی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دے گا۔ یہاں تک کہ امام مہدی حکمران ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بدعت شروع ہو جائے۔ پس ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی آئے گا۔ جو پانچ، سات یا نو سال (راوی کو شک ہے) تک حکومت کرے گا؛ پھر اس کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دیجئے۔ مجھے دیجئے۔ پس وہ اسے اتنے دینا دیں گے جتنے اس میں اٹھانے کی استطاعت ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوصدیق کا نام بکر بن عمرو ہے انہیں بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

۶۱: باب عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بارے میں ۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

۱۱۱: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَيْبَى نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْلَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ الْعَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الصَّدِيقِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَا الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَّثَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدُ الشَّاكِّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ نَسِينُ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيَّ اعْطِنِي اعْطِنِي قَالَ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الصَّدِيقِ النَّاجِيَّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بَكْرُ بْنُ قَيْسٍ.

۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ۱۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

عنقریب لوگوں میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو عدل اور انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے کو موقوف کر دیں گے اور اتنا مال تقسیم کریں گے کہ لوگ قبول کرنا چھوڑ دیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ السَّمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲: باب دجال کے بارے میں

۱۱۵: حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا نہ ہو اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوصاف بیان کئے اور فرمایا: شاید مجھے دیکھنے اور سننے والوں میں سے بھی کوئی اسے دیکھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن ہمارے دلوں کی کیا کیفیت ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی طرح یا اس سے بھی بہتر۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف خالد حذاء کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو عبیدہ کا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح ہے۔

۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ

۱۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّاقَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَإِنِّي أَنْذَرُ كُفُومَهُ فَوَضَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ خَالِدِ الْحَذَاءِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ اسْمُهُ غَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْجَرَّاحِ.

۱۱۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطاب کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم لوگوں کو اس سے ڈراتا ہوں جیسے کہ مجھ سے پہلے تمام انبیاءؑ ڈرایا کرتے تھے۔ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس فتنے سے ڈرایا لیکن میں اس کے متعلق ایسی بات بتاؤں گا جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ تم لوگ جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا (یعنی ایک آنکھ سے اندھا) نہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ عمر بن ثابت انصاری نے مجھے بعض صحابہؓ سے نقل کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے

۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَنشَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَنْذِرُ كُفُومَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

اس روز لوگوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ تم میں سے کوئی اپنے خالق حقیقی اللہ رب العلمین کو اپنی زندگی میں نہیں دیکھ سکتا۔ نیز اس کی (یعنی دجال کی) پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جو لوگ اس سے بیزار ہوں گے وہی یہ لفظ پڑھ سکیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی تم لوگوں سے جنگ کریں گے اور تمہیں ان پر مسلط کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ پتھر کہے گا اے مسلمان میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳: باب اس متعلق کہ دجال کہاں سے نکلے گا

۱۱۸: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپے ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن شاذب بھی اسے ابوتیاح سے نقل کرتے ہیں اور یہ ابوتیاح کی حدیث سے پہچانی جاتی ہے۔

۶۳: باب دجال کے نکلنے کی نشانیوں

کے بارے میں

۱۱۹: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبردست خونریزی، قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج سات (۷) مہینوں میں ہوگا۔ اس باب میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ مِنْ كَرِهٍ عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ

۱۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانُوا جُوهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَوَّازٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي التَّيَّاحِ.

۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ

خُرُوجِ الدَّجَالِ

۱۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ صَاحِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى

اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ روم کا ایک شہر ہے جو خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی فتح ہوا۔

۶۵: باب دجال کے فتنے کے متعلق

۱۲۱: حضرت نواس بن سمران کلابی فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اسکی ذلت و حقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ پھر ہم لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے۔ اور دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ہمارے دلوں کے خوف کو بھانپ گئے پس آپ نے پوچھا کیا حال ہے (راوی فرماتے ہیں) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کل آپ نے دجال کا فتنہ بیان کیا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے۔ یعنی یقیناً وہ آنے والا ہے۔ آپ نے فرمایا: دجال کے علاوہ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کا مجھے دجال کے فتنے سے زیادہ خوف ہے کیونکہ اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے تم لوگوں کی طرف سے مقابلہ کرنے والا ہوں اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود اپنے نفس کی طرف سے مقابلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ میری طرف سے ہر مسلمان کا محافظ ہے۔ اسکی صفت یہ ہے وہ جوان ہوگا، گھنگریالے بالوں والا ہوگا۔ اسکی ایک آنکھ ہوگی (۱) اور عبدالعزیٰ بن قطن (زمانہ جاہلیت میں ایک بادشاہ تھا) کا ہم شکل ہوگا۔ اگر تم میں سے کوئی

وَفَتَحَ الْقُسْطَنْطِينَ وَخَرُوجَ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّغْبِ بْنِ جَثَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينَ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تَفْتَحُ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ وَالْقُسْطَنْطِينَ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ

۱۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَأَنْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُكُمْ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجَ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَاجِبُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ شَبِيهَةٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنِ فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ

اسے دیکھے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور دائیں بائیں کے لوگوں کو خراب کرے گا۔ اے اللہ! کے بندو، ثابت قدم رہنا۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کتنی مدت زمین پر ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن تک۔ پہلا دن ایک سال کے برابر، دوسرا ایک ماہ اور تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔ پھر باقی دن تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ بلکہ (اوقات کا) اندازہ لگالینا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی۔ آپ نے فرمایا ان بادلوں کی طرح جن کو ہوا ہنکا کر لے جائے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آ کر انہیں اپنی خرافات کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اسے جھٹلا دیں گے اور واپس کر دیں گے۔ پس وہ ان سے واپس لوٹے گا تو ان کے اموال اس کے پیچھے چل پڑیں گے اور وہ خالی ہاتھ رہ جائیں گے، وہ ایک اور قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا۔ وہ قبول کریں گے اور اسکی (یعنی دجال کی) تصدیق کریں گے تب وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا وہ بارش برسائے گا اور زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی۔ شام کو ان کے جانور (چراگا ہوں سے) اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوں گے پھر وہ ویران جگہ آ کر کہے گا ”اپنے خزانے نکال دے“ جب واپس لوٹے گا تو خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھوں کے سرداروں کی طرح (کثرت کے ساتھ) چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے جوان کو بلا کر تلوار سے اسکے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر اسے پکارے گا تو وہ زندہ ہو کر ہنستا ہوا اس کو جواب دے گا۔ وہ انہی باتوں میں مصروف ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہلکے زرد رنگ کا جوڑا پہنے جامع مسجد دمشق

الشَّامَ وَالْعِرَاقَ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ اَلْبُشُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لَبَثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمًا كَسَنَةٍ وَيَوْمًا كَشْهَرٍ وَيَوْمًا كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ اتَّكُفِينَا فِيهِ صَلَوةً يَوْمًا قَالَ لَا وَلَكِنْ اقْدُرُوا لَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَكْذِبُونَهُ وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَتَتَّبِعُهُ أَمْوَالُهُمْ فَيُضْبَحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحَ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ ذُرَى وَأَمَدِهِ خَوَاصِرُ وَأَدْرِهِ ضُرُوعًا ثُمَّ يَأْتِي الْخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتَّبِعُهُ كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو أَرْجُلَانَا بَا مُمْتَلِيَا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَيَنِمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ بَشَرَقِي دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرٍ وَادَتَيْنِ وَاضْعَا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكََيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطْرًا إِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَأَلُّوْلُوءٍ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ يَعْنِي أَحَدًا إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِسَابِ لَدَى فَيَقْتُلُهُ قَالَ فَيَلْبِثُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُوحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ حَوِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا إِلَيَّ لَا يَدَّانِ لَا خَدِيقَتَا لَهُمْ قَالَ يَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ خَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ وَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبَحِيرَةِ الطَّبْرِيةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ

فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَهَلُمَّ فَلَنَقْتُلَنَّ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَابِهِمْ مُحْمَرًا دَمًا وَيُحَاصِرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمِيذٍ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لَا حَدَّ لَهُمْ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُضْبَحُونَ فَرَسِي مَوْتِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهْمَتُهُمْ وَنَتْنُهُمْ وَدَمًا وَهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ قَالَ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْلِ وَيَسْتَوِقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيهِمْ وَنُشَابِهِمْ وَجَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ وَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ وَبَرٌّ وَلَا مَدْرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتَرُ كُهَاكَ لَزْلَفَةٍ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَخْرِجِي ثَمَرَ تَكِ وَرُدِّي بَرَكَتِكَ فَيَوْمِيذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَانَةَ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقُحْفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى إِنَّ الْفِتْنَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَإِنَّ الْقَبِيلَةَ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَإِنَّ الْفَحْدَ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَيَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَقَبَضَتْ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَبَقِيَ سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمْرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْوُمُ السَّاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ.

کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں اتریں گے کہ ان کے ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ جب آپ سر نیچا کریں گے تو ان کے بالوں سے نورانی قطرات ٹپکیں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی مثل سفید چاندی کے دانے جھڑتے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا فر تک آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے سانس کی ہوا پہنچے گی مرجائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا حدنگاہ تک پہنچتی ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ لد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی چاہت کے مطابق مدت تک زمین پر قیام کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ وحی بھیجیں گے کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر جمع کر دیں۔ کیونکہ میں ایسی مخلوق کو اتارنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا وہ ارشاد خداوندی کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آپ نے فرمایا انکا پہلا گروہ بحیرہ طبرہ پر سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا۔ پھر جب ان کا دوسرا گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر وہ لوگ آگے چل دیں گے یہاں تک کہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر پہنچیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا۔ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود (سرخ) واپس بھیج دے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے (یعنی کوہ طور پر) یہاں تک کہ ان کے نزدیک (بھوک کی وجہ سے) گائے کا سر تمہارے آج کے سودیناروں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے یہاں تک کہ وہ سب یکدم مرجائیں گے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام اور انکے

ساتھی اتریں گے تو ان کی بدبو اور خون کی وجہ سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعائیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی گردن والے اونٹوں کی مثل پرندے بھیجے گا۔ جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کے غار میں پہنچا دیں گے۔ مسلمان ان کے تیروں کمانوں اور ترکشوں سے سات سال تک ایندھن جلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی۔ تمام زمین کو دھو۔ شیشہ کی طرح صاف شفاف کر دے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں واپس لاؤ۔ پس اس دن ایک گروہ ایک انار (کے درخت) سے کھائے گا اور اس کے لوگ اس کے چھلکے سے سایہ کریں گے۔ نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کر دی جائے گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ سے ایک جماعت سیر ہو جائے گی، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ اور ایک بکری کے دودھ سے ایک کنبہ سیر ہو جائے گا۔ وہ لوگ اسی طرح زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جو ہر مؤمن کی روح قبض کرے گی اور باقی صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح راستے میں جماع کرتے پھریں گے اور انھی پر تیا مت قائم ہوگی۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَالِ

۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سِئِلَ عَنِ الدَّجَالِ فَقَالَ لَا إِلَّا إِنْ رَبِّكُمْ لَيْسَ بَأَعْوَرًا لَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنٌ طَائِفَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحَذِيفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلْتَانِ بْنِ عَاصِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ۔

۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدَّجَالَ

لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَمُحَبَّنٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۶۶: باب دجال کی صفات کے بارے میں

۱۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو کہ تمہارا رب کا نا نہیں جبکہ دجال کی دائیں آنکھ کافی ہے گویا کہ وہ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، حذیفہ، ابو ہریرہ، اسماء، جابر بن عبد اللہ، ابو بکرہ، عائشہ، انس، ابن عباس اور فلتان بن عاصم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۶۷: باب اس بارے میں کہ دجال مدینہ

منورہ میں داخل نہیں ہو سکتا

۱۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون مدینہ طیبہ میں آ سکتا ہے اور نہ ہی دجال۔ ان شاء اللہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، فاطمہ بنت قیس، محجن، اسماء بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی ہے۔ بکریوں والوں کے لئے سکون و اطمینان ہے جبکہ اونٹ اور گھوڑے والوں میں تکبر غرور اور درشتگی پائی جاتی ہے اور دجال جب احد (پہاڑ) کے پیچھے پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف موڑ دیں گے جہاں وہ ہلاک ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۸: باب اس بارے میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

۱۲۵: حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے پاس قتل کریں گے۔ اس باب میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، کیسان رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو، سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹: باب

۱۲۶: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب کے فتنے سے ڈرایا۔ سن لو کہ وہ کانہ ہے (یعنی دجال) اور تمہارا رب کانہ نہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمَانُ يَمَانُ وَالْكَفَرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ لِأَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفُخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْخَيْلِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ يَأْتِي الْمَسِيحُ إِذَا جَاءَ دُبُرَ أَحَدٍ صَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا يَهْلِكُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عِيسَى

بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَالِ

۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعُ بْنُ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَالَ بَابَ لَدٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَنَافِعِ بْنِ عُقْبَةَ وَأَبِي بَرْزَةَ وَحَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَكَيْسَانَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ وَجَابِرَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَالنَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ وَعَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَحَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۶۹: بَابُ

۱۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا أَنَّهُ أَغْوَرُ وَأَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب: امام مہدیؑ کا اصل نام محمد ہوگا اور لقب مہدی ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کی پشت سے تعلق رکھتے ہوں گے باپ کی جانب سے حسنی اور ماں کی جانب سے حسینی ہوں گے اور حضور ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی طور طریقہ اور عادات و معمولات حضور ﷺ کے معمولات و عادات کے مطابق ہوں گے اس موقع پر ایک خاص بات یہ بتادینی ضروری ہے کہ حضور ﷺ نے امام مہدیؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو یہ فرمایا کہ اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے نام پر ہوگا تو اس بات سے شیعہ لوگوں کی اس بات کی تردید ہو جاتی ہے کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں۔ بہر حال امام مہدیؑ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ فتنہ و جال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اس کی پہچان کرادی ہے۔ احادیث کو غور سے پڑھنے سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے حضور ﷺ کے دین کا اتباع کریں گے اور اپنے تمام احکام شریعت محمدی کے مطابق جاری و نافذ کریں گے۔ البتہ جز یہ جو اس وقت کے کفار سے لیا جاتا ہے وہ منسوخ ہو جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور بہت برکتوں والا ہوگا نیز دجال کو قتل کر دیں گے۔ جب آسمان پر اٹھائے گئے ان کی عمر تینتیس/۳۳ سال تھی پھر آسمان سے زمین پر اترنے کے بعد وہ سات سال دنیا میں رہیں گے بعض احادیث میں ان کی مجموعی مدت قیام پینتالیس سال نقل ہوئی ہے وفات کے بعد روضہ اقدس میں دفن ہوں گے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔

۷۰: باب ابن صیاد کے بارے میں

۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نے میرے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے۔ جب میں اس کے ساتھ تنہا رہ گیا تو میرا دل خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگا۔ اور مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کیونکہ لوگ اس کے متعلق کہا کرتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ جب میں ایک جگہ ٹھہرا تو اس سے کہا کہ اپنا سامان اس درخت کے نیچے رکھ اتنے میں اس نے کچھ بکریاں دیکھیں تو پیالہ لے کر گیا اور ان کا دودھ نکال کر لایا اور مجھ سے کہا کہ اسے پیو لیکن مجھے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز پینے میں کراہت محسوس ہوئی کیونکہ لوگ اسے دجال کہتے تھے۔ پس میں نے اس سے یہ کہہ دیا کہ آج گرمی ہے اور میں گرمی میں دودھ پینا پسند نہیں کرتا۔ اس نے کہا ابوسعید میں نے لوگوں کی ان باتوں سے جو وہ میرے متعلق کہتے ہیں تنگ آ کر فیصلہ کیا کہ رسی لے کر درخت سے باندھوں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں۔ دیکھو اگر میری حیثیت کسی اور پر پوشیدہ رہے تو رہے تم لوگوں پر تو پوشیدہ نہیں رہنی

۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۱۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدَ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحَبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ أَمَّا حُجَّاجًا وَأَمَّا مُعْتَمِرِينَ فَأَنْطَلَقَ النَّاسُ وَتَرَكْتُ أَنَا وَهُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ أَقْشَعَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ ضَعْ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَأَبْصَرَ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقِدَحَ فَأَنْطَلَقَ فَأَسْتَحْلَبْتُ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اشْرَبْ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ صَائِفٌ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخْذَحِبَلًا فَأَوْثَقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ اخْتَنَقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ آرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ النَّاسَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ

الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُولِدُ لَهُ وَقَدْ خَلَقْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهَذَا حَتَّى قُلْتُ فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللَّهِ لَا خَيْرَ نَعَكَ خَيْرًا حَقًّا وَاللَّهِ لَا عَرِفُهُ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ أَيْنُ هُوَ السَّاعَةُ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ تَبَالَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

چاہیے۔ اس لیے کہ تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہو۔ اے انصار کی جماعت کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ (دجال) کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ ناقابل تولد ہوگا اور اسکی اولاد نہ ہوگی جبکہ میں اپنا بچہ مدینہ میں چھوڑا ہے۔ پھر کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا جبکہ میں اہل مدینہ میں سے ہوں اور اس وقت تمہارے ساتھ مکہ جا رہا ہوں۔ ابوسعید فرماتے ہیں کہ اس نے اس قسم کی دلیلیں پیش کیں کہ میں سوچنے لگا کہ شاید لوگ اس کے متعلق جھوٹی باتیں کہتے ہوں گے۔ پھر اس نے کہا: ابوسعید میں تمہیں ایک سچی خبر بتاتا ہوں کہ اللہ کی قسم میں دجال اور اس کے باپ کو جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا تجھ پر سارے دن کی ہلاکت ہو۔ یعنی مجھے پھر اس سے بدگمانی ہوگئی کیونکہ آخر میں اس نے ایسی بات کہ دی تھی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸: حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند صحابہؓ (جن میں عمرؓ بھی شامل تھے) کے ساتھ ابن صیاد کے پاس سے گزرے وہ بنو مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ کی آمد کا اسے اس وقت تک اندازہ نہ ہوا جب تک نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پیٹھ پر نہیں مار دیا اور آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا رسول ہوں۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیوں کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کس قسم کی خبریں آتی ہیں۔ ابن صیاد نے کہا جھوٹی بھی اور سچی بھی۔ آپ نے فرمایا: تو پھر تیرا کام مغلط ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ عِنْدَ أَطْمٍ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأَمِّيِّينَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْتِيكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ

دل میں تمہارے متعلق کوئی بات سوچی ہے (لہذا بتاؤ کہ وہ کیا ہے) اور آپؐ نے یہ آیت سوچی ”یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ“ ابن صیاد نے کہا وہ بات ”دُخ“ ہے (یعنی دھان کا جزء ہے)۔ آپؐ نے فرمایا دھنکار ہو تم پر۔ تم اپنی اوقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اتار دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ دجال ہی ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسے قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا اور اگر وہ نہیں تو اسے مارنے میں تمہارے لئے بھلائی نہیں ہے۔ عبد الرزاق کہتے ہیں کہ اس سے مراد ”دجال“ ہی ہے۔

۱۲۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک راستہ میں نبی اکرم ﷺ کی ملاقات ابن صیاد سے ہوئی تو آپؐ نے اسے روک لیا۔ وہ یہودی لڑکا تھا اس کے سر پر بالوں کی چوٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ، حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ اس سے آپؐ نے فرمایا کیا تو میری رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا کیا آپؐ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔ پھر آپؐ نے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دریا پر شیطان کا تخت دیکھ رہا ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے۔ ابن صیاد نے کہا ایک سچا اور دو جھوٹے یا دو سچے اور ایک جھوٹا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس پر معاملہ خلط ملط ہو گیا۔ پھر آپؐ اس سے الگ ہو گئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حسین بن علیؓ، ابن عمرؓ، ابو ذرؓ، ابن مسعودؓ، جابرؓ اور حفصہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۰: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ماں باپ کے ہاں

عَلَيْكَ إِلَّا مَرُئِمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا وَخَبَأًا لَهُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْسَأُ فَلَنْ تَعُدُّ وَقَدَّرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ دُنِيَ لِي فَأَضْرِبَ عَنْقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَالَ.

۱۲۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ ذُوَابَةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ عَلَيْهِ فِدْعَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُكُّ أَبُو الدَّجَالِ وَأُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرُ شَيْءٌ وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةٍ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ فَقَالَ أَبُوهُ طَوَالَ ضَرْبِ اللَّحْمِ كَانَ أَنْفَهُ مَنَقَارًا وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْصَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الشَّدْيَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبَوِيهِ فَأَذَانَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا قُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ لَا مَكُنَّا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وَلَدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضْرُ شَيْءٌ وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةٍ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُتَجِدِّلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتُمَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

تیس سال تک اولاد نہ ہوگی اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوتیں گی (یعنی کانا ہوگا) دل نہیں سوئے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے والدین کا حلیہ وغیرہ بیان کیا اور آپ نے فرمایا اس کا باپ کافی لمبا اور دبلا پتلا ہوگا اور اس کی ناک مرغ کی چونچ کی طرح ہوگی۔ جبکہ اسکی ماں لمبے لمبے پستان والی عورت ہوگی۔ ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہودیوں کے ہاں ایک بچے کی ولادت کا سنا تو میں اور زبیر بن عوام اسے دیکھنے کے لیے گئے۔ ہم نے اس کے ماں باپ کو نبی اکرم ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے انہوں نے کہا ہم تیس سال تک بے اولاد رہے پھر ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو کانا ہے اور اس میں نفع سے زیادہ ضرر ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا پھر ہم ان کے پاس سے نکلے تو اچانک اس لڑکے پر نظر پڑ گئی وہ ایک موٹی روئیں دار چادر میں (لپٹا ہوا) دھوپ میں پڑا ہوا کچھ بڑ بڑا رہا تھا اتنے میں اس نے اپنے سر سے چادر اٹھائی اور پوچھا تم نے کیا کہا۔ ہم نے کہا کہ تو نے ہماری بات کو سنا ہے۔ کہنے لگا ہاں سنا ہے۔ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱: باب

۱۳۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنفُوسَةٌ يَغْنَى الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱: باب

۱۳۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی سانس لینے والا نفس اس وقت زمین پر نہیں کہ اس پر سو برس گزر جائیں (یعنی سو برس تک سب مرجائیں گے)۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَهُوَ

۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات طیبہ کے

آخری ایام میں ایک مرتبہ ہمارے ساتھ نماز عشاء پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا: دیکھو جو لوگ آج کی رات زندہ ہیں ان میں سے کوئی سو سال کے بعد زندہ نہیں رہے گا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کرنے میں غلطی کی اور اسے سو برس تک باقی رہنے کے معنی میں نقل کیا حالانکہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ سو سال بعد اس صدی یا زمانے کے لوگ ختم ہو جائیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۲: باب ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت ۱۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو گالی نہ دو۔ اگر تم کوئی ناپسندیدہ بات دیکھو تو کہو اے اللہ: ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے کی بھلائی اور جس بات کا حکم دیا گیا ہے کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس کی شر، اس کے اندر جو کچھ ہے یا جس کا اسے حکم دیا گیا ہے کی برائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳: باب

۱۳۴: حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ تمیم داری نے مجھ سے ایک قصہ بیان کیا ہے جس سے میں بہت خوش ہوا۔ پس میں نے چاہا کہ تمہیں بھی سنا دوں کہ اہل فلسطین میں سے چند لوگ ایک کشتی میں سوار ہوئے یہاں تک کہ وہ کشتی موجوں میں گھر گئی جس نے انہیں ایک جزیرے پر پہنچا دیا۔ وہاں انہوں نے ایک

ابن ابی حاتمہ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلِ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ بِهِ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ ۱۳۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الشَّهِيدِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّو الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۳: باب

۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَا أَبِي عَنِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ إِنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَقَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ أَنَّ نَا سَا مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَذَفَتْهُمْ

لمبے بالوں والی عورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا نہ میں تمہیں کچھ بتاتی ہوں اور نہ ہی پوچھتی ہوں۔ ہاں تم لوگ بستی کے کنارے پر چلو وہاں کوئی تم سے کچھ پوچھے گا بھی بتائے گا بھی۔ پس ہم لوگ وہاں گئے تو دیکھا کہ ایک شخص زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا: مجھے چشمہ زغر کے متعلق بتاؤ۔ ہم نے کہا وہ بھرا ہوا ہے اور اس سے پانی پھلک رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا کہ وہ بھی بھرا ہوا جوش مار رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا بیسان کے نخلستان، جوارون اور فلسطین کے درمیان میں ہے، کیا حال ہے؟ کہا وہ پھل دیتا ہے۔ ہم نے کہا ”ہاں“ کہنے لگا بتاؤ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی ہے؟ ہم نے کہا: ”ہاں“ اس نے کہا کہ اس کی طرف لوگوں کا میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا: تیزی کے ساتھ لوگ اس کی طرف جارہے ہیں (یعنی اسلام قبول کر رہے ہیں) راوی کہتے ہیں پھر وہ اتنا اچھلا قریب تھا کہ زنجیروں سے نکل جائے۔ ہم نے پوچھا: تو کون ہے؟

فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاسِرَةٍ شَعْرُهَا فَقَالُوا مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا فَأَخْبَرِينَا قَالَتْ لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلَكِنْ أَنْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنْ لَمْ مَنْ يُخْبِرْكُمْ وَيَسْتَخْبِرْكُمْ فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَّقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلَأَى تَدْفِقُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ الْبَحِيرَةِ قُلْنَا مَلَأَى تَدْفِقُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأَرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَخْبِرُونِي فِي كَيْفِ النَّاسِ إِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ قَالَ فَتَرَى نَزْوَةً حَتَّى كَادَ قُلْنَا فَمَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الدَّجَالُ وَأَنَّهُ يَدْخُلُ الْأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَبِيبَةً وَطَبِيبَةَ الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ۔

وہ کہنے لگا میں ”دجال“ ہوں اور دجال طیبہ کے علاوہ تمام شہروں میں داخل ہوگا اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ یہ حدیث قتادہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی راویوں نے اسے بواسطہ شعبی، فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: ابن صیاد کا اصل نام ”صاف“ تھا اور بعض حضرات نے ”عبداللہ“ بتایا ہے وہ ایک یہودی تھا جو مدینہ کا باشندہ تھا ابن صیاد بحر یعنی جادو اور کہانت کا ماہر تھا اور اس وجہ سے اس کی شخصیت پر اسرار بن کر رہ گئی تھی وہ ایک بڑا فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے ان کا امتحان لیا گیا تھا اس کے حالات بڑے مختلف تھے اسی بناء پر صحابہؓ کے درمیان بھی اس کی حیثیت کے تعین میں اختلاف تھا چنانچہ کچھ صحابہؓ کا خیال یہ تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے جس کی خبر دی گئی ہے لیکن اکثر حضرات کا کہنا یہ تھا کہ ابن صیاد وہ بڑا دجال تو نہیں ہے لیکن ان چھوٹے چھوٹے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں شبہ میں پڑ گیا کہ ذریعہ گویا یہ بیان کیا کہ پہلے تو میں یقین رکھتا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے لیکن اب اس نے جو دجال ہونے سے انکار کیا تو میں شک و شبہ میں پڑ گیا کہ اس کو دجال سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ علماء، محققین فرماتے ہیں کہ ابن صیاد کے بارے میں جو احادیث و روایات منقول ہیں اگرچہ ان کے درمیان اختلاف و تضاد ہے اور اس کے متعلق علماء کا کوئی متفقہ فیصلہ نہیں لیکن جس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ ﷺ ہمیشہ ابن صیاد کے دجال ہونے کے خوف میں مبتلا رہے اس کی یہ توجیہ ضروری ہے کہ جب تک آپ ﷺ کو مسیح دجال کے بارے میں پورے حقائق کا علم نہیں ہوا تھا آپ ﷺ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے لیکن جب تمیم داریؓ کے واقعہ سے اور وحی کے ذریعہ بھی آپ ﷺ کو یہ یقین حاصل

ہو گیا کہ دجال کون ہوگا تو آپ ﷺ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ ابن صیاد وہ دجال نہیں ہے جو سمجھا جاتا تھا نیز دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ نہیں جاسکے گا اور اس کی اولاد نہیں ہوگی اور وہ کافر ہوگا جبکہ ابن صیاد کی اولاد تھی مدینہ میں رہتا تھا اور مکہ مکرمہ حج کرنے گیا تھا۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جو بادلوں کو لے کر آتی ہے کبھی تند و تیز بھی چلتی ہے تو ناگوار ہوتی ہے اس وقت دعاء مانگنے کا حکم دیا گیا ہے اس عجیب الخلق جانور نے اپنا نام جساسہ یعنی جاسوسی کرنے والا اس اعتبار سے فرمایا کہ وہ دجال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا۔ نخل بیان ایک شیر کا نام ہے۔ ”دَ تیر“ اصل میں عیسائیوں کی عبادت گاہ یعنی ”گر جا“ کو کہتے ہیں۔ لغت کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ ”دیر“ راہوں کے رہنے کی جگہ کو کہتے ہیں یہاں حدیث میں ”دیر“ سے مراد وہ بڑی عمارت ہے جس میں دجال تھا۔

باب: ۷۴

باب: ۷۴

۱۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن کے لیے اپنے نفس کو ذلیل کرنا جائز نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے نفس کو کس طرح ذلیل کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی طاقت سے زیادہ مشقتیں اٹھانے کے باعث۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۷۵

باب: ۷۵

۱۳۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مظلوم اور ظالم بھائی کی مدد کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم کی مدد تو ٹھیک ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ظلم سے روک کر۔ یہی تیری طرف سے اسکی مدد ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَصْرُتُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَكْفُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۷۶

باب: ۷۶

۱۳۷: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جنگل میں سکونت اختیار کی وہ سخت خواور بدخلق ہو گیا۔ (کیونکہ اسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق کم ہوتا ہے) اور جس نے شکار کا پیچھا کیا وہ غافل ہو گیا اور جو حاکموں

۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى

ابواب السلطان الفتن وفي الباب عن أبي هريرة
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.
کے دروازے پر گیا وہ فتنوں میں مبتلا ہو گیا۔ اس باب میں
حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن
عباسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے ہم اسے صرف ثوری کی
روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ
أَذْرَكَ ذَاكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ
وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۱۳۸: حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مدد کیے جانے والے ہو اور
تم لوگوں کو مال و دولت عطا کیا جائے گا اور تمہارے ذریعے
بملاک فتح ہوں گے۔ لہذا تم میں سے جو شخص اس زمانہ کو
پائے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم دے
اور برائی سے روکے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی
بات منسوب کرے گا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے گا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۷۷

باب ۷۷

۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ شُعْبَةُ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ وَحَمَّادٍ
سَمِعُوا أَبَا وَاثِلَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ
وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ
هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ
الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ
مُغْلَقٌ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْفَ تَحْ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ
يُكْسَرُ قَالَ إِذَا لَا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَاثِلَ
فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ.
۱۳۹: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں
سے دریافت کیا کہ فتنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کو
کون بخوبی بیان کر سکتا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا ”میں
“پھر حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ کس شخص کے لیے اس کے
اہل و عیال مال اور اس کا پڑوسی فتنہ ہیں۔ (یعنی ان کے حقوق
کی ادائیگی میں نقص رہ جاتا ہے۔) اور ان فتنوں کا کفارہ نماز،
روزہ صدقہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ حضرت عمرؓ
نے فرمایا میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا۔ میں تو اس فتنے
کی بات کر رہا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح اٹھے گا۔
(حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا امیر المؤمنین
آپ کے اور اس عظیم فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ حائل
ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا وہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔
حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا
تو پھر وہ قیامت تک دوبارہ بند نہیں ہوگا۔ ابو وائل اپنی حدیث
میں حماد کا یہ قول بھی نقل کرتے ہیں کہ میں نے مسروق سے کہا

کہ حذیفہؓ سے پوچھئے کہ وہ دروازہ کیا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت عمرؓ کی ذات ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸: باب

۱۴۰: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے ہم کل نو آدمی تھے جن میں سے پانچ عربی اور چار عجمی یا اس کے برعکس۔ آپؐ نے فرمایا سنو کیا تم لوگوں نے سنا کہ میرے بعد ایسے حاکم اور امراء آئیں گے کہ اگر کوئی شخص ان کے دربار میں جائے گا اور ان کے جھوٹے ہونے کے باوجود تصدیق کرے گا اور ان کی ظلم پر اعانت کرے گا تو اس کا مجھ سے کوئی متعلق نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض (کوثر) پر آئے گا۔ ہاں جو شخص ان حکام کے پاس نہیں جائے گا، ان کی ظلم پر اعانت نہیں کرے گا اور ان کے جھوٹ بولنے کے باوجود ان کی تصدیق نہیں کرے گا۔ وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں اور وہ شخص میرے حوض پر آ سکے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون یہ حدیث محمد بن عبد الوہاب سے وہ سفیان سے وہ ابو حصین سے وہ شعبی سے وہ عاصم عدوی سے وہ کعب بن عجرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ہارون، محمد وہ سفیان وہ زبیر وہ ابراہیم سے (یہ ابراہیم نخعی نہیں) وہ کعب بن عجرہ اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مسعر ہی کی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑے والے کی طرح تکلیف میں مبتلا ہوگا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ عمر بن شاکر بھری ہیں۔ ان سے کئی اہل علم احادیث نقل کرتے

۷۸: بَابُ

۱۴۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَوِيِّ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اِسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ هَارُونُ وَثْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ هَارُونُ وَثْنِي مُحَمَّدُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَيْسَ بِاللَّخَعِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ حَدِيثُ مِسْعَرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَذِيفَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۴۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ الْكُوفِيِّ نَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ

باب: ۷۹

۱۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ
عَلَى النَّاسِ جُلُوسٍ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ كُمْ مِنْ
شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
رَجُلٌ يَلِي يَارَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرٍ نَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ
خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيَوْمَنْ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ
لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنْ شَرُّهُ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ.

باب: ۸۰

۱۴۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَارِيذُ
بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ثَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ
الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سَلَطَ شَرَارُهَا عَلَى
خِيَارِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۴۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا يُعْرَفُ لِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَصْلُ إِنَّمَا
الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ
بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

باب: ۷۹

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک
مرتبہ چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا
میں تمہیں اچھوں اور بُروں کے متعلق بتاؤں۔ علمگ خاموش
رہے تو آپؐ نے یہی سوال تین مرتبہ دہرایا تو ایک شخص نے
عرض کیا ”ہاں“ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بُرے بھلے کی
خبر دیجئے۔ فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے لوگ بھلائی
کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں جبکہ بدترین
شخص وہ ہے جس سے نیکی کی کوئی امید نہ ہو بلکہ اس کے شر سے
بھی لوگ محفوظ نہ ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب: ۸۰

۱۴۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جب میری اُمت کے لوگ اکڑا کر چلیں گے
اور بادشاہوں کی اولاد (یعنی مفتوحہ علاقوں کے بادشاہوں کی
اولاد جو مسلمانوں کی غلام ہوگی) ان کی خدمت کرے گی یعنی
فارس و روم کی اولاد تو ان کے نیک لوگوں پر ان کے بدترین لوگ
مسلط کر دیے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو
ابو معاویہ بھی یحییٰ بن سعید انصاری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴: ہم سے یہ حدیث محمد بن اسماعیل نے ابو معاویہ کے
حوالے سے انہوں نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے انہوں
سے عبد اللہ بن دینار کے انہوں نے ابن عمرؓ اور انہوں نے نبی
اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ جبکہ ابو معاویہ کی یحییٰ
بن سعید سے مرسل عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ سے منقول
حدیث کی کوئی اصل نہیں۔ مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی کی
ہے۔ مالک بن انس بھی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسل نقل
کرتے ہیں اور اس میں عبد اللہ بن دینار کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۴۵: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی

برکت سے ایک فتنے سے بچایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ جب کسری ہلاک ہوا تو آپ نے پوچھا: اس کا خلیفہ کسے بنایا گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی بیٹی کو۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جن پر کوئی عورت حکمرانی کرتی ہو۔ ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہؓ بصرہ آئیں تو مجھے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد یاد آ گیا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی معیت سے بچالیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۶: حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں تم لوگوں کے بہترین اور بدترین حکام کا نہ بتاؤں۔ اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو گے اور وہ تم سے محبت کریں گے۔ تم ان کے لیے دعا کرو گے اور وہ تمہارے لیے دعا کریں گے اور تمہارے برے حاکم وہ ہوں گے جن سے تمہیں بغض ہوگا اور وہ تم سے بغض رکھیں گے تم ان پر لعنت بھیجو گے اور وہ تم پر لعنت بھیجیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس کو محمد بن حمید کی روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔ محمد کو حفظ کے بارے میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۴۷: حضرت ام سلمہؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت میں عنقریب ایسے حاکم آئیں گے جنہیں تم (اچھے اعمال کی وجہ سے) پسند بھی کرو گے اور (بعض کو برے اعمال کی وجہ سے) ناپسند۔ پس جوان کے منکرات کو ناپسند کرے گا وہ بری الذمہ ہے اور جوان کے منکرات کو برا جانے گا وہ ان کے گناہ میں شریک ہونے سے بچ جائے گا۔ لیکن جو شخص ان سے رضامندی ظاہر کرے گا اور ان

کا ساتھ دے گا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ فرمایا ”نہیں“ جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے حکمران اچھے لوگ

نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَصَمَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ مَنْ اسْتَخْلَفُوا قَالُوا ابْنَتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ أَمْرًا فَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِي اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أَمْرَانِكُمْ وَشَرِّارِهِمْ وَخِيَارُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ وَشَرِّارُ أَمْرَانِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدٌ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ وَتُكْرَهُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرَى وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَلَا شَقَرْنَا يُونُسَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنْ

ہوں تمہارے مالدار بنی ہوں اور تمہارے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر لوگ ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں تو اس وقت زمین کا باطن تمہارے لیے اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی مرجانا) یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صالح مری کی روایت سے جانتے ہیں۔ صالح کی احادیث غریب ہیں اور ان میں کوئی بھی اس کی اتباع نہیں کرتا اور وہ نیک آدمی ہے۔

۸۱: باب

۱۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم ایسے زمانے میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی اس کام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے جس کے کرنے کا حکم ہے تو ہلاک ہوا۔ پھر وہ زمانہ آئے گا کہ اگر کوئی حکم کئے گئے کام کا دسواں حصہ بھی ادا کرے گا نجات پائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف نعیم بن حماد کی روایت سے جانتے ہیں جو سفیان بن عیینہ سے روایت کی گئی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا فتنوں کی زمین اس طرف ہے اور مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جہاں سے شیطان کا سینگ یا فرمایا سورج کا سینگ نکلتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے۔ انہیں کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب ہوں گے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

تَسْعِيدُ الْجُرَيْرِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمْرَاءُكُمْ خِيَارُكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ سُورِي بَيْنَكُمْ فَظَهَرُ الْأَرْضُ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمْرَاءُكُمْ شِرَارُكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخْلَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءٍ كُمْ قَبْطُنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ الْمُرِّي وَصَالِحِ فِي حَدِيثِهِ غَرَائِبٌ لَا يَتَابِعُ عَلَيْهَا وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ.

۸۱: بَابُ

۱۴۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزْجَانِيُّ نَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا أَمْرًا بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بَعْشَرًا أَمْرًا بِهِ نَجَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَعِيمِ بْنِ حَمَادٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ هَهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رَشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ تَنْصَبُ بِأَيْلِيَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

خلاصۃ الباب : مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اپنے آپ کو ذلت سے بچانا چاہئے (۲) ظالم کو ظلم سے روکنا اس کی مدد کرنے کے مترادف ہے (۳) شہر میں تہذیب و تمدن ہوتا ہے اور علم حاصل کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں اس کے برعکس دیہات میں تعلیم حاصل کرنے کا کوئی موقع نہیں ہوتا اس لئے آدمی بدخلق ہو جاتا ہے (۴) حکام کے پاس جانا فتنہ سے خالی نہیں اس لئے سلف صالحین امراء و حکام کے پاس جانے سے بہت احتراز کرتے تھے (۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات فتنوں کے لئے رکاوٹ تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو فتنے پھوٹ نکلے (۶) سخت فتنے کے زمانہ میں دین پر چلنا بہت مشکل ہے جس کی پیشین گوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ دور آ گیا ہے کہ آج کے دور میں دین پر چلنا بھی مشکل ہے (۷) بیوی بچے مال اور پڑوسی فتنہ ہیں کا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچوں کی وجہ سے بعض اوقات خلاف شریعت کام کر بیٹھتا ہے یا ان کی وجہ سے پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے اور کبھی مال غلط طریقہ سے حاصل کرتا ہے اور اس کو بے جا خرچ کر دیتا ہے اور ہمسایہ کی طرح بننے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی یہ تمنا کرتا ہے کہ بچہ بیوی کا مال چھین جائے جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے تو نماز روزہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کفارہ ہو جاتے ہیں (۸) اس دور میں پریشانی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ تمام معاملات عورتوں کے سپرد ہیں (۹) ظالم حکام کی ہاں میں ہاں ملانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوری کا سبب ہے اس کی وجہ سے سخت پیاس اور گھبراہٹ والے دن حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہے۔

أَبْوَابُ الرُّؤْيَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خواب کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۲: بَابُ أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ

سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ

۱۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُتِرَ الرَّمَانُ لَمْ تَكُذْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَفَلَّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَ أَحَبُّ الْقَيْدِ فِي النَّوْمِ وَ أَكْرَهُ الْفَلِّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۸۲: باب اس بارے میں کہ مؤمن کا خواب

نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے

۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی قیامت کے قریب) تو مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سچا خواب اسکا ہوتا ہے جو خود سچا ہو۔ اور مسلمان کا خواب نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے ایک ہے۔ پھر خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پس ایک تو اچھے خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرے وہ جو شیطان کی طرف سے غم میں مبتلا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور تیسرے وہ خواب جو انسان اپنے آپ سے باتیں کرتا ہے۔ وہی نیند میں متصور ہو جاتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی خواب میں ایسی چیز دیکھے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو تو کھڑا ہو کر تھوک دے اور لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔ پھر آپ نے

فرمایا کہ میں خواب میں زنجیر دیکھنا پسند کرتا ہوں کیونکہ اسکی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے جبکہ گلے میں ڈالے جانے والے طوق کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ

جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ وَأَنَسِ وَأَبِي

۱۵۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا

چھیا لیسواں حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ، ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی

اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عوف بن مالک رضی اللہ

عنه اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

۸۳: باب نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

۱۵۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی ہیں اور اب میرے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کیلئے باعث رنج ہوئی تو آپؐ نے فرمایا لیکن بشارتیں (باقی ہیں) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بشارتیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، حذیفہ بن اسیدؓ، ابن عباسؓ اور ام کرزؓ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے یعنی مختار بن فلفل کی روایت سے۔

۱۵۵: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص نے ابو درداءؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”لَهُمُ الْبُشْرَى.....“ (ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے) تو آپؐ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ہے تمہارے علاوہ صرف ایک شخص نے مجھ سے اس کے متعلق دریافت کیا ہے اور جب میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اس کے متعلق پوچھا ہے۔ مراد نیک خواب ہے جسے کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا فرمایا کہ اسے دکھایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کے وقت دیکھی جانے والی خوابیں زیادہ صحیح ہوتی ہیں۔

۱۵۷: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ خبر ملی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے

سَعِيدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۸۳: بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتْ الْمُبَشِّرَاتُ

۱۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيٍّ قَالَ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَذِيفَةَ ابْنِ أَبِي سَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامَّ كُرْزٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ.

۱۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ الصَّامِتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ كُذْرَاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ.

۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ وَعُمَرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

ابی سلمۃ قَالَ بُنْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ قَالَ حَرْبٌ فِي حَدِيثِهِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”لَهُمُ الْبُشْرَى“ کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مؤمن کا اچھا خواب ہے جسے وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ حرب اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خلاصۃ الباب : رویا (خواب) بھی یعنی وہ بات جو انسان نیند میں دیکھے۔ محققین فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) محض خیال کہ وہ دن بھر انسان کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہ خواب بن کر مشکل ہو کر نمودار ہو جاتی ہیں (۲) خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے مثلاً ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں (۳) وہ خواب ہے جو من جانب اللہ بشارت اور بہتری کو ظاہر کرتا ہے اس طرح خواب کو رویا صالحہ (اچھا خواب) کہلاتی ہے۔ اس حدیث میں اچھے خواب کو نبوت کے چھالیسویں حصوں میں ایک حصہ فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہترین خواب علم نبوت کے اجزاء اور حصوں سے میں ایک جزو اور حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ علم نبوت باقی ہے تو اس کا حصہ بھی باقی ہے اگرچہ نبوت باقی نہیں اور اس عدد سے متعین عدد (گنتی) مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔

۸۴: باب نبی اکرم ﷺ کے اس قول کے

بارے میں کہ جس نے خواب میں مجھے

دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

۱۵۸: حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل و صورت میں نہیں آسکتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، ابو قتادہ، ابن عباس، ابو سعید، جابر، انس، ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہم، بواسطہ اپنے والد، ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵: باب اس بارے میں کہ اگر خواب میں

کوئی مکروہ چیز دیکھے تو کیا کرے

۱۵۹: حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اچھے خواب اللہ تعالیٰ جبکہ برے خواب شیطان کی طرف سے

۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى

۱۵۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتِمَثَّلُ بِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۵: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي

الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

۱۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ

ہوتے ہیں۔ پس اگر تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوسعید، جابر، اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶: باب خواب کی تعبیر کے بارے میں

۱۶۰: حضرت ابوہریرہ عقیلیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور یہ کسی شخص کیلئے اس وقت تک پرندے کی مانند ہے جب تک وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ اگر اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اپنا خواب کسی عقلمند یا دوست کے سامنے ہی بیان کرو۔

۱۶۱: ابوہریرہ عقیلیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہے اور یہ کس شخص کے لیے اس وقت تک پرندے کی مانند ہوتا ہے جب تک اسے وہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔ اگر وہ بیان کر دیتا ہے تو اس کی بیان کردہ تعبیر واقع ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوہریرہ عقیلی رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔ حماد بن سلمہ، یعلی بن عطاء سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابوہریرہ اور ہشیم، یعلی بن عطاء اور وہ وکیع بن حدس سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷: باب

۱۶۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہیں ایک سچا خواب ہوتا ہے، ایک خواب انسانی خیالات ہوتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس جو برا خواب دیکھے وہ اٹھے اور نماز پڑھے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خواب میں زنجیر کا دیکھنا

اللہ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَأَخْبِيئْهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لِيَبِيٍّ أَوْ حَبِيٍّ.

۱۶۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عَدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ اسْمُهُ لَقِيطُ بْنُ غَامِرٍ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَقَالَ وَكِيعُ بْنُ حَدْسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ عَدْسٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

۸۷: بَابُ

۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي غُبَيْدٍ اللَّهِ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلَاثُ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِينُ مِنَ الشَّيْطَانِ

پسند ہے جبکہ طوق کو میں پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ زنجیر دین پر ثابت قدمی کی علامت ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خواب صرف کسی عالم یا ناصح کے سامنے ہی بیان کرو۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابوبکرؓ، ام علاءؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، جابرؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸: باب جھوٹا خواب بیان کرنا

۱۶۳: حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے تو قیامت کے دن اسے دو جو کے دانوں کو گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔
۱۶۴: قتیبہ، ابوعوانہ وہ عبد الاعلیٰ وہ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو شریحؓ اور وائلہ بن اسقعؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا اسے قیامت کے دن دو جو کے دانوں میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ ہرگز ان میں گرہ نہیں لگا سکے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۹: باب

۱۶۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا کہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اسکی

فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُولُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَآكْرَهُ الْغُلُّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فَإِنِّي أَنَا هُوَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي وَكَانَ يَقُولُ لَا تَقْصُ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

۱۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُفِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ.
۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شَرِيحٍ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۱۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُفِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۸۹: بَابُ

۱۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضَلِي عُمَرُ

بُنُ الْخَطَابِ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَلَامٍ وَخُزَيْمَةَ وَالطَّفِيلِ بْنِ سَخْبَرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي
أَمَامَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۰ : بَابُ

۱۶۷ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ
نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
بْنِ سَهْلٍ بِنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَيْنَا أَنَا نِمْ رَأَيْتُ النَّاسَ
يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَيَّ
وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ
وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الَّذِينَ.

۱۶۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بِنِ سَهْلٍ بِنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ
بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ.

خلاصۃ الباب :

ایک مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے گویا عالم
بیداری میں دیکھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ صحابی بن گیا۔ دوسرا مطلب یہ کہ اپنے زمانے کے لوگوں کے لئے فرمایا کہ
میرے زمانہ میں جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہجرت کی توفیق عطا فرمائے گا تا کہ وہ مجھ سے آکر ملے۔ تیسرا
مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب سچا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (۲) خواب عقلمند اور نیک عالم شخص کے
سامنے بیان کرنا چاہئے ہر ایک کو نہ بتائے نیز اگر بر خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھو کے اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب
کے شر سے پناہ مانگے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا (۳) جھوٹا خواب لوگوں سے بیان کرنے پر سخت وعید بیان فرمائی ہے (۴)
دودھ پینا اس کی تعبیر علم سے کی ہے۔ (۵) قمیص پہنے ہوئے خواب میں دیکھنا اس کی تعبیر دین کی پابندی سے کی ہے۔

۹۰ : باب

۱۶۷ : حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیفؓ بعض صحابہؓ سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب
میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔
انہوں نے کرتے پہن رکھے ہیں۔ کسی کا کرتہ پستانوں تک
اور کسی کا اس سے نیچے تک ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر حضرت
عمرؓ میرے سامنے پیش کئے گئے تو (میں نے کیا دیکھا کہ) ان
پر ایک قمیص ہے جسے وہ گھسیٹ رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے
پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ اس کی کیا تعبیر فرماتے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا ”دین“۔

۱۶۸ : عبد بن حمید، یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے وہ اپنے
والد سے وہ صالح بن کیسان سے وہ زہری سے وہ ابو امامہ سے
وہ ابو سعید خدریؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے
زیادہ صحیح ہے۔

۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ

۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا
أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ
كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ
وَأَبُوبَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ
عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ
نَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
وَرَقَةٍ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ صَدَقَكَ وَأَنَّهُ مَاتَ
قَبْلَ أَنْ تُظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُرَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ
بِالْقَوِيِّ.

۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا ابْنُ
جُرَيْجٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ثَنَى سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا فَقَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ
ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ
فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّةَ حَتَّى
ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ

۹۱: بَابُ نَبِيِّ الْأَكْرَمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَالْمِيزَانِ

اور ڈول کی تعبیر بتانا

۱۶۹: حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پوچھا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اتارا گیا ہے پھر آپؐ اور ابو بکرؓ کا وزن کیا گیا۔ آپؐ زیادہ وزنی تھے۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو ابو بکرؓ بھاری تھے۔ پھر عمرؓ اور عثمانؓ کا وزن کیا گیا تو عمرؓ بھاری تھے پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ خواب سننے کے بعد ہم نے آپؐ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرمؐ سے ورقہ بن نوفل کے متعلق پوچھا گیا تو خدیجہؓ نے عرض کیا کہ انہوں نے آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی تھی پھر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان (نبوت) سے پہلے وہ انتقال کر گئے۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وہ خواب میں دکھائے گئے تو ان کے بدن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتے تو کسی اور رنگ کے کپڑے ہوتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبد الرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۷۱: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے نبی اکرمؐ کے ابو بکرؓ کو خواب میں دیکھنے کے متعلق فرمایا چنانچہ آپؐ نے فرمایا میں نے بہت سے لوگوں کو ایک کنوئیں پر جمع ہوتے ہوئے دیکھا پھر ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کریں گے۔ پھر عمرؓ کھڑے ہوئے اور ڈول نکالا تو وہ بہت بڑا ہو گیا۔ پھر میں نے کسی پہلوان کو ان کی طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر اپنی آرام گاہوں میں چلے گئے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن

ابن عمر

عمر کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خواب نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے وہ مدینہ سے نکلی اور بمحیجۃ یعنی جھکے کے مقام پر جا کر ٹھہر گئی۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ ایک وباء مدینہ طیبہ میں آئے گی جو جھکے منتقل ہو جائے گی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اس کا ہوتا ہے جو خود سچا ہوتا ہے۔ خواب کی تین قسمیں ہیں۔ نیک خواب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہے دوسری قسم انسان کے خیالات ہیں۔ تیسری قسم شیطانی خواب ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اٹھ کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب میں زنجیر دیکھنا پسند ہے اور طوق کا دیکھنا ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ زنجیر دیکھنے کی تعبیر دین پر ثابت قدم رہنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مؤمن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ عبدالوہاب ثقفی یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں جبکہ حماد بن زید اسے ایوب ہی سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن دیکھے۔ مجھے انہوں نے فکر میں ڈال دیا۔ پھر مجھ پر وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماروں۔ پس میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ پھر میں نے ان کی تعبیر کی کہ میرے بعد دو کذاب (جھوٹے) نکلیں گے۔ ایک کا نام مسیلہ ہوگا جو پیامہ سے

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَلَّتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَاذُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثُ الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النَّبُوءَةِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا وَرَوَى حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَوَقْفَهُ.

۱۷۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانِ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّيْنِي شَانَهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَ أَفَاوَلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لَا حَدَّ لِهَمَّا مُسِيلَمَةٌ

صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظِلَّةً يَنْطَفُ مِنْهَا السَّمَنُ وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَأَلْمُسْتُكَثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبِيًّا وَأَصْلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوَتْ ثُمَّ أَخَذَتْ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَتْ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَتْ بِهِ رَجُلٌ فَقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَتَدْعُنِي أُعْبِرُهَا فَقَالَ فَقَالَ أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطَفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَهَذَا الْقُرْآنُ لِيْنُهُ وَخَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِهِ فَيُعَلِّيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَتَحْدِثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ يَا بَنِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُخْبِرَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

نکلے گا اور دوسرا عنسی جو صنعاء سے نکلے گا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج کی رات خواب میں ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ ہاتھوں سے لے کر پی رہے ہیں۔ کچھ زیادہ لیتے ہیں اور کچھ کم اور ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ پھر میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے۔ آپؐ کے بعد ایک شخص نے اسے پکڑا اور اوپر گیا۔ پھر ایک اور شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی مگر وہ اس کے لیے جوڑ دی گئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا اے اللہ! کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم مجھے اسکی تعبیر بتانے دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: ”بتاؤ“۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا بادل سے مراد اسلام ہے اور اس سے برسنے والا گھی اور شہد قرآن مجید کی نرمی اور مٹھاس ہے۔ زیادہ اور کم حاصل کرنے والوں سے قرآن پاک سے زیادہ اور کم نفع حاصل کرنے والے لوگ مراد ہیں۔ آسمان سے زمین تک متصل رسی دین جس پر آپؐ ہیں آپؐ نے اسے اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمائے گا۔ پھر آپؐ کے بعد ایک اور شخص اسے اختیار کرے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک شخص اور پکڑے گا وہ بھی بلند ہوگا۔ پھر ایک اور شخص پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائیگی۔ پھر اس کیلئے ملائی جائے گی اور وہ بھی بلند ہو جائے گا۔ یا رسول اللہ ﷺ بتائیے میں نے صحیح تعبیر کی یا غلط کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ صحیح ہے اور کچھ میں خطا واقع ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں آپؐ کی قسم دیتا ہوں کہ میری غلطی کی اصلاح کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا ”قسم نہ دو“۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَوْفٍ وَجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ وَهَكَذَا رَوَى لَنَا بُنْدَارٌ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ مُخْتَصَرًا.

۱۷۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کیا کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عوف اور جریر بن حازم سے بھی بواسطہ ابورجاء منقول ہے۔ ابورجاء سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ بندار بھی وہب بن جریر سے یہی حدیث مختصر نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: باب کی پہلی حدیث میں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت اور ان کی قوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھائی گئی (۲) ورقہ بن نوفل کی وفات حالت اسلام میں ہوئی تھی اس لئے اچھی حالت میں دکھائے گئے۔

أَبْوَابُ الشَّهَادَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گواہوں کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۷۷: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں وہ ایسے گواہ ہیں جو طلب شہادت سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔ احمد بن حسن، عبد اللہ بن مسلمہ سے اور وہ مالک سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر راوی انہیں عبد الرحمن بن ابی عمرہ کہتے ہیں اور مالک کے یہ حدیث نقل کرنے میں اختلاف کرتے ہیں چنانچہ بعض ابی عمرو سے اور بعض ابن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں ان کا نام عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اس لئے کہ مالک کے علاوہ بھی کئی راوی عبد الرحمن بن ابی عمرو انصاری ہی کہتے ہیں۔ وہ زید بن خالد سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ وہ بھی صحیح ہیں۔ ابو عمرہ، زید بن خالد جہنی کے مولیٰ ہیں ان کی ایک حدیث یہ بھی ہے جس میں غلول کا ذکر ہے۔ یہ ابی عمرہ سے منقول ہے۔

۱۷۸: حضرت زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دیتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَثَرُوا النَّاسَ يَقُولُونَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ وَاخْتَلَفُوا عَلَى مَالِكٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي عَمْرَةَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ صَحِيحٌ أَيْضًا وَأَبُو عَمْرَةَ هُوَ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَلَهُ حَدِيثُ الْغُلُولِ لِأَبِي عَمْرَةَ.

۱۷۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ ابْنُ أَزْهَرَ السَّمَّانِ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنِي أَبِي بَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ خَيْرُ الشَّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْوَانَ بْنُ الْمَعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا
مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي غَمَرٍ لَا حَنَةَ وَلَا مُجَرَّبٍ شَهَادَةَ وَلَا
الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِينَ فِي وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةِ قَالَ
الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ وَيَزِيدُ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا
نَعْرِفُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ عِنْدَنَا مِنْ قَبْلِ
إِسْنَادِهِ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا أَنَّ شَهَادَةَ
الْقَرِيبِ جَائِزَةٌ لِقَرَابَتِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي شَهَادَةِ
الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَالْوَلَدِ لِلْوَالِدِ فَلَمْ يُجْزِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ
شَهَادَةَ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَا الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عَدْلًا فَشَهَادَةُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ جَائِزَةٌ
وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ الْوَلَدِ لِلْوَالِدِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا فِي شَهَادَةِ
الْأَخِ لِأَخِيهِ أَنَّهَا جَائِزَةٌ وَكَذَلِكَ شَهَادَةُ كُلِّ قَرِيبٍ
لِقَرَابَتِهِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى
الْآخِرِ وَإِنْ كَانَ عَدْلًا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَدَاوَةٌ وَذَهَبَ
إِلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَنَةٍ يَعْنِي
صَاحِبَ عَدَاوَةٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حَيْثُ قَالَ
لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ غَمَرٍ يَعْنِي صَاحِبَ عَدَاوَةٍ.

۱۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن مرد و عورت کی گواہی یا کسی
ایسے مرد و عورت کی گواہی جن پر حد جاری ہو چکی ہو، یا کسی دشمن
کی گواہی یا ایسے شخص کی گواہی جو ایک مرتبہ جھوٹا ثابت ہو چکا
ہے یا کسی کے ملازم کی اس کے حق میں گواہی اور ولاء یا قرابت
میں تہمت زدہ کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔ یعنی ان تمام
مذکورہ اشخاص کی گواہی قابل قبول نہیں فزاری کہتے ہیں کہ قانع
سے مراد تابع ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یزید
بن زیاد دمشقی کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔
پھر یہ حدیث ان کے علاوہ کوئی راوی بھی زہری سے نقل نہیں
کرتے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت
ہے ہمیں اس حدیث کے مفہوم کا علم نہیں اور میرے نزدیک
اسکی سند بھی صحیح نہیں۔ اہل علم کا عمل اس طرح ہے کہ قریب کی
قریب کے لیے شہادت جائز ہے۔ ہاں باپ کی بیٹے کے لیے
شہادت میں اختلاف ہے۔ اس طرح بیٹے کی باپ کے لیے۔
پس اکثر علماء ان دونوں کی ایک دوسرے کے لیے شہادت کو
ناجائز قرار دیتے ہیں۔ لیکن بعض اہل علم اس کی اجازت دیتے
ہیں بشرطیکہ وہ دونوں عادل ہوں۔ پھر بھائی کی بھائی کیلئے
شہادت اور قرابت داروں کی آپس میں شہادت کے متعلق علماء
میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کسی دشمن کی
کسی پر شہادت کسی صورت بھی جائز نہیں اگرچہ گواہ عادل ہی
کیوں نہ ہوں۔ ان کی دلیل عبد الرحمن سے منقول حدیث ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب عداوت کی گواہی
جائز نہیں۔

۱۸۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَابِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ
الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرَّوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ فَاتِكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ
أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ إِشْرَاكَابَا
اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا
الرَّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ هَذَا حَدِيثٌ
إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَقَدْ اخْتَلَفُوا فِي
رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ زِيَادٍ وَلَا نَعْرِفُ لَا
يَمَنَ بْنَ خُرَيْمٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ هِلَالِ
بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا
ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُجْبُونَ السَّخَنَ
يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ
وَأَصْحَابِ الْأَعْمَشِ إِنَّمَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ
هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ

۱۸۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ مسلسل فرماتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱: حضرت ایمن بن خریمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو جھوٹی گواہی۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ”فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ“ یعنی بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔ اس حدیث کو ہم صرف سفیان بن زیاد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان سے نقل کرنے میں اختلاف ہے۔ پھر ایمن بن خریمؓ کا مجھے علم نہیں کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے یا نہیں۔

۱۸۲: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے زمانے کے لوگ سب سے بہتر ہیں پھر ان کے بعد کے زمانے والے پھر ان کے بعد والے اور پھر ان کے بعد والے یعنی تین زمانوں کے متعلق فرمایا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بزرگی کو پسند کریں گے اور اسی کو دوست رکھیں گے (یعنی بڑے کہلوانا پسند کریں گے) اور طلب کیے بغیر گواہی دینے کے لیے موجود ہوں گے۔ یہ حدیث اعمش کی علی بن مدرک سے روایت سے غریب ہے۔ اعمش اس سند سے روایت کرتے ہیں کہ اعمش، ہلال بن یساف سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۳: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریش نے انہوں

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعْطَوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا بِمَا يَعْْنَى شَهَادَةُ الزُّورِ يَقُولُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُسْتَشْهَدَ وَبَيَّانٌ هَذَا فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ أَنْ يُسْأَلَ هُوَ إِذَا اسْتَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ أَنْ يُؤَدِّيَ شَهَادَتَهُ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّهَادَةِ هَكَذَا وَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

سنے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔ یہ محمد بن فضیل کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث سے وہ گواہ مراد ہیں جو بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دینے کیلئے تیار ہوں گے۔ محدثین کہتے ہیں کہ اس کا بیان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ سب زمانوں میں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر ان سے متصل پھر ان سے متصل اور پھر جھوٹ عام ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص سے گواہی طلب نہیں جائے گی۔ اور وہ از خود گواہی دے گا۔ اسی طرح قسم طلب کیے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور اس حدیث کا مطلب کہ بہترین گواہ وہ ہیں جو بن بلائے گواہی دیں۔ یہ ہے کہ جب کسی انسان سے شہادت طلب کی جائے تو بلا تامل گواہی دے۔ بعض اہل علم کے نزدیک حدیث مبارکہ کی توجیہ یہ ہے۔

خلاصۃ الباب : (۱) گواہ کا عادل نیک متقی ہونا شرط ہے خیانت کرنے والا اور جھوٹا اور جس پر کسی قسم کی حد شرعی لگائی گئی ہو گواہی قبول نہیں اور قرہبی رشتہ دار کے حق میں گواہ قبول نہیں۔ دشمن کی دشمن کے خلاف گواہی قبول نہیں ہوتی (۲) جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔

ابواب الزهد

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

زهد کے باب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ ”دونعمتوں“ تندرستی اور فراغت میں نقصان میں ہیں۔

۱۸۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اسی حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ جبکہ بعض راوی اسے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سیکھتا ہوں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں آپ نے فرمایا حرام کاموں سے پرہیز کرو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی رہو اس سے تم لوگوں سے بے پرواہ ہو جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرو اس سے تم مؤمن ہو جاؤ گے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو اس سے تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف

۱۸۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ صَالِحٌ ثَنَا وَقَالَ سُؤَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۱۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ وَرَفَعُوهُ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ.

۱۸۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصُّوْفِيُّ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي طَارِقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمْ مَنْ يَعْمَلْ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ عَبْدَ اللَّهِ النَّاسِ وَأَرْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاحِبًا لِلنَّاسِ مَا تَحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحَسَنِ لَمْ يَسْمَعْ

مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا هَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُيَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى أَبُو عُيَيْدَةَ النَّاجِيُّ عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُحَرِّزِ بْنِ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعَ أَهْلٍ تُنْظَرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ أَوْ غِنًى مُطْعٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِدٍ أَوْ الدَّجَالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوَّ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَذْهَى أَمْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَرِّزِ بْنِ هَارُونَ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَمْعٍ سَعِيدًا الْمُقْبَرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْثَرُوا ذِكْرَ هَٰذِمِ اللَّذَاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۹۴: بَابُ

۱۸۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ ابْنُ

جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں اور حسن کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے بھی یہی منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ پھر ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں حضرت ابو ہریرہ اور نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۲: باب نیک اعمال میں جلدی کرنا

۱۸۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات چیزوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کر لو کیا تم بھلا دینے والے فقر کا انتظار کرتے ہو یا سرکش کر دینے والی امیری، فاسد کر دینے والی بیماری، محبوب الحواس سن کر دینے والے بڑھاپے، جلد رخصت کرنے والی موت کے منتظر ہو، یا دجال جو ان چیزوں میں جواب تک غائب ہیں سب سے برا ہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے۔ یا قیامت اور قیامت تو بہت ہی سخت اور کڑوی ہے ان میں سے کس کا انتظار کرتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ ہم اسے بواسطہ اعرج حضرت ابو ہریرہ سے صرف محرز بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ معمر نے اس حدیث کو ایک ایسے شخص سے روایت کیا ہے جس نے سعید مقبری سے سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

۹۳: باب موت کو یاد کرنے کے بارے میں

۱۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے اور اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۴: باب

۱۸۹: عبد اللہ بن بحیر، حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہانی سے

نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ ان سے کہا گیا کہ آپ جنت و دوزخ کے ذکر پر اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لیے آسان ہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ہشام بن یوسف کی سند سے جانتے ہیں۔

۹۵: باب جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند اللہ

بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے

۱۹۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا خواہشمند ہوتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ کو بھی اسکی ملاقات پسند نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عبادہ صحیح ہے۔

۹۶: باب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کامت کو خوف دلانا

۱۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ (اور آپ ﷺ اپنے قریب والے رشتہ داروں کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے صفیہ بنت عبد المطلب، اے فاطمہ بنت محمد اور اے بنو عبد المطلب میں تم لوگوں کے لیے اللہ رب العزت کے عذاب سے بچانے میں کسی چیز کا اختیار نہیں

يُوسُفَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُجَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ يَلَى حَتَّى يَبْلُغَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنَ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَّاهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ يَوْسُفَ.

۹۵: بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنْذَارِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ

۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

رکھتا۔ ہاں میرے مال سے جو تم چاہو طلب کرلو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ

مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۱۹۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانٌ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رِيْحَانَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ

مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

۱۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطْبَتِ السَّمَاءُ وَحَقٌّ لَهَا أَنْ تَاطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَدُّذُ تُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى

۹۷: باب خوف خدا سے رونے

کی فضیلت کے بارے میں

۱۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ دودھ پستان میں واپس ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ اس باب میں ابو ریحانہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان سے سفیان ثوری اور شعبہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۸: باب نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اگر

تم لوگ وہ کچھ جان لو جو کچھ میں

جانتا ہوں تو ہنسنا کم کر دو

۱۹۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا چرچرانا، حق ہے۔ اس میں چار انگلی کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے کہ وہاں کوئی فرشتہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیشانی رکھ کر سجدہ ریز نہ ہو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ کچھ جاننے لگو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور بستر و پر عورتوں سے لذت نہ حاصل کرتے، جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے

حضور گزر گزاتے۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں ایک درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایک اور سند سے بھی حضرت ابوذرؓ کا یہ قول منقول ہے کہ کاش میں ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ وہ کچھ جان جاؤ جو میں جانتا ہوں تو تم لوگوں کی ہنسی میں کمی اور رونے میں کثرت پیدا ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹: باب جو شخص لوگوں کو ہنسانے

کیلئے کوئی بات کرے

۱۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہوتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۹۶: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹی بات کرے۔ اس کے لئے خرابی ہے، اس کے لئے خرابی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰: باب

۱۹۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کی وفات ہوئی تو ایک شخص نے اسے جنت کی بشارت دی۔ پس

الْفُرْشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَوِدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَانْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْوَجْهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَوِدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَوْقُوفًا.

۱۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ

لِيُضْحِكَ النَّاسَ

۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بِهِزُّ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۰: بَابُ

۱۹۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ ثَنِي أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوَفِّي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ
يَعْنِي رَجُلًا أَبْشَرُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَا تَذُرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ
أَوْ بَخَلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
قَالُوا نَا أَبُو مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۹: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَامَا لِكَ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ
هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تمہیں کیا معلوم کہ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا کسی
ایسی چیز کے خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا ہو جسے خرچ
کرنے سے اس کو کوئی نقصان نہیں تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے
بہترین مسلمان ہونے کا تقاضا ہے کہ لغو باتوں کو چھوڑ
دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو سلمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا
ہے۔

۱۹۹: قتیبہ بھی مالک سے وہ زہری اور وہ علی بن حسین سے نقل
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بہترین مسلمان ہونے کیلئے کسی شخص کا لایعنی باتوں کو ترک
کر دینا ہی کافی ہے۔

زہری کے کئی ساتھی بھی علی بن حسین سے اسی طرح
کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: صحت اور فارغ البال ہونا ایسی دو نعمتیں ہیں جو بہت کم لوگوں کو میسر ہیں۔ (۲) گناہوں سے
بچنا بڑی عبادت ہے اور بھی بہت جامع کلمات نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا محبوب بننے کے
نئے ہیں (۳) نیک اعمال میں جلدی کرنے کی تعلیم فرمائی ہے (۴) موت کو یاد کرنے سے مراد ہے کہ یاد کر کے آخرت کی تیاری
میں لگ جانا ہے (۵) قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے یہ آسان ہوگئی تو بعد میں آسانی ہو جائے گی (۶) جب حضور
ﷺ کے رشتہ دار نیک اعمال اور ایمان کے بغیر نجات نہیں پائیں گے تو باقی لوگ کس کھاتے میں ہیں (۷) اللہ تعالیٰ کے خوف و
خشیت سے رونا دوزخ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے (۸) زیادہ ہنسنا غفلت اور دل میں سختی پیدا کرتا ہے (۹) ویل کے معنی ہیں
عظیم ہلاکت اور ویل دوزخ کی ایک گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں اگر پہاڑ ڈال دئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں (۱۰)
زبان کو قابو میں رکھنا ایمان کی شاخ ہے۔

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

۲۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ثَنِي
أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ
تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكُتَبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانُهُ إِلَى يَوْمِ
يَلْقَاهُ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا
يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكُتَبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطُهُ
إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرِو نَحْوَ هَذَا وَقَالُوا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَعَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالَ بْنِ الْحَارِثِ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ
بِلَالَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي هَوَانِ

الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ
جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ
وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

۱۰۱: بَابُ كَمِّ كَوْنِي كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّقِ

۲۰۰: حضرت بلال بن حارث مزیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (ایسا بھی ہے) جو کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور وہ ایسے مرتبے پر پہنچتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب سے اس شخص کیلئے اس دن تک رضا مندی لکھ دیتا ہے جس دن وہ ان سے ملاقات کرے گا۔ جبکہ کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس بات کا وبال کتنا زیادہ ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی محمد بن عمرو سے اسی کی مثل نقل کرتے ہوئے اس طرح سند بیان کرتے ہیں۔ ”عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِلَالَ بْنِ الْحَارِثِ“ جبکہ مالک اس سند میں ”دادا“ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۰۲: اللہ تعالیٰ کے نزدیک

دنیا کی بے وقعتی

۲۰۱: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی چھڑ کے پر کے برابر بھی قدر ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۲۰۲: حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ آپؐ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کے مردہ بچے کے قریب کھڑے ہو کر فرمایا: تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ کس طرح اس کے مالکوں نے اسے بے قیمت

السَّخْلَةُ الْمَيْتَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّزَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ الْقَوَاهَا قَالُوا مَنْ هِيَ الْقَوَاهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ الْمُسْتَوْدِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

سمجھ کر کیسے پھینک دیا ہے؟ جانتے ہو کیوں؟ اس لیے کہ یہ ان کے نزدیک ذلیل اور حقیر ہو گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ یہی وجہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور حقیر ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور اس کی تمام چیزیں ملعون ہیں۔ البتہ اللہ (عز وجل) کا ذکر اور اس کی معاون چیزیں اور عالم یا متعلم اللہ کے نزدیک محبوب ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ قُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ضَمْرَةَ قَالَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۴: حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت ہے کہ کوئی شخص سمندر میں انگلی ڈال کر نکال لے چنانچہ دیکھ لے کہ اسکی انگلی کو کتنا پانی لگا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْدِدًا أَخْبَانِي فَهَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳: باب اس بارے میں کہ دنیا مؤمن کے لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے

۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ

الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ
 ۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا عُبَادَةُ
 بْنُ مُسْلِمٍ نَا يُونُسُ بْنُ خُبَابٍ عَنْ سَعِيدِ الطَّائِي أَبِي
 الْبَخْتَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ ثَنَى أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَقْسِمُ
 عَلَيْهِنَّ وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ
 عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظَلَمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا
 زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوَهَا وَأَحَدُهُنَّ كُمْ حَدِيثًا
 فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لَا رُبْعَةَ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ
 مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحْمَةً وَيَعْلَمُ
 لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ
 عِلْمًا وَلَمْ يَرِزْقَهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّبِيِّ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي
 مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنِيهِمَا فَاجْرُهُمَا سَوَاءٌ
 وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرِزْقَهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ
 بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحْمَةً وَلَا
 يَعْلَمُ لِلَّهِ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا
 لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فَلَانٍ فَهُوَ بَيْنِيهِمَا فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴: باب دنیا کی مثال چار شخصوں کی سی ہے
 ۲۰۶: حضرت ابو کبشہ انماری رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے متعلق قسم کھاتا اور تم لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہوں تم لوگ یاد رکھنا۔ پہلی یہ کہ کسی صدقہ یا خیرات کرنے والے کا مال صدقے یا خیرات سے کبھی کم نہیں ہوتا۔ دوسری یہ کہ کوئی مظلوم ایسا نہیں کہ اس نے ظلم پر صبر کیا ہو اور اللہ تعالیٰ اسکی عزت نہ بڑھائیں۔ تیسری یہ کہ جو شخص اپنے اوپر سوال (بھیک مانگنے) کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر محتاجی کا دروازہ کھول دیتے ہیں یا اسی طرح کچھ فرمایا: چوتھی بات یاد کر لو کہ دنیا چار اقسام کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ (۱)۔ ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں دولتوں سے نوازا ہو اور وہ اس میں تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ (۲) وہ شخص جسے علم تو دیا گیا لیکن دولت سے نہیں نوازا گیا چنانچہ وہ صرف دل کے ساتھ اپنی اس تمنا کا اظہار کرے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی جس سے میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (مذکورہ بالا نیک شخص کی طرح) ان دونوں شخصوں کے لیے برابر اجر و ثواب ہے۔ (۳) ایسا مالدار جو علم کی دولت سے محروم ہو اور اپنی دولت کو ناجائز جگہوں پر خرچ کرے نہ اس کے کمانے میں خدا کے خوف کو ملحوظ رکھے اور نہ اس سے صلہ رحمی کرے اور نہ ہی اس کی زکوٰۃ وغیرہ ادا کرے۔ یہ شخص سب سے بدتر ہے۔ (۴) ایسا

شخص جس کے پاس نہ دولت ہے اور نہ علم لیکن اس کی تمنا ہے کہ کاش میرے پاس دولت ہوتی تو میں فلاں کی طرح خرچ کرتا یہ شخص بھی اپنی نیت کا مسئول ہے اور ان دونوں کا گناہ بھی برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵: باب دنیا کی محبت اور اس کے متعلق

غملگین ہونا

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيهِمُ

الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ بِشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

۲۰۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو فاقے میں مبتلا کیا گیا اور اس نے اپنی حالت لوگوں سے غلیظ کر لی اور چاہا کہ لوگ اسکی

حاجت پوری کر دیں تو ایسے شخص کا فاقہ دور نہیں کیا جائے گا۔
لیکن اگر اس نے اپنی آزمائش پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف
رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا فرمائے گا۔ یہ
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۸: حضرت ابو دائل کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ ابو ہاشم بن
عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کیلئے آئے تو عرض کیا ماموں
کیا وجہ ہے کہ آپ رورہے ہیں کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی
حرص اس کا سبب ہے۔ انہوں نے کہا ایسی بات نہیں۔ اسکی وجہ
یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں
پورا نہ کر سکا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے زیادہ مال جمع کرنے
کی بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کیلئے ایک گھوڑا کافی ہے
جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے (اس وجہ
سے رورہا ہوں)۔ زائدہ اور ابو عبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث
منصور سے وہ ابو دائل سے اور وہ سمیرہ بن سہم سے اسی طرح کی
حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی
مرفوعاً منقول ہے۔

۲۰۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باغات اور
کھیتیاں وغیرہ نہ بناؤ۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دنیا سے رغبت
ہو جائے گی۔
یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۶: باب مؤمن کیلئے لمبی عمر

۲۱۰: حضرت عبد اللہ بن بسر کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے۔
آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ اور جابر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ
حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۱۱: حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهِ
فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّ فَاقَتَهُ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ
فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ وَاجِلٍ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
نَاسُفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ
جَاءَ مُعَاوِيَةَ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ
يَعُودُهُ فَقَالَ يَا خَالَ مَا يَبْكِيكَ أَوْجَعُ يُشْنُزُكَ
أَوْ حَرَصَ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كُلُّ لَوْ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا لَمْ أَخْذِبْهُ قَالَ
إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَاجِدُ نِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ وَقَدْ رَوَاهُ
زَائِدَةُ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ
عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ
بُنِ عُتْبَةَ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ الْأَحْرَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ
فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوْلِ الْعُمَرِ لِمُؤْمِنٍ

۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ صَالِحٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ
أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ
طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ

کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین شخص کون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ پھر سوال کیا؛ کون سا شخص برا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷: باب اس بارے میں کہ اس امت کی

عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں

۲۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگوں کی عمر عموماً ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوگی۔

یہ حدیث ابو صالح کی روایت سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔

۱۰۸: باب زمانے کا قرب اور امیدوں

کی قلت کے متعلق

۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک زمانہ چھوٹا نہ ہو جائے۔ یعنی سال مہینے کے برابر، مہینہ ہفتے کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھڑی (گھنٹے) کے برابر اور گھنٹہ آگ کی چنگاری کے برابر نہ ہو جائے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور سعد بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔

۱۰۹: باب امیدوں کے کم ہونے کے متعلق

۲۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

السَّحَابُ نَاسُ شُعْبَةٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَنَاءِ أَعْمَارِ هَذِهِ

الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى سَبْعِينَ

۲۱۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ

الزَّمانِ وَقِصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ مُخْلَدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمانُ فَيَكُونُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصْرِ الْأَمَلِ

۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا

۱: اوقات کے چھوٹا ہونے سے مراد یہ ہے کہ وقت میں برکت باقی نہ رہے گی یعنی پہلے جو کام اسلاف ایک دن میں کر لیتے تھے وہ آج کے لوگوں سے سو ہفتوں میں نہیں ہو پاتا۔ ہفتہ گزر جاتا ہے اور لگتا ہے کہ کل ہی کی بات ہے یہی وقت کا چھوٹا ہونا ہے۔ (مترجم)

سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ
جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ
سَبِيلٍ وَعَدُّ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ
عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا
أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصُّبْحِ وَخُذْ مِنْ
صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ
لَا تَذَرِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ غَدًا.

۲۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ إِلَّا غَمَشَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ.
۲۱۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ
بَسَطَهَا فَقَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ وَتَمَّ أَمَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْغَمَشِيِّ عَنْ
أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَعْلُجُ
خُصًا لَنَا فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصَلِّحُهَا
فَقَالَ مَا أَرَى إِلَّا مَرًّا لَا أَعْجَلُ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو السَّفَرِ سَعِيدُ بْنُ يُحْمَدَ وَيُقَالُ
ابْنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ إِنْ فِتْنَةً هَذِهِ

الْأَمَّةِ فِي الْمَالِ

۲۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ نَا اللَّيْثُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن کا ایک حصہ پکڑ
کر فرمایا دنیا میں کسی مسافر یا کسی راہ گیر کی طرح رہو اور خود کو
قبر والوں میں شمار کرو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ پھر ابن عمر رضی اللہ
عنہما نے مجھ سے فرمایا: اگر صبح ہو جائے تو شام کا بھروسہ نہ کرو
اور اگر شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو۔ بیماری آنے سے
پہلے صحت سے اور موت آنے سے پہلے زندگی سے فائدہ
حاصل کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کل تم زندہ رہو گے یا مر جاؤ
گے۔

۲۱۵: احمد بن عبدہ بھی حماد بن زید سے وہ لیث سے وہ مجاہد
سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی
حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش بھی مجاہد سے ابن
عمر کے حوالے سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۲۱۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کا وقت موت ہے یہ
فرماتے ہوئے آپ نے اپنا دست مبارک اپنی گردن سے
ذرا اوپر رکھا اور پھیلایا پھر فرمایا یہاں اسکی امیدیں ہیں۔ (یعنی
لمبی امیدیں)۔ اس باب میں حضرت ابوسعید سے بھی روایت
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ
ہمارے پاس سے گزرے تو ہم لوگ اپنے مکان کے لیے گارا
بنارہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ ہم نے عرض کیا: یہ
گھر پرانا ہو گیا ہے اس لیے ہم اسکی مرمت کر رہے ہیں۔
آپ نے فرمایا میں موت کو اس سے بھی جلدی دیکھ رہا ہوں
۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید کا نام سعید بن محمد ہے انہیں
ابو احمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۰: باب اس بارے میں کہ اس

امت کا فتنہ مال میں ہے

۲۱۸: حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کے لیے ایک فتنہ (آزمائش) ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف معاویہ بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱: باب اگر کسی شخص کے

پاس دو وادیاں مال سے بھری ہوں
تب بھی اسے تیسری کی حرص ہوگی

۲۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انسان کیلئے سونے کی ایک وادی بھی ہو تو اسے دوسری کی چاہت ہوگی۔ اس کا منہ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ ضرور قبول کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب، ابوسعید، عائشہ، ابن زبیر، ابو واقد، جابر، ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث مبارکہ منقول ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ لَوْ كَانَ لَا بَنَ

أَدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ
لَا يَتَغَيُّ ثَالِثًا

۲۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيَا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا لُتْرَابٌ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي وَاقِدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

خلاصۃ الباب:

(۱) دنیا کی بے وقعتی کی دلیل اس حدیث میں فرمائی گئی ہے مطلب یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس دنیا کی کچھ وقعت ہوتی تو اس دنیا کی کوئی ادنیٰ ترین چیز بھی کافر کو نصیب نہ ہوتی (۲) ایمان والے کے لئے دنیا قید خانہ ہے، کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پابندیاں عائد ہیں (۳) نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاملہ کیا جاتا ہے (۴) لوگوں کے سامنے اپنی ضرورت کو پیش کرنا فقر و فاقہ کو ختم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے اور صبر کرنے سے رزق میں فراوانی ہوتی ہے (۵) صحابہ کرامؓ مال کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتے تھے (۶) قیامت کی نشانیوں میں سے اوقات میں بے برکتی بھی ہے (۷) حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ موت کا آنا اس مکان کی ٹوٹ پھوٹ اور خرابی سے پہلے متوقع ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبد اللہ کا اپنے مکان کو گارامٹی لگانا اشد ضرورت کے تحت نہیں ہوگا بلکہ زیادہ مضبوطی اور آرائش کے لئے اس کو لپ پوت رہے تھے (۸) یعنی آدمی کی حرص و طمع کا یہ عالم ہے کہ کسی بھی حد پر پہنچ کر اس کو سیری حاصل نہیں ہوتی (۹) یعنی انسان کی موت اس کی آرزو سے زیادہ قریب ہے۔

۱۱۲: بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ

شَابَّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

۲۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقُقَعَاءِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابَّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُولِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرُمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشْبُ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

۲۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نَا يُونُسُ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقُ مِمَّا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ بِهَا أَوْ غَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۲۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ ثَنِي حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٍ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي

۱۱۲: بَابُ اس بَارے میں کہ بوڑھے کا

دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے ایک لمبی زندگی اور دوسرے مال کی محبت۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک لمبی عمر ہونے کی اور دوسرے مال کی حرص۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳: بَابُ دُنْيَا سے بے رغبتی کے بارے میں

۲۲۲: حضرت ابو ذرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ زہد (دنیا سے بے رغبتی) صرف حلال کو حرام کر دینے اور مال کو ضائع کر دینے ہی کا نام نہیں بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے وہ اس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جب تجھے مصیبت پہنچے تو اس کے ثواب (کے حصول) میں زیادہ رغبت رکھے اور یہ خواہش ہو کہ کاش یہ میرے لئے باقی رہتی (اور مجھے اجر ملتا رہتا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ کہ ابو اور یس خولانی کا نام عائش بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث تھا۔

۲۲۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن آدم کا دنیا میں ان چیزوں کے علاوہ کوئی حق نہیں رہنے کیلئے گھر، تن ڈھانپنے کیلئے مناسب کپڑا اور روٹی اور پانی کے برتن۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو داؤد اور سلمان بن مسلم بلخی، نصر بن شمیل

سے نقل کرتے ہیں کہ ”جَلْفُ الْخُبْزِ“ بغیر سالن کی روٹی کو کہتے ہیں۔

عَوْرَتُهُ وَجَلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ يَقُولُ قَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ جَلْفُ الْخُبْزِ يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ إِدَامٌ.

۲۲۴: حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میرے والد ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ ”الْهَاسُكُمُ التَّكَاثُرُ“ پڑھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم (انسان) کہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ تمہارا صرف وہی ہے جو تم نے صدقہ یا خیرات کر کے جاری رکھا یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْهَاسُكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَا مُضِيتَ أَوْ أَكَلْتَ فَا فَنِيتَ أَوْ لَبِستَ فَا بَلِيتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۵: حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم تم اگر اپنی ضرورت سے زائد مال کو محاسن میں خرچ کر دو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو یہ تمہارے لئے بدتر ہوگا جبکہ حاجت کے بقدر اپنے اوپر خرچ کرنے پر ملامت نہیں کی جائے گی اور صدقات و خیرات کی ادائیگی میں ابتداء اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو اور جان لو کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبَذَلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامَ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُكْنَى أَبَا عَمَّارٍ.

۲۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو جس طرح تو گل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے صبح کو وہ (پرندے) بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ ابوتیمیم جیشانی کا نام عبد اللہ بن مالک ہے۔

۲۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ.

۲۲۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے ایک نبی اکرم ﷺ کی

۲۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ

خدمت میں حاضر رہتا اور دوسرا محنت مزدوری کرتا ایک مرتبہ مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی آپ سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہو سکتا ہے تمہیں بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۲۲۸: عبد اللہ بن خطمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ خوش حال تھا، بدن کے لحاظ سے تندرست تھا اور اس کے پاس اس دن کیلئے روزی موجود تھی تو گویا کہ اس کے لیے دنیا سمیٹ دی گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف مروان بن معاویہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”حیْزَتْ“ کے معنی ”جمع کی گئی“ کے ہیں۔ ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے اسی کی مثل۔

۱۱۳: باب گزارے کے لائق روزی پر صبر کرنا

۲۲۹: حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دوستوں میں سب سے قابل رشک وہ شخص ہے جو کم مال والا، نماز میں زیادہ حصہ رکھنے والا اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا ہے۔ نیز یہ کہ جو خلوت میں بھی اپنے رب کی اطاعت کرے لوگوں میں چھپا رہے اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کئے جائیں۔ اس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرتا ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے چٹکیاں بجائیں اور فرمایا اس کی موت جلدی آئے اور اس پر رونے والیاں کم ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اسکی میراث بھی کم ہو۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: میرے رب نے میرے لیے وادی بطنی کو سونا بنانے کی پیشکش کی۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اے میرے رب! بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو دوسرے دن بھوکا رہوں یا فرمایا تین دن تک یا اسی

أَخْوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ وَمَحْمُودُ بْنُ خَدَّاشٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَمِيلَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنِ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سِرِّهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ فَكَانَ مَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ حِيزَتْ يَعْنِي جُمِعَتْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحَمِيدِيُّ نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ نَحْوَهُ.

۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

۲۲۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَغْبَطَ أَوْلِيَايَ عِنْدِي كَمُومٍ خَفِيفُ الْحَاذِذُ وَحَظٌّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَأَطَاعَةً فِي السِّرِّ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَرَبَا صَبْعِيهِ فَقَالَ عَجَلْتُ مَنِيَّتَهُ قُلْتُ بَوَاكِئِهِ قُلْ تُرَائِهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَهُذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ

طرح کچھ فرمایا اس لیے کہ جب میں بھوکا رہوں تو تجھ سے التجا کروں اور عجز و انکساری بیان کرتے ہوئے تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر اور تعریف و تحمید کروں۔ اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بن عبد الرحمن کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ شام سے تعلق رکھتے ہیں اور ثقہ ہیں جبکہ علی بن زید ضعیف ہیں ان کی کنیت عبد الملک ہے۔

۲۳۰: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام لایا اور اسے کفایت کے بقدر رزق عطا کیا گیا جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے قناعت دی تو وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کیلئے بشارت ہے جسے اسلام کی ہدایت دی گئی، ضرورت کے مطابق رزق دیا گیا اور اس پر اس نے صبر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

۱۱۵: باب فقر کی فضیلت کے بارے میں

۲۳۲: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا سوچو کیا کہہ رہے ہو۔ کہنے لگا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا

وَحَمِدْتُكَ وَفِي الْبَاب عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَامِي ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ۔

۲۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمَّا فُلِحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَنِعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۳۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَا حَيَّوَةُ شَرِيحٌ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنَبِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى لِيْلَا سَلَامٍ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ هَانِيءٍ۔

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُبَهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْقَفْقِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ نَا شَدَّادُ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحِبُّكَ لثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ

ہے تو اس کی طرف فقر اس سیلاب سے بھی تیز رفتاری سے آتا ہے جو اپنے بہاؤ کی طرف تیزی سے چلتا ہے۔

۲۳۳: نصر بن علی اپنے والد سے اور وہ شداد بن ابی طلحہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو داؤد اسے راوی کا نام جابر بن عمرو بصری ہے۔

۱۱۶: باب اس بارے میں کہ فقراء المهاجرین

امراء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۲۳۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء المهاجرین اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۳۵: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی کہ یا اللہ مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور انہی میں موت دے اور پھر انہی میں سے دوبارہ زندہ کرنا۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ یہ اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اے عائشہؓ کبھی کسی مسکین کو واپس نہ لو ناؤ۔ اگرچہ آدھی کھجور ہی کیوں نہ دو مسکینوں سے محبت کرو اور انہیں اپنے قریب کر اس لیے کہ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن اپنا قرب نصیب کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء جنت میں اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے اور یہ قیامت کے دن کا آدھا حصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَى كُنْتِ تُحِبُّنِي فَأَعَدَّ لِلْفَقْرِ فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ.

۲۳۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبِي عَنْ شَدَادِ أَبِي طَلْحَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ بَصْرِيُّ.

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

۲۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ الْكُوفِيُّ نَا الْحَارِثُ ابْنُ النُّعْمَانِ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْنِنِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بَارْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرْدِي الْمَسْكِينِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے فقراء جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء مسلمان جنت میں اغنیاء سے نصف دن پہلے داخل ہوں گے اور وہ (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷: باب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ

کے گھر والوں کا رہن سہن

۲۳۹: حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا میں جب سیر ہو کر کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آتا ہے۔ مسروقؒ کہتے ہیں میں نے پوچھا کیوں۔ ام المومنینؓ نے فرمایا مجھے نبی اکرم ﷺ کی دنیا سے رحلت یاد آ جاتی ہے۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ کبھی ایک دن میں روٹی اور گوشت سے دو مرتبہ سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں تین دن تک متواتر گیہوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ یہ حدیث حسن

بْنُ يَزِيدُ الْمُقَرِّيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِهِ

۲۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا شَبِعَ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ

الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

صحیح ہے۔

۲۴۲: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کبھی جو کی روٹی حاجت سے زائد نہ نکلتی تھی (یعنی بقدر حاجت ہی ہوتی) یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا حَرِيرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے کئی کئی راتیں بھوک سے رہتے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس شام کا کھانا نہ ہوتا اور عام طور پر ان کا کھانا جو کی روٹی ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَابِعَةَ طَاوِيًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزُ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ آل محمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت) کا رزق بقدر کفایت کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کل کیلئے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے اور جعفر بن سلیمان کے علاوہ بھی مرسل منقول ہے۔

۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا غَيْرُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۴۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خوان (یعنی چھوٹا میز جو زمین سے کچھ اونچا ہوتا ہے) پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چپاتی ہی کھائی۔ یہاں تک (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کہ رحلت کر گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

۲۴۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میدہ

۲۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُجِيدِ الْحَنْفِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کھایا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میدہ نہیں دیکھا۔ پھر پوچھا گیا کیا عہد نبوی میں آپ لوگوں کے پاس چھدیاں ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ عرض کیا گیا تو پھر یو کے آئے کو کس طرح چھانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم اسے پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا پھر باقی میں پانی ڈال کر گوندھ لیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے۔

۱۱۸: باب صحابہ کرامؓ کے رہن سہن

کے بارے میں

۲۳۸: حضرت قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے جہاد میں کفار کو قتل کیا اور خون بہایا۔ اسی طرح جہاد میں پہلا تیر پھینکنے والا بھی میں ہی ہوں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا تو ہم لوگ درختوں کے پتوں اور خاردار جھاڑیوں کے پھل کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں اور اونٹوں کی میٹھی کی طرح ہوتا۔ اب قبیلہ بنو اسد میرے دین کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس وقت میں نامراد رہا اور میرے اعمال ضائع ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے بیان کی روایت ہے۔

۲۳۹: حضرت سعد بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کر رہے تھے ہمارے پاس کھانے کیلئے خاردار درختوں کے پتوں اور پھلوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارا پاخانہ بکریوں کی میٹھنیوں کی طرح ہوتا

دینار نا ابو حازم عن سہل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی یعنی الحواری فقال سہل ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی حتی لقی اللہ فقیل لہ هل کانت لکم مناخیل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کانت لنا مناخیل قیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر قال کنا ننفضہ فیطیر منہ ما طارتم نشریہ فتعجبہ ہذا حدیث حسن صحیح وقلرواہ مالک بن انس عن ابی حازم۔

۱۱۸: باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ نَا أَبِي عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْرُوفِي الْعِصَابَةَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى إِنْ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ثَنِي قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْرُومَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهَذَا

۱۔ سعد بن مالک (ابو وقاص) قبیلہ بنو اسد کے امام تھے لوگوں نے انہیں نماز سکھانی شروع کر دی اور کہنے لگے کہ آپ کی نماز صحیح نہیں۔ پس حضرت سعد بن مالک سوچنے لگے کہ روایت میری نماز صحیح نہیں تو میں اتنی مدت جو عمل کرتا رہا وہ تو بیکار ہو گیا اور میں نقصان میں رہا لیکن ان لوگوں کا یہ الزام صحیح نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

السَّمُرُ حَتَّىٰ إِنْ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحْتُ بَنُو أَسَدٍ تُعْزِرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذْنُ وَضَلَّ عَمَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ .

۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطُ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخُ بَخُ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَا خَيْرَ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بَيْنَ الْجُنُونِ وَمَالِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۲۵۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ نَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ ثَنِي أَبُو هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ أَخْبَرَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَا حَبِيبُكُمْ أَنْ تَزِدُوا ذَوَافِقَهُ وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ نَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

لیکن اب بنو اسد نے مجھے دین کی وجہ سے ملامت کرنی شروع کر دی تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر ایسا ہے تو میں تو برباد ہو گیا اور میری نیکیاں ضائع ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عتبہ بن غزوآن سے بھی روایت ہے۔

۲۵۰: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس تھے ان کے پاس دوسرا رنگ کے کپڑے تھے انہوں نے اس میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا: واہ واہ، ابو ہریرہؓ آج اس کپڑے سے ناک صاف کر رہا ہے اور ایک زمانہ تھا کہ میں منبر رسول ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو کر گر گیا تو گزرنے والے یہ سمجھتے ہوئے میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے کہ شاید یہ پاگل ہو گیا ہے حالانکہ میں بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھایا کرتے تو اصحاب صفہ میں سے بعض حضرات بھوک سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو کر گر جاتے تو دیہاتی لوگ کہتے کہ یہ پاگل ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو ان سے فرماتے اگر تم جان لو کہ اس فقر و فاقے پر اللہ تعالیٰ تمہیں کس قدر انعام و اکرام سے نوازیں گے تو تم لوگ اس سے بھی زیادہ فقر و فاقے کو پسند کرنے لگو۔ فضالہ کہتے ہیں کہ میں اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ خلافِ عادت (وقت میں) گھر سے نکلے۔ اس وقت آپ ﷺ سے ملاقات کے لیے بھی کوئی نہیں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ صرف آپ ﷺ کی ملاقات

يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْبُحُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِأَمْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكَ فَقَالَتْ انْطَلِقْ يَسْعُدُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزُعْبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْدِيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بَسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنٍ فَوَضَعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنْقِيتَ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرِهِ فَاكْلُوا وَخَسِرُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَ رُطْبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَضَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ ذَرْفٍ ذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَذِيًّا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَاكْلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبِيٌّ فَأَتِنَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرُ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

زیارت اور سلام عرض کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی آگئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کیسے آنا ہوا عمر؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے کچھ بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ پھر وہ سب ابوالہیثم بن تمہان انصاری کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ابوالہیثم کے ہاں بہت سے کھجوروں کے درخت اور کثیر تعداد میں بکریاں تھیں البتہ خادم کوئی نہیں تھا۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو انہیں موجود نہ پا کر ان کی بیوی سے پوچھا کہ کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ ایک مشک اٹھائے ہوئے پہنچ گئے۔ پھر مشک رکھی، اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لپٹ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ پھر ابوالہیثم ان تینوں حضرات کو لے کر اپنے باغ میں چلے گئے ان کے لیے کپڑا بچھایا اور درخت سے کھجور کا گچھا توڑ کر حاضر کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ہمارے لیے صرف تازہ کھجوریں ہی کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کیا میں اس ارادہ سے تازہ پختہ اور نیم پختہ کھجوریں لایا ہوں تاکہ آپ جو چاہیں اختیار فرمائیں۔ پس انہوں نے کھجوریں کھائیں اور میٹھا پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ ٹھنڈا سایہ، پاکیزہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی ایسی نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کے متعلق تم لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پھر جب ابوالہیثم آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کرنے کیلئے جانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ ابوالہیثم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور پکا کر پیش کیا تو ان حضرات نے کھانا کھایا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی خادم نہیں۔ انہوں نے عرض کیا ”نہیں“ یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آنا (تھوڑے ہی دنوں میں) نبی اکرم ﷺ کی

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتَقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقِ بَطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

خدمت میں دو قیدی پیش کئے گئے۔ تو ابوالبیہثم بھی حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا ان میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا آپ ﷺ جو چاہیں دے دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ ائمن ہوتا ہے یہ لے لو یونکہ میں اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا ہوں اور سنو میں تمہیں اس سے بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب ابوالبیہثم نے بیوی کے پاس جا

کر نبی اکرم ﷺ کا ارشاد سنایا تو وہ کہنے لگیں کہ تم نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل اس صورت میں کر سکتے ہو کہ اسے آزاد کر دو۔ ابوالبیہثم کہنے لگے تو پھر یہ اسی وقت آزاد ہے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نبی یا خلیفہ کے ساتھ دو قسم کے فہم رکھتے ہیں ایک وہ جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسے خراب کرتے ہیں۔ لہذا جسے برے رفقاء سے نجات دے دی گئی وہ نجات پا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَابُؤُ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ شَيْبَانَ أَمُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطْوَلُ وَشَيْبَانُ ثِقَّةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ.

۲۵۳: ہم سے روایت کی صالح بن عبد اللہ بن عبد اللہ نے انہوں نے ابوعمرانہ سے وہ عبد الملک بن عمیر سے اور وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ، ابو بکرؓ اور عمرؓ باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی لیکن اس میں حضرت ابو ہریرہؓ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابوعمرانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔

۲۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَاسِيَارٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بَطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۵۴: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی بھوک کی شدت بیان کی اور پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھایا کہ ہم نے ایک ایک پتھر باندھ رکھا ہے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اپنا کپڑا اٹھایا تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ السُّتْمُ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۲۵۵: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر کو فرماتے ہوئے سنا: کیا تمہیں تمہارا پسندیدہ کھانا اور پانی میسر نہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کو (بعض اوقات) پیٹ بھر کر ادنیٰ قسم کی کھجوریں بھی حاصل نہ

ہوتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی اسے سماک بن حرب سے اس کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ شعبہ یہی حدیث سماک سے وہ نعمان بن بشیرؓ سے اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔

صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ.

۱۱۹: باب غناء در حقیقت دل سے ہوتا ہے

۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقی مالدار، مال کی کثرت نہیں بلکہ نفس کا غنی ہونا ہی اصل مالدار ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

۲۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب:

حقیقی زہد یہ ہے کہ آرزوؤں اور امیدوں کی کمی کی جائے مطلب یہ ہے کہ زہد دنیا سے بے رغبتی کی اس کیفیت کا نام ہے جو انسانی دل پر اس طرح طاری ہو کہ دل دنیا سے بے زار اور آخرت کی طرف راغب و متوجہ رہے (۲) آدمی کا دنیا میں گھر مناسب کپڑے اور روٹی پانی کے برتن کے علاوہ کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کی قدر نصیب فرماوے (۳) بندہ کا مال وہی ہے جو حدیث میں بیان فرما دیا ہے اور جو اس کے علاوہ ہے وہ وارثوں کا ہے (۴) توکل و یقین بہت بڑی دولت ہے اس کی وجہ سے غمی طور پر رزق ملتا ہے (۵) مسلمان فقراء کی فضیلت حدیث مبارکہ میں اچھی بیان کر دی ہے (۶) سرور کونین ﷺ کی حیات مبارکہ کتنی سادہ اور تنگی کی تھی کہ دو دن متواتر جو کی روٹی اور گوشت سے سیر نہ ہوئے اسی طرح صحابہ کرامؓ کی زندگی عسرت اور تنگی کی تھی۔ حقیقت یہ کہ یہ لوگ دنیا میں کسی اور مقصد کے لئے بھیجے گئے تھے اور وہ مقصد بہت عالی ہے اور جن کے مقاصد عالی ہوتے ہیں ان کے نزدیک دنیا کچھ وقعت نہیں رکھتی۔

۱۲۰: باب حق کے ساتھ مال لینے کے متعلق

۲۵۷: ابو ولید کہتے ہیں میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے حاصل کیا اس کے لیے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الولید کا نام عبید بن سنوطا ہے۔

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْذِ الْمَالِ بِحَقِّهِ

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتُ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ خُلُوةٌ مِنْ أَصَابَةِ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبُّهُ مُتَخَوِّضٌ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو الْوَلِيدِ اسْمُهُ عُبَيْدُ بْنُ سَنُوطَا.

۱۲۱: بَابُ

۱۲۱: باب

۲۵۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدَ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَتَمُّ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلُ.

۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار اور دراہم کے بندوں پر لعنت کی گئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی ابو ہریرہ ہی سے مرفوعاً منقول ہے جو اس سے طویل ہے۔

۱۲۲: بَابُ

۱۲۲: باب

۲۵۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا ذُبَّانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدِ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَصِحُّ أَسَاذُهُ.

۲۵۹: ابن کعب بن مالک انصاری اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتے کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۲۳: بَابُ

۱۲۳: باب

۲۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى خَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثْرَفِي جَنْبِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وَطَاءً فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَظَلْتُ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۶۰: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (اپنے) بورے پر سے سوکراٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت دیجئے کہ آپ ﷺ کے لیے ایک بچھونا بنادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام۔ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۴: بَابُ

۱۲۴: باب

۲۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ وَ أَبُو

۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۵: باب

۲۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک وہیں رہ جاتی ہے اس کے پیچھے اس کا مال، اولاد اور عمل جاتے ہیں۔ اولاد اور مال واپس آ جاتے ہیں اور عمل (اس کے ساتھ) باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶: باب اس بارے میں کہ زیادہ کھانا مکروہ ہے ۲۶۳: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان نے پیٹ سے بد تر برتن نہیں بھرا۔ چنانچہ ابن آدم کے لیے کمر سیدھی کرنے کیلئے چند لقمے کافی ہیں۔ اگر اس سے زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کے تین حصے کر لے۔ ایک کھانے کے لیے دوسرا پانی کیلئے اور تیسرا سانس لینے کیلئے۔ حسن بن عرفہ بھی اسماعیل بن عیاش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقدم بن معدیکربؒ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں ”سَمِعْتُ النَّبِيَّ“ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ الفاظ نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مطلب یہ ہے کہ حلال میں برکت ہوتی ہے تھوڑے سے مال کے ذریعہ بہت

فائدہ ہوتا ہے اور حرام مال جہنم میں جانے کا ذریعہ اور بے برکت بھی ہے جو صرف پیسے کا بندہ ہے اس پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ واقعی مال اور لالچ ہلاک کرنے والے ہیں دنیا کی مثال اس درخت کے ساتھ دی کہ جس کے سایہ کے نیچے کوئی مسافر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے نیز سب کچھ یہاں رہ جاتا ہے صرف اعمال ساتھ دیتے ہیں۔

دَاوُدَ قَالَا نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۲۵: بَابُ

۲۶۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

۲۶۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ الْخَمَصِيُّ وَحَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وَعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ يَقْمَنَ ضَلْبُهُ فَإِنْ كَانَ لَا مُحَالَاةَ فَتُلْتِ لَطْعَامُهُ وَتُلْتِ لَشْرَابُهُ وَتُلْتِ لِنَفْسِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَحْوَهُ وَقَالَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بِخُلَاصَةِ الْبَابِ:

مطلب یہ ہے کہ حلال میں برکت ہوتی ہے تھوڑے سے مال کے ذریعہ بہت فائدہ ہوتا ہے اور حرام مال جہنم میں جانے کا ذریعہ اور بے برکت بھی ہے جو صرف پیسے کا بندہ ہے اس پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ واقعی مال اور لالچ ہلاک کرنے والے ہیں دنیا کی مثال اس درخت کے ساتھ دی کہ جس کے سایہ کے نیچے کوئی مسافر تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جائے اور درخت کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے نیز سب کچھ یہاں رہ جاتا ہے صرف اعمال ساتھ دیتے ہیں۔

۱۲۷: باب ریا کاری اور شہرت کے متعلق

۲۶۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو دکھا دیتے ہیں اور جو شخص لوگوں کو سنانے کیلئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو سنا دیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت جندبؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۶۵: حضرت صفیاءؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا۔ ابو ہریرہؓ، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے۔ ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولت مند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے چھٹے کیا

۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُسْمَعُ يُسْمَعِ اللَّهُ بِهِ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُنْدَبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۶۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شَفِيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ وَبِحَقِّ لِمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَّنَّا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَفْعَلُ لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَخَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًا عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَدَّتْهُ

میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول
(ﷺ) پر نازل کی۔ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ
پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ وہ
عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرشتے بھی اسے
کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لیے ایسا کرتے ہو
کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے۔ (یعنی شہرت اور ریاکاری کا
وجہ سے ایسا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی
پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے۔ کیا میں
تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔
عرض کرے گا ہاں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت
سے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور
خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں
گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا
سخی ہے۔ سو ایسا کیا جا چکا۔ پھر شہید کولایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے
گا تو کس لئے قتل ہوا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا
حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ
اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر
ہے۔ پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم
ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانو پر مارتے ہوئے فرمایا اے
ابو ہریرہؓ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے ان ہی تین
آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں
مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور انہیں
حدیث سنائی۔ ابو عثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ
شخص حضرت امیر معاویہؓ کے پاس جلا دتھے۔ کہتے ہیں حضرت
امیر معاویہؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ
حدیث بتائی تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی

طویلًا ثم أفاق فقال ثنی رسول الله صلى الله عليه
وسلم إن الله تعالى إذا كان يوم القيامة ينزل إلى
العباد ليَقْضَىٰ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَائِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ
يَدْعُوَاهُ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ
أُعَلِّمَكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَىٰ رَسُولِي قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ قَالَ
فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آثَاءَ
الَّيْلِ وَآثَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ
الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ
فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ وَيُوتَىٰ بِصَاحِبِ الْمَالِ
فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أُوسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّىٰ لَمْ أَدْعُكَ أَلَمْ
تَحْتَاجْ إِلَيَّ أَحَدٍ قَالَ بَلَىٰ يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ
فِيمَا آتَيْتَكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ
فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ
وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ
ذَاكَ وَيُوتَىٰ بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ
فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أَمَرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ
فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ
الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ
فُلَانٌ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ قَالَ أَلَا الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ
أَنَّ شَفِيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ
أَبُو عُثْمَانَ وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ
سَيَافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فَعَلَ بِهَذَا هَذَا
فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً

لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر حضرت معاویہؓ اتاروئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہؓ کو ہوش آیا تو آپؓ نے چہرہ پونچھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا.....“ ”جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی

شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَ نَاهَذَا الرَّجُلُ بَشِيرٌ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَّتْهَا نُفُوسُ الْإِيْهِمْ أَغْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُنْخَسِرُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب : ۱۲۸

باب : ۱۲۸

۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غم کے کنویں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے (خود) جہنم بھی دن میں سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کون داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا ریاکاری سے قرآن پڑھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ عَمَارِ بْنِ سَيْفِ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي مَعَانَ الْبَصْرِيِّ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحَزَنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جُبُّ الْحَزَنِ قَالَ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَاءُ وَنَ الْمُرَاوُنَ بِأَعْمَالِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب : ۱۲۹

باب : ۱۲۹

۲۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو اپنے کسی نیک عمل کو چھپاتا ہے لیکن جب وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو بھی وہ اس کے ظاہر ہو جانے کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لیے دو اجر ہیں ایک چھپانے کا اور دوسرا ظاہر ہو جانے کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے اور وہ ابوصالح سے یہ حدیث مرسل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر اس طرح

۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَابُؤُ دَاوُدَ نَابُؤِ سَنَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسِرُّهُ فَإِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ ذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَعْمَشُ وَغَيْرُهُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ إِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنَّ يُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَيُعْجِبُهُ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ هَذَا فَإِمَّا إِذَا أَعْجَبَهُ لِيَعْلَمَ النَّاسُ مِنْهُ الْخَيْرَ وَيُكْرِمُوا وَيُعْظَمُوا عَلَى ذَلِكَ فَهَذَا رِيَاءٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أُطْلِعَ عَلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ رَجَاءٌ أَنْ يُعْمَلَ بِعَمَلِهِ فَتَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَجُورِهِمْ فَهَذَا لَهُ مَذْهَبٌ أَيْضًا.

۱۳۰: بَابُ أَنَّ الْمَرْءَ مَعَ

مَنْ أَحَبَّ

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَاعِيُّ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ.

۲۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا إِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَمَا رَأَيْتُ فَرَحَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ

کرتے ہیں کہ جب اس کی نیکی لوگوں پر ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ اس کی تعریف کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اسے آخرت میں بہتر معاملے کی امید ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اللہ کی زمین پر گواہ ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو اس لیے پسند کرے کہ وہ اس کی تعظیم و تکریم کریں گے تو یہ ریا کاری ہے جبکہ بعض علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ لوگوں کے اس کے بھلائی سے مطلع ہونے پر خوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگ بھی اس نیک کام میں اس کی اتباع کریں گے اور اسے بھی اجر ملے گا تو یہ ایک مناسب بات ہے۔

۱۳۰: باب آدمی اس کے ساتھ

ہوگا جس کے ساتھ وہ صحبت رکھے گا

۲۶۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ پسند کرے گا اور اسے اپنے کئے ہوئے عمل کا ہی اجر ملے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، صفوان بن عسالؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن بصری بواسطہ انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۲۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور جب فارغ ہوئے تو پوچھا سوال کرنے والا کہاں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس کی تیاری میں لمبی لمبی نمازیں اور بہت زیادہ روزے تو نہیں رکھے ہاں اتنا ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم بھی اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں

صَحِيحٌ.

نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد اس بات سے زیادہ کسی چیز سے خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ ایک بلند آواز والا دیہاتی آیا اور عرض کیا اے محمد ﷺ اگر کوئی آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہو لیکن وہ ان سے مل نہیں سکا (یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی اسی کیساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّابْنِ حَبِيشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ الصَّوْتِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْهُ هُوَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ أَحَبِّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۷۱: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضعی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زُرّ سے انہوں نے صفوان سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے محمود کی حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے۔

۲۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الضَّبِّيُّ نَاحِمًاؤُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّابْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ.

خلاصۃ الباب: ریاء رویت سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں اپنے آپ کو لوگوں کی نظر میں اچھا بنا کر پیش کرنا اور اپنی عبادت و نیکی کا سکہ جمانا اور اس کے ذریعہ لوگوں کی نظر میں اپنی قدر و منزلت چاہنا۔ سُمْعَةُ (سین کے اور میم کے جزم کے ساتھ) کے معنی ہیں وہ کام جو لوگوں کے سنانے اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کیا جائے دونوں میں فرق یہ ہے کہ ریاء کا تعلق دکھانے کے ساتھ ہوتا ہے اور سمعہ کا تعلق سمع (سنانے) کے ساتھ۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیکی کا کام محض شہرت و ناموس اور حصول عزت کے لئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کے ان عیوب اور بُرے کاموں کو اپنی مخلوق کے سامنے ظاہر کر دے گا جن کو وہ چھپاتا ہے اور لوگوں کی نظر میں اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ قیامت کے دن اس کو اس نیک عمل کا ثواب صرف اس کو دکھائے اور سناے گا اجر و ثواب نہیں دے گا اور بھی کئی مطلب بیان کئے گئے ہیں (۲) ریاء اور سمعہ کی وجہ سے بڑے بڑے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور ریاء کا روگھسیٹ کر الٹا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ لوگوں کے اس کی نیکی سے مطلع ہونے پر خوشی مطلب یہ کہ میری اتباع و پیروی کا جذبہ پیدا ہوگا اور یہ شخص اس طرح نماز پڑھے گا جس طرح میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۳۱: بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

۱۳۱: باب اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کے متعلق ۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲: باب نیکی اور بدی کے بارے میں۔

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

۲۷۳: حضرت نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

۲۷۳: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور بدی کے بارے میں پوچھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی عمدہ اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم لوگوں کا اس سے مطلع ہونا پسند نہ کرو۔

۲۷۴: ہم سے روایت کی بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے وہ معاویہ بن صالح سے اور وہ عبد الرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے (خود) نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پوچھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳: باب اللہ کے لیے محبت کرنا

۲۷۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ اس باب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامت، ابومالک اشعریؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے۔

۲۷۶: حفص بن عاصم، حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یا سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا سایہ نصیب ہوگا جس دن اس کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۱) انصاف کرنے والا حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پائی ہو۔ (۳) وہ شخص جو مسجد سے نکلتا ہے تو واپس مسجد جانے تک اس کا دل اسی میں لگا رہتا ہے۔ (۴) ایسے دو

فَارِثُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطْلَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۲۷۴: حَدَّثَنَا بُنْدُ أَرْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللَّهِ

۲۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَوْبٍ.

۲۷۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مَعْلَقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ

وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ
دَعَتْهُ ذَاتٌ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ
عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا
تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ
أَنَسٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِثْلٍ هَذَا وَشُكٌّ فِيهِ وَقَالَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَغَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ
عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ يَشُكْ فِيهِ فَقَالَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

فخص جو آپس میں اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں وہ جی پورا
ہوتے ہیں۔ (۵) وہ شخص جو تنہائی میں متہ ویدہ کرے۔ (۶)
آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ (۶) وہ شخص جسے حسین و جمیل
حسب نسب والی عورت زنا کے لیے بلائے اور وہ یہ بہہ رہا ہو
دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) ایسا شخص جو اس طرح
صدقہ کرتا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ
دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مالک
بن انس سے بھی کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے لیکن اس
میں شک ہے کہ ابو ہریرہ راوی ہیں یا ابوسعید۔ پھر عبید اللہ بن عمر
بھی اسے خیب بن عبد الرحمن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ
ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۷۷: ہم سے روایت کی سواد بن عبد اللہ عنبری اور محمد بن ثنی
نے دونوں نے کہا ہم سے روایت کی یحییٰ بن سعید نے انہوں
نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے خیب بن عبد الرحمن سے
انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں
نے نبی ﷺ سے مالک بن انس کی حدیث کے ہم معنی
روایت کی لیکن اس میں تیسرا شخص وہ ہے جس کا دل مسجد میں لگا
رہتا ہے اور ”ذات حسب“ کی جگہ ”ذات منصب“ کے الفاظ
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲: باب محبت کی خبر دینے کے متعلق

۲۷۸: حضرت مقدم بن معد یکرب سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی کسی بھائی سے محبت
کرے تو اسے چاہیے کہ اسے بتادے۔ اس باب میں حضرت
ابو ذر اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت مقدم کی
حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۷۹: حضرت یزید بن نعامہ رضی سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی سے
بھائی چارگی قائم کر لے تو اس سے اس کا نام، اس کے والد کا

۲۷۷: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ
بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ ابْنِ
أَنَسٍ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ
وَقَالَ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

۲۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَرْنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَائِبُ بْنُ
يَزِيدَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ إِيَّاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
وَأَنَسٍ حَدِيثُ الْمَقْدَامِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۷۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَفَتِيَّةٌ قَالَا نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَصِيرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَيْسَ لَهُ عَنْ
إِسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلَ لِلْمَوَدَّةِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ
لِيزِيدَ بْنِ نِعَامَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيُرَوَّى عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

۱۳۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ

وَالْمَدَاحِينَ

۲۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا
مُسْقِيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي
مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَأَتَنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَجَعَلَ
الْمِقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ
أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُو فِي
وُجُوهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى زَائِدَةُ عَنْ يَزِيدَ
بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ
مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ أَصَحُّ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَخْبَرَةَ وَالْمِقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ ابْنُ عَمْرِو
الْكِنْدِيُّ وَيُكْنَى أَبَا مَعْبُدٍ وَإِنَّمَا نَسَبَ إِلَى الْأَسْوَدِ بَنُ
عَبْدِ يَغُوثٍ لِأَنَّهُ كَانَ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ.

۲۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمِ الْخَيَّاطِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ نَحْثُو فِي أَفْوَاهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِينَ

۲۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

نام اور اس کے خاندان کا نام پوچھ لے۔ کیونکہ یہ بات محبت
کو زیادہ قائم کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے
صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یزید بن نعامة کا نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہمیں معلوم نہیں۔ حضرت ابن عمر
سے بھی اس حدیث کی مثل مرفوع روایت منقول ہے لیکن
اس کی سند صحیح نہیں۔

۱۳۵: باب تعریف کرنے اور تعریف

کرا نے والوں کی برائی

۲۸۰: ابو معمر سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور امراء
میں سے ایک امیر کی تعریف کرنے لگا تو مقداد بن اسود نے
اس کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا ہمیں رسول اللہ
ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف کرنے والوں کے منہ میں مٹی
ڈالیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت
ابو ہریرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ زائدہ بھی یہ حدیث یزید
بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عباس سے نقل کرتے
ہیں۔ مجاہد کی ابو معمر سے روایت اصح ہے۔ ابو معمر کا نام عبد اللہ
بن سخرہ ہے اور مقداد بن اسود سے مقداد بن عمرو کنذی مراد
ہیں ان کی کنیت ابو معبد ہے۔ یہ اسود بن عبد یغوث کی طرف
منسوب ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن میں انہیں متبنی (منہ بولا
بیٹا) بنایا تھا۔

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں
کے منہ میں مٹی ڈالیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۶: باب مؤمن کی محبت کے متعلق

۲۸۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں

حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ نَا سَالِمُ بْنُ غِيلَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ
التَّجِيبِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ سَالِمٌ أَوْ
عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبُ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلُ
طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .
ہیں۔

خلاصۃ الباب : حدیث میں بشارت و خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے جو علماء صلحاء اور بزرگان دین سے عقیدت و محبت اور دوستی رکھتے ہیں کہ وہ لوگ ان شاء اللہ قیامت کے دن انہی علماء و صلحاء اور بزرگان دین کے ساتھ اٹھیں گے اور آخرت میں ان کی رفاقت و معصیت کی دولت پائیں گے۔ مثلاً علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ حدیث کا ظاہری مفہوم عمومیت پر دلالت کرتا ہے یعنی عمومی طور پر یہ نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا حشر اس کے ساتھ ہوگا خواہ نیک و صالح ہو یا بدکار و فاسق اس کی تائید المرء علی دین خلیلہ بھی آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے (۲) اللہ ہی کی رضا و خوشنودی کی خاطر محبت کرنے کا ہم بیٹھنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرنے والے نور کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے کہ انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے رہنے والوں میں سے وہ دو مسلمان شخص ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتے ہیں اور ان کا باہم اجتماع اور جدا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ حضور ﷺ کی یہ تعلیم بھی ہے کہ جس مسلمان بھائی سے کسی کو محبت ہو تو اس کو بتا دینا چاہئے (۳) منہ پر تعریف کرنا مذموم ہے اس شخص کی حوصلہ شکنی کرنے کا حکم ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈال دے۔

۱۳۷: باب مصیبت پر صبر کرنے کے بارے میں

۱۳۷: بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

۲۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے عذاب میں جلدی کرتا ہے اور دنیا ہی میں اس کا بدلہ دے دیتا ہے اور اگر کسی کے ساتھ شر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں کی سزا قیامت تک مؤخر کر دیتا ہے۔ اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ ثواب بڑی آزمائش یا بڑی مصیبت پر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پس جو راضی ہو جائے اس کے لیے رضا اور جو ناراض ہو اس کے لیے ناراضگی مقدر ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے

۲۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۲۸۴: اعمش کہتے ہیں میں نے ابو وائل کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی

۲۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ يَقُولُ قَالَتْ

اکرم ﷺ کے درد سے شدید کسی کا درد نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۵: مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا کیے جاتے ہیں۔ فرمایا انبیاء پھر ان کے مثل اور پھر ان کے مثل (یعنی اطاعت الہی اور اتباع سنت میں) پھر انسان اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلاء کیا جاتا ہے اگر دین پر سختی سے کاربند ہوتا تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں نرم ہوتا تو آزمائش بھی اس کے مطابق ہوتی ہے۔ پھر وہ آزمائش اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک وہ گناہوں سے پاک نہیں ہو جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد و عورت پر ہمیشہ آزمائش رہتی ہے۔ کبھی اس کی ذات میں کبھی اولاد میں اور کبھی مال میں یہاں تک کہ وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حذیفہ بن یمانؓ کی بہن سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۸: باب بینائی زائل ہونے کے متعلق

۲۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میں نے کسی بندے سے دنیا میں اس کی آنکھیں سلب کر لیں تو اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے۔

۲۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ مرفوع حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اگر کسی بندے کی بینائی زائل کر دی اور اس نے اس آزمائش پر صبر کیا اور مجھ سے ثواب کی امید

عائشۃؓ ما رایت الوجع علی أحد أشد منه علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا حدیث حسن صحیح۔

۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرِيكَ عَنْ عَصِمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدَرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَائِرِيذُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَخْتِ حَذِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ۔

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ

۲۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتِي عَبْدِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ظَلَالٍ اسْمُهُ هِلَالٌ۔

۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِبُ الرَّزَاقِ نَاسُفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ

رکھی تو میں اس کے لیے جنت سے کم بدلہ دینے پر کبھی راضی نہیں ہوں گا۔ اس باب میں عریاض بن ساریہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جب آزمائش والوں کو ان مصیبتوں کا بدلہ دیا جائے گا تو اہل عافیت تمنا کریں گے کاش ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹ دی جاتیں تاکہ انہیں بھی اسی طرح اجر ملتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اعمش سے بھی نقل کرتے ہیں۔ اعمش طلحہ بن مصرف سے اور وہ مسروق سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو موت کے بعد شرمندہ نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس چیز پر ندامت ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر نیک ہو تو نادم ہوگا کہ میں نے زیادہ عمل کیوں نہ کیا اور اگر گناہ گار ہے تو اس بات پر ندامت ہوگی کہ میں گناہ سے کیوں نہ بچا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ نے یحییٰ بن عبید اللہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۲۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دنیا کو دین سے حاصل کریں گے۔ وہ (لوگوں کو دکھانے اور اپنا معتقد بنانے کے لیے) دُنہوں کی کھال کا لباس پہنیں گے اور ان کی زبانیں چینی سے زیادہ میٹھی ہوں گی جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دلوں سے بدتر ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تم لوگ میرے سامنے غرور کرتے اور مجھ پر اتنی جرأت رکھتے ہو۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان میں ایک ایسا فتنہ برپا کر دوں گا کہ انکا بردبار ترین شخص بھی حیران رہ جائیگا۔ اس

عَزَّوَجَلَّ مَنْ أَذْهَبَتْ حَبِيبَتِيهِ فَصَبَرُوا وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَرِيَّاضِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ أَبُو زُهَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَا أَهْلِ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرْصَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيطِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَسْرُوقٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۲۹۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزْعَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ.

۲۹۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزْعَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ.

باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۹۲: حضرت ابن عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور ان کے دل مُصر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا کہ ان میں سے عقل مند شخص بھی حیران رہ جائے گا۔ کیا وہ لوگ میرے سامنے گھمنڈ کرتے ہیں یا میرے سامنے اتنی جرأت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ نَاحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا حَمْرَةُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلَسْتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِي خَلَفْتُ لَا تَبْخَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ جِيرَانًا فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَى يَجْتَرُّونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

خلاصۃ الباب: صبر کے معنی ہیں رکنا، منع کرنا، نفس کو کسی چیز سے باز رکھنا۔ اصطلاح شریعت میں صبر اس کو کہتے ہیں کہ نیکی اور برائی کے درمیان کشمکش کے وقت اپنے نفس کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ نیکی کو اختیار کرے اور برائی سے باز رہے صبر کی کئی اقسام ہیں۔ صبر فرض بھی ہے اور نفل بھی۔ فرض صبر تو وہی ہے جو فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں کے ترک (چھوڑنے) پر اختیار کرنا پڑتا ہے اور نفل صبر کی جو صورتیں ہیں ان میں کچھ یہ ہیں (۱) فقر و افلاس اور شدائد و آلام پر صبر کرنا (۲) کوئی صدمہ و تکلیف پہنچنے پر صبر کرنا (۳) اپنی مصیبتوں اور پریشانیوں کو چھپانا، باطنی احوال و کرامات کو چھپانا۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ فرائض اور نفل دونوں طرح صبر کی بہت اقسام ہیں۔ مصائب و آلام کی وجہ سے گناہ معاف اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے کہ بہت زیادہ ثواب بہت بڑی آزمائش و مصیبت پر دیا جاتا ہے دلیل یہ ہے کہ سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہ السلام پر آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ بھی جتنا بھی کوئی نیک زیادہ ہوتا ہے اور مطیع اور متبع سنت زیادہ ہوتا ہے اس پر تکلیفیں بھی زیادہ آتی ہیں دوسرے باب میں ایک خاص نعمت کے (آنکھوں کی بینائی) سلب ہو جانے پر جنت کا وعدہ فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت کا معاملہ فرماوے (۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کے بعد ندامت اور پشیمانی بہت ہوگی۔

۱۳۹: باب زبان کی حفاظت کرنے کے متعلق

۲۹۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی زبان قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسْعَكَ بَيْتُكَ وَأَبُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۹۴: حضرت ابوسعید خدریؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب

۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا هَمَّادُ بْنُ

صبح ہوتی ہے تو انسان کے تمام اعضاء اس کی زبان سے التجا کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈر ہم بھی تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوگی تو ہم سب سیدھے ہوں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

۲۹۵: ہناد بھی ابواسامہ سے اور وہ حماد بن زید سے اسی حدیث کی طرح غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد کی روایت سے جانتے ہیں۔ کئی راوی اسے حماد بن زید سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۲۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیتا ہے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ کر دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم جو سہل بن سعد سے احادیث نقل کرتے ہیں وہ ابو حازم زاہد مدینی ہیں ان کا نام مسلم بن دینار ہے جبکہ ابو ہریرہ سے حدیث نقل کرنے والے ابو حازم کا نام سلمان بن اشجعی ہے اور وہ عزة الاشجعیہ کے مولیٰ ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔

۲۹۸: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی بات بتائیے کہ میں اس پر مضبوطی سے عمل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب اللہ ہے اور اسی پر قائم رہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میرے بارے میں سب سے زیادہ کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک پکڑ کر فرمایا:

زَيْدٌ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانُ فَتَقُولُ اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنْ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اغْوَجَتْ اغْوَجْنَا.

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْدَمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ لِي مَا بَيْنَ لَحْمِيهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اتَّوَكَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ أَبُو حَازِمٍ الزَّاهِدُ مَدِينِيُّ وَاسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اسْمُهُ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ وَهُوَ الْكُوفِيُّ.

۲۹۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۲۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر الہی کے علاوہ کثرت کلام سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل سخت ہو جاتا ہے اور سخت دل والا اللہ تعالیٰ سے بہت دور رہتا ہے۔

۳۰۰: ابوبکر بن ابی نصر بھی ابو نصر سے وہ ابراہیم سے وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۰۱: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: انسان کو اپنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ نیکی کا حکم، برائی سے مخالفت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۰: باب

۳۰۲: حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلمان کو ابو درداء کا بھائی بنایا تو ایک مرتبہ سلمان ابو درداء سے ملنے کے لیے آئے اور ام درداء کو میلی کچلی حالت میں دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں۔ پھر ابو درداء آگئے اور سلمان کے سامنے کھانا لگا دیا اور کہنے لگے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا میں ہرگز اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ شریک نہیں ہو گے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر ابو درداء نے کھانا شروع کر دیا۔ رات ہوئی تو ابو درداء عبادت کے لیے جانے لگے لیکن سلمان نے انہیں منع کر

صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ.

۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلَجٍ الْبَغْدَادِيُّ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ نَا اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ الْقَاسِي. ۳۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاطِبٍ.

۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ قَالَ كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَآلَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ.

۱۴۰: باب

۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُجَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَرَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكَ مُتَبَدِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قُرْبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِكُلِّ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَآكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ قَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمْ الْآنَ

فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَاتَّيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ سَلَمَانُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَمَيْسِ اسْمُهُ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ.

دیا اور کہا کہ سو جاؤ۔ چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ جانے لگے تو اس مرتبہ بھی سلمان نے انہیں سلا دیا۔ پھر جب صبح قریب ہوئی تو سلمان نے انہیں کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور نماز پڑھی پھر سلمان نے فرمایا: تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ لہذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔ اس کے بعد وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کہا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمیس کا نام عقبہ بن عبد اللہ ہے۔ یہ عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کے بھائی ہیں۔

۱۴۱: بَابُ

۱۴۱: بَابُ

۳۰۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنْ أَكْتُبِيَ إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ التَّمَسَّ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْنَةَ النَّاسِ وَمَنْ التَّمَسَّ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَغَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

۳۰۳: حضرت عبد الوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھئے جس میں نصیحتیں ہوں لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا: ”سلام علیک اما بعد“ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کو اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کر دے گا۔ والسلام علیک۔

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۳۰۴: محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا اس کے بعد گزشتہ حدیث کے ہم معنی روایت موقوفاً منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: زبان کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو حاصل کرے یعنی بے فائدہ کلام اور فحش گوئی اور سخت کلامی سے محفوظ رکھے اسی طرح شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ زنا جیسی برائی سے اجتناب کرے تو نبی کریم ﷺ نے جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دی۔ حضور ﷺ کی ضمانت دراصل حق تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جس طرح وہ محض اپنے فعل سے بندہ کے رزق کا ضامن ہوا ہے اسی طرح اس نے پاکیزہ زندگی اختیار کرنے اور اعمال صالحہ پر جزا دینے اور انعامات سے نوازنے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ اس کے نائب ہیں اس لئے آپ نے اس طرف سے ضمانت لی ہے۔ معلوم ہوا کہ لغویات سے زبان کو بچانا بہت ضروری بلکہ مباح کلام بھی قلیل کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی عمدہ چیز ہے باقی سب کچھ وبال ہے۔

أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے متعلق ابواب

۱۳۲: باب حساب وقصاص

کے متعلق

۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ

الْحِسَابِ وَالْقَصَاصِ

۳۰۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بات نہ کریں اور اس دوران بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پھر بندہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے اعمال نظر آئیں گے۔ بائیں طرف نظر دوڑائے گا تو اس طرف بھی اس کے کیے ہوئے اعمال ہی ہوں گے۔ پھر جب سامنے کی طرف دیکھے گا تو اسے دوزخ نظر آئے گی۔ پس اگر کسی میں اتنی بھی استطاعت ہو کہ وہ خود کو کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر دوزخ کی آگ سے بچا سکے تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ ابوسائب سے روایت ہے کہ وکیع نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے (روایت کرتے ہوئے) ہم سے بیان کی جب وکیع بیان کر چکے تو فرمایا اگر کوئی خراسان کا باشندہ یہاں ہو تو وہ یہ حدیث اہل خراسان کو سنا کر ثواب حاصل کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ اس لیے کہ جمیہ اس بات (یعنی خدا سے ہمکلام ہونے) کے منکر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۶: حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی شخص کے قدم اللہ رب العزت کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے گا۔ (۱) اس نے عمر کس چیز میں صرف کی۔ (۲) جوانی کہاں خرچ کی۔ (۳) مال کہاں سے کمایا۔ (۴) مال کہاں خرچ کیا۔ (۵) جو کچھ سیکھا

۳۰۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيَمَنْ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبْقَى وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا وَكِيعٌ يَوْمًا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَعْمَشِ فَلَمَّا فَرَغَ وَكِيعٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ فَلْيَحْتَسِبْ فِي إِظْهَارِ هَذَا الْحَدِيثِ بِخُرَاسَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى لِأَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو مَحْصَنٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحْبِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خُمُسِ عُمَرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا

نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

اس پر کتنا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً صرف حسین بن قیس کی سند سے پہنچاتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ هُوَ مَوْلَى أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَأَبُو بَرزَةَ الْأَسْلَمِيُّ اسْمُهُ نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے قدم بارگاہ خداوندی سے نہیں ہٹ سکیں گے یہاں تک کہ اس سے اس کی عمر کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے کس چیز میں اسے صرف کیا۔ اپنے حاصل کردہ علم پر کتنا عمل کیا۔ مال کہاں سے کمایا، کہاں خرچ کیا اور اپنا جسم کس چیز میں مبتلا کیا؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ ابو ہریرہؓ سلمی رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں۔ ابو ہریرہؓ سلمی کا نام نضله بن عبید ہے۔

۳۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَذَرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مَنْ أَمْتَى مِنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَ أَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيَقْعُدُ فَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر بہتان لگایا ہوگا، کسی کا مال غصب کیا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا۔ لہذا ان برائیوں کے بدلے میں اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن اس کا ظلم ابھی باقی ہوگا۔ چنانچہ مظلوموں کے گناہوں کا بوجھ اس پر لا دیا جائے گا اور پھر جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ

۳۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کریں جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت یا مال میں کوئی ظلم کیا ہو اور پھر وہ آخرت میں حساب

و کتاب سے پہلے اس کے پاس آ کر اپنے ظلم کو معاف کرا لے کیونکہ اس دن نہ تو درہم ہوگا اور نہ دینار۔ اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اس سے لے کر مظلوم کو دے دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس ظلم کے بدلے میں مظلوموں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس بھی اسے سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل حقوق کو ان کے حقوق پورے پورے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کا سینگ والی بکری سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۳: باب

۳۱۱: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سورج بندوں سے صرف ایک یا دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ کون سا میل مراد لیا۔ زمین کی مسافت یا وہ سلامی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورج لوگوں کو پگھلانا شروع کر دے گا چنانچہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ کوئی ٹخنوں تک، کوئی گھٹنوں تک، کوئی کمر تک اور کوئی منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا گویا کہ اسے لگام ڈال دی گئی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لَا خِيَةَ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عَرْضِ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحْلَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثُمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۳: باب

۳۱۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ نَا الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ أُذْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوْ اثْنَيْنِ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا أَدْرِي أَيُّ الْمِيلَيْنِ عَنَى أَمْسَافَةُ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَتَصْهَرُ هُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ أَيْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامَا وَفِي الْبَابِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
 ۳۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ
 الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
 ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ
 يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي
 الرِّشْحِ إِلَى النَّصَافِ إِذَا نَهَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ.

۳۱۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ
 نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ

۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
 الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً
 غُرْلًا كَمَا خُلِقُوا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ
 وَعَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ
 الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيمُ وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالِ ذَاتِ
 الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ
 إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ
 يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا
 قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ
 تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ).

میں وہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہی ”اِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ“ اگر تو ان کو عذاب

۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمَشْنِيِّ
 قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ
 النُّعْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: ابوزکریا، حماد بن زید سے وہ ایوب سے وہ نافع سے اور وہ
 ابن عمر سے یہی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حماد کہتے
 ہیں یہ حدیث اس آیت کی تفسیر ”يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
 الْعَالَمِينَ“ یعنی جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے
 کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پسند ان کے آدھے
 کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۳: ہناد بھی عیسیٰ سے وہ ابن عون سے وہ نافع سے وہ ابن عمر
 سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۴۴: باب کیفیت حشر کے متعلق

۳۱۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بغیر ختنہ کے
 اکٹھے کیے جائیں گے جس طرح کہ انہیں پیدا کیا گیا۔ پھر آپ
 ﷺ نے پڑھا ”كَمَا بَدَأْنَا.....“ (یعنی جس طرح ہم نے
 پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے
 جسے ہم ضرور پورا کریں گے) پھر مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم
 علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر میرے صحابہؓ میں
 سے بعض کو دائیں اور بعض کو بائیں طرف سے لے جایا جائے گا۔
 میں عرض کروں گا۔ اے میرے رب یہ میرے اصحاب ہیں۔ کہا
 جائے گا کہ آپ ہمیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا
 کیا نئی چیزیں نکالی تھیں۔ جس دن سے آپ نے انہیں چھوڑا۔
 یہ اسی دن سے اپنی ایڑیوں پر پیچھے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر

یہی بات کہوں گا جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہی ”اِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ“ اگر تو ان کو عذاب

۳۱۵: محمد بن بشار اور محمد بن ثنی بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ
 سے اور وہ مغیرہ سے اسی کے مانند حدیث مبارکہ نقل کرتے
 ہیں۔

۳۱۶: بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے دن پیادہ اور سوار اٹھائے جاؤ گے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جنہیں منہ کے بل گھیٹا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۵: باب آخرت میں لوگوں کی پیشی

۳۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین مرتبہ پیش کئے جائیں گے۔ پہلی دو مرتبہ تو گفت و شنید اور عفو و درگزر ہوگی جبکہ تیسری مرتبہ نامہ اعمال ہاتھوں میں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ کوئی دائیں ہاتھ میں اور کوئی بائیں ہاتھ میں لے گا۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ حسن کا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ لہذا اس کی سند متصل نہیں۔ بعض اسے علی بن علی رفاعی سے وہ حسن سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶: باب اس کے متعلق

۳۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کتاب سختی سے کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو اعمال کا سامنے کرنا ہے (یعنی پیش ہونا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷: باب اسی سے متعلق

۳۱۹: حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن انسان کو اس طرح لایا جائیگا گویا کہ وہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہیں دولت، غلام و لونڈیاں اور

فَابْهَرُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وَجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ

۳۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَوَاسِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَأَخِذْ بِيَمِينِهِ وَأَخِذْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ الرَّفَاعِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۶: بَابُ مِنْهُ

۳۱۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرْضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَيُّوبُ أَيْضًا عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

۱۳۷: بَابُ مِنْهُ

۳۱۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ نَوَاسِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَدَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ

بہت سے انعام و اکرام سے نوازا تھا۔ تم نے اس کا کیا کیا۔ وہ عرض کرے گا میں نے اسے جمع کیا اور اتنا بڑھایا کہ پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ اے اللہ! تو مجھے واپس بھیج دے تاکہ میں وہ سب کچھ لے آؤں۔ پس اگر اس بندے نے نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی تو اسے دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں متعدد راویوں نے یہ حدیث حسن سے ان کے قول کے طور پر بیان کی۔ مسند نہیں بیان کی۔ اسماعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ (بارگاہ الہی) میں حاضر کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے سننے اور دیکھنے کی قوت نہ دی۔ کیا میں نے تجھے مال، اولاد نہ دیئے۔ کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے۔ کیا میں نے تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ تو سردار بنایا گیا اور تو لوگوں سے چوتھائی مال لینے لگا، کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے ملاقات کرے گا اور کہے گا ”نہیں اے رب“۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اس قول ”کہ میں نے تجھے چھوڑ دوں گا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا“ کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے عذاب میں ڈالوں گا، بعض علماء نے اس آیت ”فَالْيَوْمَ نُنَسِّاهُمْ“ (آج ہم ان کو بھلا دیں یعنی چھوڑ دیں گے) کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم ان کو عذاب میں چھوڑ دیں گے۔

۱۳۸: باب اسی کے متعلق

۳۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا“ (یعنی اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی) اور فرمایا کیا تم جانتے

أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يَقْدَمْ خَيْرًا فَيَمْضِي بِهِ إِلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلُهُ وَلَمْ يُسْنَدُوهُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ.

۳۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ التَّمِيمِيُّ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرَأْسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هَذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي الْيَوْمَ أَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ وَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذِهِ الْآيَةَ (فَالْيَوْمَ نُنَسِّاهُمْ) قَالُوا مَعْنَاهُ الْيَوْمَ نَتْرُكُهُمْ فِي الْعَذَابِ.

۱۳۸: بَابُ مِنْهُ

۳۲۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا) قَالَ
 اتَذَرُونَ مَا أَخْبَارَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ
 أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ
 عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ
 كَذَا وَكَذَا قَالَ بِهَذَا أَمَرَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 غَرِيبٌ.

ہو کہ وہ کیا خبریں ہوں گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور
 اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
 قیامت کے دن یہ ہر غلام و باندی کے متعلق گواہی دے گی کہ
 اس نے اس پر کیا کیا اعمال کیے ہیں۔ چنانچہ وہ کہے گی کہ اس
 نے فلاں دن مجھ پر یہ عمل کیا۔ آپؐ نے فرمایا زمین کو اللہ
 تعالیٰ نے اسی کام کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: حساب کے معنی ہیں گننا، یہاں مراد ہے قیامت کے دن بندوں کے اعمال و کردار گننا اور ان کا
 حساب کرنا، اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہے لیکن حساب اس لئے ہو گا تا کہ ان پر حجت قائم ہو اور تمام مخلوق پر روشن ہو جائے کہ دنیا
 میں کس نے کیا کیا؟ اور کون کس درجہ کا آدمی ہے پس قیامت کے دن کا حساب قرآن اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا عقیدہ
 رکھنا واجب ہے۔ قصاص کا معنی بدلہ و مکافات ہیں یعنی جس شخص نے جیسا کیا اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا۔ مطلب حدیث کا یہ ہے
 کہ جب کوئی شخص کسی سخت صورت حال سے دوچار ہوتا اور کسی مشکل میں پڑ جاتا ہے تو دائیں بائیں دیکھنے لگتا ہے پس اس وقت ہر
 بندے کیلئے ایک سخت ترین مرحلہ درپیش ہو گا اس لئے دائیں بائیں دیکھے گا تو نیک و بد اعمال نظر آئیں گے اور سامنے کی طرف آگ
 نظر آئے گی حضور ﷺ نے فرمایا نجات کیلئے نیک اعمال کو ذریعہ بنائے اور صدقہ و خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ
 ہو۔ اس جملہ کے دو معنی ہیں ایک تو مشہور ہے کہ صدقہ کرے دوسرا معنی یہ ہے کہ اپنے آپ کو دوزخ میں جانے سے بچاؤ اور کسی پر ظلم
 و زیادتی نہ کرو اگرچہ وہ ظلم و زیادتی ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کی صورت میں یا اس کے برابر کیوں نہ ہو (۲) پانچ سوالات کی تیاری
 کرنے کے بارہ میں حدیث مبارکہ میں تعلیم دی گئی ہے۔ یہ بھی بتا دیا گیا ہے جس نے لوگوں کے حقوق دینے ہیں وہ مفلس ہے کہ
 کوئی نماز لے جا رہا ہے اور کوئی روزہ اسی طرح دوسری نیکیاں حقوق والے لے جائیں گے اور آدمی خالی ہاتھ کھڑا رہ جائے
 گا کیونکہ حقوق اللہ تو معاف ہو سکتے ہیں لیکن حقوق العباد کو اہل حق ہی معاف کریں۔ تب ہی نجات ہوگی (۳) اللہ تعالیٰ کے دربار
 میں پیشی کے بارہ میں احادیث لائے ہیں مطلب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پیش ہونگے تو اس وقت مجرمین اپنے گناہوں کا اقرار نہیں
 کریں گے اور کہیں گے کہ ہم عذاب کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس آپ ﷺ کے احکام کسی بھی نبی نے نہیں پہنچائے اور
 نہ کسی نے ہمیں بتایا کہ ہمارا کون سا عمل درست اور کون سا عمل درست نہیں۔ دوسری پیشی پر اعتراف کریں گے اور پھر عذر کریں
 گے اور کہیں گے ہم سے غلطی ہوئی تھی اور کوئی کہے گا کہ میں تیری رحمت کی امید پر کوتاہ عمل اور غفلت کا شکار ہو گیا تھا۔ تیسری پیشی
 پر نادمہ اعمال تقسیم کئے جائیں گے نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ اور مجرمین کو بائیں ہاتھ میں دئے جائیں گے۔

۱۴۹: باب صور کے متعلق

۱۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورِ

۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ صور کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ
 ایک سینک ہے جس میں قیامت کے دن پھونک ماری جائے

۳۲۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
 نَاسِلِيمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعَجَلِيِّ عَنْ بَشْرِ بْنِ
 شَغَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ
 أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا

گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راوی اسے سلیمان تمیمی سے نقل کرتے ہیں ہم اسے صرف انہی کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۳۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ اسرائیل نے صور میں منہ لگایا ہوا ہے اور ان کے کان اللہ کے حکم کے منتظر ہیں کہ وہ کب پھونکنے کا حکم دیں اور وہ پھونکیں۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں پر گراں گزری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور بہتر کارساز ہے ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے عطیہ سے بحوالہ ابوسعید مرفوعاً اسی طرح منقول ہے۔

۱۵۰: باب پل صراط کے متعلق

۳۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں کا پل صراط پر یہ شعار ہوگا ”اے رب سلامت رکھ، اے رب سلامت رکھ“۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمن بن اسحق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا: ”میں کروں گا“۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ ﷺ کو پل صراط پر نہ پاؤں۔ آپ نے فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا، میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ہوں تو آپ نے فرمایا پھر حوض کوثر پر دیکھ لینا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۳۲۳: حَدَّثَنَا سُورِيْدُنا عَبْدُ اللَّهِ نا خَالِدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الْقُرُونِ قَدْ التَّقَمَ الْقُرْنُ وَاسْتَمَعَ الْأَذْنَ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفَخُ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدَرَوِي مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ

۳۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۳۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَابِدُلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ أَبُو الْخَطَّابِ نا النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلُبُنِي قَالَ أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أَخْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

۱۵۱: باب شفاعت کے بارے میں

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دستی کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا چونکہ آپ اسے پسند کرتے تھے۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوج نوج کر کھایا۔ پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کیوں؟ اس طرح کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں اس طرح اکٹھا کرے گا کہ انہیں ایک شخص اپنی آواز سنا سکے گا۔ اور وہ انہیں دیکھ سکے گا۔ سورج اس دن لوگوں سے قریب ہوگا۔ لوگ اس قدر غم و کرب میں مبتلا ہوں گے کہ اس کے متحمل نہیں ہو سکیں گے۔ چنانچہ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں کہ ہم لوگ کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کیا تم لوگ کسی شفاعت کرنے والے کو تلاش نہیں کرتے؟ اس پر کچھ لوگ کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کو تلاش کیا جائے چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ آپ ابوالبشر ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور پھر فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ لہذا آج آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھ رہے۔ کیا آپ ہماری مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا جیسا اس سے پہلے کبھی نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اس نے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا پس مجھ سے (بظاہر) حکم عدولی ہوگئی۔ لہذا میں شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے تین مرتبہ فرمایا: تم لوگ کسی اور کی طرف جاؤ۔ ہاں نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے نوح علیہ السلام آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے

۳۲۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَ لِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرَ وَتَذَنُّوْا لِلشَّمْسِ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَتَحَمَّلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ إِلَّا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِأَدَمَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ أَدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا اشْكُورًا إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ إِلَّا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُولُ لَهُمْ نُوحٌ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي نَفْسِي نَفْسِي أَذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

نہیں ہم کس قدر مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کیا آپ ہماری حالت اور مصیبت کا اندازہ نہیں کر رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی اس کے بعد فرمائے گا۔ مجھے ایک دعا دی گئی تھی میں نے اپنی قوم کے لیے ہلاکت کی دعا مانگ کر اس موقع کو ضائع کر دیا۔ مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے آپ اللہ کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش فرمائیں۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ میں نے تین مرتبہ ظاہری واقعہ کے خلاف بات کی۔ (ابوحیان نے وہ باتیں حدیث میں بیان کیں)۔ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنی فکر ہے (نفسی، نفسی) تم لوگ کسی اور کو تلاش کرو۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت اور ہم کلام ہونے کے شرف سے نوازا۔ آج آپ ہماری شفاعت کیجئے۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس تکلیف و کرب میں مبتلا ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میرے رب نے آج وہ غصہ فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ ہی بعد میں فرمائے گا۔ میں نے ایک نفس کو قتل کیا حالانکہ مجھے قتل کا حکم نہ تھا لہذا میں سفارش نہیں کر سکتا۔ (نفسی، نفسی، نفسی) مجھے اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کے کلیم ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مریم علیہ السلام تک پہنچایا تھا اور اللہ کی

أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانٍ فِي الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحَ مَنْهُ وَكَلِمَتِ النَّاسِ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْ هَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْ هَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ فَانْطَلِقْ فَأَتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَخِرُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشْفَعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي

طرف سے ایک جان ہیں پھر آپ نے گود میں ہونے کے باوجود لوگوں سے بات کی۔ ہماری مصیبت کا اندازہ کیجئے اور ہماری شفاعت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب فرمایا جیسا نہ تو اس سے پہلے فرمایا اور نہ اس کے بعد فرمائے گا۔ آپ اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمَضْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجْرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

گے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ تم حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ پس وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں آخری نبی ہیں۔ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العزت سے ہماری شفاعت کیجئے کیونکہ ہم بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں۔ (حضور ﷺ فرماتے ہیں) چنانچہ میں چلوں گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ میری زبان اور دل سے اپنی حمد و ثنا اور تعظیم کے وہ الفاظ جاری کریں گے جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے۔ پھر کہا جائے گا اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا اے رب میں اپنی امت کی نجات اور فلاح کا طلب گار ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد ﷺ آپ کی امت میں سے جن لوگوں پر حساب و کتاب نہیں انہیں جنت کے دائیں جانب کے دروازے سے داخل کر دیجئے اور وہ لوگ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہونے کے مجاز ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جنت کے دروازوں کا فاصلہ اتنا ہے جتنا مکہ مکرمہ اور ”ہجر“ تا مکہ مکرمہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲: بَابُ مِنْهُ

۱۵۲: باب اسی کے متعلق

۳۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے ان افراد کے لیے ہے جنہوں نے کبیرہ گناہ کئے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

۳۲۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَاعَبُدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۲۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔ محمد بن علی کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے محمد جو کبیرہ گناہوں والے نہیں ہوں گے ان سے شفاعت کا کیا تعلق۔ یہ حدیث اس سند سے

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

غریب ہے۔

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۲۹: حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب و عذاب کے جنت میں داخل کرے گا۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کی شاہان شان ہے) سے تین مٹھیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ خِثَابٍ مِّنْ خِثَابِ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۰: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں ایلہاء کے مقام پر ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا میری امت میں سے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کے علاوہ۔ آپؐ نے فرمایا ”ہاں“۔ پھر جب حدیث بیان کرنے والے کھڑے ہوئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ ابن ابی الجذعاء ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ابی جذعاء کا نام عبداللہ ہے۔ ان سے صرف یہی ایک حدیث معروف ہے۔

۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بَائِلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا ابْنُ أَبِي الْجَذَعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَابْنُ أَبِي الْجَذَعَاءِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ.

۳۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک گروہ کی سفارش کریں گے بعض ایک قبیلہ کی بعض ایک جماعت کی اور کچھ لوگ ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۳۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِتَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۳۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے نصف امت جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا تو

۳۳۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي ابْنٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ

میں نے شفاعت کو اختیار کیا اور یہ (شفاعت) ہر اس شخص کیلئے ہے جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ یہ حدیث ابو یلیح نے ایک دوسرے صحابی کے واسطے سے روایت کی اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

الشَّفَاعَةُ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۵۳: باب حوض کوثر کے بارے میں

۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض میں آسمان کے ستاروں کے برابر صراحیاں ہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ
۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ أَبِي حَمْرَةَ ثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مَالِكًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْبَارِيقِ بَعْدَ نُجُومِ السَّمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۳۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر اپنے حوض سے زیادہ پینے والوں (کی تعداد) پر فخر کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک بھی اسے حسن سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں اس میں سمرہ کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نِزَازٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الدَّمَشْقِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةً وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَمُرَةَ وَهُوَ أَصَحُّ.

۱۵۴: باب حوض کوثر کے

برتن کے متعلق

۳۳۵: ابوسلام حبشی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے مجھے بلوایا چنانچہ میں خچر پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچا تو عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ پر خچر کی سواری شاق گزری ہے۔ انہوں نے فرمایا اے ابوسلام میں آپ کو مشقت میں نہیں ڈالتا لیکن میں نے اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ثوبانؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔ میں چاہتا تھا

۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ

أَوَانِي الْحَوْضِ

۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحُبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَمَلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثَ

تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَامٍ ثَبِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدْنِ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءِ مَأْوَةٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا يَفْتَحُ لَهُمُ السُّدُوقُ قَالَ عُمَرُ لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفَتَحْتُ لِي السُّدُوقُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشُعْثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَامٍ الْحُبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ.

۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ نَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا آيَتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ أَحْرَمًا عَلَيْهِ عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَانَ إِلَى آيَلَةَ مَأْوَةٍ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي بَرَّةَ الْأَسْلَمِيِّ وَأَبْنِ عُمَرَ وَخَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ وَالْمُسْتَوْدِدَ بْنَ شَدَّادٍ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

کہ خود آپ سے سنوں۔ ابوسلام نے بیان کیا کہ ثوبانؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرا حوض عدن سے بلقاء کے عمان تک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو اس سے پیئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں جن کے بال گرد آلود اور کپڑے میلے ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں پلے ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور انکیلئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا لیکن میں نے تو ناز و نعمت میں پرورش پانے والیوں سے نکاح کیا اور میرے لئے بند دروازے کھولے گئے۔ میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا۔ یقیناً جب تک میرا سر گرد آلود نہ ہو جائے میں اسے نہیں دھوتا۔ اور اسی طرح اپنے بدن پر لگے ہوئے کپڑے بھی میلے ہونے سے پہلے نہیں دھوتا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور معدان بن ابی طلحہ سے بھی ثوبان کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔ ابوسلام حبشی کا نام مَمْطُور ہے۔

۳۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: حوض کے برتن کس طرح کے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اور ستارے بھی ایسی اندھیری رات کے کہ جس میں بادل بالکل نہ ہوں پھر وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ہیں۔ جس نے اس سے (یعنی حوض کوثر سے) ایک مرتبہ پی لیا اسے پھر پیاس نہیں لگے گی۔ اس کی چوڑائی بھی لمبائی ہی کی طرح ہوگی۔ یعنی عمان سے آیلہ تک۔ اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابوہریرہؓ، ابن عمرؓ، حارثہ بن وہبؓ اور مستورد بن شدادؓ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْضِي كَمَا بَيَّنَّ الْكُوفَةُ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ.

بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

باب : ۱۵۵

باب : ۱۵۵

۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ نَا عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قِيلَ مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ أَرَفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَسِوَى هَؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وَلَدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَاءَهُ أُخْرُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ معراج کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کا ایسے نبی یا نبیوں پر گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی پھر کسی نبی یا نبیوں پر سے گزرے تو ان کے ساتھ ایک جماعت تھی۔ پھر ایسے نبی یا انبیاء پر سے گزر ہوا کہ ان کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک بڑے مجمع کے پاس سے گزرے تو پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم۔ آپ ﷺ سر کو بلند کیجئے اور دیکھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچانک میں نے دیکھا کہ وہ ایک جم غفیر ہے جس نے آسمان کے دونوں جانب کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر کہا گیا یہ آپ ﷺ کی امت ہے اور اس کے علاوہ ستر ہزار آدمی اور ہیں جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ گھر چلے گئے۔ نہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ نے بتایا۔ چنانچہ بعض حضرات کہنے لگے کہ شاید وہ ہم لوگ ہوں جبکہ بعض کا خیال تھا کہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا وہ، وہ لوگ ہیں جو نہ دغمت ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ ہی بدقالی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا: میں ان میں سے ہوں۔ آپ نے

فرمایا ”ہاں“۔ پھر ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں بھی انہی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا أَبُو عَمْرٍانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَيْنَ الصَّلَاةُ

۳۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی جس پر ہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عمل پیرا تھے۔ راوی نے عرض کیا نماز ویسی ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نماز میں وہ کام نہیں کئے جن

کا تمہیں علم ہے (یعنی سستی اور بے پرواہی) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۳۳۹: حضرت اسماء بنت عمیس خنعمیہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو (دوسروں سے) اچھا سمجھا اور تکبر کیا اور بلند و بالا ذات کو بھول گیا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو جابر و ظالم بن گیا اور جبار کو بھول گیا اور وہ بندہ بھی بہت برا ہے جو لہو و لعب میں مشغول ہو کر قبروں اور قبر میں گل سڑ جانے والی ہڈیوں کو بھول گیا۔ اور وہ بندہ بھی برا ہے جس نے سرکشی و نافرمانی کی اور اپنی ابتداء خلقت اور انتہاء کو بھول گیا۔ اسی طرح وہ بندہ بھی برا ہے جس نے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔ وہ بندہ بھی برا ہے جو دین کو شبہات کے ساتھ خلط ملط کرتا ہے اور وہ بندہ برا ہے جس نے حرص کو راہ نما بنالیا اور وہ شخص بھی برا ہے جسے اس کی خواہشات گمراہ کر دیتی ہیں اور وہ بندہ جسے اس کی حرص ذلیل کر دیتی ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔

۳۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کے وقت کھانا کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میوے کھلائیں گے۔ اور جو مومن کسی پیاسے مومن کو پیاس کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی خالص شراب پلائے گا اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور عطیہ سے بھی منقول ہے وہ اسے ابوسعیدؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح اور اشد ہے۔

۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈراوہ پہلی رات چلا اور جو پہلی رات

قَالَ أَوَّلَم تَصْنَعُوا فِي صَلَواتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَاشِمُ بْنُ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ ثَنِي زَيْدُ الْخَنَعَمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسِ الْخَنَعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخِيلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكِبَرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعَ يَقْوَدُهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوَى يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبَ يُذِلُّهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَاعِمَارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْبَتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَا أَبُو الْجَارُودِ الْأَعْمَى وَاسْمُهُ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَاهُ مُؤْمِنًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ مَوْقُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدَنَا وَ أَشْبَهُ.

۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ نَا أَبُو قُرَّةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانَ التَّمِيمِيُّ ثَنِي بُكَيْرٍ

(یعنی اول شب) چلا وہ منزل پر پہنچ گیا۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا سامان (تجارت) بہت مہنگا ہے۔ یہ بھی جان لو کہ وہ سامان جنت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو نصر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۴۲: حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں میں شامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ضرر رساں اشیاء سے بچنے کیلئے بے ضرر چیزوں کو نہ چھوڑے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے پہنچاتے ہیں۔

۳۴۳: حضرت حظلہ اسیدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے دل اسی طرح رہیں جس طرح میرے پاس ہوتے ہیں تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے منقول ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۳۴۴: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک خوشی و شادمانی ہے اور ہر خوشی کیلئے ایک سستی ہے۔ پس جو شخص سیدھا رہا اور اس نے میانہ روی اختیار کی تو میں اس کی (بہتری کی) امید رکھتا ہوں اور اگر اس کی طرف انگلیاں اٹھیں تو تم اس کو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت انس بن مالک بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آدمی کی برائی کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے دین یا دنیا کے بارے میں انگلیاں اٹھیں مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچالے۔

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ

بْنُ فَيْرُوزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَانَ أَذْلَجَ وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ إِلَّا أَنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ غَالِيَةٌ إِلَّا أَنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ.

۳۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ نَا أَبُو النَّضْرِ ثَنِي أَبُو عَقِيلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَقِيلٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ ثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَعَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۴۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَا ظِلَّتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحَتِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۴۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَلْمَانَ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرًّا وَلِكُلِّ شَرٍّ فِتْرَةٌ فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَلَا تَعْدُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ.

۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے ارد گرد کئی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابن آدم ہے اور یہ ارد گرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے ارد گرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں۔ اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور یہ لمبی لکیر اس کی امید ہے یعنی جو مربع سے باہر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بوڑھا ہوتا ہے اور اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال اور طویل زندگی کی حرص۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۷: حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی تخلیق اس صورت میں کی گئی کہ اس کے دونوں جانب ننانوے (۹۹) موتیں ہیں اگر وہ ان سے بچ نکلے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۸: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ اللہ کی یاد میں مشغول ہو جاؤ۔ صور کا وقت آگیا ہے پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی پھونکا جائے گا۔ پھر موت بھی اپنی تختیوں کے ساتھ آن پہنچی ہے۔ ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں آپؐ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں لہذا اس کے لیے کتنا وقت مقرر کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا اپنی عبادت کے وقت کا چوتھا حصہ مقرر کر لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہو کر لو۔ لیکن اگر اس

نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطُّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطًّا فِي وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسْطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُزُوفَةٌ إِنْ نَجَّاهُ هَذَا يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشَبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالْإِلى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مِثْلَهُ إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَآيَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۴۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا قُبَيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقَيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ أَبِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ بِهِ قُلْتُ فَالْبِصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

قُلْتُ فَتَلْتَنِي قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ
قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى
هَمَّكَ وَيُغْفَرَ ذَنْبَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

سے بھی زیادہ کرو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اپنے وظیفے کے پورے وقت میں آپ ﷺ پر درود پڑھا کروں گا۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس سے تمہاری تمام فکریں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۴۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ
أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَرْوَةَ
الْهَمْدَانِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا
يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ
وَلَكِنَّ الْأَسْتَحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ
وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
فَقَدْ اسْتَحْيَى يَعْنِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبَانَ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۳۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اتنی حیا کرو جتنا اس کا حق ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس سے حیا کرتے ہیں: آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن اس کا حق یہ ہے کہ تم اپنے سر اور جو کچھ اس میں ہے اسکی حفاظت کرو (یعنی ناک کان آنکھ وغیرہ) پھر پیٹ اور اس میں جو کچھ اپنے اندر جمع کیا ہوا ہے اسکی حفاظت کرو۔ اور پھر موت اور ہڈیوں کے گل سٹر جانے کو یاد کیا کرو؛ اور جو آخرت کی کامیابی چاہے گا وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا؛ اور جس نے ایسا کیا اس نے اللہ سے حیا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی بواسطہ ابان بن اسحاق، صباح بن محمد کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۳۵۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَرْيَمَ ح وَثْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ
أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيْسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ
اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَمَعْنَى قَوْلِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ يَقُولُ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ فِي
الدُّنْيَا قَبْلَ أَنْ يُحَاسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُرَوَّى عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ
تُحَاسَبُوا وَتَزَيِّنُوا لِلْعَرْضِ الْأَكْبَرِ وَإِنَّمَا يَخْفُ
الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى مَنْ حَاسَبَ نَفْسَهُ فِي

۳۵۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو عبادت میں لگائے اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے جبکہ بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ”مَنْ دَانَ نَفْسَهُ“ کا مطلب حساب قیامت سے پہلے (دنیا ہی میں) نفس کا محاسبہ کرنا ہے؛ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور بڑی پیشی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے دنیا ہی میں اپنا حساب کر لیا۔ میمون بن مہران سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا بندہ اس وقت تک یرہیزگار شمار نہیں ہوتا جب تک اپنے

نفس کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شریک سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھایا اور کہاں سے پہنا۔ (یعنی حلال سے یا حرام سے)

۳۵۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی چیز کو یاد کرتے تو تمہیں اس بات کی فرصت نہ ملتی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ لہذا لذتوں کو قطع کرنے والی موت کو زیادہ یاد کرو کوئی قبر ایسی نہیں جو روزانہ اس طرح نہ پکارتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ پھر جب اس میں کوئی مومن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو وہ اسے مرحبا و اہلا کہہ کر خوش آمدید کہتی ہے۔ پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر جو لوگ چلتے ہیں تو مجھے ان سب میں محبوب تھا۔ اب تجھے میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب تو میرا حسن سلوک دیکھے گا۔ پھر وہ اس کے لیے حدنگاہ تک کشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے خوش آمدید نہیں کہتی بلکہ ”لا مرحبا ولا اہلا“ کہتی ہے پھر کہتی ہے کہ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم سب سے زیادہ مبغوض شخص تھے۔ آج جب تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے تو تم میری بدسلوکی بھی دیکھو گے پھر وہ اسے اس زور سے بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے دکھائیں (یعنی شکنجہ بنا کر) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد اس پر ستر اڑدھے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک زمین پر ایک مرتبہ پھونک مار دے تو اس پر کبھی کوئی چیز نہ اُگے۔ پھر وہ اسے کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے حساب و کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: قبر

الدُّنْيَا وَيُرَوَّى عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا يَكُونُ الْعَبْدُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ كَمَا يُحَاسِبُ شَرِيكَهُ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَلْبَسُهُ.

۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَذْوِيَّةَ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَيْبِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلًّا فَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوَ اكْتَشَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى فَاكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ الْقَوَاتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمُ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا حَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَاذُولَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ فَيَتَسَعُّ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا بَغْضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَاذُولَيْتِكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَى فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَلْتَأَمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهُ سَبْعِينَ تَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتُ شَيْئًا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُنَّهُ وَيَخْدِشُنَّهُ حَتَّى يُفْضِيَ بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ
وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ وَ يُؤْنَسُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسُورَ بْنَ
مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي
غَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ
الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا
صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ
فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ
بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا
يَسُرُّكُمْ قَالُوا مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى
عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ
قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتِنُوا كَمَا تَنَّا فُتِنُوا فَتَهْلِكُكُمْ كَمَا
أَهْلَكْتَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُؤْنَسَ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ
بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي
ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوةٌ فَمَنْ
أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ

۳۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اس کے نشانات دیکھے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۳: حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر بن لوی کے حلیف عمرو بن عوف جنہوں نے جنگ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شرکت کی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بحرین سے کچھ مال لے کر لوٹے۔ جب انصار نے ان کی آمد کا سنا تو فجر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہیں دیکھا تو مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ ابو عبیدہ کی آمد کی خبر تم لوگوں تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا ”جی ہاں“ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو اور تم اس چیز کی امید رکھو جو تمہیں خوش رکھے۔ اللہ کی قسم میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم لوگوں کے لیے بھی پہلے لوگوں کی طرح کشادہ کر دی جائے اور تم اس سے اسی طرح طمع و حرص کرنے لگو جس طرح وہ لوگ کرتے تھے پھر وہ تم لوگوں کو بھی ہلاک کر دے جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۴: حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے دے دیا۔ میں نے تین مرتبہ مانگا اور آپ نے تینوں مرتبہ دیا پھر فرمایا اے حکیم یہ مال ہر اہرا اور میٹھا میٹھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اسے سخاوت نفس سے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جو اسے اپنے نفس کو ذلیل کر کے حاصل کرتا ہے

بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِزُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ بِأَمْعُشَرِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرِزْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي كَعْبٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِرَ لَهُ.

۳۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلَاءُ صَدْرَكَ غِنَى وَأَسَدٌ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ

اس کے لیے برکت نہیں ڈالی جاتی۔ ایسے شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے اور جان لو کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ حکیمؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ کے بعد کبھی کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حکیم کو کچھ دینے کیلئے بلائے تو وہ انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمرؓ نے بھی بلوایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے مسلمانو گواہ رہنا کہ میں حکیم کو مال فنی میں سے اس کا حق پیش کرتا ہوں تو یہ انکار کر دیتے ہیں۔ پھر حکیمؑ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۵۵: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تنگدستی اور تکلیف کی آزمائش میں ڈالے گئے جس پر ہم نے صبر کیا۔ پھر ہمیں وسعت اور خوشی دے کر آزمایا گیا تو ہم صبر نہ کر سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے آخرت کا فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کا دل غنی کر دیتا ہے اور اس کے بکھرے ہوئے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل لونڈی بن کر آتی ہے اور جسے دنیا کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اس کے مجتمع کاموں کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (کامال) بھی اسے اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کیلئے مقدر ہے۔

۳۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تم میری عبادت میں مشغول ہو جاؤ میں تمہارے دل کو بے نیازی سے بھر دوں گا اور محتاجی کو دور کر دوں گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے اور اس کے باوجود میں

مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدِّ فَقْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ اسْمُهُ هُرْمُزٌ۔
تمہارا فقر دور نہیں کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور
ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

خلاصة الباب: شفاعت کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی معافی کی سفارش کرنا چنانچہ حضرت محمد ﷺ قیامت کے دن بارگاہ رب العزت میں گناہ گار اور مجرم بندوں کے گناہوں کے معاف کئے جانے کی درخواست پیش کریں گے اس لئے شفاعت کا لفظ اسی مفہوم کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا قبول ہونا اور اس پر ایمان لانا واجب ہے شفاعت کی مختلف اقسام ہیں سب سے پہلی شفاعت عظمیٰ یہ شفاعت تمام مخلوق کے حق میں ہوگی۔ دوسری وہ قسم ہے جس کے ذریعہ ایک طبقہ کو بغیر حساب کے جنت میں پہنچانا مقصود ہوگا۔ تیسری قسم شفاعت کی وہ ہے جس کے ذریعہ ان لوگوں کو جنت میں پہنچانا مقصود ہوگا جو اپنے جرائم کی سزا بھگتتے کیلئے دوزخ کے حق دار ہوں گے چنانچہ حضور ﷺ ان لوگوں کے حق میں شفاعت کریں گے اور ان کو جنت میں داخل کرائیں گے شفاعت کی اور بھی اقسام ہیں (۲) حوض کا معنی پانی جمع ہونا اور بہنا یہاں مراد وہ حوض ہے جو قیامت کے دن آنحضرت ﷺ کیلئے مخصوص ہوگا اور جس کی صفات و خصوصیات اس باب میں نقل ہونے والی ہیں۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کیلئے دو حوض ہونگے ایک تو میدان حشر میں پل صراط سے پہلے عطا ہوگا اور دوسرا حوض جنت میں ہوگا دونوں کا نام کوثر ہے۔ عربی زبان میں کوثر کا معنی خیر کثیر یعنی بے شمار بھلائیاں اور نعمتیں ہے۔ پھر زیادہ صحیح یہ ہے کہ میدان حشر میں جو حوض عطا ہوگا وہ میزان کے مرحلہ سے پہلے عطا ہوگا پس لوگ اپنی قبروں سے پیاس کی حالت میں اٹھیں گے پہلے حوض پر آئیں گے اس کے بعد میزان یعنی اعمال تو لے جانے کا مرحلہ پیش آئے گا اس طرح میدان حشر میں ہر پیغمبر کا اپنا الگ حوض ہوگا جس پر اس کی امت آئے گی حوض کوثر کی درازی اور اس کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر دراز ہوگا اور مربع ہوگا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ لذیذ سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایمان و اعمال صالحہ اور ہجرت و جہاد سادگی کی وہ قدر ہے جو مال داری کی نہیں۔ اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ تکبر اور دوسروں سے اپنے کو بلند و بالا سمجھنا جابر و ظالم بننا ہے اور جو قبر کو بھول گیا وہ بھی بُرا ہے یہ بھی بیان کیا ہے کہ قبر کیلئے تیاری کرو اس لئے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور لے کر کھڑے ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں لہذا اپنے نفس کا محاسبہ کرو پرہیزگاری حاصل ہوگی۔

۱۵۶: باب

۱۵۶: بَاب

۳۵۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے اسے اپنے دروازے پر ڈال دیا۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ یہ مجھے دنیا کی یاد دلاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پرانی روئی دار چادر تھی اس پر ریشم کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ہم اسے اوڑھا کرتے تھے۔ امام

۳۵۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامٌ سُرْفِيهِ تَمَاثِيلٌ عَلَى بَابِي فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْزِعِيهِ فَإِنَّهُ يَذْكُرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلٌ قَطِيفَةٌ عَلِمَهَا حَرِيرٌ كُنَّا

نَلْبَسُهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۵۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ دِسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمَ حَشْوُهَا لَيْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ هُوَ الْهَمْدَانِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شَرْحِبِيلٍ.

۳۶۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا إِلَّا مُحَمَّدٌ نَمُكُّ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا إِنْ هُوَ إِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَآكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كَيْلِيهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبُثْ أَنْ فَنِي قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَا كَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ شَطْرٌ يَعْنِي شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ.

۳۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَخَفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُودِيتُ فِي

ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس تکیے پر لیٹا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ایک بکری ذبح کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس میں سے کیا باقی ہے؟ میں نے عرض کیا صرف ایک بازو بچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر دستی کے سوا پورا گوشت باقی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

۳۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ گھر میں چولہا نہیں جلا سکتے تھے۔ اس دوران ہماری خوراک پانی اور کھجور ہوتا تھا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۶۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ بچے تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت کھاتے رہے جتنی اللہ کی چاہت تھی۔ پھر میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کا وزن کرو۔ اس نے وزن کیا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور وزن نہ کرتے تو اس سے مدت دراز تک کھاتے رہتے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور شطر کے معنی ہیں کہ کچھ بچے تھے۔

۳۶۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی دوسرے کو نہیں ڈرایا گیا۔ پھر مجھے اتنی تکالیف پہنچائی گئیں جتنی کسی دوسرے کو نہیں پہنچائی گئیں۔ نیز مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں ایسی گزری

۱۔ وہ بکری ذبح کر کے اس کا گوشت اللہ کے راستے میں دے دیا گیا تھا اور صرف دستی کا گوشت باقی تھا لہذا نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں دے دی ہے وہی باقی اور جو ہم نے اپنے لیے رکھ لی ہے وہ فانی ہے۔ (مترجم)

ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے پاس اتنا کھانا بھی نہیں تھا جسے کوئی جگر والا کھائے مگر اتنی چیز جسے بلالؓ کی بغل چھپا لیتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلالؓ مکہ مکرمہ سے (ہجرت کے علاوہ) تشریف لے گئے تو حضرت بلالؓ کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جسے انہوں نے اپنی بغل کے نیچے دبایا ہوا تھا۔

۳۶۴: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا۔ چنانچہ میں نے ایک بد بودار چڑا لیا اور اسے درمیان سے کاٹ کر اپنی گردن میں ڈال لیا اور اپنی کمر کھجور کی ٹہنی سے باندھ لی۔ اس وقت مجھے بہت سخت بھوک لگ رہی تھی۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ ہوتا تو میں کھا لیتا۔ چنانچہ میں کوئی چیز تلاش کر رہا تھا کہ ایک یہودی کو دیکھا جو اپنے باغ میں تھا میں نے دیوار کے سوراخ میں سے جھانکا تو وہ اپنی چرخنی سے پانی دے رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ کیا ہے دیہاتی؟ ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول پانی کھینچو گے؟ میں نے کہا ہاں دروازہ کھولو۔ میں اندر گیا۔ تو اس نے مجھے ڈول دیا۔ میں نے پانی نکالنا شروع کیا۔ وہ مجھے ہر ڈول نکالنے پر ایک کھجور دے دیتا۔ یہاں تک کہ میری مٹھی بھر گئی تو میں نے کہا بس: پھر میں نے کھجوریں کھائیں پھر پانی پیا اور مسجد آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہیں پایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں (یعنی اصحاب صفہ) کو بھوک لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک کھجور دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

اللَّهِ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدٌ وَلَقَدْ آتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَلِبْلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ ابْنُ بِلَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ إِبْطِهِ.

۳۶۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوفًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسْطِي فَحَزَمْتُهُ بِخَوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكْرَةٍ لَهُ فَأَطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالِكُ يَا أَعْرَابِي هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحَ الْبَابَ حَتَّى أَدْخَلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكَلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ كَفَيْتُ أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

نے ہمیں جنگ کے لیے بھیجا۔ اس وقت ہمارے قافلے کی تعداد تین سو تھی۔ سب نے اپنا اپنا توشہ خود اٹھایا ہوا تھا۔ یعنی کم تھا۔ پھر وہ ختم ہونے لگا تو ہم میں سے ہر آدمی کے حصے میں ایک دن کے لیے ایک ہی کھجور آتی۔ ان سے کہا گیا کہ ایک کھجور سے ایک آدمی کا کیا بنتا ہوگا۔ فرمایا جب وہ ایک ملنا بھی بند ہوگئی تو ہمیں اس کی قدر ہوئی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی کو پھینک دیا ہے یعنی وہ کنارے لگی ہوئی ہے چنانچہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک خوب سیر ہو کر کھایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ مصعب بن عمیرؓ داخل ہوئے۔ انکے بدن پر صرف ایک چادر تھی جس پر پوسٹین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو رونے لگے کہ مصعب کل کس ناز و نعم میں تھے اور آج ان کا کیا حال ہے۔ پھر آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ کل اگر تم لوگوں کو اتنی آسودگی میسر ہو جائے کہ صبح ایک جوڑا ہو اور شام کو ایک جوڑا۔ پھر انواع و اقسام کے کھانے کی پلیٹیں تمہارے آگے یکے بعد دیگرے لائی جاتی ہوں نیز تم لوگ اپنے گھروں میں کعبہ کے غلاف کی طرح پردے ڈالنے لگو تو تم لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس دن ہم آج کے مقابلے میں بہت اچھے ہوں گے کیونکہ محنت و مشقت کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے عبادت کے لیے فارغ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ آج اس سے بہتر ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں۔ مالک بن انسؒ اور دوسرے علماء نے ان سے روایات لی ہیں۔ یزید بن زیاد دمشقی جو زہری سے روایت کرتے ہیں ان سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے۔ یزید بن زیاد کوئی سے سفیان، شعبہ، ابن عیینہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَبِي زَادَنَا حَتَّى كَانَتْ كَأَن تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَا حِينَ فَقَدْ هَا فَاتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحَوْبٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۷: حَدَّثَنَا هَذَا نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ نَبِيٍّ طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بِيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الَّذِي رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ كُوفِيُّ رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

۳۶۸: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ
فَرْنَا مَجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ
أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَمَالٍ وَاللَّهِ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَا عَتَمِدُ بِكَدِي عَلَى
الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشَدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ
الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي
يَخْرُجُونَ فِيهِ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ
مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا
لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتُهُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْحَقُّ وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ
وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدْحًا مِنَ
اللَبَنِ قَالَ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ لَكُمْ قِيلَ أَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا هُرَيْرَةَ
قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَدْعُهُمْ وَهُمْ
أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ إِذَا
آتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا
وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَصَابَ مِنْهُمَا وَ
أَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ نَبِيُّ ذَلِكَ وَقُلْتُ مَا هَذَا الْقَدْحُ
بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ
أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ وَقَدْ كُنْتُ
أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكْ بُدْ مِنْ طَاعَةِ
اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ فَاتَّيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوا
عَلَيْهِ فَأَخَذُوا وَمَجَالَسَهُمْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدْحَ
فَاعْطِهِمْ فَأَخَذْتُ الْقَدْحَ فَجَعَلْتُ أَنَا وَلَهُ الرَّجُلُ
فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرُودَهُ فَأَنَا وَلَهُ الْآخِرَ حَتَّى
انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

۳۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ مسلمانوں
کے مہمان تھے۔ کیونکہ ان کا کوئی گھر نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس
مال تھا۔ اس پروردگار کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں بھوک
کی شدت کی وجہ سے اپنا کلیجہ زمین پر ٹیک دیا کرتا تھا اور اپنے پیٹ
پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں راستہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ابو بکرؓ
وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے صرف اس لیے ایک آیت کی
تفسیر پوچھی کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہیں
کیا۔ پھر عمرؓ گزرے تو ان سے بھی اسی طرح سوال کیا وہ بھی چلے
گئے اور مجھے ساتھ نہیں لے گئے۔ پھر ابو قاسمؓ کا گزر ہوا۔ تو
آپؐ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہؓ۔ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ
چلو۔ آپؐ مجھے لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے
اجازت چاہی تو مجھے بھی داخل ہونے کی اجازت دی۔ آپ ﷺ
کو دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا۔ تو پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ عرض
کیا گیا فلاں نے ہدیے میں بھیجا ہے۔ پھر آپ ﷺ مجھ سے
مخاطب ہوئے اور حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ کیونکہ وہ لوگ
مسلمانوں کے مہمان ہیں اور ان کا کوئی گھر بار نہیں۔ چنانچہ
اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ وغیرہ آتا تو اسے انہی کے پاس
بھیج دیا کرتے اور اگر ہدیہ آتا تو انہیں بھی اپنے ساتھ شریک
کرتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مجھے یہ چیز ناگوار گزری کہ
آپؐ ایک پیالہ دودھ کے لیے مجھے اصحاب صفہ کو بلانے کا حکم
دے رہے ہیں۔ ان کے لیے اس ایک پیالہ دودھ کی بھلا کیا حیثیت
ہے۔ پھر مجھے حکم دیں گے کہ اس پیالے کو لے کر باری باری سب
کو بلاؤ۔ لہذا میرے لئے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔ جبکہ مجھے امید تھی
کہ میں اس سے بقدر کفایت پی سکوں گا۔ اور وہ تھا بھی اتنا ہی
لیکن چونکہ اطاعت ضروری تھی لہذا چاروں جا رہا نہیں بلا کر لایا۔ پھر
جب وہ لوگ (اصحاب صفہ) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچے
اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ یہ پیالہ

رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبْ وَيَقُولُ اشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمِيَ وَشَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

پکڑو اور ان کو دیتے جاؤ۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا یہاں تک کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں رکھا پھر سر اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہؓ پیو۔ میں نے پیا۔ پھر فرمایا پیو۔ یہاں تک کہ میں پیتا رہا اور آپؐ یہی فرماتے رہے کہ پیو۔ آخر

میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو دین حق کے ساتھ بھیجا اب اسے پینے کی گنجائش نہیں۔ پھر آپؐ نے پیالہ لیا اور اللہ کی تعریف بیان کرنے بعد بسم اللہ پڑھی اور خود بھی پیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ ثَنِيَّ يَحْيَى الْبُكَاءُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءٌ كَ فَإِنْ أَكْثَرَهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطَوَّلَهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ.

۳۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ڈکار کو ہم سے دور رکھو کیونکہ دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو حنیفہؒ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي جُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَأْتِي لَوْرَانَتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتُ أَنَّ رِيحَ خَارِيجِ الضَّانِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ ثِيَابُهُمُ الصُّوفَ فَكَانَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْمَطَرُ يَجِيءُ مِنْ ثِيَابِهِمْ رِيحُ الضَّانِ.

۳۷۰: حضرت ابو موسیٰؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے اگر تم ہمیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (یعنی عہد نبوی میں) دیکھتے اور کبھی بارش ہو جاتی تو تم کہتے ہمارے جسم کی بو بھیڑ کی بو کی طرح ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے کپڑے چونکہ اونی ہوتے تھے۔ اس لیے جب بارش ہوتی تو ان سے بھیڑ کی سی بو آنے لگتی۔

۳۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّيِّ نَاعِبُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْبِلَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَيْ حُلٍّ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا.

۳۷۱: حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کے پیش نظر (نفس و قیمتی) لباس ترک کیا حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ اہل ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔

۳۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاعِبُ الْفَرُّ بْنِ

۳۷۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: نفقہ پورے کا پورا اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے۔
ہاں البتہ جو عمارت وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے اس میں خیر نہیں۔
یہ حدیث غریب ہے۔ محمد بن حمید نے (راوی کا نام) شیب
بن بشیر (یاء کے ساتھ) بیان کیا ہے۔ جبکہ صحیح نام (بغیر یاء
کے) شیب بن بشر ہے۔

۳۷۳: حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم خواب کی
عیادت کے لیے گئے۔ انہوں نے سات داغ دلوائے
تھے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ میرا مرض طویل ہو گیا ہے۔ اگر
میں نے نبی اکرم ﷺ کو موت کی تمنا کرنے کی ممانعت کرتے
ہوئے نہ سنا ہوتا تو یقیناً میں موت کی آرزو کرتا۔ نیز فرمایا
(حضرت خواب نے) ہر آدمی کو نفقہ پر اجر دیا جاتا ہے مگر یہ کہ وہ
مٹی پر خرچ کرے (یعنی اس پر کوئی اجر نہیں) یہ حدیث صحیح ہے۔

(ف) مٹی پر خرچ کرے یعنی مسکینوں محتاجوں کو نہ کھلائے اور بڑھیا مکان بنائے مطلب یہ کہ لوگ غریب ہوں اور یہ شخص عیش
و عشرت کیلئے عمدہ مکانات بناتا پھرے۔

۳۷۴: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر تعمیر
تمہارے لیے وبال کا باعث ہے۔ پوچھا گیا جس کے بغیر
گزارہ نہ ہو اس کا کیا حکم ہے۔ انہوں نے فرمایا نہ گناہ اور نہ ہی
ثواب۔

۳۷۵: حضرت حصین کہتے ہیں کہ ایک سائل نے ابن عباسؓ
سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم گواہی دیتے
ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس نے عرض کیا
”ہاں“ آپؓ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ حضرت محمد ﷺ
اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ اس نے کہا ”ہاں“ آپؓ نے فرمایا
کیا تم رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا ”ہاں“ پھر
فرمایا کہ تم نے مجھ سے کچھ مانگا ہے اور سائل کا بھی حق ہے لہذا
مجھ پر فرض ہے کہ میں تمہیں کچھ نہ کچھ دوں۔ پھر آپؓ نے اسے
کپڑا عطا فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؓ
ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے وہ اللہ تعالیٰ کی

سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ شَيْبِ
بْنُ بَشِيرٍ وَإِنَّمَا هُوَ شَيْبُ بْنُ بَشِيرٍ.

۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَابًا نَعُوذُ
وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي
وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ لَتَمْنِيَهُ وَقَالَ يُوجِرُ الرَّجُلُ فِي
نَفَقَتِهِ إِلَّا التُّرَابَ أَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ.

۳۷۴: حَدَّثَنَا الْجَارُودُ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ
بِنَاءٍ وَبَالٍ عَلَيْكَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا
أَجْرَ وَلَا وَدَرَ.

۳۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ ثَنِي حُصَيْنٌ
قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لِلْسَائِلِ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَتَصُومُ
رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَأَلْتُ وَلِلْسَائِلِ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ
عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ
كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ مِنْهُ
عَلَيْهِ خِرْقَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا

الْوَجْه.

۳۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِثْتُ فِي النَّاسِ لَا نَظَرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَوْنَةَ وَأَشْرَ كُنُونَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِأَلَا جَرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَادَ عَوْتُمْ اللَّهُ لَهُمْ وَأَتَيْنَتْهُمْ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۳۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْمَدِينِيُّ الْغِفَارِيُّ ثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

حفاظت میں ہوتا ہے جب تک کہ پہننے والے پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی باقی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ۳۷۶: حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ دوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور مشہور ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں۔ جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو میں بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس موقع پر پہلی مرتبہ یہ بات فرمائی کہ اے لوگو! سلام کو رواج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۷۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں (یعنی انصار) ہم نے مال ہوتے ہوئے ان سے زیادہ خرچ کرنے والے اور قلت مال کے باوجود ہمدردی کرنے والے کبھی نہیں دیکھے۔ اس لیے کہ ان لوگوں نے ہمیں محنت و مزدوری سے بچائے رکھا اور ہمیں اپنے عیش و آرام میں بھی شریک کیا یہاں تک کہ ہمیں ڈر ہونے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پورے کا پورا اجر یہی لوگ لے جائیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک تم ان لوگوں کے لیے دعا کرتے اور ان کی تعریف کرتے رہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے والا شکر گزار صبر کرنے والے روزہ دار کے برابر ہے (یعنی ثواب میں)۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷۹: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو ایسے شخص کے متعلق نہ بتاؤں جس پر دوزخ کی آگ حرام اور وہ آگ پر حرام ہے؟ یہ وہ شخص ہے جو اقرباء کیلئے سہولت اور آسانی پیدا کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا خَضَعَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۸۰: حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے پوچھا کہ جب نبی اکرم ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو کیا کرتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا گھر کے کام کاج کرتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو اٹھ کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۱: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَيْدِ التَّغْلِبِيِّ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يَرْمُقْهُ مَا رَكِبَتْهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مصافحہ کرتے اور اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ کھینچتے جب تک سامنے والا خود نہ کھینچتا۔ پھر اس وقت تک اس سے چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ چہرہ نہ پھیرتا۔ اور کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنے بیٹھنے والے کی طرف پاؤں بڑھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۲: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ أَوْ قَالَ يَتَلَجَّلُجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی اپنے لباس میں تکبر کرتے ہوئے نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا۔ پس وہ اب زمین میں قیامت تک دھنسا چلا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۳: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمْ

۳۸۳: حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن متکبرین چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اٹھائے جائیں گے ہر طرف سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی پھر وہ لوگ جہنم کے ایک

قید خانے کی طرف دھکیلے جائیں گے جس کا نام بولس ہے۔ ان پر آگ چھا جائے گی اور انہیں دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے گی جو سڑا ہوا بدبودار کیچڑ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۴: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ وہ جاری کرنے پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نیکیاں ایسی ہیں کہ جو انہیں اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنی حفاظت میں رکھے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔ ضعیف پر زری کرنا، والدین کے ساتھ شفقت سے پیش آنا اور غلام پر احسان کرنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۸۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب بھلے ہوئے ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو تا کہ میں تمہیں دوں، تم سب فقیر ہو مگر یہ کہ میں کسی کو غنی کر دوں لہذا تم لوگ مجھ سے رزق مانگا کرو تا کہ میں تمہیں عطا کروں اسی طرح تم سب گناہگار ہو مگر یہ کہ جسے میں محفوظ رکھوں۔ چنانچہ جو شخص جانتا ہے کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ، مردہ، خشک اور تازہ سب کے سب تقویٰ کی اعلیٰ ترین قدروں پر پہنچ جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں چھڑکے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ تمام کے تمام شقی اور بد بخت ہو جائیں تو

الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سَجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ غُصَّارَةٍ أَهْلِ النَّارِ طِينَةُ الْخَبَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخِيرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۵: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَاعَبِدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ الْمَدِينِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَفَقَ بِالضَّعِيفِ وَ الشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۳۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَا بِسْكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ اتَّقَى قَلْبَ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَا بِسْكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ أَشَقَى قَلْبَ عَبْدٍ

اس سے میری سلطنت و بادشاہت میں چھڑ کے پر کے برابر بھی کمی نہیں آئے گی۔ نیز اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن، انس، زندہ، مردہ تریا خشک سب کے سب ایک زمین پر جمع ہو جائیں اور پھر مجھ سے اپنی اپنی منتہائے آرزو کے متعلق سوال کریں پھر میں ہر سائل کو عطا کر دوں تو بھی میری بادشاہت و سلطنت میں کوئی کمی نہیں آئے گی مگر یہ کہ تم میں سے کوئی سمندر پر سے گزرے تو اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے یعنی اتنی کمی آئے گی جتنا اس سوئی کے ساتھ پانی لگ جائے گا۔ یہ سب اس لیے ہے کہ میں جواد ہوں (جو نہ مانگنے پر خفا ہو جاتا اور بغیر مانگے عطا کرتا ہے) و اجد (جو کبھی فقیر نہیں ہوتا) ہوں اور ماجد (جس کی شرف و عظمت کی کوئی انتہا نہیں) ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ میری عطا اور

مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحْيَكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَاُعْطِيَتْ كُلُّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جِدْتُ أَعْمَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدٍ يُكْرَبُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

عذاب دونوں کلام ہیں اس لیے کہ اگر میں کچھ کرنا چاہتا ہوں تو کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راویوں نے اسے شہر بن حوشب سے وہ معد کرب سے وہ ابو ذر سے اور وہ نبی اکرم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۳۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سات سے بھی زیادہ مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کا کفل نامی ایک شخص کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار دیئے تاکہ وہ اس سے جماع کر سکے۔ چنانچہ جب وہ شخص اس سے یہ فعل (یعنی جماع) کرنے لگا تو وہ رونے اور کانپنے لگی۔ اس نے کہا تم کیوں روتی ہو۔ کیا میں نے تمہارے ساتھ زبردستی کی ہے۔ اس عورت نے کہا نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو اس سے پہلے میں نے نہیں کیا لیکن ضرورت نے مجھے مجبور کیا۔ کفل نے کہا جو کام تم نے کبھی نہیں کیا آج کر رہی ہو۔ جاؤ وہ دینار تمہارے ہیں۔ پھر اس شخص نے کہا اللہ کی قسم میں آج کے بعد کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پھر وہ اسی رات مر گیا تو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور اسے شیبان اور کئی راوی اعمش سے غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض

۳۸۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَابِيْنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْلَمْ أَسْمِعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّاهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكَ قَالَتْ لَا وَلَكِنَّهُ عَمِلَ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَمَا فَعَلْتِهِ إِذْ هَبِي فَهِيَ لَكَ وَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَعْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ الْكِفْلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شَيْبَانٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَرَفَعُوهُ

اعمش سے مرفوعاً بھی نقل کرتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش یہی حدیث اعمش سے نقل کرتے ہوئے اس میں غلطی کرتے ہیں۔ اور کہا کہ عبداللہ بن عبداللہ نے بواسطہ سعید بن جبیر، حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے اور یہ غیر محفوظ ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی کوئی ہے اور اس کی دادی حضرت علی بن ابی طالبؓ کی لونڈی تھیں۔ عبداللہ بن عبداللہ رازی سے عبیدہ ضعی، حجاج بن ارطاہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۸۸: حارث بن سدید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور دوسری نبی اکرم ﷺ سے نقل کی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں وہ اس پر گر پڑے گا اور بدکار اپنے گناہ کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی ہوئی ہو، اس نے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی۔ (یہ عبداللہ کا قول تھا جبکہ دوسری حدیث یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تم میں سے کسی ایک کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خطرناک چٹیل میدان میں ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری ہو جس پر اس کا سامان کھانا پانی اور ضرورت کی اشیاء رکھی ہوں پس وہ گرم ہو جائے اور وہ شخص اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے موت آنے لگے تو کہے میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سے میری سواری گرم ہوئی تاکہ وہاں ہی مروں۔ جب وہ اپنے مقام پر لوٹ کر آئے تو اس پر نیند طاری ہو جائے۔ جب اسکی آنکھ کھلتی ہے تو اسکی اونٹنی اس کے سر پر کھڑی ہو اور کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، نعمان بن بشیرؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام ابن آدم (انسان) خطا کار ہیں اور ان میں سب سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس

رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيُّ هُوَ كُوفِيٌّ وَكَانَتْ جَدَّتُهُ سُرَيَّةَ لَعْلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عُبَيْدَةَ الضُّبِّيَّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ.

۳۸۸: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذَبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَصْلَحَهَا فَخَرَجَ فِي طَلِبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ إِرْجِعْ إِلَى مَكَانِ الَّذِي أَضَلَّتْهَا فِيهِ فَأَمُوتَ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَآنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَزِيدُ بْنُ حَبَابٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ

حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں کہ علی بن مسعدہ، قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

الْخَطَّائِينَ التَّوَابُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ.

۱۵۷ : بَابُ

۱۵۷ : بَابُ

۳۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے مہمان کی عزت کرنی چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ، شرح کعفی عدوی سے بھی روایات منقول ہیں۔ شرح کعفی عدوی کا نام خویلید بن عمرو ہے۔

۳۹۱: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۹۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَانْسٍ وَأَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۳۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۵۸ : بَابُ

۱۵۸ : بَابُ

۳۹۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔

۳۹۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى.

۳۹۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو گناہ پر عیب لگایا تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گناہ ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ خالد معدان نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خالد معدان سے منقول ہے کہ انہوں نے ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

۳۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدِيُّ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا أَمِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَخَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَرَوَى عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّهُ أَدْرَكَ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سے ملاقات کی۔

باب : ۱۵۹

باب : ۱۵۹

۳۹۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدِيُّ أَنِّي نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ح وَثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا أُمِّيَّةُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَطْهَرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ وَيَتَلَيَّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَكْحُولٌ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ وَيَقَالُ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ وَمَكْحُولُ الشَّامِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَبْدًا فَاعْتَقَ وَمَكْحُولُ الْأَزْدِيُّ بَصْرِيُّ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَيُرْوَى عَنْهُ عُمَارَةُ ابْنُ زَادَانَ .

۳۹۴: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تمہیں اس میں مبتلا کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ مکحول نے وائلہ بن اسقع، انس بن مالک اور ابو ہند داری سے احادیث سنی ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ان تین شخصوں کے علاوہ ان کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔ مکحول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے وہ غلام تھے پھر انہیں آزاد کیا گیا۔ مکحول از دی بصری نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور عمارہ بن زاذان نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَطِيَّةٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ مَكْحُولًا يُسْأَلُ فَيَقُولُ نَدَانُمُ .

۳۹۵: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تميم سے انہوں نے عطیہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے کئی مرتبہ لوگوں کے مسئلہ پوچھنے پر جواب میں مکحول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے علم نہیں۔

باب : ۱۶۰

باب : ۱۶۰

۳۹۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجِبْتُ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَإِنِّي لِي كَذَّاءٌ وَكَذَّاهُذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ کسی کا عیب بیان کروں اگرچہ اس کے بدلے مجھے یہ یہ ملے یعنی دنیا کا مال۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلًا وَإِنِّي لِي كَذَّاءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ

۳۹۷: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ کسی کا تذکرہ کروں اگرچہ مجھے اس کے بدلے میں یہ یہ فائدہ حاصل ہو (یعنی دنیا کا مال)۔ اُم المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: صفیہ ایک ایسی عورت ہے جو پستہ قدم ہے (حضرت عائشہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) آپ نے فرمایا تم

نے اپنی باتوں میں ایسی بات ملائی ہے کہ اگر سمندر کے پانی کے ساتھ ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر ہو جائے۔

باب: ۱۶۱

۳۹۸: یحییٰ بن وثاب ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسلمان جو دوسرے مسلمانوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو الگ تھلگ رہتا ہے اور لوگوں کی تکالیف و مصائب پر صبر نہیں کرتا۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ شعبہ کے خیال میں اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس کی عداوت سے بچو کیونکہ یہ تباہ کن چیز ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے اور ”سُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ“ کا مطلب بغض و عداوت ہے اور ”حَالِقَةُ“ کے معنی ”دین کو مونڈنے والی“ کے ہیں۔

۴۰۰: حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو روزے نماز اور صدقے سے افضل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا آپس میں محبت اور میل جول اس لیے کہ آپس کا بغض تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا آپس کی پھوٹ موٹ دیتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ تو دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (یعنی انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی ہے)

۴۰۱: حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

امْرَأَةً وَقَالَتْ بِيَدِهَا هَكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتَ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمْ يَزَجْ.

باب: ۱۶۱

۳۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى إِذَا هُمْ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ كَانَ شُعْبَةُ يَرَى أَنَّهُ ابْنُ عُمَرَ.

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْزَمِيُّ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسُوءُ ذَاتِ الْبَيْنِ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ وَقَوْلُهُ الْحَالِقَةُ أَنَّهَا تَحْلِقُ الدِّينَ.

۴۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فُسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ.

۴۰۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

فرمایا: تم لوگوں میں پہلی امتوں، الامرض گھس آیا ہے اور وہ حسد اور بغض ہے جو تباہی کی طرف لے جاتا ہے (موٹھ دیتا ہے) میرا یہ مطلب نہیں کہ بالوں کو موٹھ دیتا ہے بلکہ وہ دین کو موٹھ دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت سے نہ رہو گے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تم لوگوں میں محبت کو دوام بخشنے؟ وہ یہ کہ تم آپس میں سلام کو رواج دو۔

باب: ۱۶۲

۴۰۲: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغاوت اور قطع رحمی ایسے گناہ ہیں کہ کوئی گناہ دنیا اور آخرت دونوں میں ان سے زیادہ عذاب کے لائق نہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صابر و شاکر لکھ دے گا اور جس میں نہیں ہوں گی اسے صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔ ایک یہ کہ دین کے معاملات میں اپنے سے بہتر کو دیکھے اور اس کی پیروی کرنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے اس پر فضیلت دی ہے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ شاکر اور صابر لکھ دیتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دینی معاملات میں اپنے سے کم تر کی طرف دیکھے اور دنیاوی معاملات میں اپنے سے بڑے لوگوں کی طرف دیکھے اور جو کچھ اسے نہیں ملا اس پر افسوس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر لوگوں میں نہیں لکھتے۔

۴۰۴: ہم سے روایت کی موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن

مہدی عن حرب بن شداد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن یعیش بن الولید أن مولی للزبیر حدثه أن الزبیر بن العوام حدثه أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذب الیکم داء الأمم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا أقول تحلیق الشجر ولكن تحلیق الدین والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنة حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا أفلا أنبیکم بما یثبت ذلک لکم أفشوا السلام بینکم۔

باب: ۱۶۲

۴۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُنَا فِيهِ لَمْ يَكُتَبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسْفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكُتَبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

۴۰۴: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ نَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ نَا

اسحق سے انہوں نے عبد اللہ سے وہ ثنی بن صباح سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے اسی کی طرح مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ سوید نے اپنی روایت میں عمرو بن شعیب کے بعد ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

۴۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھو اس لیے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب: ۱۶۳

۴۰۶: حضرت ابو عثمان، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حنظلہ اسیدی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ابوبکرؓ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا: حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا: اے ابوبکرؓ حنظلہ منافق ہو گیا۔ اس لیے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں لیکن جب ہم آپ کی مجلس سے لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے۔ چلو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلہ تجھے کیا ہوا۔ عرض کیا۔ میں منافق ہو گیا یا رسول اللہ ﷺ: کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے

عَبْدُ اللَّهِ نَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَمْ يَذْكُرْ سُؤْيِدٌ عَنْ أَبِيهِ فِي حَدِيثِهِ.

۴۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظَرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب: ۱۶۳

۴۰۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ نَا سَيَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسِيدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَا بَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافِسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا كَذَلِكَ أَنْطَلِقُ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ طَلَقْنَا فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَا فَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكُرُ نَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافِسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۷: حضرت انسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ (سواری پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں وہ یہ کہ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھو وہ تجھے محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد طلب کرو تو صرف اسی سے مدد طلب کرو اور جان لو کہ اگر پوری امت اس بات پر متفق ہو جائے کہ تمہیں کسی چیز میں فائدہ پہنچائیں تو بھی وہ صرف اتنا ہی فائدہ پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر تمہیں نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھ دیا۔ اس لیے کہ قلم اٹھا دیئے گے اور صحیفہ خشک ہو چکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا اونٹنی کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باندھو اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں یحییٰ بن سعید نے فرمایا میرے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے

تَدُوْمُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَقُوْمُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافِحَتُكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لَا خِيَةَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَالِيْتُ بَنَ سَعْدٍ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ قَيْسِ الْحَجَّاجِ قَالَ وَثْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَالِيْتُ بَنَ سَعْدٍ ثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ إِنِّي أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ إِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظَكَ إِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجُفَّتِ الصُّحُفُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اأَعْقِلْهَا وَاتَّوَكَّلْ أَوْ أَطْلِقْهَا وَاتَّوَكَّلْ قَالَ اأَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ

غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے پہنچاتے ہیں۔ عمرو بن اُمیہ ضمزی سے بھی اس کے ہم معنی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۴۱۰: ابو حوراء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؑ سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث یاد کی ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول یاد رکھا ہے کہ ایسی چیز جو تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر لو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، اس لیے کہ سچ سکون ہے اور جھوٹ شک و شبہ ہے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شبان ہے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ محمد بن جعفر سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۴۱۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی کثرت عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا جبکہ دوسرے شخص کے شبہات سے بچنے کا تذکرہ کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عبادت (اس دوسرے شخص کی) پرہیزگاری کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حلال کھانا سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس زمانے میں تو ایسے لوگ بہت ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی یہ بات ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم اسے صرف اسی سند سے یعنی اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۴۱۳: ہم سے روایت کی عباس بن محمد نے انہوں نے یحییٰ

غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أُمَيَّةِ الضَّمَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۴۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ نَا شُعْبَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَا يُرِيكَ إِلَى مَا لَا يُرِيكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَئِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيَّةٌ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْحَوَرَاءِ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ بُرَيْدٍ نَحْوَهُ.

۴۱۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخَرَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُبَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُنْكَدِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَادَةً وَاجْتِهَادًا وَذَكَرَا خَيْرَ بَرَّةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْدَلُ بِالرَّعَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۱۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَابْنُ زُرْعَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا قَبِيصَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ الصِّيرْفِيِّ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بِوَأْتِئِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ قَالَ فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ نَعْرِفُهُ

۴۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي

بُسْغِيرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ هِلَالِ بْنِ مِقْلَاصٍ نَحْوَ حَدِيثٍ قَبِيضَةٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ -
سے انہوں نے اسرائیل سے اور وہ ہلال بن مقلاص سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۴۱۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يَزِيدَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مِمُّونَ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ وَ أَحَبَّ لِلَّهِ وَابْتَغَضَ لِلَّهِ وَأَنكَحَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ -
۴۱۴: حضرت سہل بن معاذ جہنیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کو کچھ دیا، اللہ کیلئے کسی کو کچھ نہ دیا، اللہ ہی کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے (کسی سے) دشمنی کی۔ اور اللہ ہی کے لیے نکاح کیا، اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔ یہ حدیث منکر ہے۔

خلاصۃ الباب : (۱) تصویروں والے کپڑے اور پردے لگانا مکروہ و حرام ہیں (۲) جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دیا وہ باقی ہے (۳) نبی کریم ﷺ پر بھی تنگی اور آپ پر بے شمار مصائب آلام آئے ہیں ایک تو مشرکین نے بہت ستایا دوسرے معیشت کی تنگی جیسا کہ احادیث باب سے واضح ہے (۴) حدیث باب میں یہ بھی ہے کہ جو بندہ اسباب کے ہوتے ہوئے گناہ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں (۴) مہمان کا اکرام کرنا ایمان کی علامت ہے۔

ابواب صفۃ الجنۃ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنت کی صفات کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۶۴: باب جنت کے درختوں کی صفات کے متعلق

۴۱۵: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایسے درخت ہیں کہ کوئی سوار اگر اس کے سایہ میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہوگا ”الْظِّلُّ الْمَمْدُودُ“ پھیلے ہوئے سائے سے یہی مراد ہے۔ (جو قرآن پاک میں مذکور ہے)

۴۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔

یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۱۶۵: باب جنت اور اس کی نعمتوں کے متعلق

۴۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم اور دنیا سے بیزار ہوتے ہیں اور ہم آخرت والوں سے ہوتے ہیں لیکن جب آپ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور گھر والوں سے مانوس اور اولاد سے ملتے جلتے ہیں تو

۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

۴۱۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّائِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ.

۴۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ الْفَرَاتِ الْقَزَّازُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَمَزَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ زِيَادِ الطَّائِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَفَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهَدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَانْسَنَّا أَهْلِيَنَا وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكُرْنَا

ہمارے دل بدل جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا! اگر تم اسی حالت میں رہو جس طرح میرے پاس سے جاتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہاری ملاقات کریں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ضرور ایک نئی مخلوق لے آئے گا کہ وہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ آپ نے فرمایا پانی سے۔ میں نے پوچھا جنت کس چیز سے بنی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک اینٹ سونے کی۔ اس کا گارا نہایت خوشبودار مشک ہے۔ اس کے کنکر موتی اور یاقوت (سے) ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا نعمتوں میں رہے گا اور کبھی مایوس نہ ہوگا۔ ہمیشہ اس میں رہے گا اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر جنتیوں کے کپڑے کبھی پرانے نہیں ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ عادل حاکم، روزہ دار جب افطار کرتا ہے اور مظلوم کی بددعا۔ چنانچہ جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اس کے لیے آسمانوں

أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى خَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تَذُنُّوا لَجَاءَ اللَّهُ بِخُلُقٍ جَدِيدٍ كَيْ يَذُنُّوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلُقُ الْخَلْقِ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَنَاهَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاءُهَا اللَّوْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْئَسُ وَلَا يَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ إِلَّا مَامُ الْعَادِلِ وَالصَّائِمِ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَا تُصْرِنَكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِي وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑی دیر بعد ہی کروں۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور میرے نزدیک یہ غیر متصل ہے۔ ابو ہریرہؓ سے یہی حدیث دوسری سند سے منقول ہے۔

۱۶۶: باب جنت کے بالا خانوں کے متعلق

۴۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے کمرے ہوں گے جن کا اندرونی منظر باہر سے اور بیرونی منظر اندر سے نظر آئے گا۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا وہ کس کے لیے ہوں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس کے لیے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اللہ کے لیے نماز پڑھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین عبد الرحمن بن

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

۴۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مَسْهَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اسحق کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ کوئی ہیں جبکہ عبدالرحمن بن اسحق قرشی مدنی ہیں اور وہ اثبت ہیں۔

۴۲۰: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں دو باغ ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے، چاندی کے ہیں۔ دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کے ہیں۔ پھر اہل جنت اور رویت باری تعالیٰ میں ایک اس کی کبریائی کی چادر کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں ہوگی جو کہ جنت عدن میں اس کے چہرہ مبارک پر ہوگی۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ جنت میں ایک ایسا خیمہ بھی ہوگا جو ساٹھ میل چوڑے موتی سے تراشا ہوا ہوگا۔ اس کے ایک کونے والے دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھ سکیں گے (اور) انکے پاس ایمان والے آتے جاتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے۔ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے بارے میں امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ ان کا نام مشہور نہیں اور ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔

۱۶۷: باب جنت کے درجات کے متعلق

۴۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر درجے کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۲۲: حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، حج کیا، (راوی کہتے ہیں) مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں تو اس کا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے خواہ وہ ہجرت کرے یا جہاں پیدا ہوا ہو وہیں رہے۔ معاذؓ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو عمل کرنے کیلئے چھوڑ دو کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں

إِسْحَاقُ هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ كُوفِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ مَدَنِيٌّ وَهُوَ اثْبَتٌ مِنْ هَذَا.

۴۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اِنْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اِنْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكِبَرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ ذُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَعْرِفُ اسْمَهُ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ.

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ

۴۲۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَا نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ أَلْتَبَّى وَلَدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أَخْبَرُ بِهَذَا النَّاسَ فَقَالَ

ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان اور جنت الفردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ اور درمیان میں ہے۔ اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے۔ جنت کی نہریں بھی اسی سے نکلتی ہیں۔ لہذا اگر تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ یہ حدیث ہشام بن سعد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ ہشام بن سعد، زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے اور وہ معاذ بن جبلؓ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عطاء کی معاذ بن جبلؓ سے ملاقات نہیں ہوئی وہ ان سے کافی مدت پہلے انتقال کر گئے تھے ان کا انتقال خلافت عمرؓ میں ہوا۔

۴۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے۔ جنت الفردوس سب سے اوپر والا درجہ ہے۔ جنت کی چاروں نہریں اسی سے نکلتی ہیں اور اسکے اوپر عرش ہے۔ لہذا اگر تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو۔ احمد بن منیع بھی یزید بن ہارون سے وہ ہمام سے اور وہ زید بن اسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۴۲۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک میں تمام جہان کے لوگ اکٹھے ہو جائیں تب بھی وہ وسیع ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۸: باب جنت کی عورتوں کے متعلق

۴۲۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر جوڑے میں سے بھی نظر آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کی ہڈی کا گودا بھی دکھائی دے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "كَانَتْهُنَّ إِلَى الْقُبُورِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ هَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَطَاءٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَمُعَاذٌ قَدِيمُ الْمَوْتِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ.

۴۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ نَحْوَهُ.

۴۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي أَحَدِهِنَّ لَوْ سَعَتْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا فَرُورَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ نَا عِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى

يُرَى مُخْهًا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (كَانَهُنَّ
الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ) فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدَّ
خَلَّتْ فِيهِ سِلْكَا تُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأَرَيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ حَدَّثَنَا
هَنَادُ نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ
عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۲۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
حَدِيثِ عَبِيدَةَ بْنِ حُمَيْدٍ وَهَكَذَا رَوَى جَرِيرٌ وَغَيْرُ
وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۴۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ
مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ
عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ
مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مَخَّ
سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۲۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبِيدَةُ بْنُ
مُوسَى نَا شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلَ
زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
الثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ
لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً
يَبْدُو مَخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ

وَالْمَرْجَانُ “ (یعنی گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں) اور
یاقوت ایک پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو گے اور پتھر
کو صاف کرو گے تو وہ دھاگا تمہیں اس کے اندر دکھائی دے گا۔
ہناد بھی عبیدہ سے وہ عطاء سے وہ عمرو بن ميمون سے وہ عبد اللہ
بن مسعود سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث
نقل کرتے ہیں۔

۴۲۶: ہناد، ابوالاحوص سے وہ عطاء بن سائب سے وہ عمرو بن
ميمون سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود سے اسی کے ہم معنی حدیث
نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع اور اس سے زیادہ صحیح ہے۔
جریر اور کئی راوی بھی اسے عطاء بن سائب سے غیر مرفوع ہی
نقل کرتے ہیں۔

۴۲۷: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن جنت میں پہلے داخل ہونے والے گروہ کے
چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جبکہ
دوسرے گروہ کے چہروں کی چمک آسمان کے سب سے زیادہ
چمکدار ستارے کی سی ہوگی۔ ان میں ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی
اور ہر بیوی ستر جوڑے پہنے ہوئے ہوگی اور اس کی پنڈلی کا گودا
ان جوڑوں میں سے بھی نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۸: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے
ہیں کہ جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کی صورتیں
چودھویں رات کے چاند کی سی ہوں گی جبکہ دوسرے گروہ کی
آسمان کے بہترین ستارے کی سی (یعنی ان کی چمک ان کے
مشابہ ہوگی) ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں ہوں گی اور
ہر عورت پر ستر جوڑے ہوں گے جن میں سے اس کی پنڈلی کی
بڈی کا گودا ان میں سے نظر آئے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹: باب اہل جنت کے جماع کے بارے میں

۴۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مومن کو جنت میں جماع کی اتنی

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْقَطَّانِ.

۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ رُمْرَةٍ تَلُجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ انْتَبَهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ وَرَشْحُهُمْ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مَخُ سَوْفَهُمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۳۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقَلُّ ظَفَرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَجُرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَ قَبْدًا أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ

اتنی قوت دی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ اس کی طاقت رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی۔ اس باب میں حضرت زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ہم اسے بواسطہ قتادہ حضرت انسؓ سے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۷۰: باب اہل جنت کی صفت کے متعلق

۴۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے وہ لوگ نہ تھوکیں گے نہ ناک سکیں گے اور نہ ہی انہیں حاجت کا تقاضا ہوگا۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے اور کنگھیاں سونے چاندی کی جبکہ انگھٹیاں عود سے ہیں۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور پھر ہر شخص کے لیے دو بیویاں ہوں گی جو اتنی حسین ہوں گی کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا تک گوشت کے اوپر سے نظر آئے گا۔ انکے درمیان نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ان کے دلوں میں بغض۔ نیز انکے دل ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے جو صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۳۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اگر جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن سے بھی کم مقدار دنیا میں ظاہر کر دی جائے تو آسمان وزمین کے کناروں تک ہر چیز روشن ہو جائے۔ اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص دنیا میں جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو سورج کی روشنی اس طرح ماند پڑ جائے جس طرح ستاروں کی روشنی سورج کی روشنی سے ماندھ پڑ جاتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی سند سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن ایوب یہی حدیث یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے اسے

مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۱۷۱: باب اہل جنت کے لباس کے متعلق

۴۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کے بدن اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی، ان کی جوانی ختم نہ ہوگی اور ان کے کپڑے بھی کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۳۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وَفُورٌ مَرْفُوعٌ“ کے بارے میں فرمایا انکی بلندی اتنی ہے جتنی زمین و آسمان کے درمیان مسافت ہے یعنی وہ پانچ سو برس کا راستہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشیدین بن سعد کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔ بعض علماء نے اس حدیث کو تشریح میں فرمایا کہ درجات (جنت کے فرش) کا صاف اور دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے۔

۱۷۲: باب جنت کے پیموں کے متعلق

۴۳۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا سوار اس کی شاخوں کے سائے میں سو سال چل سکتا ہے۔ (فرمایا) اس کے سائے میں سو سوار آرام کر سکتے ہیں۔ نیکی کو شک ہے۔ اس کے پتے سونے کے اور پھل مٹھوں کے برابر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۳: باب جنت کے پرندوں کے متعلق

۴۳۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کوثر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں عطا کی ہے۔ وہ دودھ

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مُرَوَّدٌ كَحُلِيِّ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۴۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِشِدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُورٌ مَرْفُوعٌ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشِيدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَاهُ أَنَّ الْفُرْشَ فِي الدَّرَجَاتِ وَبَيْنَ الدَّرَجَاتِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .

۱۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثَمَارِ الْجَنَّةِ

۴۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يَسِيرُ الرَّكَبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةُ سَنَةٍ أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيَى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَانَ ثَمَرُهَا الْقِلَاقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

۴۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔ اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی طرح ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یہ تو بڑی نعمت میں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا انہیں کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت میں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم، ابن شہاب زہری کے بھتیجے ہیں۔

۱۷۴: باب جنت کے گھوڑوں کے متعلق

۴۳۶: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا تو تم اس میں سرخ یا قوت کے جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہو گے وہ تمہیں لے کر جنت میں جہاں چاہو گے اڑا کر لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں ایک دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ: کیا جنت میں اونٹ ہوں گے۔ آپؐ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو پہلے کو دیا تھا بلکہ فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں لے جائے تو جو کچھ تمہارا جی چاہے گا اور جس سے تمہاری آنکھیں محفوظ ہوں گی تمہیں وہی کچھ ملے گا۔

۴۳۷: سوید، عبد اللہ بن مبارک سے وہ سفیان سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبد الرحمن بن باسط سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور یہ مسعودی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۴۳۸: حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں بھی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جنت میں داخل ہو گے تو تمہیں ایسا گھوڑا دیا جائے گا جو یا قوت کا ہوگا اور اس کے دو پر ہوں گے۔ تم اس پر سواری کرو گے اور جہاں چاہو گے گھومتے پھرو گے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسی

وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَغْنَى فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هَذِهِ لَنَا عِمَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتَهَا أَنْعَمُ مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ.

۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتَةَ حُمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَاقَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنَّ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ.

۴۳۷. حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْمَسْعُودِيِّ.

۴۳۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ أَتَيْتُ بِفَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتَةَ لَهُ جَنَّا حَانَ فُحِمِلَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَبَكَ حَيْثُ شِئْتَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ

سند سے جانتے ہیں۔ ابوسوزہ، ابویوب کے بھیجتے ہیں۔ انہیں یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ یہ ابویوب سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے جن کا کوئی متابع نہیں۔

۱۷۵: باب جنتیوں کی عمر کے متعلق

۴۳۹: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم اور چہرے پر بال نہیں ہوں گے۔ ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور ان کی عمر تیس یا تینتیس برس تک ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض قتادہ کے ساتھی اسے قتادہ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۶: باب جنت کی کتنی صفیں ہوں گی؟

۴۴۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی (۸۰) اس امت اور چالیس باقی امتوں کی ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو علقمہ بن مرثد بھی سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے اسے متصل بیان کیا یعنی سلیمان بن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن سنان کے واسطے سے محارب بن دثار کی حدیث حسن ہے۔ ابوسنان کا نام ضرار بن مہرہ ہے۔ ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں۔ ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور وہ قسملی ہیں۔

۴۴۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تقریباً چالیس افراد ایک قصبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم

بِالْقَوِي وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ جِدًّا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُورَةَ هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرَوِي مَنَا كِيرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ لَا يَتَابِعُ عَلَيْهَا.

۱۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا أَمْرَدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ رَوَوْا هَذَا عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يُسْنِدُوهُ.

۱۷۶: بَاب مَا جَاءَ فِي كَمِّ صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۴۴۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ حَسَنٌ وَأَبُو سِنَانٍ اسْمُهُ ضَرَّارُ بْنُ مُرَّةَ وَابُو سِنَانِ الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ بَصْرِيُّ وَأَبُو سِنَانِ الشَّامِيُّ اسْمُهُ عَيْسَى بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْقَسْمَلِيُّ.

۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ فَقَالَ
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ
فِي الشَّرْكِ إِلَّا كَمَا لَشَعْرَةَ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ
الْأَسْوَدِ أَوْ كَمَا لَشَعْرَةَ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

اہل جنت کا چوتھا حصہ ہونا پسند کرتے ہو عرض کیا ہاں یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم
جنتیوں کا تیسرا حصہ ہونا پسند کرتے ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ
ﷺ نے فرمایا کیا تم اہل جنت کا نصف حصہ ہونا پسند کرتے ہو
اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے اور تم
لوگ تو ۱۰ میں مشرکین کی بہ نسبت اس طرح ہو جیسے کالے بیل
کی کھال پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی کھال پر ایک کالا
بال۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین
اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے۔

۱۷۷: باب جنت کے دروازوں کے متعلق

۴۴۲: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس دروازے سے میری امت
جنت میں داخل ہوگی اس کی چوڑائی اتنی ہوگی کہ ایک تیز رفتار
سوار اس میں تین روز تک چلتا رہے لیکن اس کے باوجود داخل
ہوتے وقت دباؤ اتنا بڑھے گا کہ قریب ہوگا کہ ان کے بازو اتر
جائیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس
حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں اسے نہیں
جانتا۔ خالد بن ابوبکر، سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے بہت سی
منکر احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۴۴۲: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ نَامِعُنُ
بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ
مَسِيرَةُ الرَّائِبِ الْمَجُودِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لِيُضْغَطُونَ
عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادَ مِنْهُمْ تَزُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَ
قَالَ لِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَنَاكِيرُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ.

۱۷۸: باب جنت کے بازار کے متعلق

۴۴۳: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ سے ملاقات کی۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا میں
اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہم دونوں کو جنت کے بازار
میں اکٹھا کرے۔ حضرت سعید بن مسیب نے پوچھا کیا اس میں
بازار ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ”ہاں“ مجھے رسول اللہ
ﷺ نے بتایا کہ جنتی جب بازاروں میں داخل ہوں گے تو اپنے
اعمال کی فضیلت کے مطابق اس میں اتریں گے پھر دنیاوی جمعہ
کے دن کے برابر وقت میں آواز دی جائے گی تو یہ لوگ اپنے رب

۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ نَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي الْعَشِيرِينَ نَا الْأَوْزَاعِيُّ
ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا
هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ
نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ
يُؤَدَّنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا

فَيُزَوَّرُونَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُرُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِّن نُورٍ وَمَنَابِرُ مِّن لُّوْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِّن يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِّن زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِّن ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِّن فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ وَمَا فِيهَا مِّنْ أَذْنَى عَلَى كُتُبَانَ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَّجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضِرُهُ اللَّهُ مُحَاضِرَةٌ حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمًا قُلْتُ كَذَاوَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتِكَ هَذِهِ فَيَنِمُّ هُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتُهُمْ سَحَابَةٌ مِّن فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيِّبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبَّنَا قَوْمُوا إِلَيَّ مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اسْتَهَيْتُمْ فَنَاتِي سَوْفًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَأُ نِكَةٌ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيَحْمِلُ إِلَيْنَا مَا اسْتَهَيْتُمْ لَيْسَ بِيَاعٍ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيَقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ فَمَا يَنْقُصِي أَحَدٌ حَدِيثَهُ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَاحِدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نُنْصَرِفُ إِلَى مَا زِلْنَا فَيَتَلَقَّانَا أَرْوَاجُنَا فَيَقْلُنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتُ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا

کی زیارت کریں گے۔ انکلیے اس کا عرش ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ باغاتِ جنت میں سے کسی ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ جنتیوں کیلئے منبر بچھائے جائیں گے جو نور، موتی، یاقوت، زمرد، سونے اور چاندی کے ہوں گے۔ اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی (اگرچہ ان میں کوئی ادنیٰ نہیں ہوگا) بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر ہوگا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ سکیں گے کہ کوئی ان سے اعلیٰ منبروں پر بھی ہے (تاکہ وہ غمگین نہ ہوں) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اللہ رب العزت کو دیکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ”ہاں“ کیا تم لوگوں کو سورج یا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی زحمت یا تردد ہوتا ہے۔ ہم نے کہا ”نہیں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح تم لوگ اپنے رب کو دیکھنے میں زحمت و تردد میں مبتلا نہیں ہو گے۔ بلکہ اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جو بالمشافہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی سے کہیں گے۔ اے فلاں بن فلاں تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن اس طرح کہا تھا اور اسے اس کے بعض گناہ یاد دلائیں گے۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ کیا آپ نے مجھے معاف نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں۔ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو تم اس منزل پر پہنچے ہو۔ اس دوران ان لوگوں کو ایک بدلی ڈھانپ لے گئی اور ان پر ایسی خوشبو کی بارش کرے گی کہ انہوں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگھی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اٹھو اور میری کرامتوں (انعامات) کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لئے رکھے ہیں اور جو چاہو لے لو۔ پھر ہم لوگ اس بازار کی طرف جائیں گے۔ فرشتوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہوگا۔ اور اس میں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں نہ کبھی کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال گزرا۔ چنانچہ ہمیں ہر وہ چیز عطا کی جائے گی۔ جس کی ہم خواہش کریں گے۔ وہاں خرید و فروخت نہیں ہوگی۔ پھر وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات

فَارْقُنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَ
يَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.
ملاقات کرے گا۔ حالانکہ ان میں سے کوئی بھی کم درجے والا

نہیں ہوگا تو اسے اس کا لباس پسند آئے گا۔ ابھی اس کی بات پوری بھی نہیں ہوگی کہ اس کے بدن پر اس سے بھی بہتر لباس ظاہر
ہو جائے گا۔ یہ اس لیے ہوگا کہ وہاں کسی کا غمگین ہونا جنت کی شان کے خلاف ہے۔ پھر ہم اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو جائیں
گے۔ وہاں جب ہماری اپنی بیویوں سے ملاقات ہوگی تو وہ کہیں گی۔ ”مَرْحَبًا وَأَهْلًا“ تم پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر لوٹے
ہو۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب جَبَّار کی مجلس میں بیٹھ کر آرہے ہیں۔ لہذا اسی حسن و جمال کے مستحق ہیں۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنِيعٍ وَهَنَادٌ قَالَا نَأْبُو مُعَاوِيَةَ
ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَسُوقًا مَا فِيهَا شَرَى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةَ دَخَلَ فِيهَا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.
۴۴۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہوگا
جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی البتہ اس میں عورتوں اور
مردوں کی تصویریں ہوں گی جو جسے پسند کرے گا اسی کی طرح
ہو جائیگا۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۹: بَابُ رُؤْيَى بَارِي تَعَالَى

۴۴۵: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم
نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے چاند کی
طرف دیکھا جو کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا تم لوگ اپنے
پروردگار کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور اسے اسی طرح دیکھ سکو
گے جیسے یہ چاند دیکھ رہے ہو یعنی اسے دیکھنے میں بالکل زحمت
نہیں اٹھانی پڑے گی۔ لہذا اگر ہو سکے تو طلوع آفتاب اور غروب
آفتاب سے پہلے کی نمازیں (یعنی فجر اور عصر) ضرور پڑھا کرو۔
پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ“ یعنی تم
اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے
بھی اور بعد بھی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَى الرَّبِّ

۴۴۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ
إِنَّكُمْ سَتُعَرِّضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا
الْقَمَرَ لَا تُصَامُونَ فِي رُؤْيَاهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا
تُغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ
قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ.

۴۴۶: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ
نے اللہ تعالیٰ کے قول ”جن لوگوں نے نیکی کی ان کیلئے بھائی

۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٌ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُنْذِرْ خَلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوا بَلَى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا أَسْنَدُهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَرَفَعَهُ وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ.

۴۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَزَوْجَاتِهِ وَنَعِيمِهِ وَخِدْمِهِ وَسُرُورِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَ يَوْمِئِذٍ نَاصِرَةً إِلَى رَبِّهَا نَاصِرَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَرٍّ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۴۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثنا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةً

ہے۔“ کے بارے میں فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وعدہ ہے وہ کہیں گے ”کیا اس نے ہمارے چہرے روشن نہ کئے؟ اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہ کیا۔“ وہ (فرشتے) کہیں گے۔ ہاں کیوں نہیں۔ پھر پر وہ ہٹایا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم انہیں اس کی طرف دیکھنے سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔ (یعنی دیدار الہی سے بہتر)۔ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے۔ سلیمان بن مغیرہ اسے ثابت بنانی سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۴۴۷: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، نعمتوں، خدمتگاروں اور تختوں کو ایک ہزار برس کی مسافت تک دیکھے گا۔ ان میں سے سب سے زیادہ اکرام والا وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھے گا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاصِرَةٌ“ (اس روز بہت سے چہرے بارونق ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھیں گے) یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل ہی سے منقول ہے۔ اسرائیل، ثوبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الملک بن ابی جریر بھی ثوبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں پھر عبید اللہ اشجعی، سفیان سے وہ ثوبیر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ابو کریم محمد بن علاء، عبید اللہ اشجعی سے وہ سفیان سے وہ ثوبیر سے وہ مجاہد سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مانند غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۴۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو چودہویں کا چاند یا سورج دیکھنے میں کوئی دشواری پیش

آتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عنقریب اپنے رب کو اسی طرح دیکھ سکو گے جس طرح تم چودہویں کا چاند دیکھ سکتے ہو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی راوی اسے اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی اعمش سے وہ ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مرفوعاً مروی ہے اور وہ بھی صحیح حدیث ہے۔

۱۸۰: باب

۴۴۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ کہیں گے اے رب ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم راضی ہوئے۔ وہ کہیں گے ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں حالانکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اس سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی افضل چیز دوں گا۔ وہ عرض کریں گے یا اللہ اس سے بہتر اور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہیں اپنی رضا مندی عطا کر دی۔ اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱: باب اس بارے میں کہ اہل جنت بالا خانوں

سے ایک دوسرے کا نظارہ کریں گے

۴۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت اپنے اپنے درجات کے مطابق بالا خانوں

الْبُدْرِ وَتُضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَاهُ سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَيْضًا.

۱۸۰: بَاب

۴۴۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَقُولُ لَا هَلِ الْجَنَّةُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَنَعْدُ بِكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ تَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَآيُ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَجَلٌ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ

الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

۴۵۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

میں سے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح مشرق
ستارے کو یا مغرب میں رُبوب کے رے کو یا طلوع
ہونے والے تارے کو دیکھتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ کیا وہ انبیاء ہوں گے۔ فرمایا ہاں کیوں نہیں اور اس ذات
کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ بھی ہوں
گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انہوں نے
تمام رسولوں کی تصدیق کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۲: باب اس بارے میں کہ جنتی اور دوزخی

ہمیشہ ہمیشہ وہیں رہیں گے

۴۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا پھر
ان کی طرف دیکھ کر فرمائے گا کہ ہر شخص اپنے معبود کے ساتھ
کیوں نہیں آتا۔ چنانچہ صلیب والوں کے لیے صلیب کی
صورت بن جائے گی، بت پرستوں کے لیے بتوں کی تصاویر اور
آتش پرستوں کیلئے آگ کی شکل بن جائے گی۔ پھر وہ تمام لوگ
اپنے معبودوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر مسلمان باقی رہ
جائیں گے تو ان کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم لوگ ان
کے پیچھے کیوں نہیں گئے۔ وہ عرض کریں گے اے رب ہم تجھ ہی
سے پناہ کے طلب گار ہیں۔ ہمارا رب تو اللہ ہے لہذا ہماری جگہ
یہی ہے یہاں تک کہ ہم اپنے رب کو دیکھ لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ
انہیں حکم دیں گے۔ انہیں ثابت قدم کریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ چودھویں کا چاند
دیکھتے ہوئے شک میں مبتلا ہوئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا
نہیں۔ آپ نے فرمایا اسی طرح عنقریب تم لوگ اپنے رب کو
(یقین کامل) کے ساتھ دیکھو گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ
چھپیں گے اور پھر ظاہر ہو کر انہیں اپنے متعلق بتائیں گے اور
فرمائیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں لہذا میرے ساتھ چلو۔

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ
أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَسْرَاءُ وَنَ فِي الْغُرَفِ كَمَا يَتَرَاوُنَ
الْكُوكَبُ الشَّرْقِيُّ وَالْكُوكَبُ الْغَرْبِيُّ الْغَارِبُ فِي
الْأَفْقِ أَوِ الطَّالِعِ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ هَذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

۴۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ
النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ
رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتَّبِعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا
يَعْبُدُونَ فَيَمَثِلُ لَصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ
التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا
كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ
الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا
حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُنَبِّئُهُمْ قَالُوا وَهَلْ
نَرَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ تِلْكَ السَّاعَةُ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ
يَطَّلِعُ فَيَعْرِفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي
فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلُ
جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلَامٌ سَلَامٌ
وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيَطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ هَلِ
امْتَلَأَتْ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ

چنانچہ سب مسلمان کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط رکھ دیا جائے گا۔ پھر اس پر سے ایک گروہ عمدہ گھوڑوں اور ایک (گروہ) عمدہ اونٹ کی طرح گزر جائے گا۔ وہ لوگ اس موقع پر یہ کہیں گے ”سَلِّمْ سَلِّمْ“ یعنی سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ پھر دوزخی باقی رہ جائیں گے چنانچہ ایک فوج اس میں ڈالی جائے گی اور پوچھا جائے گا کیا تو بھر گئی۔ وہ عرض کرے گی۔ کچھ اور ہے۔ پھر ایک اور فوج ڈال کر پوچھا جائے گا تو بھی اس کا یہی جواب ہوگا۔ یہاں تک کہ سب کے ڈالے جانے پر بھی یہی جواب دے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا قدم رکھ دے گا جس سے وہ (یعنی جہنم) سمٹ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ بس۔ وہ کہے گی بس، بس۔ پھر جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل کر دیے جائیں گے تو موت کو کھینچ کر لایا جائے

گا اور دونوں کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر اہل جنت کو بلایا جائے گا تو وہ لوگ ڈرتے ہوئے دیکھیں گے اور دوزخیوں کو پکارا جائے گا تو وہ خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید شفاعت ہو لیکن ان سب سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے جانتے ہو۔ وہ سب کہیں گے جی ہاں یہ موت ہے جو ہم پر مسلط تھی۔ چنانچہ اسے لٹایا جائے گا اور اسی دیوار پر ذبح کر دیا جائیگا۔ پھر کہا جائیگا اے جنت والو اب تم ہمیشہ جنت میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے دوزخ والو تم ہمیشہ جہنم میں رہو گے اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۵۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ وہ سب اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مر جاتے اور اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مر جاتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ سے بہت سی احادیث منقول ہیں جن میں دیدار الہی کا ذکر ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قدم اور اس جیسی دوسری باتوں کے بارے میں سفیان ثوری، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، ابن مبارک اور کئی وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ ان کا ذکر جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ان

فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأَتْ فَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ حَتَّى إِذَا أَوْعَبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمَنُ قَدَمَهُ فِيهَا وَارْزَوْا بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطُّ قَالَتْ قَطُّ قَطُّ فَإِذَا أَذْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أَتَى بِالْمَوْتِ مُلَبَّيًّا فَيُوقِفُ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطْلَعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَلَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ هُوَ لَا وَهُوَ لَا قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكَلَّ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّورِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۵۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَتَى بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقِفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَايَاتٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ هَذَا أَمَّا يُذَكِّرُ فِيهِ أَمْرُ الزُّوْيَةِ أَنَّ النَّاسَ يَرَوْنَ رَبَّهُمْ وَذَكَرُوا الْقَدَمَ وَمَا أَشَبَّ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَالْمَذْهَبُ فِي هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

وَوَكَيْعٌ وَغَيْرُهُمْ أَنَّهُمْ رَوَوْا هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَقَالُوا تَرَوْنِي هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَتُؤْمِنُونَ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنْ يُرَوَّاهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كَمَا جَاءَتْ وَيُؤْمِنُونَ بِهَا وَلَا تَفْسَرُ وَلَا يُتَوَهَّمُ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ وَهَذَا أَمْرُ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِي اخْتَارَهُ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فِي الْحَدِيثِ فَيَعْرِفُهُمْ نَفْسَهُ يَعْنِي يَتَجَلَّى لَهُمْ.

۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

۴۵۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ صَحِيحٌ.

۴۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَهَا هَلْهَا فِيهَا قَالَ فَجَاءَهَا فَانْظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهَا هَلْهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَبَهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا مَا أَعَدَدْتُ لَهَا هَلْهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ أَذْهَبُ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَهَا هَلْهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَبَهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ

احادیث کو روایت کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ البتہ ان کی کیفیت کے بارے میں بات نہ کی جائے۔ محدثین نے بھی یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ ہم ان سب چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح یہ مذکور ہیں۔ ان کی تفسیر نہیں کی جاتی نہ ہی وہم کیا جاتا ہے اور اسی طرح ان کی کیفیت بھی نہیں پوچھی جاتی اور یہ بات کہ وہ ان کو پہچان کر آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پر اپنی تجلی ظاہر کرے گا۔

۱۸۳: باب اس بارے میں کہ جنت شدائد سے

جبکہ جہنم خواہشات سے پر ہے

۴۵۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تکلیفوں اور مشقتوں کے ساتھ گھیری گئی ہے جبکہ دوزخ کا احاطہ شہوات نے کیا ہوا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

۴۵۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ بنائی تو جبرائیل علیہ السلام کو جنت اور اس میں موجود چیزیں دیکھنے کے لیے بھیجا۔ وہ گئے اور دیکھ کر واپس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم جو بھی اس کے متعلق سنے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے تکلیفوں سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے لیے بھیجا۔ وہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اب دوزخ اور اس میں موجود عذاب کو دیکھو۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے پر چڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ واپس آئے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم اس کا حال سننے کے بعد کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے شہوات سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل کو بھیجا۔ اس

مرتبہ وہ لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی شخص نجات نہ پاسکے گا اور اس (یعنی جہنم) میں داخل ہو جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴: باب جنت اور دوزخ کے درمیان

تکرار کے متعلق

۴۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی دوزخ سے تکرار ہوئی تو جنت نے کہا: مجھ میں ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے۔ دوزخ نے کہا: مجھ میں ظالم اور متکبر داخل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو میں جس سے انتقام لینا چاہتا ہوں تمہارے ذریعے سے لیتا ہوں۔ پھر جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہو میں تمہارے ذریعے جس پر چاہتا ہوں رحم کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵: باب ادنیٰ درجے کے جنتی کے لیے

انعامات کے متعلق

۴۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ادنیٰ جنتی وہ ہے جس کے اسی ہزار خادم اور بہتر (۷۲) بیویاں ہوں گی۔ اس کے لیے موتی، یاقوت اور زمرود سے اتنا بڑا خیمہ نصب کیا جائے گا جتنا کہ صنعاء اور جابہ کے درمیان فاصلہ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے ہر شخص کی عمر تیس سال کر دی جائے گی۔ خواہ موت کے وقت وہ اس سے زیادہ کا ہوا کم ہو۔ یہی حال دوزخیوں کا بھی ہوگا۔ پھر اسی سند سے منقول ہے کہ انکے (یعنی جنتیوں کے) سروں پر ایسے تاج ہوں گے جن کا ادنیٰ سے ادنیٰ موتی بھی مشرق و مغرب روشن کر دے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشید بن سعد کی

فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَاجِ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۴۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنَحَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلْنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلْنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَنْتِ قَمِيءُ بَكٍ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بَكٍ مِمَّنْ شِئْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا لِأَدْنَى أَهْلِ

الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

۴۵۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَارِ شَدِيدٍ بَنُ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو بَنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةُ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتَنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لَوْلُؤٍ وَزَبَرُ جَدٍ وَيَا قُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التَّيْجَانَ أَنَّ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتَضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هَذَا حَدِيثٌ

روایت سے جانتے ہیں۔

۳۵۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مومن جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو صرف ایک گھڑی میں حمل، پیدائش اور اس کی عمر اس جنتی کی خواہش کے مطابق ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جنت میں صرف جماع ہوگا اولاد نہیں۔ طاؤس، مجاہد اور ابراہیم نخعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاری، اتحق بن ابراہیم کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو ایک گھڑی میں وہ جس طرح چاہے گا ہو جائے گا۔ لیکن وہ آرزو نہیں کرے گا۔ پھر امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابورزین عقیلی سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔ انہیں بکر بن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

۱۸۶: باب حوروں کی گفتگو کے متعلق

۳۵۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں حوریں جمع ہوتی ہیں اور اپنی ایسی آواز بلند کرتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی اور وہ کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ ہم ناز و نعم میں رہنے والی ہیں کبھی کسی چیز کی محتاج نہیں ہوتیں۔ ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ان سے ناراض نہیں ہوتیں۔ خوش بخت ہے وہ جو ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علیؓ غریب ہے۔

۱۸۷: باب جنت کی نہروں کے متعلق

۳۵۹: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں

غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدَيْنِ بْنِ سَعْدٍ.
۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسَنَّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْجَنَّةِ جَمَاعٌ وَلَا يَكُونُ وَلَدٌ هَكَذَا يُرْوَى عَنْ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي رَزِينِ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا وَلَدٌ وَأَبُو الصَّدِيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ بِكْرُ بْنُ قَيْسٍ.

۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ الْحُورِ الْعَيْنِ

۳۵۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعْ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقْلُنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتِ فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَأُ وَنَحْنُ الرَّاغِبَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَانْسٍ حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقُّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَكِيمٌ بَنُ مُعَاوِيَةَ هُوَ وَالِدُ بَهْرٍ.

۴۶۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَنْحُوصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ هَكَذَا رَوَى يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلَهُ.

۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبَانِ الْمِسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَوْمٌ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَعَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْيَقْظَانَ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَمِيرٍ وَيُقَالُ ابْنُ قَيْسٍ.

۴۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا قَالَ أَرَاهُ عَنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ

پانی، شہد، دودھ اور شراب کے سمندر ہیں پھر ان میں سے نہریں نکل رہی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ بہر کے والد ہیں۔

۴۶۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگی۔ جنت اس کے لیے دعا کرنے لگتی ہے کہ اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگے۔ دوزخ اس کے لیے دعا کرتی ہے کہ اے اللہ اسے دوزخ سے پناہ دے۔ یہ حدیث یونس نے بھی ابوالحاق سے اسی طرح نقل کی ہے۔ وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ابوالحاق سے برید بن ابی مریم کے حوالے سے حضرت انسؓ ہی کا قول منقول ہے۔

۴۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ نے قیامت کے دن کا بھی تذکرہ کیا) ان پر پہلے اور بعد والے سب رشک کر رہے ہوں گے (۱) موزن جو پانچوں نمازوں کے لیے اذان دیتا ہے۔ (۲) امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں (۳) ایسا غلام جو اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان ثوری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابویقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے۔ انہیں ابن قیس بھی کہا جاتا ہے۔

۴۶۲: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے محبت رکھتا ہے۔ (۱) جو شخص رات کو کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھے۔ (۲) ایسا شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے (کہ یہ بھی فرمایا کہ) اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ (۳) وہ شخص جس نے اپنے لشکر

الْعَدُوَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ
مَا رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ
حِرَاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ كَثِيرُ
الْعَلَطِ.

۴۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ
بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْفَرَّاثُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ فَمَنْ
حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۴۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا
عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا
أَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
قَالَا لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ
الْمُعْتَمِرِ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ
زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ
فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ
وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ
رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ
وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا إِلَيْتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ
النُّومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ
يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوَّاءُ يَا بَنِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ
الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ
وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ

کے ساتھیوں کے شکست کھانے کے بعد دشمن کا اکیلے مقابلہ
کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس سند سے غیر محفوظ ہے۔ صحیح
روایت وہ ہے جو شعبہ وغیرہ منصور سے وہ ربیع بن خراش سے
وہ زید بن ظبیان سے وہ ابو ذر سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل
کرتے ہیں۔ ابو بکر بن عیاش بہت غلطیاں کرتے ہیں۔

۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے
فرات ایک سونے کے خزانے کو منکشف کرے گا۔ تم میں سے
جو اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ یہ حدیث صحیح
ہے۔

۴۶۴: ابو سعید اشج، عقبہ بن خالد سے وہ عبید اللہ بن عمر سے
وہ ابو زناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم
ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس میں
یہ ہے کہ عنقریب دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ
ظاہر ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۴۶۵: حضرت ابو ذرؓ نبی اکرم ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ
تین شخصوں سے اللہ رب العزت محبت اور تین سے بغض رکھتے
ہیں۔ جن سے محبت کرتے ہیں ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو
کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے خدا کے لیے کچھ مانگتا ہے۔ نہ
کہ قرابتداری کے لیے جو اس شخص اور اس قوم کے درمیان
ہوتی ہے لیکن وہ لوگ اسے کچھ نہیں دیتے۔ پھر انہی میں سے کوئی
شخص الگ جا کر اسے اس طریقے سے دیتا ہے کہ اللہ اور اس
سائل کے علاوہ اسے کوئی شخص نہیں جانتا۔ وہ دینے والا شخص اللہ
کے نزدیک محبوب ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی جماعت کے ساتھ
رات کو چلتا ہے یہاں تک کہ انہیں نیند کے مقابلے کی تمام
چیزوں میں نیند پیاری ہو جاتی ہے اور وہ لوگ سر رکھ کر سو جاتے
ہیں لیکن وہ شخص کھڑا ہو کر اللہ کے حضور گر گڑا تا ہے۔ اور اس کی
کتاب (قرآن) کی آیات کی تلاوت کرنے لگتا ہے۔ تیسرا وہ

الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ
نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى شَيْبَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ نَحْوَهُ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ
عِيَّاشٍ۔

شخص جو کسی لشکر میں ہوتا ہے اور اس لشکر کو دشمن کے مقابلے میں
ٹکست ہو جاتی ہے لیکن وہ شخص سینہ سپر ہو کر دشمن کا مقابلہ کرتا
ہے۔ تاکہ یا تو قتل ہو جائے یا پھر فتح کر کے لوٹے (یہ تھے وہ
تین جن سے اللہ محبت کرتا ہے) اب ان تین کا تذکرہ آتا ہے
جن سے اللہ نفرت کرتا ہے وہ یہ ہیں۔ بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور
ظالم غنی۔ محمود بن غیلان، نصر بن شمیل سے اور وہ شعبہ سے اسی کی
مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شیبان بھی منصور سے اسی طرح نقل
کرتے ہیں۔ یہ ابو بکر بن عیاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب : ”جنت“ کے معنی ہیں باغ، بہشت اصل میں ڈھانپنے کے معنی میں آتا ہے بہشت کو جنت اسی
اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ وہاں گھنے درخت اور باغات ہیں جو ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپائے ہوئے ہیں جنت کی ہر چیز بہت ہی
عمدہ ہے جس کی ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کے گارا نہایت خوشبودار مشک کی۔ اس کی مٹی زعفران اور کنکر موتی اور
یا قوت کے ہوں گے اس کی دوسری چیزیں کتنی عمدہ ہوں گی۔ حاصل یہ کہ وہاں کے جو اولیٰ مناظر ہوں گے اور وہاں نظر افروز شکلیں
اور صورتیں دکھائی دیں گی ان جیسے مناظر اور صورتیں اس دنیا میں نہ دیکھی گئی نہ کبھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح وہاں کی آوازوں
میں جو مٹھاس، نغمگی اور دلکشی ہوگی ایسی میٹھی، نغمہ ریز اور دلکش آوازیں اس دنیا میں آج تک نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کبھی سنی
جاسکتی ہیں اور ایسی ہی وہاں جو خاطر مدارت، جو نعمتیں اور لذتیں حاصل ہوں گی ان کا تصور بھی اس دنیا میں آج تک کسی انسان کے
دل میں نہیں آیا اور نہ کبھی اس کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ جنت کی نعمتوں کے بارہ میں احادیث بہت واضح ہیں جنتی مرد و عورتیں
چودھویں رات کے چاند کی طرح خوبصورت ہوں گے اور کچھ ستاروں کی سی چمک والے ہوں گے نہ غم نہ فکر غیر محدود زندگی خوشی و
مسرت کے ساتھ رہیں گے اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا پروانہ بھی عطا کریں گے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس
صفیں ہوں گی جن میں سے اتنی اس امت کی اور چالیس باقی امتوں کی ہوں گی یعنی سب سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
امتی جنت میں جائیں گے۔

ابواب صفۃ جہنم

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جہنم کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۸۸: باب جہنم کے متعلق

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

۴۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن جہنم کو اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ عبداللہ بن عبد الرحمن اور ثوری کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۴۶۷: عبد الرحمن بن حمید، عبد الملک اور ابو عامر عقدی سے وہ سفیان سے اور وہ علاء سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ بھی مرفوع نہیں۔

۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا دوکان ہوں گے جن سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی۔ وہ کہے گی مجھے تین آدمیوں کو نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱) سرکش ظالم (۲) مشرک (۳) تصویریں بنانے والا (مصور) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۹: باب جہنم کی گہرائی کے متعلق

۴۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالثَّوْرِيُّ لَا يَرْفَعُهُ.

۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ وَ أَبُو عَامِرٍ الْعَقْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ لَمْ يَرْفَعُهُ.

۴۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُشْقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ بَكَلٍ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَبَكَلٍ مِنْ دَعَامَعَ اللَّهِ إِلَهَا الْآخَرُونَ بِالصُّورِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

۴۶۹: حضرت حسن کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزو ان نے ہمارے اس منبر یعنی بصرہ کے منبر پر آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا: اگر جہنم کے کنارے سے ایک بڑا پتھر

۴۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مَنبَرِنَا هَذَا

پھینکا جائے اور ستر برس تک نیچے گرتا رہے تب بھی وہ اس کی گہرائی تک نہیں پہنچے گا۔ پھر عقبہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا کہ جہنم کو بکثرت یاد کرو اس لیے کہ اس کی گرمی بہت شدید، اس کی گہرائی انتہائی بعید اور اس کے کوڑے حدید (لوہے) کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں کہ حسن نے عقبہ بن غزوٰان سے کوئی حدیث سنی ہو کیونکہ وہ بصرہ، حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں آئے تھے اور حسن، حضرت عمرؓ کی خلافت ختم ہونے سے صرف دو سال پہلے پیدا ہوئے۔

۴۷۰: حضرت ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جہنم میں ایک آگ کا پہاڑ ہے جس کا نام صعود ہے۔ کافر اس پر ستر سال میں چڑھے گا اور پھر اتنی ہی مدت میں گرتا رہے گا۔ اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۹۰: باب اس بارے میں کہ اہل جہنم

کے اعضاء بڑے بڑے ہونگے

۴۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی طرح، اس کی ران بیضاء پہاڑ کی طرح اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن تک کی مسافت ہوگی ”مِثْلُ الرَّبْدَةِ“ یعنی مدینہ اور ربذہ کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے جبکہ بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم، اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عزاہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَنُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفْضِي إِلَى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَكْثَرُوا ذِكْرَ النَّارِ فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ وَإِنْ قَعَرَهَا بَعِيدٌ وَإِنْ مَقَامُهَا حَدِيدٌ لَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَإِنَّمَا قَدِمَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَوُلِدَ الْحَسَنُ لِسِتَيْنِ بَقِيَّتًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ.

۴۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّغُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوِي فِيهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ.

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي

عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارٍ ثَنِي جَدِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَارٍ وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أَحَدٍ وَفَخْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الرَّبْدَةِ قَوْلُهُ مِثْلُ الرَّبْدَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبْدَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ فَصِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ ضَرَسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةِ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۴۷۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يَزِيدٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک یا دو فرسخ تک گھسیٹے گا لوگ اسے (اپنے پاؤں تلے) روندیں گے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ فضل بن یزید کوئی سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں اور ابو مخارق غیر مشہور ہیں۔

۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہے۔ اس کی داڑھ احد (پہاڑ) کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلے جتنی ہے۔

یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱: باب دوزخیوں کے مشروبات کے متعلق

۴۷۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”کالمہل“ کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگی اور جب دوزخی (اسے پینے کے لیے) منہ کے قریب لے جائے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ اس حدیث کو ہم صرف رشید بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گرم پانی ان (دوزخیوں) کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہوگا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہی ”الصہر“ (گل جانا) ہے اور پھر وہ ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا۔ ابن حجر کا نام عبد الرحمن بن حجر مصری ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۷۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وَيُسْقَى“ (ترجمہ۔ اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا جسے وہ (یعنی جہنمی) گھونٹ گھونٹ پیئے گا) کے

عَنْ أَبِي الْمَخَارِقِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفُرْسَخَ وَالْفُرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْفَضْلُ بْنُ يَزِيدَ كُوفِيٌّ قَدَرَوِيٌّ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَأَبُو الْمَخَارِقِ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

۴۷۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ غِلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَأَنَّ ضَرْسَهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

۴۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَدِيدٌ بَنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشْدِينَ بَنِ سَعْدٍ وَرَشْدِينَ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۴۷۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي حُجَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُثُ مَافِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ وَابْنُ حُجَيْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُجَيْرَةَ الْمِصْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۴۷۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ

وَيُسْقَى مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرُبُ إِلَى فِيهِ
فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أَدْنَى مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ
رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ
يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ
أَمْعَاءَهُمْ وَيَقُولُ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِي الْوُجُوهُ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا) هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ وَلَا يَعْرِفُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ إِلَّا
فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ لَهُ أَخٌ قَدْ سَمِعَ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْتُهُ قَدْ سَمِعَتْ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ
الَّذِي رَوَى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ
لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ أَخَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ.

بارے میں فرمایا جب اسے اس کے منہ کے نزدیک کیا جائے گا تو
وہ اسے ناپسند کرے گا۔ جب اور قریب کیا جائے گا تو اس کا منہ اس
سے بھٹن جائیگا اور اس کے سر کی کھال اس میں گر پڑے گی اور
جب وہ اسے پئے گا تو اس کی آنتیں کٹ کر دُور سے نکل جائیں
گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا“ (یعنی
جہنمیوں کو) گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔
پھر فرمایا ”وَيَقُولُ وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا“ (یعنی اگر وہ لوگ فریاد
کریں گے تو انہیں تیل کی تلچھٹ کی مانند پانی دیا جائے گا جو ان
کے چہروں کو بھون دے گا۔ کتنی بری ہے یہ پینے کی چیز اور کتنی بری
یہ رہنے کی جگہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام بخاری بھی عبید
اللہ بن بسرؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور عبید اللہ بن بسر
صرف اسی حدیث کے ساتھ مشہور ہیں۔ صفوان بن عمرو نے
عبید اللہ بن بسرؓ سے اس کے علاوہ بھی کئی احادیث نقل کی ہیں۔
عبید اللہ بن بسرؓ کے ایک بھائی اور ایک بہن کو بھی نبی اکرم ﷺ
سے سماع حاصل ہے۔ اور عبید اللہ بن بسرؓ جن سے صفوان بن عمرو
نے ابوامامہ کی روایت بیان کی شاید وہ عبید اللہ بن بسرؓ کے بھائی ہیں۔

۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”كَأَلُمُهْلٍ“ کی تفسیر میں فرمایا کہ
یہ تیل کی تلچھٹ کی طرح ہے۔ جب وہ دوزخی کے قریب کی
جائے گی تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر پڑے گی۔
اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ ”لَسْرَادِقِ النَّارِ“ (دوزخ کی) چار دیواریں
ہیں اور ہر دیوار کی موٹائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ اسی
سند سے منقول ہے کہ اگر جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا
میں بہایا جائے تو پورے اہل دنیا سٹر جائیں۔ اس حدیث کو
ہم صرف رشیدین بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ
ضعیف ہیں۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا رِشْدِينَ بْنُ
سَعْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي
الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَلُمُهْلٍ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا
قُرِبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهَهُ فِيهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسْرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ
جُدُرٍ كَثَفَ كُلُّ جِدَارٍ مَسِيرَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَبِهَذَا
الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ
دَلُومًا مِنْ غَسَاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَا تَنَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا
هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدِ
وَفِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ مَقَالٌ.

۴۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں حالت اسلام میں ہی موت آئے“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کے لیے ان کی زندگی برباد کر دے تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جن کی غذا ہی یہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۲: باب دوزخیوں کے کھانے کے متعلق

۳۸۰: حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخیوں کو بھوک میں مبتلا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دوسرا عذاب اور بھوک برابر ہو جائیں گے۔ تو وہ لوگ فریاد کریں گے۔ چنانچہ انہیں ضریح (کانٹے دار نباتات) کھانے کے لیے دیا جائے گا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو ختم کرے گا۔ وہ دوبارہ کھانے کے لیے کچھ مانگیں گے تو انہیں ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹکنے والا ہوگا۔ وہ لوگ یاد کریں گے کہ دنیا میں انکے ہوئے نوالے پر پانی پیا کرتے تھے اور پانی مانگیں گے تو لوہے کے کانٹوں کے ساتھ گرم پانی ان کی طرف پھینکا جائے گا۔ جب وہ ان کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ انہیں بھون دے گا اور جب پیٹ میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ کر رکھ دے گا۔ وہ کہیں گے کہ جہنم کے دربانوں کو بلاؤ۔ وہ جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں۔ دربان کہیں گے: تو پھر پکارو اور کافروں کی پکار صرف گمراہی میں ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر وہ کہیں گے کہ مالک (داروئے جہنم) کو پکارو۔ پھر وہ پکاریں گے اے مالک! تمہارے رب کو چاہئے کہ ہمارا فیصلہ کر دے۔ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اعمش کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ایک ہزار

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا فَسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشُهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

۳۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ نَا قُطَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَعِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسَمِّنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَعِيثُونَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَعِيثُونَ بِالشَّرَابِ فَيَذْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمَ بِكَالِإِبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوْثٌ وَجُوهِهِمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ فَيَقُولُونَ اذْعُوا خِزْنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ قَالُوا أَلَا عَمَشٌ نَبِئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إجابةِ مَالِكٍ أَيَّاهُمْ أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُولُونَ اذْعُوا رَبُّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ

۱۔ زقوم ایک درخت ہے جس کی جڑ دوزخ کی گہرائی میں ہے۔ یہ سخت کڑوا ہے۔ دوزخیوں کو کھلایا جائے گا۔ اردو میں اس کو ”تھوہر“ کہہ سکتے ہیں جس کا دودھ

نہایت کڑوا اور زہریلا ہوتا ہے۔ (مترجم)

سال کی مدت ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ اپنے رب کو بلاؤ اس لیے کہ اس سے جبر کوئی نہیں۔ پس وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر ہماری بد قسمتی غالب آگئی اور ہم گمراہ ہو گئے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس سے نجات دے۔ اگر ہم دوبارہ ایسا کریں تو بے شک ظالم ہوں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا دور ہو جاؤ اور اسی میں ذلت کے ساتھ رہو اور مجھ سے بات مت کرو۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس وقت وہ ہر بھلائی سے ناامید ہو جائیں گے۔ چیخیں گے اور حسرت و افسوس کریں گے عبد اللہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنْخَسُوا فِيهَا وَلَا تَكْلِمُونَ قَالَ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَسْأَلُونَ كُلَّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّفِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُونَ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَوْلُهُ وَلَيْسَ بِمَرْفُوعٍ وَقُطَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

کہ لوگوں نے اس حدیث کو مرفوع نہیں بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب اور اُم درداء، حضرت ابو درداء کا قول منقول ہے اور مرفوع نہیں ہے۔ قطبہ بن عبد العزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۴۸۱: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ“ یعنی وہ اس میں بد شکل اور ترش رو ہوں گے کا مطلب یہ ہے کہ آگ ان کے چہروں کو بھون دے گی اور اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان تک پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف کے ساتھ لگنے لگے گا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو یوسف کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے۔ یہ یتیم تھے ان کی پرورش ابوسعید نے کی۔

۴۸۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ) قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقْلَصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الْعَتَوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حُجْرٍ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۸۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر اس جیسا سیسے کا گولہ آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کی مسافت ہے تو ہورات سے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن اگر اسے زنجیر کے ایک سرے سے (لٹکا کر) چھوڑا جائے تو اس کی (یعنی جہنم کی) گہرائی اور تہہ تک پہنچے تک چالیس سال چلتا رہے۔

۴۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ عَيْسَى بْنِ هَلَالٍ الصَّدْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمُجُمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَّغَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ

قَرَّهَا هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ

مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

۴۸۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَا فِیةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّهَا فَضِّلْتُ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَمَّامُ بْنُ مُنَبِّهٍ هُوَ أَخُو وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ وَهْبٌ.

۱۹۴: بَابُ

۴۸۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ.

۴۸۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءٌ مُظْلِمَةٌ.

۴۸۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَوْ رَجُلٍ آخَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا مَوْقُوفٌ أَصَحُّ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ يَحْيَى ابْنِ

اس حدیث کی سند حسن صحیح ہے۔

۱۹۳: باب اس بارے میں کہ دنیا کی آگ دوزخ

کی آگ کاسترواں حصہ ہے

۴۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہا آپؐ نے فرمایا تمہاری یہ آگ جسے انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ کاسترواں حصہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جلانے کے لیے تو یہی آگ کافی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: وہ آگ اس سے انہتر درجے زیادہ گرم ہے اور ہر درجہ اس کی گرمی کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمام بن منبہ، وہب بن منبہ کے بھائی ہیں ان سے وہب نے روایت کی ہے۔

۱۹۴: باب اسی کے متعلق

۴۸۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کاسترواں حصہ ہے اور ہر حصہ اتنا ہی گرم ہے جتنی تمہاری یہ آگ۔

یہ حدیث ابوسعید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۴۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی پس اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔

۴۸۶: سؤید بن نصر، عبد اللہ سے وہ شریک سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح یا کسی اور شخص سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ موقوف ہے اور اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن بکیر کے علاوہ بھی کسی

أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَرِيكَ.

۱۹۵ : بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا

ذَكَرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

۳۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ

الْكُوفِيُّ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلْ بَعْضِي

بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسًا فِي

الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَرَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفْسُهَا

فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ

صَالِحٍ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْحَافِظُ.

۳۸۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ

وَهَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هَشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ

شُعْبَةُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ

فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ

قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةَ

أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ

مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُخَفَّفَةً وَفِي

الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ

فُضَالَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي

يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۹۰ : حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُيَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نَاسِ بْنِ مَرْفُوعٍ كَيْسَانِي - وَهُوَ شَرِيكَ سَبْعَ رَوَايَاتٍ كَرْتِهِ هِيَ -

۱۹۵ : بَابُ دُوزَخِ كَلِّ دُوسَانِسٍ أَوْرَاهِلِ تَوْحِيدِ

کالاس سے نکالے جانے کے متعلق

۳۸۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دوزخ نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ

میرے بعض اجزاء بعض کو کھا گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے

دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دے دی ایک مرتبہ سردیوں

میں دوسری مرتبہ گرمی میں۔ چنانچہ سردی میں اس کا سانس سخت

سردی کی شکل میں اور گرمی میں سخت لو کی شکل میں ظاہر ہوتا

ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی

سندوں سے منقول ہے۔ مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک

قوی نہیں۔

۳۸۸ : حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ہشام (راوی) نے کہا آگ سے نکالا جائیگا اور شعبہ کی روایت

میں ہے آگ سے نکالو اس شخص کو جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور

اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔ اسے بھی

جہنم سے نکالو جس نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہا اور اس کے دل میں

گندم کے دانے کے برابر ایمان ہے۔ اسے بھی جہنم سے نکالو

جس نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہا اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی

ایمان ہے۔ شعبہ نے کہا اس کو بھی جس کے دل میں جو کے برابر

ایمان ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور عمران بن حصینؓ سے

بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۹ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر اس شخص

دوزخ سے نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا مجھ

سے کسی مقام پر ڈرا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۹۰ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب

سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا۔ ایک آدمی سرینوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا اور عرض کرے گا اے رب! لوگ اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے کہا جائے گا جنت کی طرف جا اور اس میں داخل ہو جا۔ آپ نے فرمایا وہ جنت میں داخل ہونے جائے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے واپس آ کر کہے گا اے میرے پروردگار لوگ اپنے اپنے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔ اسے کہا جائیگا کیا تجھے وہ وقت یاد ہے جس میں تو تھا۔ وہ کہے گا ”ہاں“ کہا جائیگا کہ پھر اپنی تمنا بیان کر۔ وہ تمنا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ تجھے وہ بھی دیا جائے گا جس چیز کی تو نے تمنا کی ہے اور (اس کے ساتھ) دنیا کا دس گنا اور دیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! کیا تو مجھے سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے نواجذ (آخری دانت) ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۱: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو جہنم سے نکلنے اور جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے آخری ہوگا۔ ایک آدمی لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے بڑے گناہوں کو چھپا کر اس کے چھوٹے گناہوں کے متعلق پوچھو۔ اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں دن اس طرح کیا تھا۔ آپ نے فرمایا پھر اس سے کہا جائے تیرے تمام گناہ نیکیوں سے بدل دیئے گئے۔ وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اور بھی بہت سے گناہ کیے تھے جو یہاں نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آخری دانت ظاہر ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو دوزخ میں عذاب دیا جائیگا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلہ کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر

مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عُرْفَ لِأَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَاذْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَعَشْرَةٌ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عُرْفَ لِأَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُوتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَنْ صِغَارِ ذُنُوبِهِ وَآخِبُوا كِبَارَهَا فَيَقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هَهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ

رحمت الہی ان کا تذکرہ کرے گی اور انہیں دوزخ سے نکال کر جنت کے دروازوں پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر جنت کے لوگ ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ کوئی اس طرح اگنے لگیں گے جیسے کوئی دانہ بہنے والے پانی کے کنارے اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے منقول ہے۔

۴۹۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال دیا جائے گا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ جس کو شک ہو وہ یہ آیت پڑھے 'إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ' (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں میں سے دو آدمی زور زور سے چلانے لگیں گے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ ان دونوں کو نکالو۔ انہیں نکالا جائے گا تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا تم لوگ کیوں اتنا چیخ رہے تھے وہ کہیں گے کہ ہم نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تو ہم پر رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری تم لوگوں پر رحمت یہی ہے کہ جاؤ اور دوبارہ خود کو دوزخ میں ڈال دو۔ وہ دونوں جائیں گے اور ایک اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو سرد اور سلامتی والی بنا دے گا۔ دوسرا وہیں کھڑا رہے گا اور اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تجھے کس چیز نے روکا کہ تو بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈالتا جس طرح تیرے ساتھی نے ڈالا۔ وہ کہے گا اے رب مجھے امید ہے کہ تو ایک مرتبہ دوزخ سے نکالنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ تیرے ساتھ تیری امید کے مطابق معاملہ ہوگا۔ پس دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس لیے کہ یہ رشید بن سعد

حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيُخْرِجُونَ وَيَطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَيُرْسُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ.

۴۹۳: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأَنَّ اللَّهُ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي ابْنُ أَنْعَمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَا حُفْمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا فَلَمَّا أَخْرَجَا قَالَ لَهُمَا لَا يَشَيْءُ اشْتَدَّ صِيَا حُكْمَا قَالَا فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحِمْتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيَنْطَلِقَانِ فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أَلْقَى صَاحِبُكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنِّي لَا رَجْوَانَ لَا تُعِيدْنِي فِيهَا بَعْدَمَا أَخْرَجْتَنِي فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَكَ رَجَاءٌ كَبِيرٌ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا بِرَحْمَةِ اللَّهِ إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ ضَعِيفٌ لِأَنَّهُ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَرِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ

الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَنْعَمٍ وَهُوَ الْإِفْرِيقِيُّ وَالْإِفْرِيقِيُّ
ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔
سے مروی ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف
ہیں۔ رشدین بن سعد، ابن انعم افریقی سے روایت کرتے ہیں
اور افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ عَنْ
عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِيُخْرِجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ
الْجَهَنَّمِيِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَجَاءٍ
الْغَطَارِدِيُّ اسْمُهُ عِمْرَانُ ابْنُ تَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ مِلْحَانَ۔
۴۹۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى
بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ
هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا
نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ
اللَّهِ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ تَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ۔

۴۹۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
یقیناً میری شفاعت سے ایک قوم دوزخ سے نکلے گی۔ وہ
جہنمی کہلاتے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابورجاء
عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے۔ انہیں ابن ملحان بھی کہا
جاتا ہے۔
۴۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
میں نے جہنم کے مثل کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے
والا سو جائے اور جنت کے برابر کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی کہ اس
کا طلب گار سو جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبید اللہ
کی روایت سے جانتے ہیں اور یحییٰ بن عبید اللہ محدثین کے
نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ نے ان پر اعتراض کیا ہے۔

خلاصۃ الباب : مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کو لاکھوں فرشتے اس کی جگہ سے کھینچ کر محشر والوں
کے سامنے لائیں گے اور ایسی جگہ رکھ دیں گے کہ وہ اہل محشر اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گی اور جنت تک جانے کیلئے اس
پل صراط کے علاوہ کوئی راستہ نہ ہوگا جو دوزخ کی پیٹھ پر رکھا ہوگا دوزخ کی چوہتر ہزار باگیں ہوں گی اور ان کا مقصد یہ ہوگا کہ
جب وہ لائی جائیں گی تو جہنمیوں پر اپنے غضب و غصہ کا اظہار کر رہی ہوگی اور چاہے گی کہ سب کو ہڑپ کر جائے۔ پس فرشتے اس
کو اپنی باگوں کے ذریعہ روکیں گے اگر اس کی باگیں چھوڑ دی جائیں تو وہ مؤمن اور کافر سب کو چٹ کر جائے (۲) اس کی گہرائی
بہت زیادہ اور اس کے پہاڑ ایسے ہیں کہ دوزخی اس پر ستر برس تک چڑھایا جائے گا اور ”ربذہ“ مدینہ کے قصبات میں سے ایک
قصبہ تھا جو وہاں سے تین دن کی مسافت پر ذات عرق کے قریب واقع تھا ”جیسا کہ ربذہ ہے“ سے مراد یہ ہے کہ کافر دوزخی اپنی لمبی
چوڑی جسامت کی وجہ سے اپنے بیٹھنے میں اتنی جگہ گھیرے گا جتنی کہ مدینہ کے درمیان فاصلہ کے برابر ہوگی۔ دراصل کافر دوزخیوں
کو دئے جانے والے عذاب میں فرق و اختلاف کی بنیاد پر ہے کہ جو کافر سخت ترین عذاب کا مستحق ہوگا اس کی جسامت بھی اسی
اعتبار سے لمبی چوڑی ہوگی اور اسی لحاظ سے اس کے بیٹھنے کی جگہ بھی زیادہ لمبی چوڑی ہوگی اور جو کافر نسبتاً ہلکے عذاب کا مستوجب
ہوگا اس کی جسامت نسبتاً کم لمبی چوڑی ہوگی اس لحاظ سے بیٹھنے کی جگہ بھی کم لمبی چوڑی ہوگی اس پر کھال وغیرہ کی مقدار کے
اختلاف کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے (۳) ایمان و توحید بہت قیمتی چیز ہے اس کی بدولت نجات ملے گی ایمان کو بڑھانے اور کامل
کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے اور ایمان اعمال صالحہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ

أَهْلُ النَّارِ النِّسَاءُ

۳۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَالطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَالطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا يَقُولُ عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَ يَقُولُ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ كِلَا الْإِسْنَادَيْنِ لَيْسَ فِيهَا مَقَالٌ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَبُو رَجَاءٍ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ عَوْفٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۱۹۷: بَابُ

۳۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دَمَاعُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۹۶: بَابُ اس بَارِے میں کہ جہنم میں

عورتوں کی اکثریت ہوگی

۳۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں غریبوں کو زیادہ دیکھا اور جب دوزخ میں دیکھا تو عورتوں کی اکثریت تھی۔

۳۹۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں اور جنت میں جھانکا، جنت میں فقراء کی اکثریت تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عوف بھی ابورجاء سے وہ عمران بن حصین سے اور ایوب ابورجاء سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں سندیں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو۔ عوف کے علاوہ اور راوی بھی یہ حدیث ابورجاء کے واسطے سے عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۷: بَابُ

۳۹۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں کم تر عذاب یہ ہوگا کہ ایک شخص کے تلووں میں آگ کے دو انگارے ہوں گے جن سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ : ۱۹۸

باب : ۱۹۸

۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا سُفْيَانُ
عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ
الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ
مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ
النَّارِ كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطِ مُتَكَبِّرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۵۰۰: حضرت حارثہ بن وہب خزاعیؓ کہتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل
جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل جنت میں ہر ضعیف ہوگا جسے
لوگ حقیر جانتے ہیں وہ اگر کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ ضرور
اس کی قسم کو سچی کر دے گا۔ (پھر فرمایا) اور کیا میں تمہیں اہل
دوزخ کے متعلق نہ بتاؤں؟ اہل دوزخ میں ہر سرکش حرام خور
اور متکبر شخص ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الْإِيمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ إِيْمَانٍ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۹۹: باب اس بارے میں کہ مجھے لوگوں سے قتال

کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں

۵۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں

تک کہ وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہیں اور اگر وہ لوگ اس کے قائل

ہو گئے (یعنی کلمہ پڑھ لیا) تو ان لوگوں نے اپنی جان و مال کو

میرے ہاتھوں سے بچا لیا یہ کہ وہ کوئی ایسا جرم کریں جس سے

ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو سعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول

اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو عرب میں سے کچھ

لوگوں نے دین کا انکار کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ

صدیقؓ سے کہا: آپ کیسے لوگوں سے لڑیں گے جبکہ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا

جب تک یہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہیں۔ اور جس نے یہ کلمہ پڑھ لیا ان کی

جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہے۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا کام

کریں جو ان کی ان چیزوں کو حلال کر دے۔ پھر ان کا حساب اللہ پر

ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ

کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ

۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ

حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۵۰۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ

وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَفِي الْبَابِ

عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْلَيْثِ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ

مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ

تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمْرُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا

بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلِينَ

مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ

۱۔ یعنی اگر یہ لوگ ایسا جرم کریں جن سے ان کی جان و مال حلال ہو جاتی ہیں مثلاً قتل کرنا کسی کا مال غصب کرنا اور ان کا حساب اللہ پر ہے سے مراد یہ ہے کہ اگر

کوئی اس کا اقرار کر لے (یعنی لا الہ الا اللہ کہے) تو مجھے اس تفصیل کو جاننے کی ضرورت نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے لہذا یہ اللہ کا کام (واللہ اعلم مترجم)

مال کا وظیفہ ہے۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مجھے ایک رتی (مراد اونٹ کی رتی) بھی بطور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیں گے جو یہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے اس کی عدم ادائیگی پر ان سے جنگ کروں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا اور میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعیب بن ابی حمزہ اسے زہری سے اسی طرح نقل کرتے ہیں وہ عبید اللہ بن عبد اللہ اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عمران قطان بھی یہ حدیث معمرہ زہری وہ انس بن مالک اور وہ ابوبکرؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند سے خطا ہے اس لیے کہ عمران کا معمر سے روایت کرنے میں اختلاف ہے۔

۲۰۰: باب مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک

لوگوں سے لڑوں جب تک یہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا

اللہ“ کہیں اور نماز پڑھیں

۵۰۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک یہ لوگ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ نیز ہمارے قبلے کی طرف منہ کریں، ہماری ذبح کی ہوئی چیزیں کھائیں اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھیں۔ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے مال اور جانیں ہم پر حرام ہو جائیں گی مگر یہ کہ وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جس کی وجہ سے ان کی یہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ پھر ان کے لیے وہی کچھ ہے جو تمام مسلمانوں کے لیے اور ان پر بھی وہی حقوق واجب الادا ہیں جو دوسرے مسلمانوں پر ہیں۔ اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یحییٰ بن ایوب نے بھی حمید سے اور انہوں نے

الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤْذُونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّ اللَّهَ الْحَقُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ وَقَدْ خُولِفَ عِمْرَانُ فِي رَوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ.

۲۰۰: بَاب مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ

النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ

۵۰۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ نَابِئُ الْمُبَارَكِ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

انس سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔

۲۰۱: باب اس بارے میں کہ اسلام کی

بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۵۰۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی گواہی دنیا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرو (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔ اس باب میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے ہم معنی مرفوعاً مروی ہے۔ سعیر بن خنس محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۵۰۵: ہم سے روایت کی ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے وہ حنظلہ بن ابی سفیان سے وہ عکرمہ بن خالد مخزومی سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: باب اس متعلق کہ حضرت جبریلؑ نے نبی اکرم

ﷺ سے ایمان و اسلام کی کیا صفات بیان کیں

۵۰۶: حضرت یحییٰ بن یحمر کہتے ہیں کہ معبد چینی پہلا شخص ہے جس نے سب سے پہلے تقدیر کے متعلق گفتگو کی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبد الرحمن جمیری مدینہ کی طرف نکلے تاکہ کسی صحابی سے ملاقات کر کے اس نئے مسئلے کی تحقیق کریں۔ چنانچہ ہم نے عبد اللہ بن عمرؓ سے ملاقات کی اور جبکہ وہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ میں نے کہا انے عبد الرحمن کے باپ کچھ لوگ ایسے ہیں جو قرآن بھی پڑھتے ہیں اور علم بھی سیکھتے ہیں ان کا خیال

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ بِنِي الْإِسْلَامِ

عَلَى خَمْسٍ

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيرِ بْنِ الْخَمْسِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَسَعِيرُ بْنُ الْخَمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۵۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ جِبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَمِيرِيُّ حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحَدَثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ

ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور حکم بروقت ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا جب ان سے ملاقات ہو تو کہہ دینا کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کی قسم عبد اللہؓ کھاتا رہتا ہے اگر یہ لوگ احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دیں تو جب تک تقدیر کے خیر و شر پر ایمان نہ لائیں، قبول نہ ہوگا۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر عبد اللہ حدیث بیان کرنے لگے اور فرمایا حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال بالکل سیاہ تھے نہ تو اس پر سفر کی کوئی علامت تھی اور نہیں ہم اسے جانتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے زانوؤں سے زانو ملا کر بیٹھ گیا۔ پھر کہا اے محمد ﷺ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان کی حقیقت یہ ہے تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر خیر و شر کی تصدیق کرو۔ اس نے پوچھا: اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے پوچھا: احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو (یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ) اس لیے کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ ہر بات پوچھنے کے بعد کہتا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ جس پر ہمیں حیرانگی ہوئی کہ پوچھتا بھی خود ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ اس کے متعلق سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا لوٹدی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں اور

فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنْ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ اَنْ لَا قَدَرَ وَاَنْ الْاُمَرَائِفَ قَالِ فَاِذَا لَقِيتَ اُولَئِكَ فَاخْبِرْهُمْ اِنِّي مِنْهُمْ بَرِيٌّ وَاِنَّهُمْ مِنِّي بُرَاءٌ وَالَّذِي يَخْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحَدِ ذَهَبًا مَا قَبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاءُ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةٌ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاتِّبَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَّا رَتْبُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْخُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِينِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَذَرِي مِنَ السَّائِلِ ذَاكَ جَبْرِئِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرًا يُبَيِّنُكُمْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا كُثَيْمُ بْنُ الْحَسَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ كُثَيْمِ بْنِ هِشَامٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ

ننگے جسم والے اور محتاج چرواہے لمبی لمبی عمارتیں بنانے لگیں گے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میری نبی اکرم ﷺ سے تین دن بعد ملاقات ہوئی تو آپؐ نے پوچھا کہ عمرؓ جانتے ہو وہ سوال کرنے والا کون تھا؟ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دینی امور سکھانے کے لیے آئے تھے۔ ہم سے روایت کیا احمد

بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے وہ کہمس بن حسن سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن مثنیٰ بن معاذ بن ہشام سے اور وہ کہمس سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ، انس بن مالکؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہیں۔ پھر یہ حدیث ابن عمرؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے جبکہ صحیح یہی ہے کہ ابن عمرؓ (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ

الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

۵۰۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذَهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءِ نَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُبْنُ عِمْرَانٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَيْضًا وَزَادَ فِيهِ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْأَشْرَافِ الْأَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ

۲۰۳: باب اس بارے میں کہ فرائض

ایمان میں داخل ہیں

۵۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد قیس کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کہ ہمارے راستے میں قبیلہ ربیعہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ آپؐ کی خدمت میں صرف حرام ہی کے مہینوں (یعنی ذوالقعدہ، محرم، رجب) میں حاضر ہو سکتے ہیں ہمیشہ نہیں آ سکتے۔ لہذا ہمیں ایسی بات کا حکم دیجئے کہ ہم بھی اس پر عمل کریں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں: (۱) اللہ پر ایمان لاؤ پھر آپؐ نے اس کی تفسیر کی کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ (۲) نماز قائم کرو۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرو۔ (۴) مال غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کرو۔ قتیبہ نے بواسطہ حماد بن زید اور ابو جمرہ حضرت ابن عباسؓ سے اس کی مثل مرفوع حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے ابو جمرہ سے روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے ”کیا تم جانتے ہو ایمان کیا ہے؟ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں“ پھر ذکر کیا آخر حدیث

عَبَادِ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُتَيْبَةُ وَكُنَّا نَرْضَى أَنْ نَرْجِعَ كُلُّ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّادٍ بِحَدِيثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَلَدِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ.

تک۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے ان چار فقہاء کرام جیسا کسی کو نہیں دیکھا، مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی، اور عبد الوہاب ثقفی۔ قتیبہ فرماتے ہیں کہ ہم اس بات پر راضی تھے کہ عباد سے روزانہ دو حدیثیں لے کر واپس ہوں (یعنی سن کر) عباد بن عباد، مہلب بن ابی صفر کی اولاد سے ہیں۔

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ

الْإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ

۲۰۴: باب ایمان میں کمی زیادتی

اور اس کا مکمل ہونا

۵۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبَةَ نَا خَالِدَ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهَمُ بِأَهْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي قِلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو قِلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ.

۵۰۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اور وہ اپنے گھروالوں سے نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت عائشہؓ سے ابو قلابہ کا سماع ہمیں معلوم نہیں۔ ابو قلابہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھائی عبد اللہ بن یزید سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جریمی ہے۔ ابن ابی عمر سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ابو ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا اور کہا اللہ کی قسم وہ عقل و سمجھ والے فقہاء میں سے تھے۔

فَاتْلُوهُ: اس حدیث میں خصوصی عقل و فہم رکھنے والوں کو فقہاء کہا گیا ہے۔

۵۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُرَيْرٌ بْنُ مِسْعَرٍ الْأَرْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ وَلَمْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَكُنَّ لَعْنِكُنَّ يَعْزِي وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَا

۵۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ”اے عورتو! صدقہ کیا کرو، بے شک اہل دوزخ میں تمہاری اکثریت ہوگی۔ ایک عورت نے عرض کیا ایسا کیوں ہوگا یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے لعن طعن کرتی ہو یعنی خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہو، اور فرمایا میں نے کسی ناقص عقل و دین کو عقلمند اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ غالب ہونے

والی چیز نہیں دیکھی۔ ایک عورت نے پوچھا کہ ہماری عقل و دین کا نقصان کیا ہے؟۔ آپ نے فرمایا تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے کہ جب کوئی حائضہ ہو جاتی ہے تو تین چار دن تک نماز نہیں پڑھ سکتی۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں ان میں سے سب سے ادنیٰ تکلیف وہ چیز کو راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے بلند دروازہ ”لا الہ الا اللہ“ کہنا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے بواسطہ عبد اللہ بن دینار اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ عمارہ بن غزیہ یہ حدیث ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے بواسطہ بکر بن مضر، عمارہ بن غزیہ اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بیان کی۔

۲۰۵: باب اس بارے میں کہ حیاء ایمان سے ہے

۵۱۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء ایمان سے ہے۔ احمد بن منیع نے اپنی روایت میں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا وہ اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

قِصَاتِ عَقْلِ وَدَيْنِ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرِّأْيِ مِنْكُمْ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينُهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمُكُّتُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَالْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَدْنَا هَا إِمَّا طَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَارْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ بَابًا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

۵۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَعْْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَآخِذْ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لُمُؤَاخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَى وَجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ إِلَّا خَصَائِدُ السِّنْتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

رسول اللہ ﷺ کیا گفتگو کے بارے میں بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے۔ اے معاذ! کیا لوگوں کو دوزخ میں نہ یا منتھوں کے بل زبان کے علاوہ بھی کوئی چیز گراتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۱۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ کسی شخص کو مسجد میں حاضر ہوتے اور اس کی خدمت کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "إِنَّمَا يَعْمُرُ..." (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی

۲۰۶: بَابُ نِمَازِ كِي عَظْمَتِ كِي بَارِے ميں

۵۱۲: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ایک صبح میں آپؐ کے قریب ہو گیا۔ ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل اور جہنم سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایک بہت بڑی بات پوچھی ہے البتہ جس کیلئے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اسکے لیے آسان ہے اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کا دروازہ نہ بتاؤں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آدھی رات کو نماز پڑھنا (یعنی یہ بھی اور خیر ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ..." (انکے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں) "يَعْمَلُونَ" تک یہ آیت پڑھ کر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمام امور کی جڑ اسکی بالائی چوٹی اور اسکی ریڑھ کی ہڈی نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا اسکی جڑ اسلام اسکی بالائی چوٹی نماز اور اسکی ریڑھ کی ہڈی جہاد ہے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان سب کی جڑ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: اسے اپنے اوپر روک رکھو۔ میں نے عرض کیا: یا

۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَآ

مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷: باب ترک نماز کی وعید

۵۱۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔

۵۱۵: ہناد نے بواسطہ اسباط بن محمد اعمش سے اسی سند کے ساتھ اس کے ہم معنی حدیث روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا بندہ (مومن کے اور کفر یا شرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۵۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم بن قدرس ہے۔

۵۱۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کا ہے۔ جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۱۸: حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کو

شہد و آلہ بالایمان فإن الله يقول (إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلوة وآتى الزكوة) الآية هذا حديث حسن غریب۔

۲۰۷: باب ما جاء في ترك الصلوة

۵۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

۵۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي اسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ۔

۵۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي اسْبَاطٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ تَلْرِسٍ۔

۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ وَثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ الْحُسَيْنِيِّ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ ابْنِ شَرِبَةَ عَنْ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ كَانَ

أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُونَ شَيْئًا مِنْ الْأَعْمَالِ تَرُكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ.

کفر نہیں جانتے تھے۔

۲۰۸: بَابُ

۲۰۸: بَابُ

۵۱۹: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین باتیں ایسی ہیں جس میں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ حاصل کر لیا۔ (۱) وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ (۲) جو شخص کسی سے دوستی صرف اللہ ہی کے لیے کرے۔ (۳) اور وہ اللہ تعالیٰ کے کفر سے بچانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے کو اتنا ہی برا سمجھے جتنا وہ آگ میں گرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسے قتادہ بھی انس بن مالکؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۹: بَابُ كَوْنِ زَانِي زَانِيَةً هُوَ حَالُ إِيْمَانٍ نَهَى رَهْتَا ۵۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی زانی مؤمن ہونے کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور کوئی چور مؤمن ہوتے ہوئے چوری نہیں کرتا لیکن تونہ مقبول ہوتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، عائشہؓ، عبد اللہ بن ابی اوفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے اور اس پر سائے کی طرح رہتا ہے جب وہ اس گناہ سے نکلتا ہے تو ایمان واپس لوٹ آتا ہے۔ ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے مراد زانی کا

۵۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكُفِّرَ عَنْ الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا نُقِذَ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكُفِّرُهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۹: بَابُ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

۵۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنْ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَأُظْلَةٍ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ وَرَوَى

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا خُرُوجٍ عَنِ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الزَّيْنِ وَالسَّرِقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شَاءَ غَفَرْلَهُ رَوَى ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ أَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَّلَ عِقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعَدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُثَنَّى عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ قَالَ اللَّهُ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَرَ أَحَدًا بِالزَّيْنِ وَالسَّرِقَةِ وَشَرِبِ الْخَمْرِ .

۲۱۰: بَابُ مَا جَاءَ الْمُسْلِمُ مِنَ سَلَمٍ

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

۵۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَيُرَوَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَبَّلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ

ایمان سے اسلام کی طرف جانا ہے۔ متعدد طریق سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے زنا اور چوری کے بارے میں فرمایا کہ جو آدمی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے (یعنی زنا یا چوری) پھر اس پر حد قائم کی جائے تو وہ (حد) اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جس نے یہ گناہ کیا (یعنی زنا یا چوری) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو یہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔ یہ حدیث حضرت علی بن ابی طالبؓ، عبادہ بن صامتؓ اور خزیمہ بن ثابتؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کسی ایسے کام کا مرتکب ہو کہ اس پر حد لازم آئی اور اس کو جلد ہی دنیا میں سزا دے دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ انصاف کرنے والا ہے کہ اپنے بندے کو آخرت میں دوبارہ سزا دے اور اگر کوئی کسی ایسے فعل کا مرتکب ہوا جس کی وجہ سے اس پر حد جاری ہوتی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپالیں اور اسے معاف فرمادیں تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لطف و کرم والا ہے کہ کسی بات کو معاف کرنے کے بعد لوٹائے (یعنی دوبارہ سزا دے)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے زنا یا چوری یا شراب پینے کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہو۔

۲۱۰: باب اس بارے میں کہ مسلمان وہ ہے جس

کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں

۵۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن (کامل) وہ ہے جسے لوگ اپنی جانوں اور مال کا امین سمجھیں۔ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ سے سوال کیا گیا کہ کونسا مسلمان افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان

محفوظ رہیں۔

۵۲۴: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۱: باب اس بارے میں کہ اسلام کی

ابتداء و انتہاء غریبوں سے ہے

۵۲۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی تھی اور وہ عنقریب پھر غریب ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی تھی۔ پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عمر، جابر، انس اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف بواسطہ حفص بن غیاث، اعمش کی روایت سے پہچانتے ہیں ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نھله جشمی ہے اور حفص اس روایت میں مفرد ہیں۔

۵۲۶: کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن ملکہ اپنے والد سے اور ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین (اسلام) حجاز کی طرف اس طرح سمٹ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل (سوراخ) کی طرف سمٹتا اور پناہ گزین ہوتا ہے اور دین حجاز مقدس میں اس طرح پناہ گزین ہوگا جس طرح جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتی ہے۔ نیز دین کی ابتداء بھی غربت سے ہوئی اور وہ غربت ہی کی طرف لوٹے گا۔ پس غریبوں کیلئے

سَلَامُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

۵۲۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ

بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

۵۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ أَبُو الْأَخْوَصِ إِسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجَشِمِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصٌ.

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ لَيَارْزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَيَرْجِعُ غَرِيبًا فَطُوبَى

خوشخبری ہے جو اس چیز کو صحیح کرتے ہیں جسے لوگوں نے میری سنت میں سے میرے بعد بگاڑ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۲: باب منافی کی علامت کے متعلق

۵۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ یہ حدیث علاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۵۲۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہیل سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابو سہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں ان کا نام نافع بن مالک بن ابی عامر الاسجی خولانی ہے۔

۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ چار چیزیں جس میں ہوں گی وہ منافق ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ وہ اسے ترک کر دے۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے۔ (۳) جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ (۴) جب معاہدہ کرے تو دھوکہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث سے عملی نفاق مراد ہے۔ جھٹلانے والا نفاق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ حضرت حسن بصریؒ سے بھی اسی طرح کچھ منقول ہے۔ حسن بن علیؒ خلیل بھی عبداللہ بن نمیر سے وہ اعمش سے اور وہ عبداللہ بن مرہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يَصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ وَبْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُتِمِّنَ خَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ.

۵۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهِيلٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سَهِيلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاسْمُهُ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ.

۵۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَأَنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلَى رُوى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هَذَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۰: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو مگر وہ (کسی وجہ سے اُس وعدہ کو) پورا نہ کر سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔ علی بن عبد اللہ اعلیٰ ثقہ ہیں جبکہ ابو وقاص اور ابو نعمان مجہول ہیں۔

۲۱۳: باب اس متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

۵۳۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عبد اللہ بن مسعود ہی سے منقول ہے۔

۵۳۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴: باب جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے

۵۳۳: حضرت ثابت بن ضحاک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے پر اس چیز میں نذر (واجب) نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ مؤمن پر لعن طعن کرنے والا (گناہ میں) اس کے قاتل کی طرح ہے اور جس نے کس مؤمن پر کفر کا الزام لگایا وہ اس کے قاتل کی طرح ہے اور جس شخص نے کسی چیز کے ساتھ خود کشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی چیز کے ساتھ اسے عذاب دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَتَوَى أَنْ يَفِي بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَأَبُو النُّعْمَانِ مَجْهُولٌ وَأَبُو وَقَّاصٍ مَجْهُولٌ.

۲۱۳: بَابُ مَا جَاءَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِيعٍ نَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

۵۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک نہ ایک پر ضرور یہ وبال آپڑا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۵: باب جس شخص کا

خاتمہ توحید پر ہو

۵۳۵: صنابچی کہتے ہیں کہ میں عبادہ بن صامتؓ کے پاس گیا وہ فوت ہونے والے تھے۔ میں رونے لگا تو فرمایا: چپ رہو کیوں رو رہے ہو۔ اگر مجھ سے تمہارے (ایمان کے متعلق) گواہی طلب کی گئی تو گواہی دوں گا، اگر شفاعت کی اجازت دی گئی تو تمہاری شفاعت کروں گا اور اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکا تو ضرور پہنچاؤں گا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ سے جتنی حدیثیں سنی ہیں ان میں سے ہر وہ حدیث تم سے بیان کر دی جس میں تمہارا نفع تھا۔ صرف ایک حدیث ہے جو میں آج تمہیں سنارہا ہوں اس لیے کہ موت نے مجھے گھیر لیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ صنابچی کا نام عبدالرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ منقول ہے کہ زہری سے نبی اکرم ﷺ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ ”جس نے لا الہ الا اللہ“ پڑھا جنت میں داخل ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ ابتدائے اسلام میں فرائض، اوامر اور نواہی کے نزول سے پہلے تھے۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اہل توحید ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے صرف اپنے گناہوں کا خمیازہ بھگتنے کے بعد نکال لیے جائیں

۵۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لَا خِيَةَ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُ هُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ

يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصُّنَابِجِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلِكُمْ تَبْكِي قَوْلَ اللَّهِ لَنْ أَسْتُشْهِدْتُ لَا شَهِدَنَ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَا شَفَعَنَ لَكَ وَلَئِنْ أَسْتَطَعْتُ لَا نَفَعَنَكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأَخَذُ تُكْمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالصُّنَابِجِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُسَيْلَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ نَزُولِ الْفَرَائِضِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَوَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيِّدُ خُلُوقِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَذِبُوا بِالنَّارِ بِالنَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخْلَدُونَ فِي النَّارِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي

گے۔ حضرت ابن مسعودؓ، ابوذرؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید خدریؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ اہل توحید کی ایک جماعت دوزخ سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی۔ سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور کئی حضرات سے ”رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ“ (ترجمہ: کافر چاہیں گے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے) کی تفسیر یوں منقول ہے کہ جب اہل توحید کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کافر چاہیں گے کاش وہ (بھی) مسلمان ہوتے۔

۵۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک شخص کو میری امت سے جدا کرے گا اور اس کے گناہوں کے ننانوے (۹۹) دفتر کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی کا انکار ہے۔ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟۔ وہ عرض کرے گا نہیں اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کوئی عذر ہے۔ وہ کہے گا نہیں اے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ کہے گا یا اللہ ان دفتروں کے سامنے اس چھوٹے سے کاغذ کا کیا وزن ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تم پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ایک پلڑے میں وہ ننانوے (۹۹) دفتر رکھ دے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کاغذ کا وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ دفتروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا جبکہ کاغذ (کا پلڑا) بھاری ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اور اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ تنبیہ اسے ان لہیعہ سے وہ عامر بن یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اور بطاقہ (کاغذ کے)

فَرَّ وَعُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَانْسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ قَالُوا إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَأَدْخِلُوا الْجَنَّةَ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ. ۵۳۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاذِيِّ ثُمَّ الْحُجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظْلَمَكَ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ يَقُولُ لَا يَارَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَاكَ عَذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَارَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً إِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ أُخْضِرْ وَزُنْكَ فَيَقُولُ يَارَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجَلَّاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتَوَضَّعَ السِّجَلَّاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبَطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجَلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبَطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهَيْثَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَالْبَطَاقَةُ الْقِطْعَةُ.

ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۲۱۶: باب امت میں افتراق کے متعلق

۵۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودی اکہتر (۷۱) یا بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح نصاریٰ (عیسائی) بھی اور میری امت بہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت بہتر فرقوں پر تقسیم ہوگی اور ان میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ نجات پانے والے کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے ہم اس کے مثل حدیث اس کے سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۲۱۶: بَابُ افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

۵۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفَرَّقَتِ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعُوفِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنَسٍ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا آتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ خَذَوُ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ آتَى أُمَّةً عِلَاقِيَّةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقَتِ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا آتَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسِّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

فائدہ: گو یہ حدیث حسن غریب ہے لیکن گذشتہ حدیث کو سامنے رکھا جائے تو اس کا مطلب واضح ہو جاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا گروہ اس میں اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمین بھی شامل ہیں اور اس کی مؤید دوسری احادیث ہیں کہ ان سب کے راستے میں سے کسی کے راستے پر بھی اخلاص سے چلے گا اور اس کا شہادتین پر ایمان ہوگا تو وہ جنتی ہے امت مرحومہ میں جتنے باطل گروہ خارجی باطنی پیدا ہوئے اگر ان کا شمار کیا جائے تو وہ بہتر (۷۲) ہو جائیں گے ائمہ فقہاء کے راستے فرقے نہیں ہیں مذہب اور مسلک ہیں ان سب کا دین ایک ہے عقائد کی اصل میں ایک ہیں۔ مسائل اور احکام میں اختلاف ہے اور وہ صحابہؓ میں بھی تھا۔ خود نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانے میں اختلاف ہوا لیکن وحی نے آکر فیصلہ کر دیا۔ ہاں عقائد میں بعد میں آنیوالوں میں اگر شرک جلی ہو تو وہ افراد یقیناً بہتر فرقوں میں شمار ہوں گے۔ (واللہ اعلم)

۵۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر وہ نور پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جس تک نہیں پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہو گیا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّتْ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

(ف) اس قسم کی احادیث اور آیات میں نور کا اعلان ہدایت پر ہوتا ہے ان کی دوراز کارتاویلیں کر کے مخلوق میں سے کسی کو بشریت سے علیحدہ کر کے نور مجسم ثابت کرنا قرآن پاک کی متعدد آیات اور بدیہیات کا انکار ہے۔

۵۴۰: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ وہ اپنے بندوں کو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاذ بن جبلؓ ہی سے مروی ہے۔

۵۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقَّهُمْ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۵۴۱: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں“ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔

خُلَاَصَةُ الْبَاب : عورتوں میں کوتاہیاں اور خرابیاں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہیں مثلاً خاوند کی ناشکری اور معمولی باتوں پر لعن طعن کرنا ان کی وجہ سے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔

انسان چاہے جتنا بڑا کافر ہے ایمان لانے سے مسلمانوں کی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے جس طرح مسلمانوں کی عزت و آبرو اور مال محفوظ اسی طرح اس کی بھی حفاظت کی جائے گی اور مسلمانوں پر جو احکام خداوندی ادا کرنے ضروری ہیں اس پر بھی وہی احکام ادا کرنے ضروری ہوں گے۔

اگلی حدیث میں یہ بیان فرمایا گیا ہے اگر کوئی زکوٰۃ کا انکار کرے تو اس کے ساتھ جنگ کرنی چاہئے جس طرح امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کی تھی۔

یہ بھی بیان ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اگر ایک میں کمی ہے تو اسلام کی عمارت ناقص ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں شہر حرام (حرمت والا مہینہ) سے مراد ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب ہیں عرب ان مہینوں میں جنگ حرام سمجھتے تھے۔ ان مہینوں کی تعظیم کی وجہ سے۔

أَبْوَابُ الْعِلْمِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علم کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۱۷: باب اس بارے میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی

بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو

اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتے ہیں

۵۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۷: بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ

بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَهَّهُ

فِي الدِّينِ

۵۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَفِي النَّبَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فَائِدَةٌ: اس حدیث اور دیگر متعدد احادیث اور قرآن پاک کی آیات سے فقہ۔ تفقہ کی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسے احادیث سے آیات سے عالم (بائل) کی عابد پر ثابت ہے۔

۲۱۸: باب طلب علم کی فضیلت

۵۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم سیکھنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۸: بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

۵۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

فَائِدَةٌ: طریقاً کو اگر نکرہ لے کر ایک راستہ ترجمہ کیا جائے تو بھی صحیح ہے کہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کے کئی راستے ہو سکتے ہیں اگر مطلق راستہ ترجمہ کیا جائے تو وہ تو واضح ہی ہے۔

۵۴۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

۵۴۴: حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ عَلِيٍّ نَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

غریب ہے۔ بعض محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔

۵۴۵: حضرت سخبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے علم حاصل کیا تو وہ اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابو داؤد کا نام نفعی اعمیٰ ہے۔ وہ محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عبد اللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے لیے کچھ زیادہ روایات ثابت نہیں ہیں۔

۲۱۹: باب علم کو چھپانا

۵۴۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

۲۲۰: باب طالب علم کے

ساتھ خیر خواہی کرنا

۵۴۷: ابو ہارون کہتے ہیں کہ ہم ابو سعیدؓ کے پاس (علم سیکھنے کیلئے) جایا کرتے تو وہ فرماتے مرحبا..... یعنی میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق خوش آمدید کہتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے لوگ دور دراز کے علاقوں سے تمہارے پاس دین سیکھنے کے لیے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے ساتھ خیر خواہی کا برتاؤ کرنا۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شعبہ، ابو ہارون عبدی کو ضعیف کہتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابن عوف، ابو ہارون کی وفات تک ان

خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۵۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى نَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَأَبُو دَاوُدَ إِسْمُهُ نَفِيعُ الْأَعْمَى يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُعْرَفُ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَخْبَرَةَ كَثِيرُ شَيْءٍ وَلَا لِأَبِيهِ.

۲۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

۵۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِصَاءِ

بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

۵۴۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنْ رَجُلًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةَ يُضَعَّفُ أَبَا هُرُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرْوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو هُرُونَ

اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

۵۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نُوْحٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَعْلَمُونَ فَإِذَا جَاءَ وَكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَانَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

۲۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

۵۴۹: حَدَّثَنَا هُرَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعْبِدُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رَأً وَسَا جُهَاً لَا فَسَلُوا فَاذْكُرُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا.

۵۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَّصَ بِصَرِّهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَّانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدَرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْآنُ نَصَارِي كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّْا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَهُ وَلَنُقَرِّأَهُ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا قَالَ

سے روایت کرتے رہے۔ ان کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

۵۴۸: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں بھلائی کی وصیت کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعیدؓ جب ہمیں دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق ہمیں خوش آمدید (مرحبا) کہا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ہم صرف ہارون عبدی کی ابوسعید خدریؓ سے روایت سے جانتے ہیں۔

۲۲۱: باب دنیا سے علم کے اٹھ جانے کے متعلق

۵۴۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے (یعنی وفات) سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ چنانچہ ان سے (مسائل) پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور زیاد بن لبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو زہریؓ بھی عروہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو اور عروہ سے اور وہ عائشہؓ سے اسی کے مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۵۵۰: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ لوگوں سے علم کھینچا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سے کوئی چیز ان کے قابو میں نہیں رہے گی۔ زیاد بن لبید انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم سے کیسے علم سلب کیا جائے گا جبکہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور اللہ کی قسم ہم اسے خود بھی پڑھیں گے اور اپنی اولاد اور عورتوں کو پڑھائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں تم پر روئے اسے زیاد میں تو

تمہیں مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا۔ کیا تو رات اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں ہے۔ لیکن انہیں کیا فائدہ پہنچا۔ جبیر کہتے ہیں پھر میری عبادہ بن صامتؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ابو درداء کیا کہتے ہیں۔ پھر انہیں ان کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا ابو درداء نے سچ کہا اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے گا تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ علم میں سے سب سے پہلے کیا اٹھایا جائے وہ خشوع ہے۔ عنقریب ایسا ہوگا کہ تم کسی جامع مسجد میں داخل ہو گے اور پوری مسجد میں ایک خشوع والا آدمی بھی نہیں پاؤ گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ یحییٰ بن سعید کے علاوہ کسی نے ان کے متعلق اعتراض کیا ہو۔ معاویہ بن صالح بھی اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے وہ اپنے والد سے وہ عوف بن مالک سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۲۲: باب اس شخص کے متعلق جو اپنے

علم سے دنیا طلب کرے

۵۵۱: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس لیے علم سیکھا کہ اس کے ذریعہ سے علماء کا مقابلہ کرے یا بے وقوف لوگوں سے بحث و جھگڑا کرے اور لوگوں کو اس سے اپنی طرف متوجہ کرے (تا کہ وہ اسے مال وغیرہ دیں) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحق بن یحییٰ بن طلحہ محدثین کے نزدیک زیادہ قوی نہیں ان کے حافظے پر اعتراض کیا گیا ہے۔

۵۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے

ثَعْلَتِكَ أَمْكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَا عُدَّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْأَنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا اتَّغْنَى عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عَبْدَ بَنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَا حَدِيثُكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

۵۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ ثَنِيَّ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ عِنْدَ هُمْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۵۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْهَنَائِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ

لیے علم سیکھایا اس سے غیر اللہ کا ارادہ کیا تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

فَرِيكَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوَّارَ دَبِّهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبِّ

عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاءِ

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا بِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَا هَامِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبْلَغَهُ غَيْرُهُ قُرْبٌ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَنُعَازِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَآنَسٍ حَدِيثُ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبْلَغَهُ كَمَا سَمِعَهُ قُرْبٌ مُبْلَغٍ أَوْ عَلَى مَنْ سَامِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ

۲۲۳: بَابُ لَوْ كُوفِ السَّامِعِ إِحَادِيثُ

بَيَانُ كَرْنِ كِ فَضِيلَتِ

۵۵۳: حضرت ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ زید بن ثابت ایک مرتبہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت نکلے۔ ہم نے سوچا کہ یقیناً انہیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں اس (مروان) نے ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔ میں نے آپ ﷺ سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا اس لیے کہ بہت سے فقیہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں اور بہت سے حاملین فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، جبیر بن مطعم، ابو ذر اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔

۵۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے (یعنی اسے خوش رکھے) جس نے ہم سے کوئی چیز (بات) سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچادی جس طرح سنی تھی۔ اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ سمجھ اور علم رکھتے ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۴: بَابُ اس بارے میں کہ رسول اللہ ﷺ پر

جھوٹ باندھنا بہت بڑا گناہ ہے

۵۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تیار کرے۔

۵۵۶: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف جھوٹ منسوب نہ کیا کرو اس لیے کہ جس نے ایسا کیا وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، معاویہ رضی اللہ عنہ، بریدہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰؓ، ابوامامہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، مفقہؓ اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معتمر اہل کوفہ میں سے اثبت ہیں۔ وکیع کہتے ہیں کہ ربیع حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

۵۵۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے پر جھوٹ باندھا (راوی کہتے میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصداً بھی فرمایا) وہ دوزخ میں اپنا گھر تلاش کرے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۲۲۵: باب موضوع احادیث

بیان کرنا

۵۵۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث بیان کرے اور اسے گمان ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک (جھوٹا) ہے۔ اس باب میں حضرت علی

نا عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار.

۵۵۶: حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ ابْنَةِ السُّدِّيِّ نَاشِرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلْجُ النَّارَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَسٌ وَجَابِرٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرٍو بْنُ عَبْسَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَمُعَاوِيَةُ وَبُرَيْدَةُ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَالْمُنْقَعِ وَأَوْسِ الثَّقَفِيِّ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَثَبَتْ أَهْلُ الْكُوفَةِ وَقَالَ وَكِيعٌ لَمْ يَكْذِبْ رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً.

۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رَوَى

حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

۵۵۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَانِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذَبٌ فَهُوَ أَحَدُ

الْكَاذِبِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى الْأَعْمَشُ
وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ أَصَحُّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبَا
مُحَمَّدٍ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ
الْكَاذِبِينَ قُلْتُ لَهُ مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهُ
خَطَأً أَيْخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا
فَأَسْنَدُهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلْبَ إِسْنَادِهِ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا
الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى
الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يَعْرِفُ لِذَلِكَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا فَحَدَّثَ بِهِ فَأَخَافُ أَنْ
يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے شعبہ حکم سے وہ عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ سے وہ سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں۔ اعمش اور ابن ابی لیلیٰ بھی اسے حکم سے وہ
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ علی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی حدیث
محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے
ہیں کہ میں نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس حدیث کے
بارے میں پوچھا کہ ”جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کوئی حدیث بیان کی جبکہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے تو وہ بھی
ایک جھوٹا ہے“ تو کیا وہ شخص بھی اس میں داخل ہے جو ایک
حدیث روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ اس کی سند غلط ہے یا وہ
حدیث مسند بیان کی جسے بعض نے مرسل بیان کیا یا سند الٹ
دی۔ حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن نے فرمایا ”نہیں“ کیونکہ
اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی نے ایسی حدیث روایت کی
جس کی کوئی اصل نہیں اور وہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف منسوب کرتا ہے، تو مجھے ڈر ہے کہ وہ اس حدیث کے
مطابق جھوٹا ہے۔

۲۲۶: بَابُ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ

حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عِيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا أَلْفَيْنِ أَحَدَكُمْ
مُتَكِبًا عَلَى أَرِيْكَةٍ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ
عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا
وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ

۲۲۶: باب اس بارے میں کہ حدیث سن کر

کیا الفاظ نہ کہے جائیں

۵۵۹: حضرت محمد بن منکدر اور سالم ابو نصر، عبید اللہ بن ابی رافع
سے وہ اپنے والد ابو رافع سے اور ان کے علاوہ راوی اگلے مرفوعہ
نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں میں کسی
شخص کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے بیٹھا
ہو اور اس کے پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا یا
جس سے میں نے منع کیا تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔ ہم تو جو چیز
قرآن میں پائیں گے اس کی پیروی کریں گے۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ بعض اس حدیث کو سفیان سے وہ ابن منکدر سے اور وہ نبی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى الْإِنْفِرَادِ بَيْنَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى وَهَكَذَا أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ أَسْلَمٌ.

۵۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا لَا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۵۶۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذُنْ لَنَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَرَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ.

۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

۵۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ

اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر سالم بن النضر، عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عیینہ اس حدیث کو صرف ابن منکدر سے بیان کرتے وقت فرق واضح کر دیتے اور جب دونوں (ابن منکدر اور سالم بن النضر) سے بیان کرے تو اسی طرح بیان کرتے۔ ابورافع رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام اسلم ہے۔

۵۶۰: حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جان لو کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی شخص کو میری کوئی حدیث پہنچے گی اور وہ تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (کافی) ہے۔ پس ہم جو کچھ اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے جبکہ (حقیقت یہ ہے کہ) جسے اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا وہ بھی اسی چیز کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۲۲۷: باب کتابت علم کی کراہت کے متعلق

۵۶۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت نہیں دی۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی زید بن اسلم سے منقول ہے ہمام اسے زید بن اسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۲۲۸: باب کتابت علم کی اجازت کے متعلق

۵۶۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتے اور احادیث سنتے تھے وہ انہیں بہت پسند کرتے لیکن یاد نہ رکھ سکتے تھے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ

میں آپ ﷺ سے حدیثیں سنتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہیں لیکن میں یاد نہیں رکھ سکتا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے لکھنے کا اشارہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہے۔

۵۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیا (پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث میں پورا قصہ ذکر کیا) کہ ایک شخص ابو شاہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یہ خطبہ مجھ کو لکھواد دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابو شاہ کو لکھ دو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شبیان بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۶۴: حضرت ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ کوئی صحابی مجھے سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرنے والا نہیں وہ بھی اس لیے کہ وہ (عبداللہ بن عمرو) لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۲۹: باب بنی اسرائیل سے روایت

کرنے کے متعلق

۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان

فیُعْجِبُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعَ مِنْكَ الْحَدِيثُ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَاءُ بِيَدِهِ الْخَطِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مَرَّةٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۵۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةَ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا.

۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهَبُ بْنُ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ وَهُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبِهِ.

۲۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ

عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدِ الشَّامِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنِّي

بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، ابو عاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابو کبشہ سلولی سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ نیکی کا راستہ بتانے

والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے

۵۶۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ سے سواری مانگنے کیلئے آیا لیکن آپ ﷺ کے پاس سواری نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے اسے دوسرے کسی شخص کے پاس بھیج دیا اس نے اسے سواری دے دی تو وہ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں یہ بتانے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خیر کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے ہی کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند یعنی حضرت انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۵۶۷: حضرت ابو مسعودؓ بدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا جانور مر گیا ہے تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ فلاں کے پاس جاؤ۔ وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری دے دی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو بھلائی کا راستہ بتائے اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا (نیکی) کرنے والے کیلئے یا فرمایا جتنا اس پر عمل کرنے والے کے لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے۔ ابو مسعود بدریؓ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۵۶۸: ہم سے روایت کی حسن بن علیؓ خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ”مِثْلُ أُجْرِ فَاعِلِهِ“ کے

بُنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا خَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَجِبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ إِنْ الدَّالِّ

عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَذَلَّهُ عَلَى آخِرِ فَعْمَلِهِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنْ الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعَ بِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّتِ فُلَانًا فَاتَاهُ فَجَمَلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أُجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَّاسٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو

۵۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مِثْلُ أُجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ

الفاظ بغیر شک کے مذکور ہیں۔

۵۶۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفاعت (سفارش) کیا کرو تا کہ اجر حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے۔ برید جن کی کنیت ابو بردہ ہے وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے بیٹے ہیں۔

۵۷۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ مظلوم ہوتے ہوئے قتل کیا جائے اور اس کا گناہ آدم کے بیٹے کو نہ پہنچے اس لیے کہ اس نے قتل کا طریقہ جاری کیا۔ عبد الرزاق نے ”اسنن“ کی ”سنن“ کا لفظ ذکر کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۱: باب اس شخص کے بارے میں جس نے

ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے

اس کی تابعداری کی

۵۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا اس کے لیے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے۔ اور اس سے ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جس نے گناہ کی دعوت دی اس کے لیے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس کی اتباع کرنے والوں پر اور اس میں بھی ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۲: حضرت جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا وَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَبُرَيْدٌ يُكْنَى أَبَا بُرْدَةَ هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ.

۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَوَكِيعٌ وَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَ الْقَتْلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي

مَنْ دَعَا إِلَى

هُدًى فَاتَّبَعَ

۵۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ إِثْمِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا

نے فرمایا: جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس میں اس کی اتباع کی گئی تو اس کے لیے بھی اس کے تبعین کے برابر ثواب ہوگا اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ جبکہ اگر کسی نے برائی کے کسی طریقے کو رواج دیا اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اس کی اتباع کرنے والوں کے لیے اور انکے گناہ میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے جرید بن عبد اللہؓ ہی سے مرفوعاً مروی ہے۔ منذر بن جریر بن عبد اللہؓ بھی اسے اپنے والد سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح عبید اللہ بن جریر بھی اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ ابْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَنَّ سُنَّةً خَيْرٌ فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا هَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أَجُورٍ مِنَ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَقْضُوصٍ مِنَ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً شَرًّا فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وَرْثَةٌ وَمِثْلُ أَوْزَارٍ مِنَ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَقْضُوصٍ مِنَ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

خلاصۃ الباب: ”فقہ“ یہ ”فقہ“ سے مشتق ہے۔ فقہ کے معنی سمجھ بوجھ کے ہیں علم دین کا حاصل ہو جانا اور دین کی سمجھ بوجھ کامل جانا یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں یعنی ایک یہ ہے کہ طہارت، نجاست یا نماز، روزے، زکوٰۃ حج کے مسائل معلوم کرے۔ دین کی سمجھ بوجھ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس کے ہر قول و فعل اور حرکت و سکون کا آخرت میں اس سے حساب لیا جائے گا اس کو اس دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے دراصل اسی فکر کا نام دین کی سمجھ بوجھ ہے اسی لئے امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فقہ کی تعریف یہ کی ہے کہ انسان ان تمام کاموں کو سمجھے لے جن کا کرنا اس کے لئے ضروری ہے اور جن سے بچنا اس کے لئے ضروری ہے خواہ وہ کتابوں سے حاصل کرے یا اساتذہ کی صحبت میں بیٹھنے سے حاصل ہو۔ (۲) علم کی تلاش کے لئے جو بھی قدم اٹھے گا خواہ کوئی دور دراز کا سفر ہو یا چند قدم چلنا ہو سب اس فضیلت میں آئے گا اور علم خواہ ایک مسئلہ ہو اور دین کی ایک بات کا ہو یا پورے شرعیہ و اسلامیہ کا حاصل کرنا مقصود ہو سب طلب علم ہے اور ہر ایک پر حسب مراتب اجر و ثواب ملے گا (۳) جس طرح خدا تعالیٰ نے انسان کی جسمانی ضروریات پانی، ہوا اور آگ وغیرہ کو بالکل عام رکھا ہوا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ انسان کی روحانی ضروریات علم و ہدایت پر کوئی پابندی لگائے اور دوسروں تک نہ پہنچنے دے اس لئے مختلف طریقوں سے اسے عام کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسے روکنے والوں کو طرح طرح کی وعیدیں سنائی گئی ہیں (۴) مقصد یہ ہے کہ وہ علم جو رضائے الہی کا ذریعہ تھا اسے اس حقیر مقصد کے لئے استعمال کرنا اور بھی اس طرح کہ سوائے دنیا کمانے کے کوئی دوسری غرض ہی اس علم سے نہ ہو یہ غلط ہے حضرت حسن بصریؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رتی پر چل کر لوگوں کو کرتب دکھا رہا ہے اور پیسے مانگ رہا ہے فرمایا کہ یہ شخص ان لوگوں سے بہتر ہے جو دین کے ذریعہ دنیا کماتے ہیں (۵) مطلب یہ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حجت اور دلیل ہے جس طرح قرآن مجید ہے قرآن پاک کو مانے اور حدیث کو نہ مانے اور قبول نہ کرے وہ شخص مؤمن نہیں یہ بات بھی لحاظ رکھنے کے قابل ہے کہ حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس

طرح یاد کرتے اور لکھتے تھے جس طرح قرآن مجید کو لکھتے تھے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ احادیث تحریر کرتے تھے کسی نے کہہ دیا کہ حضور ﷺ کی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ آپ ﷺ بھی کبھی غصہ کی حالت میں ہوتے ہیں جب حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو لکھا کرو میری زبان سے حق بات ہی نکلتی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ یعنی آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وحی ہوتی ہے تو بولتے ہیں۔ بہر حال حدیث باب میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ ایک شخص حدیث سن کر کہے گا کہ ہمیں کتاب اللہ کافی ہے ہمارے اس دور کے کچھ لوگ مراد ہیں جو منکر بن حدیث ہیں (۶) بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں کا مطلب یہ ہے کہ جب تک قرآن و حدیث کے منافی نہ ہو (۷) حدیث باب سے جس طرح کسی سنت یا کسی اسلامی شعار کو جاری پر ثواب کا وعدہ ہے اسی طرح کسی بدعت یا ظالمانہ قانون یا خلاف شریعت ادارہ قائم و جاری کرنے پر وعید شدید بھی سنائی ہے۔

۲۳۲: باب سنت پر عمل اور بدعت سے

اجتناب کرنے کے بارے میں

۵۷۳: حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلند و عظم فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو جاری اور دل کا پھٹنے لگے۔ ایک شخص نے کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کیا وصیت کرتے ہیں۔ فرمایا میں تم لوگوں کو تقویٰ اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ خبردار (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اسے (سنت کو) دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثور بن یزید اسے خالد بن معدان سے وہ عبد الرحمن بن عمرو سلمیٰ سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۷۴: حسن بن علی خلال اور کئی راوی اس حدیث کو ابو عاصم سے وہ ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ عبد الرحمن بن عمرو سلمیٰ سے وہ عرباض بن ساریہ سے اور وہ

۲۳۲: بَابُ الْاِخْتِذَاكَ بِالسُّنَّةِ

وَاجْتِنَابُ الْبِدْعَةِ

۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْدِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَاَفًا كَثِيرًا وَإِنَّا كُمْ وَمُحَدَّثَاتٍ إِلَّا مَوْرَ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدَرَوِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا۔

۵۷۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ

الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَالْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اإِغْلَمْ قَالَ مَا اِغْلَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَى سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٌ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا هُوَ مَصِيصِيُّ شَامِيٍّ وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ.

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَى سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَأَبُوهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ رَبَّمَا يَرْفَعُ الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شُعْبَةُ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عرباض کی کنیت ابو نَجیح ہے۔ حجر بن حجر کے واسطے سے بھی یہ حدیث حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۵۷۵: حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث سے فرمایا کہ جان لو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جان لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جس نے میرے بعد کوئی ایسی سنت زندہ کی جو مردہ ہو چکی تھی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہوگا جتنا اسی پر عمل کرنے والے کے لیے۔ اس کے باوجود ان کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جس نے گمراہی کی بدعت نکالی جسے اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ پسند نہیں کرتے تو اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہے اور اس سے انکے گناہوں کے بوجھ میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ مصیصی شامی ہیں جبکہ کثیر بن عبد اللہ، عمرو بن عوف مزی کے بیٹے ہیں۔

۵۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنی صبح و شام اس حالت میں کر کہ تیرے دل میں کسی کے لیے کوئی برائی نہ ہو پس تو ایسا کر۔ پھر فرمایا اے بیٹے یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا گویا کہ اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ محمد بن عبد اللہ انصاری اور ان کے والد (دونوں) ثقہ ہیں۔ علی بن زید سچے ہیں لیکن وہ ایسی اکثر روایات کو مرفوع کہہ دیتے ہیں جو دوسرے راوی موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا وہ ابو ولید سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں انہوں

نے کہا کہ ہم سے علی بن زید نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سعید بن مسیب کی صرف یہی طویل روایت معلوم ہے۔ عباد منقری یہ حدیث علی بن زید سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں سعید بن مسیب کا ذکر نہیں کرتے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسے نہیں پہچانا۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۹۳ھ میں فوت ہوئے جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

۲۳۳: باب جن چیزوں سے نبی اکرم ﷺ

نے منع فرمایا انہیں ترک کرنا

۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اسی پر چھوڑ دو جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اور جب میں تمہارے لئے کوئی چیز بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لیا کرو کیونکہ تم سے پہلی امتیں زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کے متعلق اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۴: باب مدینہ کے عالم کی فضیلت کے متعلق

۵۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ علم حاصل کرنے کے لیے (دور دراز سے) اونٹوں پر سفر کریں گے۔ وہ لوگ مدینہ کے عالم سے کسی کو علم میں زیادہ نہیں پائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ ہی سے منقول ہے کہ اس عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسحق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ وہ عمری زاہد ہیں ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ فرماتے ہیں، عبدالرزاق کا قول ہے کہ وہ عالم مالک بن انس ہیں۔

رَفَاعًا وَلَا نَعْرِفُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ رِوَايَةً إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْمُنْقَرِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَذَا كُرْتُ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا غَيْرَهُ وَمَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بَعْدَ بَسْتَيْنِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

۲۳۳: بَابُ فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرْكُونِي مَاتَرُكُمْ فَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

۵۷۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوشِكُ أَنْ يُضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَأَسْمَةُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْفَقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

۵۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى نَا الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ نَا رَوْحُ بْنُ جَنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيَّةٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ نَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ حَيَّوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي قَالَ حَدِيثُ بَلْغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتُ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَى لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالَمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْخَيْتَانِ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنْ الْأَنْبِيَاءُ لَمْ يُورَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ بِهِ فَقَدْ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ حَيَّوَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ هَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ حَيَّوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۲۳۵: بَابُ اس بارے میں کہ علم

عبادت سے افضل ہے

۵۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۰: حضرت قیس بن کثیر سے روایت ہے کہ مدینہ سے ایک شخص دمشق میں حضرت ابودرداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت درداءؓ نے پوچھا بھائی آپ کیوں آئے۔ عرض کیا ایک حدیث سننے آیا ہوں، مجھے پتہ چلا ہے کہ آپؐ وہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابودرداءؓ نے پوچھا کسی ضرورت کے لیے تو نہیں آئے؟ کہا ”نہیں“ حضرت درداءؓ نے فرمایا تجارت کے لیے تو نہیں آئے۔ عرض کیا ”نہیں“۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا تم صرف اس حدیث کی تلاش میں آئے ہو تو سنو: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دے گا اور فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے (اس کے پاؤں کے نیچے) اپنے پر بچھاتے ہیں۔ عالم کے لیے آسمان وزمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے۔ یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ پھر عالم کی عابد پر اس طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے۔ پس جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سارا حصہ حاصل کر لیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف عاصم بن رجاء بن حیوۃ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ محمود بن خدّاش نے بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ خَدَّاشٍ.

پھر عاصم بن رجا بن حیوة بھی داؤد بن قیس سے وہ ابودرداء اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور یہ محمود بن خدّاش کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۵۸۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْخَوَّصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ أَشْوَعٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَ أَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ هُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَلَمْ يُذْرِكْ عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعٍ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ أَشْوَعٍ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ.

۵۸۱: حضرت یزید بن سلمہ جعفیؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنی ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بعد والی احادیث یاد کرتے کرتے پہلی حدیثیں بھلا نہ دوں۔ لہذا آپ مجھے کوئی جامع کلمہ بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ تم جانتے ہو اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں اور یہ میرے نزدیک مرسل ہے کیونکہ ابن اشوع کی یزید بن سلمہ سے ملاقات نہیں ہوئی ان کا نام سعید بن اشوع ہے۔

۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا خَلْفُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ خَلْفُ بْنُ أَيُّوبَ الْعَامِرِيُّ وَلَمْ أَرَى أَحَدًا يَرَوِي عَنْهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا أَذْرِي كَيْفَ هُوَ.

۵۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو منافق میں کبھی جمع نہیں ہو سکتیں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے عوف کی سند سے صرف خلف بن ایوب عامری کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہم نے ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔

۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ نَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي حُجْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارَ الْحُسَيْنِ بْنَ خُرَيْثٍ

۵۸۳: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جیسے میری تمہارے ادنیٰ ترین آدمی پر۔ پھر فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام اہل زمین و آسمان یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں (بھی) اس شخص کے لیے دعا خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ میں نے ابوعمار حسین بن حریش کو فضل بن عیاض کے حوالے سے کہتے

ہوئے سنا کہ ایسا عالم جو لوگوں کو علم سکھاتا ہے آسمان میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے۔

الْخَزَاعِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكَوَاتِ السَّمَوَاتِ۔

۵۸۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی افتقاء جنت پر ہوتی ہے۔

۵۸۴: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہذا اسے جہاں بھی پائے وہی اس کا مستحق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور ابراہیم بن فضل مخزومی محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَخْزُومِيُّ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

خلاصۃ الباب: ائمہ سلف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بدعت دین میں نئی ایجاد کا نام ہے پس ہر وہ چیز جو گھڑی گئی ہو مگر دین نہ سمجھی جائے تو وہ بدعت نہیں کہلائے گی اور اسی طرح وہ ملبوسات یا دنیاوی، معاشی معاملات سے متعلق چیزیں مثلاً کھانے اور آلات وغیرہ بھی جن سے ممانعت نہ فرمائی گئی ہو بدعت نہ ہوگی اس طرح اصطلاحی مذموم معنی کا اطلاق بدعت کی تمام قسموں پر ہوتا ہے مثلاً قسم اول: اعتقادی بدعت جیسے شرک کی تمام قسمیں۔ قسم دوم: قولی بدعت جیسے شرکیہ کلمات اور وظائف۔ قسم سوم: فعلی بدعت جیسے مبتدعین کے میلاد، عرس، میلہ اسقاط وغیرہ میں گھرے ہوئے افعال اور ثواب رسول اللہ ﷺ کی پیروی و اتباع میں ہے نئی ایجاد میں نہیں۔ قرآن کریم کی کئی آیات میں یہ مضمون بیان ہوا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے باب الاقتداء بافعال النبی ﷺ یعنی باب ہے نبی کریم ﷺ کی اقتداء کے بارے میں اور ہدایت رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں منحصر ہے اسی وجہ سے اسلاف رحمہم اللہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کو لازم قرار دیتے تھے چنانچہ امام غزالی فرماتے ہیں کہ عقل کے فوائد میں سے تمہارے لئے یہ منفعت کافی ہے کہ وہ تجھے نبی کریم ﷺ کی سچائی تک پہنچادے اور اتباع کو لازم پکڑو کہ اس کے سوا تجھے سلامتی نصیب نہیں ہو سکتی۔ مواہب لدنیہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی کئی علامتیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی علامت ان کی پیروی کرنا، ان کی سنت کو معمول بنانا، ان کی راہ پر چلنا، ان کی سیرت اپنانا ان کے احکام سے چمٹے رہنا۔ اس کے برعکس اہل بدعت نے اپنے بڑوں اور سرداروں کا اتباع کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تابع داری چھوڑ دی اور دین میں ایسی ایسی چیزیں بڑھادیں جو دین میں نہیں تھیں جس طرح عبادات کے اوقات کی تخصیص کرنا مثلاً سورہ ملک پڑھنے اور میت کو ثواب پہنچانے کے لئے جمعرات کو خاص کرنا اسی طرح چہلم اور برسی کو سورتوں کی تلاوت کے لئے خاص کرنا، علیٰ ہذا القیاس کئی قسم کی بدعات گھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسول ﷺ کی تابعداری جس طرح فعل (کرنے) میں ہے اسی طرح ترک (چھوڑنے) میں بھی ضروری ہے یعنی جو کام قولاً و فعلاً اور تقریراً ثابت نہ ہو اس کے ترک یعنی چھوڑنے کو بھی اتباع کہیں گے۔ دوسری چیز نبی کریم ﷺ نے یہ فرمائی کہ میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ تم میں سے کوئی اقتداء کرے تو چاہئے کہ محمد ﷺ کے اصحاب کی پیروی کرے کہ یہ حضرات دلوں کے اعتبار سے اس امت کے نیک ترین، علم کے اعتبار سے نہایت گہرے، تکلف کے اعتبار سے کم تر، سیرت و کردار کے اعتبار سے سیدھے اور حال کے اعتبار سے بہت عمدہ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی ﷺ کی صحابیت کے لئے منتخب فرمایا ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے نقش قدم پر چلو کہ یہ حضرات سیدھی ہدایت پر ہی تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں سنت کی بنیاد ہمارے نزدیک صحابہ کرامؓ کے عمل پر مضبوطی سے جمے رہنا، ان کی پیروی کرنا اور بدعت کو ترک کر دینا ہی ہے کہ ہر بدعت گمراہی کا ذریعہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی اتباع خصوصاً خلفائے راشدین کی سنت پر چلنا اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنے میں ہی نجات ہے (۲) علم عبادت سے افضل ہے اس لئے علم سے جائز و ناجائز، حلال و حرام، اللہ تعالیٰ کی مرضی و ناراضگی معلوم ہوتی ہے انسان علم کی بدولت بہت ساری گمراہیوں اور خرابیوں سے بچ جاتا ہے نیز عبادت کا فائدہ صرف عبادت کرنے والے کو ہوتا ہے اور علم کا فائدہ متعدی ہے کہ دوسروں تک پہنچتا ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نماز نفل پڑھنے سے افضل ہے۔ امام ترمذیؒ کے ترجمۃ الباب سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ فقہ قرآن و حدیث کی اصطلاح ہے نئی چیز نہیں۔ فَتَدَّبَّرُوا

أَبْوَابُ الْأَسْتِذَانِ وَالْآذَابِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آداب اور اجازت لینے کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۲۳۶: باب سلام کو پھیلانے کے بارے میں

۵۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم آپس میں محبت کرنے لگو۔ وہ یہ ہے کہ تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ اور رواج دو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ شریح بن ہانی بواسطہ والد، عبداللہ بن عمروؓ، براءؓ، انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۳۷: باب سلام کی فضیلت کے بارے میں

۵۸۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ”السلام علیکم“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ اس سند یعنی عمران بن حصین کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں

۲۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۵۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا إِلَّا أَدْلُكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۷: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

۵۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرِيرِيُّ الْبَلْخِيُّ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ ثَمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُونَ ثَمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعیدؓ، علی رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَلِيِّ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ.

۲۳۸: باب داخل ہونے کے لیے

۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنْ

تین مرتبہ اجازت لینا

الْإِسْتِيزَانِ ثَلَاثَ

۵۸۸: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ابو موسیٰؓ نے عمرؓ سے گھر

۵۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنِ

میں داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فرمایا ”السلام علیکم“ کیا

عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

میں داخل ہو سکتا ہوں؟ عمرؓ نے کہا یہ ایک مرتبہ ہوا۔ پھر وہ

سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَقَالَ السَّلَامُ

تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا ”السلام علیکم“ کیا میں اندر

عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةً ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً

آ سکتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”دو مرتبہ“۔ پھر حضرت موسیٰؓ

ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيَّكُمْ أَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ

نے کچھ دیر ٹھہر کر پھر کہا ”السلام علیکم“ کیا میں داخل ہو سکتا

سَكَتَ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيَّكُمْ أَدْخُلُ فَقَالَ

ہوں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”تین مرتبہ“ پھر حضرت ابو موسیٰؓ

عُمَرُ ثَلَاثَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ

واپس چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے دربان سے پوچھا کہ انہوں

رَجَعَ قَالَ عَلَى بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي

نے کیا کیا؟ اس نے عرض کیا واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے

صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللَّهِ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا

فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آئے تو پوچھا کہ آپ

بِرْهَانٍ وَبَيِّنَةٍ أَوْ لَا فَعَلَنَ بِكَ قَالَ فَاتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ

نے یہ کیا کیا؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا یہ سنت ہے۔ عمرؓ نے

مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ أَعْلَمَ

فرمایا یہ سنت ہے۔ اللہ کی قسم تم مجھے کوئی دلیل پیش کرو اور گواہ

النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ

لاؤ ورنہ میں تم پر سختی کروں گا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس پر ابو

يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِيزَانُ

موسیٰؓ انصاریوں کی ایک جماعت کے پاس آئے اور فرمایا:

ثَلَاثَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَارِ

اے انصار کیا تم لوگ احادیث رسول اللہ ﷺ کو سب سے

حُؤْنَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا

زیادہ جاننے والے نہیں ہو؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں

أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَإِنَّا شَرِيكَكَ قَالَ

فرمایا کہ اجازت تین مرتبہ مانگی جائے اگر اجازت مل جائے تو

فَاتَنِي عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ مَا كُنْتُ

داخل ہو جائے ورنہ واپس چلا جائے۔ اس پر لوگ حضرت ابو

عَلِمْتُ بِهِذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ

موسیٰؓ سے مذاق کرنے لگے۔ حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں

سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَرِيرِيُّ اسْمُهُ

میں نے سہراٹھایا اور کہا کہ اس معاملے میں آپ کو عمرؓ سے جو سزا

أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَأَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ

ملے اس میں بھی آپ کا شریک ہوں۔ پھر ابوسعیدؓ حضرت

الْمُنْدِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطْعَةَ

عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ابو موسیٰؓ کی بات کی تصدیق

کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ام طارقؓ (جو سعدؓ کی مولیٰ ہیں) سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعدی بن ایاس اور کنیت ابوسعود ہے۔ یہ حدیث کئی راوی ان کے علاوہ ابونضرہ عبدیؓ سے

بھی نقل کرتے ہیں۔ ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

۵۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ ثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ وَإِنَّمَا أَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلَى أَبُو مُوسَى حِينَ رَوَى أَنَّهُ قَالَ الْإِسْتِيزَانُ ثَلَاثُ فَإِنْ أَذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هَذَا لَزْدَى رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ أَذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ۔

۵۸۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ (داخل ہونے کی) اجازت مانگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر اعتراض اس بات پر کیا تھا کہ تین مرتبہ میں اجازت نہ ملے تو لوٹ جانا چاہیے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ اجازت مانگو ملے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس ہو جاؤ۔

فائدہ: اس حدیث سے پہلی حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو تین دفعہ سلام کے بعد واپس چلے جانے پر حکم دیا کہ گواہ لاؤ تو ابو سعید نے گواہی دی تو اس کو معتبر جانا مطلب یہ کہ صحابہؓ خصوصاً فقیہ صحابہؓ اس زمانے میں بہت تشدد تھے کہ کوئی بات ایسی نہ ہو جس کی سند یا شہادت نہ ہو۔

۲۳۹: باب سلام کا جواب کیسے دیا جائے

۵۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر حاضر خدمت ہو کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”وعلیک“ جاؤ اور دوبار نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر انہوں نے نے طویل حدیث بیان کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے یحییٰ بن سعید قطان بھی عبید اللہ بن عمر سے اور وہ سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ پس اس میں یوں کہا کہ سعید مقبری کے باپ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے۔ یحییٰ بن سعید کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۲۴۰: باب کسی کو سلام بھیجنے کے متعلق

۵۹۱: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ

۲۳۹- بَابُ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

۵۹۰: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَصَحُّ۔

۲۴۰: بَابُ مَا جَاءَ نَبِيَّ تَبْلِيغِ السَّلَامِ

۵۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُنْذِرٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ

رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ جبرئیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“۔ اس باب میں بنو نمیر کے ایک شخص سے بھی روایت منقول ہے جسے اس نے بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اسے ابو سلمہؓ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۴۱: باب پہلے سلام کرنے والے

کی فضیلت کے متعلق

۵۹۲: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جب دو آدمیوں کی ملاقات ہو تو کون پہلے سلام کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے زیادہ نزدیک ہوگا وہ سلام میں پہل کرے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابو فروہ رہادی مقارب الحدیث ہے لیکن اس کے بیٹے نے اس سے کچھ منکر احادیث نقل کی ہیں۔

۲۴۲: باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ

کرنے کی کراہت

۵۹۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابن مبارک اسے ابن لہیعہ سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۲۴۳: باب بچوں کو سلام کرنے کے متعلق

۵۹۴: حضرت سیار فرماتے ہیں کہ میں ثابت بنانی کے ساتھ

فَضِيلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الرَّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۲۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي فَرَوَةَ الرَّهَّاءِيِّ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْ لَا هُمَا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو فَرَوَةَ الرَّهَّادِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ يَزِيدٍ رَوَى عَنْهُ مَنَاقِبَرٌ.

۲۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

۵۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۲۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

۵۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا

أَبُو عَتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

۵۹۵: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدٍ تَحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَغُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَالَوِي بِيدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ شَهْرٌ حَسَنٌ الْحَدِيثِ وَقَوِي أَمْرُهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمْتُ فِيهِ ابْنُ عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَّكَوَهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ نَزَّكَوَهُ أَيْ طَعَنُوا فِيهِ.

۲۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ

جارہا تھا کہ بچوں پر گزر رہا تھا تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں حضرت انسؓ کے ساتھ تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جب آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے بچوں کو سلام کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ثابت سے نقل کیا ہے۔ پھر یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت انسؓ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اسے جعفر بن سلیمان سے وہ ثابت سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۴۴: باب عورتوں کو سلام کرنے متعلق

۵۹۵: حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ مسجد میں سے گزرے تو عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کیا پھر راوی عبد الحمید نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عبد الحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے روایت میں کوئی حرج نہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شہر بن حوشب حدیث میں اچھا اور قوی ہے لیکن ابن عوف نے ان پر اعتراض کیا ہے پھر ابن عوف خود ہی ہلال بن ابی زینب سے شہر ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابو داؤد، نصر بن شمیل سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عوف سے سنا کہ محدثین نے شہر بن حوشب کو چھوڑ دیا ہے۔ ابو داؤد نصر کا قول نقل کرتے ہیں کہ چھوڑنے سے مراد ان پر لعن کرنا ہے۔

۲۴۵: اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

۵۹۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کیا کرو۔ اس سے تم پر بھی برکت ہوگی اور گھر والوں پر

بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

فَسَلِّمْ تَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۴۶: باب کلام سے پہلے سلام کرنے کے متعلق

۲۴۶: بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

۵۹۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کلام سے پہلے کیا جانا چاہیے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی کو اس وقت تک کھانے کے لیے نہ بلاؤ جب تک وہ سلام نہ کرے۔ یہ حدیث منکر ہے ہم اسے اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے سنا کہ عنبہ بن عبد الرحمن حدیث میں ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔ محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عُنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

۲۴۷: باب اس بارے میں کہ ذمی (کافر)

۲۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

کو سلام کرنا مکروہ ہے

التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں پاؤ تو اسے تنگ راستے کی طرف گزرنے پر مجبور کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا ”السام علیک“ (یعنی تم پر موت آئے) آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا ”علیکم“ (تم پر ہو) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا تم ہی پر سام (موت) اور لعنت ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ نے ان کی بات نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے بھی تو انہیں ”علیکم“ کہہ کر جواب دے دیا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو

۵۹۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ

وَأَبَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ حَدِيثَ عَائِشَةَ حَدِيثُ
حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۲۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ
فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

۶۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ

الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

۶۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ
قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ
الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ
عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ
الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ شَبَلٍ وَفَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ
قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ أَيُّوبُ
السَّخْتْيَانِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ
الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۶۰۲: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا حَيُّوَةُ ابْنُ
شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ
عَنْ فَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ
عَلَى الْكَثِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَلِيٍّ
الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

۶۰۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ

بَصْرَةَ غِفَارِي، ابْنِ عَمْرٍ، أَنَسٌ أَوْ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَنْبِي سَعَى بَعِي
رَوَايَتِ هِي۔ يِهْ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ هِي۔

۲۴۸: بَابُ جَسِ مَجْلِسٍ فِي مَسْلَمَانِ أَوْ

كَافِرِ هَوِي أَنْ كُوسَلَامِ كَرْنَا

۶۰۰: حَضْرَتِ اسْمَامَةُ بِنِ زَيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَمَاتِي هِي كِي كِي
اَكْرَمُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيكِي اِيكِي مَجْلِسِ كِي پَاسِ سِي كَزَرِي جَسِ
مِي يَهُودِي بَعِي تَحِي أَوْ مَسْلَمَانِ بَعِي۔ اَبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نِي اَنِي
سَلَامِ كِي۔ يِهْ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ هِي۔

۲۴۹: بَابُ اسِ بَارِي فِي كِي سَوَارِ

پِيدِلِ چلنے والے كُوسَلَامِ كَرِي

۶۰۱: حَضْرَتِ اَبُو هَرِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كِي هِي كِي رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اَرشَادِ فَرَمَا: سَوَارِ پِيدِلِ چلنے والے كُو،
پِيدِلِ چلنے والا بِيٹھے هُوئے كُو اَوْرِ تَهْوِزِي تَعْدَادِ زِيَادَةِ كُوسَلَامِ
كَرِي۔ اِبْنِ ثَنِي اِنِي حَدِيثِ مِي يِهْ اَلْفَاظِ زِيَادَةِ بِيَانِ كَرِي
هِي كِي چھوٹا بڑے كُوسَلَامِ كَرِي۔ اِسِ بَابِ مِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ
شَبَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَضَّالَةَ بِنِ عُبَيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَوْرِ جَابِرِ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ سِي بَعِي رَوَايَتِ هِي۔ يِهْ حَدِيثِ كِي سَنَدُ سِي حَضْرَتِ اَبُو
هَرِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سِي مَنقُولِ هِي۔ اِيُوبِ سَخْتِيَانِي، يُونُسُ
بِنِ عُبَيْدِ اَوْرِ عَلِي بِنِ زَيْدِ كِي هِي كِي حَسَنِ كَا اَبُو هَرِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ سِي سَمَاعِ نِي۔

۶۰۲: حَضْرَتِ فَضَّالَةَ بِنِ عُبَيْدَةَ كِي هِي يِهْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نِي فَرَمَا اَكْثَرِ سَوَارِ پِيدِلِ چلنے والے كُو، چلنے والا كْثَرِي كُو
اَوْرِ تَهْوِزِي تَعْدَادِ والے زِيَادَةِ كُوسَلَامِ كَرِي۔ يِهْ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ
هِي اَوْرِ اَبُو عَلِي جَنْبِي كَا نَامِ عَمْرُو بِنِ مَالِكِ هِي۔

۶۰۳: حَضْرَتِ اَبُو هَرِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كِي هِي كِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹا بڑے کو، چلنے والا، بیٹھنے والے کو اور تھوری (لوگ) زیادہ کو سلام کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۰: باب اٹھتے اور بیٹھتے وقت سلام کرنا

۶۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو انہیں سلام کرے پھر اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے اور جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور ان میں سے پہلی اور آخری مرتبہ سلام کرنا دونوں ہی ضروری ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے عجلان بھی سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۲۵۰: بَابُ التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

۶۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَّالَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتْ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ أَيضًا عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۱: بَابُ إِلَّا سَتِيدَانِ قِبَالَةَ الْبَيْتِ

۲۵۱: باب گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا
۶۰۵: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اجازت مانگنے سے پہلے پردہ اٹھا کر کسی کے گھر میں نظر ڈالی گویا کہ اس نے گھر کی چھپی ہوئی چیز دیکھ لی اور اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہیں تھا۔ پھر اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیر شانہ کھاتا (یعنی بدلہ نہ دلاتا) اور اگر کوئی شخص کسی ایسے دروازے کے سامنے سے گزرا جس پر پردہ نہیں تھا اور وہ بند بھی نہیں تھا پھر اس کی گھر والوں پر نظر پڑ گئی تو اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں بلکہ گھر والوں کی غلطی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو امامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے مثل صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

۶۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ خِيفَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَهَاءَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ.

۲۵۲: باب بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا

۶۰۶: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا تو آپ

۲۵۲: بَابُ مَنْ الطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۶۰۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ

ﷺ اپنے ہاتھ میں تیر لے کر اس کی طرف لپکے وہ پیچھے ہٹ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۷: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارک کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکا آپ ﷺ کے پاس ایک برش تھا جس سے آپ ﷺ سر کو کھجار رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چھو دیتا۔ اجازت لینا اسی لیے شروع کیا گیا ہے کہ پردہ تو آنکھ ہی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵۳: باب اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنا

۶۰۸: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دودھ، پیوسی (یعنی بوہلی) اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کلدہ بن حنبل کہتے ہیں کہ میں اجازت مانگے اور سلام کیے بغیر داخل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس جاؤ اور سلام کر کے اجازت مانگو اور یہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں مجھے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے سنائی اور انہوں نے کلدہ کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عاصم بھی ابن جریج سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۶۰۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک قرض کے سلسلے میں جو میرے والد پر تھا نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں میں: گویا کہ آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فَاطْلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ فَتَاخَرَ الرَّجُلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَاءً يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْأَسْتِيزَانُ مِنْ أَجْلِ الْبُصُورِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۳: بَابُ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْأَسْتِيزَانِ

۶۰۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنِ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْأِذْهُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسَلَّمَ صَفْوَانُ قَالَ عُمَرُ وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هَذَا.

۶۰۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ

الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

۶۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا هُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا وَ
فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَثَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا هُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ
لَيْلًا قَالَ فَطَرَقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

۲۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَثْرِيْبِ الْكِتَابِ

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّهُ فَإِنَّهُ
أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمْزَةُ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو
النُّصَيْبِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ.

۲۵۶: بَابُ

۶۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ
عَنْبَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أُمِّ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ
كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ
أَذْكُرُ لِمُمْلِي هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ مُحَمَّدُ بْنُ زَادَانَ وَعَنْبَسَةُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۲۵۷: بَابُ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

۲۵۴: بَابُ اس بَارے میں کہ سفر سے واپسی

میں رات کو گھر میں داخل ہونا مکروہ ہے

۶۱۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں
سفر سے رات کو واپس آنے پر عورتوں کے پاس داخل ہونے
سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عمرؓ اور ابن
عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی
سندوں سے جابرؓ ہی سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن
عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو
سفر سے واپسی پر عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا لیکن دو
آدمیوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور داخل ہو گئے تو دونوں نے
اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی کو پایا۔

۲۵۵: بَابُ مَكْتُوبِ (خَطِّ) كُوخَاكِ أَلُوْدِكِرْنَا

۶۱۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کچھ لکھے تو اسے خاک آلود
کر لینا چاہیے کیونکہ یہ حاجت کو زیادہ پورا کرنا ہے۔ یہ حدیث
منکر ہے۔ ہم اسے ابوزبیر کی روایت سے صرف اسی سند سے
جانتے ہیں۔ حمزہ، عمرو نصیبی کے بیٹے ہیں اور وہ حدیث میں
ضعیف ہیں۔

۲۵۶: بَابُ

۶۱۲: حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے
کاتب (لکھنے والا) بیٹھا ہوا تھا اور آپ ﷺ اس سے کہہ
رہے تھے کہ قلم کو کان پر رکھو اس لیے کہ اس سے مضمون زیادہ یاد
آتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور
یہ ضعیف ہے کیونکہ محمد بن زاذان اور عنبہ بن عبد الرحمن دونوں
حدیث میں ضعیف ہیں۔

۲۵۷: بَابُ سَرِيَانِي زَبَانِ كِي تَعْلِيمِ

۶۱۳: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے لیے یہودیوں کی کتاب سے کچھ کلمات سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے یہودیوں پر بالکل اطمینان ہیں کہ وہ میرے لیے صحیح لکھتے ہیں۔ حضرت زید فرماتے ہیں کہ پھر میں نے نصف مہینے کے اندر اندر (سریانی زبان) سیکھ لی۔ چنانچہ جب میں سیکھ گیا تو آپ ﷺ اگر یہودیوں کو کچھ لکھواتے تو میں لکھتا اور اگر ان کی طرف سے کوئی چیز آتی تو اسے بھی پڑھ کر سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت زید بن ثابتؓ سے منقول ہے۔ اعمش، ثابت بن عبید سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

۲۵۸: باب مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے متعلق

۶۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر سرکش کو خطوط لکھوائے جن میں انہیں اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ یہ نجاشی وہ نہیں جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۵۹: باب مشرکین کو کس طرح خط تحریر کیا جائے

۶۱۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابوسفیان بن حرب نے انہیں بتایا کہ ہر قل نے انہیں کچھ لوگوں کے ساتھ تجارت کے لیے شام جانے کے موقع پر پیغام بھیجا تو سب اس کے دربار میں حاضر ہوئے۔ پھر ابوسفیان نے حدیث ذکر کی اور کہا کہ: ہر قل نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا اس میں لکھا ہوا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم..... یہ تحریر اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہر قل کی طرف بھیجی گئی ہے جو روم کا بڑا حاکم ہے۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کے راستے کی اتباع کرے اما بعد (اس کے بعد)۔ یہ

۶۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْلَمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودٍ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمِنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّبِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعْلَمْتَهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعْلَمْتَهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَعْلَمَ السَّرْيَانِيَّةَ.

۲۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

۶۱۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرٍ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۵۹: بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

۶۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تِجَارًا بِالشَّامِ فَاتَوَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ.

۲۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتَمِ الْكِتَابِ

۶۱۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرََنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَفَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۶۱: بَابُ كَيْفِ السَّلَامِ

۶۱۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَابْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بَنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعَزُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيْبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلِمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَتَوَلَّى

۶۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَلَّى فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هُوَ وَأَبُو سُفْيَانَ كَانَا مَعَ حَرْبِ بْنِ حَرْبٍ هُوَ.

۲۶۰: بَابُ خَطِّ پَر مہر لگانے کے متعلق

۶۱۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عجمیوں کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ بغیر مہر کے کوئی چیز قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک انگٹھی بنوائی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں گویا کہ میں آپؐ کی ہتھیلی میں (اب بھی) اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ جس میں آپؐ کی مہر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۱: بَابُ سَلَامِ كِيْفِيَّتِ كِے بَارے ميں

۶۱۷: حضرت مقداد بن اسودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی مدینہ میں آئے۔ ہمارے کان اور آنکھیں بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھیں۔ ہم خود کو صحابہؓ کے سامنے پیش کرتے تو کوئی ہمیں قبول نہ کرتا۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں ان کا دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم ان کا دودھ دوہنے اور ہر ایک اپنے حصے کا دودھ پی لیتا اور آپ ﷺ کا حصہ رکھ دیتا۔ نبی اکرم ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ سونے والا نہ جاگتا اور جاگنے والا نہ لیتا۔ پھر مسجد جاتے اور نماز پڑھتے پھر واپس آتے اور اپنے حصے کا دودھ پیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۶۲: بَابُ اس بَارے ميں كہ پيشاب كرنے

والے كو سلام كرنا مكروہ ہے

۶۱۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (سلام کا) جواب نہیں دیا۔ محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف سے وہ سفیان

سے اور وہ ضحاک بن عثمان سے اس سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علقمہ بن فغواء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَسَلَّمَ السَّلَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفُغَوَاءِ وَجَابِرِ بْنِ الْبَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفِذٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ

عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدَأً ۱

۶۱۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرُ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو غِفَارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ الْهَجِيمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

۶۲۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي غِفَارٍ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَلَكِنْ قُلِ السَّلَامَ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةَ طَوِيلَةَ هَذَا

۲۶۳: باب اس بارے میں کہ ابتداء میں

”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے

۶۱۹: حضرت ابو تمیمہ جعفی اپنی قوم کے ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لیے نکلا تو آپ ﷺ کو نہ پا کر ایک جگہ بیٹھ گیا اتنے میں چند لوگ آئے نبی اکرم ﷺ بھی انہی میں تھے۔ میں آپ ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا۔ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان صلح کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اٹھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ: میں نے جب یہ دیکھا تو میں بھی کہنے لگا ”علیک السلام“ یا رسول اللہ ﷺ (تین مرتبہ اسی طرح کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میت کی دعا ہے پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے ملے تو کہے ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“ پھر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا ”علیک ورحمة اللہ“ ابو غفار یہ حدیث ابو تمیمہ جعفی سے اور وہ ابی جری جابر بن سلیم جعفی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ الحدیث ابو تمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔

۶۲۰: حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ”علیک السلام“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”علیک السلام نہ کہو بلکہ ”السلام علیکم“ کہو۔ راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى نَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۶۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب بات کرتے تو اسے بھی تین (ہی) مرتبہ دہراتے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خُلاَصَةُ الْبَابِ : استیذان کے معنی ہیں اجازت طلب کرنا الا ادب کے معنی ہیں وہ قول و فعل جس کو اچھا اور قابل تعریف کہا جائے۔ ادب و تہذیب کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو چنانچہ شریعت نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو پہلے دروازے پر کھڑے ہو کر گھر میں آنے کی اجازت طلب کرے اگر صاحب خانہ گھر میں بلائے تو دروازے کے اندر قدم رکھے ورنہ وہیں سے واپس چلا جائے اس حکم کی بنیاد قرآن کریم آیت کریمہ ”اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک گھر والوں سے اجازت حاصل نہ کرو اور ان کو سلام نہ کرلو“ اس بارہ میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر کھڑے ہو کر اہل خانہ کو سلام کیا جائے اور ساتھ ہی اجازت طلب کی جائے۔ حدیث باب میں ایمان کو موقوف کیا ہے محبت پر اور آپس میں محبت ہوتی ہے سلام پھیلانے اور اس کو رواج دینے سے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے سلام پہنچائے تو مسنون طریقہ یہ ہے کہ سلام پہنچانے والے پر بھی سلام بھیجا جائے اور جس کی طرف سے اس نے سلام پہنچایا ہے اس پر بھی یعنی اس طرح کہے وعلیک وعلیہ السلام (۳) حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے کسی بھی فعل و طریقہ اور خاص طور پر سلام کرنے کے ان دونوں کے طریقوں کی مشابہت اختیار نہ کرنی چاہئے (۴) سلام میں پہل کرنے سے تکبر کی بیماری سے نجات ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے (۵) عورتوں کو سلام کرنے کی اجازت آنحضرت ﷺ کے لئے خاص تھی کسی دوسرے مسلمان کے لئے اجازت نہیں ہے کہ وہ اجنبی عورتوں کو سلام کرے کیونکہ یہ مکروہ ہے ہاں اگر کوئی عورت اتنی عمر رسیدہ ہو کہ اس کو سلام کرنے سے کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا کوئی خوف نہ ہو اور کسی دوسروں کی نظر میں کسی بدگمانی کا سبب بھی نہ بنتا ہو تو جائز ہے (۶) چند مواقع میں سلام نہیں کرنا چاہئے یعنی مکروہ ہے (۱) جب کوئی پانی پی رہا ہو یا کھانا کھا رہا ہو (۲) اگر وظیفہ پڑھتا ہو (۳) یا قرآن پڑھتا ہو (۴) اگر کوئی گناہ میں مشغول ہو جیسے شطرنج کے کھیل وغیرہ (۵) پیشاب وغیرہ کے وقت سلام کرنا مکروہ ہے۔

باب: ۲۶۴

باب: ۲۶۴

۶۲۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ اسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا قُبِلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۲: حضرت ابو واقد لیثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگئے اور ایک چلا گیا۔ وہ دونوں جب وہاں کھڑے ہوئے تو ایک نے لوگوں کے درمیان تھوڑی سی جگہ دیکھی اور

وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَمَا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلَقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَذْهَبَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاعْرَضَ فَاعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو وَقْدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَيُقَالُ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ.

۲۶۵: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى

الْجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

۶۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَا عَلَيْنَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شَرِيحٍ الْخُزَاعِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا سُورِيْدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّنَّا يَلْقَى أَخَاهُ وَصَدِيقَهُ أَيْحَيُّ لَهُ قَالَ لَا قَالَ

وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں کا حال نہ بتاؤں۔ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف ٹکانہ بنانا چاہا تو اللہ نے اسے پناہ دے دی۔ دوسرے نے شرم کی (اور پیچھے بیٹھ گیا) تو اللہ نے اسے بخش دیا اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ بھی اس سے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو داؤد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ ان کا نام یزید ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔

۶۲۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تو جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اسے زبیر بن معاویہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵: باب راستے میں بیٹھنے والوں

کی ذمہ داری کے متعلق

۶۲۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ راستے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے لیے راستے میں بیٹھنا ضروری ہو تو ہر سلام کرنے والے کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۶: باب مصافحے کے متعلق

۶۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اگر ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی یا دوست کو ملے تو کیا اس کے لیے جھکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا

أَقْبَلَتْزِمُهُ وَيُقْبَلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ
قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
قُلْتُ لَا نَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ نَا يَحْيَى بْنُ
سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ
رَجُلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ وَهَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوظًا وَقَالَ إِنَّمَا أَرَادَ
عِنْدِي حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ مَنْ
سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنَّمَا
يُرَوَّى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ
الْأَخْذُ بِالْيَدِ.

۶۲۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا يَحْيَى بْنُ
أَبِي قَبِيلَةَ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ
يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ
كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةُ هَذَا
إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ
ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ

نہیں۔ عرض کیا: تو کیا اس سے گلے مل کر اس کا بوسہ لے۔ آپ
ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور
مصافحہ کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۲۶: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ کرامؓ میں
مصافحہ کرنے کا رواج تھا حضرت انسؓ نے فرمایا ”ہاں“ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۷: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ
نے فرمایا: مصافحہ کرنا (یعنی ہاتھ پکڑنا) سلام کی تکمیل ہے۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سلیم کی سفیان سے
روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے
امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے
محفوظ احادیث میں نہیں شمار کیا۔ اور کہا کہ شاید یحییٰ نے سفیان
کی منصور سے مروی حدیث کا ارادہ کیا ہو جو خثیمہ ایک ایسے شخص
سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن مسعودؓ سے اور انہوں نے
نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نمازی
اور مسافر کے کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے رات کو باتیں کرنا
درست نہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں منصور ابواسحق سے وہ
عبدالرحمن یا کسی اور سے نقل کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنا تحیہ
(سلام) کو پورا کرنا ہے۔

۶۲۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مریض کی پیشانی یا فرمایا اس
کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اور اس سے اس کی کیفیت پوچھنا پوری
عیادت ہے اور تمہارے درمیان مصافحہ پورا تحیہ (سلام)
ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ
عبید اللہ بن زحرثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔ قاسم سے
مراد ابن عبدالرحمن ہیں اور ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ یہ
ثقہ ہیں اور یہ عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے مولیٰ

الرَّحْمَنِ وَيُكْنَىٰ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ثِقَّةٌ وَهُوَ مَوْلَىٰ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَالْقَاسِمِ
شَامِيٍّ.

۶۲۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جدا ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ابوالحق براء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی کئی سندوں سے منقول ہے۔

۶۲۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ.

۲۶۷: باب گلے ملنے اور بوسہ دینے کے متعلق

۲۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ

۶۳۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن حارثہ مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت زیدؓ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برہنہ کپڑے کھینچتے ہوئے ان کی طرف لپکے اللہ کی قسم میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے یا بعد کبھی برہنہ نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور ان کا بوسہ لیا۔

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبَّادِ الْمَدِينِيِّ ثَنِي أَبِي يَحْيَىٰ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ غُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَأَعْتَقَهُ وَقَبْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے زہری کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۶۸: باب ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لینے کے متعلق

۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ

۶۳۱: حضرت صفوان بن عسالؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو۔ اس کے ساتھی نے کہا: نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے نونشانیوں کے

۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَىٰ هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَغْنِي

فَاتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ تَسْعِ آيَاتٍ بَيَّنَّاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بَريءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْخَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحَصِّنَةً وَلَا تُولُوا الْفِرَارَ يَوْمَ الرَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُودِ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبِلُوا يَدِيهِ وَرَجَلِيهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ قَالُوا إِنْ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَبْعَنَّاكَ أَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُودُ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو، ایسے شخص کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنا حرام ہے، بے قصور شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ تا کہ وہ اسے قتل کرے (یعنی تہمت وغیرہ لگا کر) جادو نہ کرو، سود نہ کھاؤ، پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ، کافروں سے مقابلہ کرتے وقت پیٹھ نہ پھیرو اور خصوصاً اے یہودیو! تمہارے لئے لازمی ہے کہ ہفتے کے دن حد سے تجاوز (یعنی ظلم و زیادتی) نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں (یعنی یہودیوں) نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر کون سی چیز تمہیں میری اتباع سے روکتی ہے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ

نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ ﷺ کی اتباع کریں گے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ اس باب میں یزید بن اسود ابن عمر اور کعب بن مالک سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا دونوں ابواب کی حدیثوں میں بوسہ کا تذکرہ آیا ہے جبکہ گذشتہ باب مصافحہ میں حضرت انسؓ کی حدیث میں بوسہ کی ممانعت ہے۔ ممانعت اور نبی اکرم ﷺ کے فعل میں تطبیق یوں ہوگی کہ وہ بوسہ ممنوع ہے جو موجب فتنہ ہو یا شہوت کا اس میں شائبہ ہو اور وہ بوسہ جائز ہے جو بطور اعزاز و اکرام ہو۔ ہاتھ پاؤں چومنے کے بارے میں یہ ہے کہ پاؤں کا چومنا بالاتفاق مکروہ وغیرہ درست ہے اور ہاتھ کا چومنا بھی مکروہ ہے لیکن متاخرین نے علماء اور صلحاء کا ہاتھ چومنے کی اجازت دی ہے۔ (درمختار)

۲۶۹: باب مرحبا کہنے کے بارے میں

۶۳۲: حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہؓ نے ایک کپڑے سے پردہ کر رکھا تھا۔ حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ام ہانی کا آنا مبارک ہو۔ اور پھر راوی نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۳۳: حضرت عکرمہ بن ابی جہل سے روایت ہے کہ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ

۲۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبَا

۶۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ فَذَكَرْتُ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

۶۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہاجر سوار کا آنا مبارک ہو (یعنی مہاجر سوار کو مرحبا) اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہم اسے موسیٰ بن مسعود کی سفیان سے روایت کے علاوہ نہیں پہچانتے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں۔ پھر عبدالرحمن بن مہدی بھی سفیان سے اور وہ ابو اسحق سے مرسل نقل کرتے ہوئے مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ میں نے محمد بن بشار سے سنا کہ موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی حدیثیں لکھی تھیں لیکن پھر اسے چھوڑ دیا۔

مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِثَّةٍ مَرَجَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ جُحَيْفَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَكُتِبَتْ كَثِيرًا عَنْ مُوسَى بْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ.

خلاصۃ الباب: راستے میں بغیر مجبوری کے بیٹھنا شریعت میں معیوب ہے لیکن بامر مجبوری بیٹھنا ہو تو اس کے حقوق بھی ارشاد فرمائے ہیں (۱) سلام کرنے والے کو جواب دینا (ب) مظلوم کی مدد کرنا (ج) بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا (۲) دو مسلمانوں کا محبت سے ملنا اور مصافحہ کرنا اس سے گناہ معاف اور دل صاف ہوتا ہے نیز مصافحہ منہج سلام ہے اس کے لئے بھی کچھ قواعد مقرر ہیں مثلاً لکھا ہے کہ اذان کے وقت سلام نہ کرو اور بھی مواقع ہیں جن کا حاصل یہ ہے کہ مشغولی کے وقت سلام نہ کرنا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مشغولی کے وقت مصافحہ بھی نہ کرنا چاہئے مصافحہ ملاقات کے شروع میں باتفاق علماء جائز ہے اور رخصتی کے وقت مشروع ہونے میں اختلاف ہے اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے اس لئے بدعت ہے اور عید کا معانقہ اور بھی قبیح (برا) ہے اور نمازوں کے بعد مصافحہ بھی بدعت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے واپسی پر اور اس کے علاوہ بھی ملاقات کے وقت اظہار محبت و عنایت کے پیش نظر معانقہ کرنا ثابت ہے اگر فتنہ کا خوف والا اندیشہ نہ ہو تو بوسہ لینا بھی جائز ہے نیز آنے والے کو خوش آمدید کہنا بھی مشروع ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۷۰: باب چھینک کا جواب دینے کے متعلق

۶۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ (۱) جب ملاقات کرے تو سلام کہے (۲) اگر وہ اسے دعوت دے تو وہ قبول کرے (۳) چھینک کا جواب دے (یعنی جب چھینک والا "الحمد للہ" کہے تو جواب میں "بحمک اللہ" کہے۔۔۔۔۔ (۴) اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (۵) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے (۶) اس

۲۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۶۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ يُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَبِي ثَوْبٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَهَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ.

کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو ایوبؓ، براءؓ اور ابو مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ بعض محدثین نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۶۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے مؤمن پر چھ حقوق ہیں (۱) جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (۲) اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو (۳) اس کی دعوت قبول کرے (۴) اگر اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے (۵) اسے چھینک آئے تو جواب دے (۶) اس کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ثقہ ہیں۔ ان سے عبدالعزیز بن محمد اور ابن فدیك روایت کرتے ہیں۔

۶۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوذُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ مَدِينِيُّ ثِقَةٌ رَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ.

۲۷۱: بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

۶۳۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَزَّيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنَا حَضْرَمِيُّ مَوْلَى آلِ الْجَارُودِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۲۷۱: باب جب چھینک آئے تو کیا کہے ۶۳۶: حضرت نافعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ“۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا میں بھی کہتا ہوں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ.....“ لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں سکھایا بلکہ آپ ﷺ نے ہمیں یہ کلمات سکھائے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ“ یعنی ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف زیاد بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ

يُسَمَّتُ الْعَاطِسُ

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ ذَيْلَمَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ

۲۷۲: باب اس بارے میں کہ چھینکنے والے

کے جواب میں کیا کہا جائے

۶۳۷: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینکتے اور امید رکھتے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ“ کہیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کہتے ”یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بِاَلْکُمْ“ یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔ اس باب میں حضرت علی، ابویوب، سالم بن عبید، عبد اللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۸: حضرت سالم بن عبید ایک جماعت کے ساتھ سفر میں تھے کہا ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ حضرت سالم نے فرمایا ”وَعَلَیْکَ وَعَلِیْ اُمِّکَ“ (تجھ پر اور تیری ماں پر بھی) یہ بات اس شخص پر شاق گزری تو حضرت سالم نے فرمایا: جان لو کہ میں نے وہی جواب دیا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو چھینک مار کر ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہنے پر دیا تھا۔ پھر فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ کہے اور جواب دینے والا کہے ”یَرْحَمُکَ اللّٰهُ“ پھر پہلا کہے ”یَغْفِرُ اللّٰهُ لَیْ وَلَکُمْ“ یعنی اللہ میری اور تمہاری مغفرت کرے۔ اس حدیث کی روایت میں اختلاف ہے۔ بعض راوی بلال بن سیاف اور سالم کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں۔

۶۳۹: حضرت ابویوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ“ کہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) اسے جواب دینے والا ”یَرْحَمُکَ اللّٰهُ“ کہے اور پھر چھینکنے والا کہے ”یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بِاَلْکُمْ“ یعنی اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔

۶۴۰: محمد بن ثنی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ بھی اسے ابن ابی لیلیٰ وہ ابویوب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ابی لیلیٰ کو اس

اَبِیْ مُوسٰی عَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ کَانَ الْیَهُودُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فِیَقُوْلُ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بِاَلْکُمْ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَابِیْ اَیُّوبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابِیْ هُرَیْرَةَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاٰنَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّهُ کَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِی سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلِیْ اُمِّکَ فَکَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہِ فَقَالَ اَمَّا اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ عَلَیْکَ وَعَلِیْ اُمِّکَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلِیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلِیَقُلْ لَہُ مَنْ یَّرُدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلِیَقُلْ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَیْ وَلَکُمْ هَذَا حَدِیْثٌ اِخْتَلَفُوْا فِیْ رِوَاۡیَہِ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَقَدْ اَدْخَلُوْا بَیْنَ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ وَبَیْنَ سَالِمِ بْنِ رَجُلًا.

۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاٰنَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْہِ عِیْسٰی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلِیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلِیَقُلْ الَّذِیْ یُرَدُّ عَلَیْہِ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَلِیَقُلْ هُوَ یَهْدِیْکُمُ لِلّٰهِ وَیُصْلِحُ بِاَلْکُمْ.

۶۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْنِ اَبِیْ لَیْلٰی بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوٰی شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِبْنِ اَبِیْ لَیْلٰی وَقَالَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَکَانَ اِبْنُ اَبِیْ

لَيْلَى يَضْطَرُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَحْيَانًا
عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ
أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ

التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

۶۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ
التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ
يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۷۴: بَابُ مَا جَاءَ كَمْ

يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ

۶۴۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ
عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ
عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذَا رَجُلٌ مَرْكُومٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي

روایت میں اضطراب ہے۔ اس لیے کہ ابن ابی لیلیٰ کبھی ابو
ایوب رضی اللہ عنہ سے اور کبھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے وہ دونوں
یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ
علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی
مانند نقل کرتے ہیں۔

۲۷۳: باب اس بارے میں کہ اگر چھینک مارنے

والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے

۶۴۲: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ
کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ایک کی
چھینک کا جواب دیا لیکن دوسرے کی چھینک کا جواب نہیں دیا۔
اس پر دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے
اس کی چھینک کا جواب دیا اور میری چھینک کا جواب نہیں دیا
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ اس نے ”الحمد للہ“
کہا اور تم نے نہیں کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۴: باب اس بارے میں کہ کتنی بار

چھینک کا جواب دیا جائے

۶۴۳: حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری موجودگی میں
ایک شخص کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”یرحمک اللہ“ پھر اُسے دوبارہ چھینک آئی تو نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو زکام ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

۶۴۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید
سے وہ عکرمہ سے وہ ایاس بن سلمہ سے وہ اپنے والد سلمہ سے اور وہ
رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ہے

کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ چھینکنے پر فرمایا کہ اسے زکام ہے۔ اور یہ ابن مبارک کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ بھی عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۶۳۵: ہم سے یہ حدیث روایت کی احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اور انہوں نے عکرمہ بن عمار سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۶۳۶: حضرت عمرو بن اسحق بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے اور وہ ان کے والد نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والوں کو تین مرتبہ جواب دو۔ اگر اس سے زیادہ مرتبہ چھینکے تو تمہیں اختیار ہے چاہو تو جواب دو چاہو تو (جواب) نہ دو۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

۲۷۵: باب چھینک کے وقت آواز پست

رکھنے اور چہرہ ڈھانکنے کے متعلق

۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۶: باب اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ چھینک

کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں

۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لیے کہ جب جمائی لینے والا آہ، آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ لہذا جب کوئی جمائی لیتے وقت آہ، آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر سے ہنستا ہے۔ یہ

الثَّالِثَةُ أَنْتَ مَرْكُومٌ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَرِ وَآيَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

۶۳۵: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهَذَا.

۱۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَشْمِتُ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشِمْتُهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ.

۲۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَ

تَحْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاوُبَ

۶۳۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّثَاوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ أِهْ أِهْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاوُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ أِهْ أِهْ إِذَا تَنَاءَبَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ

جَوْفِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حدیث حسن ہے۔

۶۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو با پسند فرماتا ہے۔ لہذا اگر کوئی چھینکے تو ”الحمد للہ“ کہے اور ہر سننے والے پر حق ہے کہ جواب میں ”یرحمک اللہ“ کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو اگر کسی کو جمائی آئے تو حتی الوسع روکنے کی کوشش کرے اور ہاہ، ہاہ نہ کرے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے جو اس پر ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن ابی ذئب، سعید مقبری کی روایت کو اچھی طرح یاد رکھتے ہیں وہ ابن عجلان سے اثبت ہیں۔ ابو بکر عطاء بصری، علی بن مدینی سے وہ یحییٰ سے اور وہ ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں کہ سعید مقبری نے اپنی بعض روایات براہ راست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں جبکہ بعض روایات ایک شخص کے وساطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیں اور یہ روایتیں مجھ پر خلط ملط ہو گئیں لہذا میں نے سب کو اسی طرح روایت کیا ”عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ“

۲۷۷: باب اس بارے میں کہ نماز میں چھینک

آنا شیطان کی طرف سے ہے

۶۵۰: حضرت عدی بن ثابت اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی ابوقیطان سے روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں کہ) میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عدی کے دادا کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

۶۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهُ هَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَجْلَانَ وَابْنُ أَبِي ذَيْبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ وَأَثَبْتُ مِنْ ابْنِ عَجْلَانَ وَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعُطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوَى بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَّاسَ

فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

۶۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ الْعُطَّاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّشَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَدِيٍّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُ جَدِّ عَدِيٍّ قَالَ لَا أَدْرِي وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ.

خلاصۃ الباب : ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے ایک چھینک کا جواب دینا بھی ہے ویسے چھینک بذات خود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ اس کی وجہ سے چونکہ دماغ پر سے بوجھ اتر جاتا ہے اور فہم و ادراک کی قوت کی تزکیہ ہوتا ہے اور یہ چیز طاعت و حضوری قلب کا باعث و مددگار بنتی ہے اس لئے چھینکنا پسندیدہ ہے اس کے برخلاف جمائی لینا طبیعت کے بھاری پن اور کدورت کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ چیز غفلت و سستی اور بد فہمی نیز طاعت و عبادت میں عدم نشاط کا باعث بنتی ہے اس لئے جمائی کا آنا شیطان کی خوشی کا ذریعہ ہے اور اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ شانہ کا چھینک کو پسند کرنا اور جمائی کو ناپسند کرنا ان کے نتیجہ و ثمرہ کے اعتبار سے کہ چھینک کا عبادت و طاعت میں نشاط و تازگی کا پیدا ہونا ہے۔ سننے والا جواب میں یرحمک اللہ کہے اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو دوسرا شخص بھی جواب نہ دے (۲) جو الفاظ حدیث مبارکہ میں آئے ہیں وہی الفاظ کہنے چاہئے اپنی طرف سے کوئی لفظ نہیں کہنا چاہئے جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ ایک شخص نے چھینک آنے پر السلام علیکم کہا تو حضرت سالمؓ نے بہت ڈانٹا (۳) چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنی چاہئے اور چہرہ کو ڈھانپنا چاہئے۔

۲۷۸: باب اس بارے میں کہ کسی کو اٹھا

کر اس کی جگہ بیٹھنا مکروہ ہے

۶۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں نہ بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۲: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ جب ابن عمرؓ کو دیکھتے تو ان کے لیے جگہ خالی کر دیتے لیکن ابن عمرؓ ان کی جگہ نہ بیٹھتے۔

۲۷۹: باب اس بارے میں کہ جب کوئی شخص مجلس

سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو

وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

۶۵۳: حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ چنانچہ اگر وہ کسی ضرورت کے لیے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ حدیث صحیح

۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ

الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لَا بِنِ عُمَرَ فَمَا يُجْلِسُ فِيهِ.

۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ

مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ

فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ

فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَابِي سَعِيدٍ وَابِي هُرَيْرَةَ .
غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابوبکرؓ، ابوسعیدؓ اور
ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۸۰: باب اس بارے میں کہ دو آدمیوں کے

درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے

۶۵۴: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کسی شخص کے لیے حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ دو
آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھ جائے۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ عامرا حول نے بھی اس حدیث کو عمرو بن
شعیب سے روایت کیا ہے۔

۲۸۱: باب حلقے کے درمیان میں بیٹھنے

کی کراہت کے متعلق

۶۵۵: حضرت ابوجلزؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص حلقہ کے درمیان
بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق حلقے کے درمیان بیٹھنے والا
ملعون ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوجلز کا نام لاحق بن
حمید ہے۔

۲۸۲: باب کسی کی تعظیم میں کھڑے

ہونے کی کراہت کے متعلق

۶۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ کے لیے
رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہیں تھا لیکن اس
کے باوجود وہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے
کیونکہ وہ جانتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اسے پسند نہیں کرتے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۶۵۷: حضرت ابوجلزؓ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ
تشریف لائے تو عبداللہ بن زبیرؓ اور ابن صفوانؓ انہیں دیکھ کر
کھڑے ہو گئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ میں
نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند

۲۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمَا

۶۵۴: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَنَا اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ثَنِي
عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لَرَجُلٍ
أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِاِذْنِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا .

۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْعُقُودِ وَ سَطِّ الْحَلَقَةِ

۶۵۵: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ فَقَالَ
حَذِيفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْلَعَنَ اللَّهُ عَلَى
لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَجْلَزٍ اِسْمُهُ لَا حَقُّ بِنُ حُمَيْدٍ .

۲۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَفَّانُ نَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ
شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ
كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۶۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا قَبِيصَةُ نَا سُفْيَانُ
عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ
مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ
رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہو کہ لوگ اس کے لیے تصویروں (بت) کی طرح کھڑے ہوں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہناد بھی ابواسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابو مجلز سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ : علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اس ارادہ و نیت سے اٹھ کر گیا ہو کہ پھر جلد ہی اس جگہ واپس آئے گا مثلاً وضو کے لئے اٹھ کر گیا یا اس کو کوئی ضرورت پیش آگئی ہو اور پھر وضو یا اس کام کو پورا کر کے جلد ہی واپس آگیا تو اس جگہ کا زیادہ مستحق وہی شخص ہوگا (۲) مطلب یہ کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں آدمی آپس میں محبت و تعلق رکھتے ہوں اور رازدارانہ طور پر ایک دوسرے سے کوئی بات چیت کرنا چاہتے ہوں تو تیسرے آدمی کی موجودگی انہیں ناگوار گذرے گی (۳) عجی لوگوں کا دستور ہے کہ جب ان کا کوئی سردار یا بڑا آدمی ان کی مجلس میں آتا ہے تو محض اس کو دیکھتے ہی ہڑبڑا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے سامنے باادب دستہ بدستہ کھڑے رہتے ہیں اگر یہ چھوٹے لوگ کھڑے نہ ہوں تو بڑے لوگ ان سے ناراض ہو جائیں گے اس بنا پر حضور ﷺ نے منع فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی شان و شکوہ کے اظہار اور تکبر و نخوت کے طور پر اچھا سمجھتا ہے کہ لوگ میرے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے اگر اس شخص کے دل میں یہ بات نہ ہو تو لوگ اس کے احترام و عزت کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

۲۸۳: باب ناخن تراشنے کے متعلق

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: زیر ناف بال صاف کرنا، ختنہ کروانا، مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کترنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پشت کو دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا، زیر ناف بال مونڈنا، پانی سے استنجا کرنا، زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے فرمایا: میں دسویں چیز بھول گیا لیکن وہ کلی

۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

۶۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ إِلَّا سَتَحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكِ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ

وَأَنْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ
الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ
أَبُو عِيْسَى وَأَنْتِقَاصُ الْمَاءِ هُوَ الْإِسْتِجَاءُ بِالْمَاءِ.

۲۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ

الْأَظْفَارِ وَأَخَذِ الشَّارِبِ

۶۶۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَا
صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ نَا أَبُو
عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتْ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخَذِ الشَّارِبِ وَحَلَقِ الْعَانَةِ.

۶۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي
عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتْ لَنَا
فِي قِصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلَقِ الْعَانَةِ
وَنَتْفِ الْأَبْطِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا هَذَا
أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ
عِنْدَهُ هُمْ بِالْحَافِظِ.

۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصِّ الشَّارِبِ

۶۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكُوفِيُّ
الْكِنْدِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَآئِيلَ عَنْ سِمَاكِ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُ أَوْيَا خُذَمٍ مِنْ شَارِبِهِ قَالَ وَكَانَ خَلِيلُ
الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ يَفْعَلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ
يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ
شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ هَذَا

کرنا ہی ہوگا۔ اس باب میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ”انتقاص الماء“ سے
مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔

۲۸۴: باب ناخن تراشنے اور مونچھیں

کتر اوانے کی مدت کے متعلق

۶۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے ناخن تراشتے،
مونچھیں کترنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ
مدت چالیس دن مقرر کی۔

۶۶۱: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ہمیں اس لیے
مونچھیں کترنے، ناخن تراشنے زیر ناف بال مونڈنے اور بغل
کے بال اکھاڑنے کے متعلق حکم دیا گیا کہ چالیس دن سے
زیادہ نہ گزرنے پائیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح
ہے کیونکہ اس کے راوی صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک
حافظ نہیں ہیں۔ (یعنی ضعیف ہیں)

۲۸۵: باب مونچھیں کترنے کے بارے میں

۶۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں کاٹا کرتے تھے اور
فرماتے کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی
کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۶۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے
وہ ہم میں سے نہیں۔ اس باب میں حضرت مغیرہ بن شعبہ
رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن

بشار بھی یحییٰ بن سعید سے وہ یوسف بن صہیب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حَدِیثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیٰی
بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یُوسُفَ بْنِ صُهَیْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۸۶: باب داڑھی کی اطراف سے کچھ

۲۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي

بالِ کاسٹنے کے متعلق

الْأَخَذِ مِنَ اللَّحْيَةِ

۶۶۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی دونوں جانب سے تراشا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی ایسی کسی حدیث کا علم نہیں جس کی کوئی اصل نہ ہو یا اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث میں وہ متفرد ہوں۔ حدیث مذکورہ کو ہم صرف عمر بن ہارون کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے بارے میں امام بخاری کی اچھی رائے پائی۔ قتیہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ قتیہ فرماتے ہیں ہم سے کعب بواسطہ ایک آدمی کے ثور بن یزید سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی۔ قتیہ کہتے ہیں میں نے کعب سے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ عمر بن ہارون ہیں۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَتَفَرَّدُ بِهِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمُنَجْنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لَوْ كَيْعُ بْنُ هَذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ.

۲۸۷: باب داڑھی بڑھانے کے متعلق

۲۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ

۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔

۶۶۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِیْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمر رضی اللہ

۶۶۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ

عنہما کے مولیٰ ابوبکر بن نافع اور عمر بن نافع ثقہ ہیں جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ بن نافع حدیث میں ضعیف ہیں۔

الْبَحْثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبِي بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَّةٌ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَّةٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ.

۲۸۸: باب ٹانگ پر ٹانگ

رکھ کر لیٹنا

۶۶۷: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں (چپ) لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عباد بن تمیم کے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں۔

۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى

الرَّجُلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيَا

۶۶۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيَا فِي الْمَسْجِدِ وَاضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

۲۸۹: باب اس کی کراہت کے بارے میں

۶۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں ہاتھوں اور جسم کو لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں اکڑوں بیٹھنے سے منع فرمایا اور چپ لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے بھی منع فرمایا۔ اس حدیث کو کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے۔ ہم خدشہ کو نہیں جانتے کہ وہ کون ہے۔ سلیمان تیمی ان سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔

۲۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ

۶۶۸: حَدَّثَنَا غَبِيْدُ بْنُ أَسْبَاطَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ نَا أَبِي نَاسٍ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصُّمَّاءِ وَالْإِخْتَبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ وَلَا نَعْرِفُ خِدَاشًا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۶۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر وغیرہ بالکل لپیٹنے (کہ اعضاء باہر نہ نکل سکیں) پنڈلیوں کو رانوں سے ملا کر باندھنے اور چپ لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِشْتِمَالِ الصُّمَّاءِ وَالْإِخْتَبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۹۰: باب پیٹ کے بل لیٹنے

کی کراہت کے متعلق

۶۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۲۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

۶۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُصْطَبِحًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجَّةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طُهْفَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَرَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طُهْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَيُقَالُ طُحْفَةٌ وَالصَّحِيحُ طُهْفَةٌ وَيُقَالُ طُفَّةٌ وَقَالَ بَعْضُ الْحَفَاطِ الصَّحِيحُ طُحْفَةٌ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کو پسند نہیں کرتا۔ اس باب میں طہفہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر یہ حدیث ابو سلمہ سے وہ یعیش بن طہفہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں طہفہ بھی کہتے ہیں جبکہ صحیح طہفہ ہی ہے۔ بعض طغفہ کہتے ہیں اور بعض حفاظ نے ”طہفہ“ کو صحیح کہا ہے۔

۲۹۱: باب ستر کی حفاظت کے متعلق

۶۷۱: بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم اپنا ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ انہوں نے عرض کیا اگر کوئی کسی مرد کے ساتھ ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے اپنے ستر (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کرو کہ کوئی نہ دیکھ پائے۔ عرض کیا: بعض اوقات آدمی اکیلا ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ اس حدیث کو جریری بھی بہز کے والد حکیم بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۹۲: باب تکیہ لگانے کے بارے میں

۶۷۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بائیں جانب تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ متعدد لوگوں نے اس حدیث کو اسرائیل اور سماک اور جابر بن سمرہ سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔ لیکن اس میں بائیں جانب کا ذکر نہیں کیا۔

۶۷۳: یوسف بن عیسیٰ بھی اسے وکیع سے وہ اسرائیل سے وہ

۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۶۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنَى أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَ اتْنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَ تَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاَهَا أَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَجَدْتُ بِهِزَ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْلَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْجَرِيرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ وَالِدُ بِهِزٍ.

۲۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى خَبْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا عَلَى يَسَارِهِ.

۶۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا إِسْرَائِيلُ

عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

سماک بن حرب سے اور وہ جابر سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب : ۲۹۳

باب : ۲۹۳

۶۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۷۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے اور کسی کو اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر نہ بٹھایا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

قَالَ: مراد یہ ہے کہ اہل بیت (اگر صاحب علم ہے) تو اس کا حق ہے اس مفہوم کی احادیث ہیں جو گزر چکیں۔

باب : ۲۹۴

باب : ۲۹۴

اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ

۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۷۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ پیدل چل رہے تھے کہ ایک شخص آیا، اس کے پاس گدھا تھا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگے بیٹھنے کے زیادہ حق دار ہو مگر یہ کہ تم اپنا حق مجھے دے دو۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ کو اپنا حق دے دیا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ سوار ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب : ۲۹۵

باب : ۲۹۵

فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

استعمال کی اجازت

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَآنِي تَكُونُ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَإِنَّا أَكُونُ لَمْ رَأَيْتِي أُخْرِي

۶۷۶: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس انمط (قالین) ہیں؟ میں نے عرض کیا ہمارے پاس انمط کہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم لوگوں کے پاس انمط (قالین) ہوں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں میں اپنی بیوی سے کہتا کہ اپنے انمط مجھ سے دور

عَنْيَ اَنَّمَا طَكَ فَتَقُولُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنَّمَا طَ قَالَ فَاَدْعُهَا هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ.

کرو تو وہ کہتی کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا: کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس انماط (قالین) ہوں گے۔ پھر میں اسے چھوڑ دیتا اور کچھ نہ کہتا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ

۲۹۶: باب ایک جانور پر تین آدمیوں کے

ثَلَاثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ

سوار ہونے کے بارے میں

۶۷۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قُدَّامَهُ وَهَذَا خَلْفَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۶۷۷: حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے خچر شہباء کو کھینچا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ اور حسن و حسین سوار تھے۔ یہاں تک کہ اسے آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں لے گیا۔ ایک آپ ﷺ کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے پیچھے (یعنی حسن و حسین) اس باب میں حضرت ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: امام ترمذی نے باب تو ناخن تراشنے کے متعلق قائم کیا ہے لیکن اس کے تحت ایک حدیث میں پانچ چیزیں اور دوسری میں دس چیزیں جو فطری ہیں نقل فرمائی ہیں ان میں سے کچھ کاٹنے اور تراشنے کی ہیں مثلاً زیر ناف بال صاف کرنا مونچھیں کترنا وغیرہ ان بالوں کو رکھنا اور بڑھانا بہت معیوب ہے اسی طرح ڈاڑھی کا کترنا یا منڈانا از روئے حدیث حرام ہے نیز ڈاڑھی رکھنا مردوں کے لئے اسی طرح زینت اور خوبصورتی ہے جس طرح عورت کے لئے سر کے بال زینت ہیں اور اس کے لئے سر منڈانا حرام اور گناہ ہے (۲) چیت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا منع شاید اس لئے ہے کہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہے اور اگر ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو تو منع نہیں ہے (۳) پیٹ کے بل لیٹنے کے بارہ میں ابن ماجہ میں ایک حدیث ہے فرمایا کہ اس طرح لیٹنا دوزخیوں کا طریقہ ہے یعنی مطلب یہ کہ اس دنیا میں کفار و فاسق لوگ اس طرح لیٹنے کی عادت رکھتے ہیں یا یہ کہ کفار و فاجر دوزخ میں اسی ہیئت پر پٹائے جائیں گے۔

۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْمُفَاجَاةِ

۲۹۷: باب اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں

۶۷۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَظَرَةِ الْفُجَاةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُو زُرْعَةَ اسْمُهُ هَرَمٌ.

۶۷۸: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی (عورت) پر اچانک نظر پڑ جانے کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو زرہ کا نام ہرم ہے۔

۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا شَرِيْكَ عَنْ اَبِي رُبَيْعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ قَانَ لَكَ الْاُولٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكَ.

۶۷۹: حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی ایک مرتبہ نگاہ پڑنے کے بعد دوبارہ اس پر نگاہ مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر اچانک پڑ جانے کی وجہ سے قابل معافی ہے جبکہ دوسری قابل مواخذہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ

عَنِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

۶۸۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نُبَهَانَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمْوْنَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا اَمَرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يَبْصُرُ نَاوَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْعَمِيَا وَاِنْ اَنْتُمَا اَلْسْتُمَا تُبْصِرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۸۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن ام مکتوم (نا بینا صحابی) داخل ہوئے اور یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ یہ پہنچاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم بھی اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ

عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

۶۸۱: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ اَنَّ عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهُ اِلَيَّ عَلَيَّ يَسْتَاذِنُهُ عَلٰى اَسْمَاءِ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَاِذِنْ لَهُ حَتٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَاَلَ الْمَوْلٰى عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ اِذْنٍ اَزْوَاجِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هٰذَا

۲۹۹: باب اس بارے میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے ۶۸۱: ذکوان، عمرو بن عاصؓ کے مولیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ عمروؓ نے انہیں علیؓ کے پاس بھیجا کہ عمروؓ کے لیے اسلمہ بنت عمیس کے پاس جانے کی اجازت لے کر آئیں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔ جب حضرت عمرو بن عاصؓ اپنی ضرورت سے فارغ ہوئے تو ان کے غلام نے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں شوہروں کی اجازت کے بغیر انکی بیویوں کے ہاں جانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: باب عورتوں کے فتنے سے بچنے کے متعلق

۶۸۲: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد تم لوگوں میں عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے کئی ثقہ راوی سلیمان تیمی سے وہ ابو عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں سعید بن زید کا ذکر نہیں۔ ہمیں معتمر کے علاوہ کسی راوی کے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۰۱: باب بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت

۶۸۳: حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ کو مدینہ میں خطاب کرتے ہوئے سنا: فرمایا اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں کے اس طرح گچھے بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بنو اسرائیل بھی اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال بنانے شروع کئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہؓ سے منقول ہے۔

۳۰۲: باب بال گودنے والی، گدوانے والی اور

بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بارے میں ۶۸۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت و حسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو

۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرِ الْمُعْتَمِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۳۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

۶۸۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ نَا عَبْدُ اللَّهِ نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ أَيُّنَ عُلَمَاءِكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَآئِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءٌ وَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔

۳۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ

وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَبْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمِصَّاتِ مُبْتَغِيَاتِ لِلْحُسْنِ

مَغِيرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۸۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعُ الْوَشْمُ فِي الثَّلَاثَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۶۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ قَوْلَ نَا فِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ

بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

۶۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ وَأَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

۳۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بدلتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گودوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ معقل بن یسار، اسماء بنت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۶۸۶: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں نافع کا قول نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۳: باب مردوں کے مشابہ بننے والی

عورتوں کے بارے میں

۶۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں مردوں پر لعنت کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۳۰۴: باب اس بارے میں کہ عورت کا

خُرُوجُ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

۶۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنْفِيِّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَاوُكَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ

الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۶۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَظْهَرُ رِيحِهِ وَخَفِيُّ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَظْهَرُ لَوْنُهُ وَخَفِيُّ رِيحُهُ.

۶۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الطُّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا فِي الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ وَفِي السَّبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ.

۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَظْهَرُ رِيحِهِ وَخَفِيُّ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَظْهَرُ لَوْنُهُ وَخَفِيُّ رِيحُهُ وَنَهَى عَنِ الْمِثْرَةِ الْأَرْجَوَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

خوشبو لگا کر نکلنا منع ہے

۶۸۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر کسی (مردوں کی) مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۵: باب مردوں اور عورتوں کی

خوشبو کے بارے میں

۶۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو۔ اور عورتوں کے لیے وہ خوشبو ہے جس کی رنگت تیز اور خوشبو کم ہو۔

۶۹۱: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے وہ ابو نضرہ سے وہ طفاوی سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابنتہ طفاوی کو ہم اس حدیث کے علاوہ کہیں نہیں جانتے۔ ہمیں اس کا نام معلوم نہیں۔ اسماعیل بن ابراہیم کی حدیث زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

۶۹۲: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کے لیے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ پوشیدہ اور خوشبو تیز ہو اور عورتوں کے لیے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ ظاہر ہو۔ نیز آپ ﷺ نے ریشم کی سرخ چادر سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

رَدِّ الطَّيِّبِ

۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا عَزْرَةَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي مُطَيْمِنٍ عَنْ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالذُّهْنُ وَاللَّبَنُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ جُنْدُبٍ وَهُوَ مَدِينِيٌّ.

۶۹۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَّانٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانِ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِحَنَّانٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَلٍ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ.

۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ

الرِّجَالِ الرِّجَالِ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

۶۹۶: حَدَّثَنَا هُشَاةُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَنَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ جُبَابٍ

۳۰۶: بَابُ اسْبَارِے میں کہ خوشبو

سے انکار کرنا مکروہ ہے

۶۹۳: حضرت ثمامہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کبھی خوشبو سے انکار نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی خوشبو (کا عطیہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے انکار نہیں کیا جاتا تکیہ، خوشبو اور دودھ۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم جندب کے بیٹے اور مدینی ہیں۔

۶۹۵: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو خوشبودی جائے تو انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے (نکلی) ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ ہم حنان کی اس کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا لیکن نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور نہ ہی کچھ سنا۔

۳۰۷: بَابُ مُبَاشَرَتِ

ممنوعہ کے متعلق

۶۹۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کو اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۹۷: حضرت عبد الرحمن بن ابوسعید رضی اللہ عنہ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کو اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ (برہنہ ہو کر) ایک کپڑے میں اکٹھے نہ ہوں۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۰۸: باب ستر کی حفاظت کے متعلق

۶۹۸: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ ہم کس سے ستر کو چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ۔ میں نے عرض کیا: اگر لوگ آپس میں مباشرت میں باہم شریک ہوں تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر ہو سکے کہ تمہاری شرمگاہ کو کوئی نہ دیکھے تو ضرور ایسا ہی کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اگر کوئی اکیلا ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ اس کا حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

۶۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَوْرَاتُنَا مَانَاتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِينَهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۰۹: باب اس بارے میں کہ ران ستر میں داخل ہے ۶۹۹: حضرت جرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران نکلی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں۔

۳۰۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

۶۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ.

۷۰۰: حضرت جرہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو اس وقت ان کی ران نکلی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ران کو

۷۰۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرْهَدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ

عَنْ قَعْنَبَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطَّ فَعَدَكَ وَانْهَى مِنَ الْغُورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .
 ڈھانپ لو بے شک یہ بھی ستر میں داخل ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۷۰۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ
 عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ
 عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ غُورَةٌ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:
 ۷۰۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا
 يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا إِسْرَآئِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْفَخِذُ غُورَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلِعَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَلَا بِنِّهِ مُحَمَّدٍ صُحْبَةً.
 ۷۰۱: حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ران ستر میں داخل
 ہے۔
 یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ران بھی ستر میں
 داخل ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محمد
 بن عبد اللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ
 حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن جحش اور ان کے بیٹے
 صحابی ہیں۔

حُكْمُ الْبَابِ : غیر محرم کو دیکھنا قرآن و حدیث کی رو سے سخت گناہ ہے اس لئے آنکھیں دل کی کلید ہیں اور نظر
 فتنہ کی پیغامبر اور زنا کی قاصد ہے۔ ایک قدیم عرب شاعر نے کہا ہے ۔

كُلُّ الْحَوَادِثِ مِمَّا مِنَ النَّظَرِ

وَمُعْظَمُ النَّارِ مُسْتَصْفَرُ الشَّرِّ

”تمام حوادث کی ابتدا نظر سے ہوتی ہے اور چھوٹی چنگاری سے زبردست آگ

بھڑک اٹھتی ہے۔“

نظرة فابتسامة فسلام

فسلام فموعد فلقاء

”پہلے نظر پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام پھر وعدہ اور پھر ملاقات۔“

پہلی مرتبہ اچانک نظر پڑ جانا معاف ہے لیکن دیکھتے رہنا یا ارادۃً دیکھنا گناہ ہے نظر کو پھیر لینا ایمان کی حلاوت اور شیریں حاصل
 ہونے کی بشارت بھی دی گئی ہے عورتوں کے پردہ کا بیان قرآن کریم کی سات آیات میں آیا ہے تین سورہ نور میں اور چار سورہ
 احزاب میں ہیں اسی طرح ستر سے زائد احادیث میں قولاً اور عملاً پردہ کے احکام بتلائے گئے ہیں عورتوں اور مردوں میں بے محابا
 اختلاط اور میل جول تو دنیا کی پوری تاریخ میں آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی زمانے میں درست نہیں سمجھا
 گیا اور صرف اہل شراعت ہی نہیں دنیا کے تمام شریف خاندان میں ایسے اختلاط (میل جول) کو ناجائز لکھا گیا نیز پردہ کے احکام
 نازل ہونے سے پہلے بھی ترمذی کی روایت میں ان کے گھر نشست (بیٹھنے) کی یہ صورت بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنا رخ دیوار کی

طرف پھیرے ہوئے بیٹھی تھیں اس سے معلوم ہوا کہ حجاب (پردہ) کا حکم نازل ہونے سے پہلے بھی عورتوں مردوں میں بے محابا اختلاط (میل جول) اور بے تکلف ملاقات و گفتگو کا رواج شریف نیک لوگوں میں نہ تھا۔ قرآن کریم میں جس جاہلیت اولیٰ اور اس میں عورتوں کے سامنے اور ظاہر ہونے کا ذکر ہے وہ بھی عرب کے شریف خاندانوں میں نہیں تھا بلکہ لونڈیوں اور آوارہ عورتوں میں تھا عرب کے شریف خاندان اس معیوب سمجھتے تھے بہر حال عورتوں کا مردوں سے شرعی پردہ کرنا فرض ہے یہ پردہ نسواں کی یہ خاص نوعیت کہ عورتوں کا اصل مقام گھروں کی چار دیواری ہو اور جب کسی شرعی ضرورت سے باہر جانا ہو تو پورے بدن کو چھپا کر نکلیں یہ ہجرت مدینہ کے بعد ۵ھ میں جاری ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر معارف القرآن جلد ۷ (مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

۳۱۰: باب پاکیزگی کے بارے میں

۷۰۳: حضرت صالح بن ابی حسان، حضرت سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ صالح بن ابی حسان کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے بوا سطہ اپنے والد، نبی اکرم ﷺ سے اسکی مثل بیان کی البتہ یہ فرمایا کہ صحنوں کو صاف رکھا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف ہیں انہیں ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

۳۱۱: باب جماع کے وقت پردہ کرنے کے متعلق

۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ لوگ (یعنی فرشتے) بھی ہیں جو تم سے قضائے حاجت اور تمہارے اپنی بیویوں سے جماع کرنے کے اوقات کے علاوہ جدا نہیں ہوتے۔ لہذا ان سے حیا کرو اور ان کی عزت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو حیاہ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

۳۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّظَافَةِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَنَظَّفُوا أَرَاهُ قَالَ أَفْنَيْتُكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظَّفُوا أَفْنَيْتُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَخَالِدُ بْنُ الْيَاسِ يُضَعَّفُ وَيُقَالُ بْنُ الْيَاسِ.

۳۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأُسْتَبَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نِزَازٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو دُبُّنٍ عَامِرٍ نَا أَبُو مُحَيَّيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرَّى فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يَفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُقْضَى الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ سَتَحِيوُهُمْ وَ أَكْرَمُ مَوْهُمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَأَبُو مُحَيَّيَّةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى.

۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

۷۰۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِذَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْخَمْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ وَرَبَّمَا يَهُمُ فِي الشَّيْءِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَيْثٌ لَا يُفْرَحُ بِحَدِيثِهِ.

۷۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُدْرَةَ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمِيَازِرِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ.

۷۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمَصٍ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاءً كُنَّ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّرَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۱۳: بَابُ حَمَامٍ مِلَّ جَانِي كَ بَارِي مِلَّ

۷۰۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ بھیجے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ برہنہ ہو کر حمام میں داخل نہ ہو نیز اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والا ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف طاووس کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ لیث بن ابی سلیم صدوق (یعنی سچے) ہیں لیکن اکثر وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کی کسی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا لیکن بعد میں مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دے دی۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں اور اسکی سند قوی نہیں۔

۷۰۷: حضرت ابو یلیح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص یا شام کی کچھ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اپنے کپڑے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں اور اتارتی ہے وہ اس پردے کو پھاڑ دیتی ہے جو اس (عورت کے) اور اس کے رب کے درمیان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

خلاصۃ الباب : اللہ تعالیٰ پاک ہے یعنی ہر عیب ہر شریک ہر نقصان ہر برائی اور ہر اس چیز سے پاک اور منزہ ہے جو شان الوہیت اور شان ربوبیت کے منافی ہو اور محبت الطیب بھی صفائی کو پسند کرتے ہیں اس جملہ کا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خوش کرداری و خوش کلامی محبوب و پسندیدہ ہے ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ (طیب طا کے زیر اور یا مشدہ کے زیر کے ساتھ) کو پسند کرتا ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو طیبات یعنی عقائد و خیالات کی اچھائی اقوال و زبان و بیان کی پاکیزگی اور اعمال و اخلاق کی بلندی و نیک خوئی کے اوصاف کا حامل ہو (۲) گھروں کے صحن کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم اصل میں کرم اور جود و عطاء اختیار کرنے کا کنایہ ہے یعنی اس حکم سے اصل مقصد یہ تلقین کرنا ہے کہ اپنے اندر سخاوت و مہمان نوازی کے اوصاف پیدا کرو اور ظاہر ہے کہ جس گھر کا صحن و آنگن صاف ستھرا رہتا ہے اور مکان کے در و دیوار سے صفائی و سلیقہ شعاری جھلکتی ہے اس گھر میں لوگوں کو اور مہمانوں کو آنے کی ترغیب ملتی ہے۔

۳۱۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ

بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

۷۰۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِيلٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوذُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَائِيلٌ أَوْ صُورَةٌ شَكَّ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۱۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ نَا مُجَاهِدٌ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا نَبِيُّ جِبْرِائِيلُ

۳۱۳: باب اس بارے میں کہ فرشتے اس گھر میں

داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر یا کتا ہو

۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتایا کسی جاندار کی تصویر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جس گھر میں مجسمہ یا تصویریں (راوی کو شک ہے) ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کل رات آپ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ مجھے آپ ﷺ کے پاس داخل ہونے سے اس گھر

کے دروازے پر موجود مردوں کی تصویروں نے روک دیا۔ جس گھر میں آپ ﷺ تھے اس گھر میں ایک پردہ تھا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں پھر وہاں ایک کتا بھی تھا۔ پس آپ ﷺ حکم دیجئے کہ اس تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔ پردے کے متعلق حکم دیجئے کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنائے جائیں جو پڑے رہیں اور (پیروں میں) روندے جائیں۔ پھر کتے کو نکال دینے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک کتے کا بچہ تھا جو حسن یا حسینؑ کا تھا اور آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے نکال دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔

فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمَثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرِ فِيهِ تَمَائِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمَرَّ بِرَأْسِ التَّمَثَالِ الَّذِي بِلَبَابٍ فَلْيَقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمَرَّ بِالسِّتْرِ فَلْيَقْطَعُ وَيُجْعَلَ مِنْهُ وَمَسَادَتَيْنِ مُتَبَدِّلَتَيْنِ تَوَطَّانَ وَمَرَّ بِالْكَلْبِ فَيُخْرِجُ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوَّلَ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَصْدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآبِي طَلْحَةَ.

خلاصۃ الباب :

تصویر اور کتے کے رکھنے کی حرمت اور گناہ ہونا ثابت ہوا۔ فرشتوں سے مراد اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں کیونکہ کراما کا تین اور محافظین فرشتے تو کسی حال میں انسان سے جدا نہیں ہوتے احادیث مبارکہ میں تصاویر لگانے اور بنوانے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب کا مستوجب مصور ہے۔ یہ دونوں احادیث بخاری و مسلم کی ہیں جس مصور کے بارہ میں عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے جاندار کی تصویر بنانے والا مراد ہے حضرت مجاہد نے پھل دار درختوں کی تصویر بنانے کو بھی مکروہ کہا ہے۔

۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

۳۱۲: باب کسم کے رنگے ہوئے کپڑے

کی مردوں کیلئے ممانعت

۷۱۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے گزرا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے رنگے ہوئے لباس کو ناپسند فرمایا۔ اہل علم کے نزدیک اگر کپڑا مدروغیرہ سے رنگا گیا ہو تو اس کے پہننے

لُبْسِ الْمُعْصِفِرِ لِلرَّجُلِ وَالْقِسِيِّ

۷۱۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ كَرِهُوا لُبْسَ الْمُعْصِفِرِ وَرَأَوْا أَنَّ مَا صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدَرِ

أَوْغَيْرِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُعْصِفًا .

۷۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي حَوْصٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنِ الْمِثْرَةِ وَعَنِ الْجَعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمَصْرٍ مِنَ الشَّعِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَ نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَ نَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَآيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ أَسْوَدَ .

۳۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

۷۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُسُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَانَا كُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ .

۳۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

۷۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْثَرَ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْأَشْعَثِ

میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ کسم نہ ہو۔

۷۱۲: حضرت علی ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچنے کی انگٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی زین پوش اور جعہ سے منع فرمایا۔ ابو احوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جعہ مصر کی ایک شراب ہے جو جو سے بنتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا: جنازے کے پیچھے چلنے، مریض کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا۔ جن چیزوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں۔ سونے کی انگٹھی یا سونے کا چھلہ، چاندی کے برتن حریر، دیباچ، استبرق اور قسی (یعنی ریشمی) کپڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اشعث بن سلیم سے مراد، اشعث بن ابی شعثاء ہے۔ ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

۳۱۵: باب سفید کپڑے پہننے کے بارے میں

۷۱۴: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

۳۱۶: باب مردوں کیلئے سرخ کپڑے

پہننے کی اجازت کے بارے میں

۷۱۵: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو کبھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندی کی طرف۔ آپ ﷺ نے سرخ رنگ کا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اشعث کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور ثوری اسے ابواسحق سے اور وہ براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ (یعنی اس پر سرخ لکیریں تھیں نہ کہ پورا سرخ تھا)۔

۷۱۶: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحق سے پھر محمد بن بشار محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابواسحق سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ براء کی حدیث زیادہ صحیح ہے یا جابر بن سمرہ کی تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں حضرت براء اور ابو جحیفہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۳۱۷: باب سبز کپڑا پہننے کے بارے میں

۷۱۷: حضرت ابو رمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز کپڑوں میں دیکھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو رمہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام رفاعہ بن یثربی ہے۔

۳۱۸: باب سیاہ لباس کے متعلق

۷۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر ایک سیاہ بالوں والی چادر تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَهُوَ ابْنُ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَصْحِيَانِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حُمْرَاءَ. ۷۱۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ وَكَيْعُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا سَأَلْتُ مُحَمَّدًا فَقُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فَرَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ.

۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ إِيَادٍ وَابْنِ أَبِي رَمَثَةَ التَّمِيمِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ حَيَّانٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرَبِيِّ.

۳۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

۷۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْأَصْفَرِ

۷۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ أَبُو عُثْمَانَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيَّةَ وَدَحِيَّةُ بِنْتُ عُلَيَّةَ حَدَّثَاهُ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتَا رَبِيتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ أَبِيهَا أُمُّ امِّهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَدْ مَنَّا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانَ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ حَدِيثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّانَ.

۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّزَعُّفِ وَالْخُلُوقِ لِلرِّجَالِ

۷۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَثْنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُثَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّزَعُّفِ.

۷۲۱: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ.

۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ

۳۱۹: بَابُ زُرْدِ رَنُوكِ كَيْطَرِ سَهْنِ كَيْ مَتَعَلِقِ

۷۱۹: حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر طویل حدیث بیان کرتی ہیں یہاں تک کہ فرماتی ہیں: ایک شخص سورج بلند ہونے کے بعد آیا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وعلیک السلام ورحمۃ اللہ“ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر اس وقت دو پرانے بغیر سلعے ہوئے کپڑے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ ہلکا پڑ گیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کھجور کی شاخ بھی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۲۰: بَابُ اس بَارِے مِلِ کہ مردوں کو

زعفران اور خلوق منع ہے

۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفران (بطور خوشبو) لگانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے اسماعیل بن علیہ سے وہ عبد العزیز بن صہیب سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) زعفران لگانے سے منع فرمایا۔

۷۲۱: ہم یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن، آدم کے حوالے سے اور وہ شعبہ سے نقل کرتے ہیں شعبہ کہتے ہیں کہ زعفران سے مراد زعفران کو خوشبو کے طور پر استعمال کرنا ہے۔

۷۲۲: حضرت یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا

جاؤ اور اسے دھوؤ پھر دوبارہ دھوؤ اور آئندہ کے لیے نہ لگانا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے جو عطاء بن سائب سے مروی ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ جس نے عطاء بن سائب سے شروع عمر میں احادیث سنیں وہ صحیح ہیں۔ شعبہ اور سفیان کا بھی ان سے سماع صحیح ہے۔ البتہ دو حدیثیں جو عطاء زازان سے روایت کرتے ہیں صحیح نہیں۔ کیونکہ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں ان کی عمر کے آخری ایام میں سنی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابو موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے۔

۳۲۱: باب حریر اور دیباچ پہننے

کی ممانعت کے متعلق

۷۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا۔ وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہما اور کئی حضرات سے روایت ہے جن کا ذکر ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کے مولیٰ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو عمر ہے۔ ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲: باب

۷۲۴: حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو کچھ نہیں دیا۔ مخرمہ نے مجھے کہا کہ بیٹے چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچے تو مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور نبی

بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ إِذْهَبْ فَأَغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا إِلَّا سَنَادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيمًا فَمِمَّا عَنْهُ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ إِلَّا حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِأَخْرَجَهُ يَقُولُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِي آخِرِ أَمْرِهِ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي مُوسَى وَآنَسٍ.

۳۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْحَرِيرِ وَالْدِّيْبَاجِ

۷۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ثَنَى مُوَلَّى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُذَيْفَةَ وَآنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُمَرَ وَمُوَلَّى أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَيُكْنَى أَبَا عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ.

۳۲۲: بَابُ

۷۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فَأُتِلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَإِذَا دُعِيَ لِي فَقَدْ عَوْنُهُ لَهُ
فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا
فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ
مَخْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.

اکرم ﷺ کو بلاؤ۔ آپ ﷺ نکلے تو آپ ﷺ کے بدن
مبارک پر ان میں سے ایک قابھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
(اے مخرمہ!) میں نے یہ تمہارے لیے بچا کر رکھی ہوئی تھی۔
راوی کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مخرمہ کی طرف دیکھا
اور فرمایا مخرمہ راضی ہو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابن ابی
ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ

يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

۷۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ
بْنُ مُسْلِمٍ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ وَعِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

۷۲۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ ذُلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ
حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ
أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ذُلْهَمِ
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رِيعَةَ عَنْ ذُلْهَمِ.

۳۲۳: باب اس بارے میں کہ بندے پر

نعمتوں کا اثر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۷۲۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے
دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اظہار پسند کرتا
ہے۔ اس باب میں ابواحوص بواسطہ والد، عمران بن حصین
اور ابن مسعود (رضی اللہ عنہم) سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۴: باب سیاہ موزوں کے متعلق

۷۲۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی نے موزوں کا ایک سیاہ جوڑا
بھیجا جو غیر منقوش تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پہنا اور وضو کرتے
ہوئے ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف ذلہم
کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن ربيعہ بھی اسے ذلہم
سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے ہر قسم کے رنگ کے کپڑے استعمال فرمائے ہیں لیکن سفید رنگ کا لباس پہننے کا

حکم فرمایا ہے اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ یہ پاکیزہ اور عمدہ ترین ہیں نیز ریشم و دیباچ اور سونے چاندی کی انگوٹھی اور ان کے برتن
استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور پہننے والوں کو شدید وعید بھی سنائی ہے اور سرخ رنگ کا لباس استعمال کرنا مردوں کے لئے
حرام قرار دیا ہے اس کا ذکر ترمذی ہی کی حدیث شریف کہ ایک آدمی سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کئے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۷۲۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ.

۳۲۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

۷۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جَدْعَانَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ.

۷۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَوِيِّ وَشَيْبَانَ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُ الْحَدِيثِ وَيُكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ إِنِّي لَا حَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَخْرَجَ مِنْهُ حَرْفًا.

۳۲۵: بَابُ سَفِيدِ بَالٍ نَكَالِنِ كِي مِمَانَعَتِ

۷۲۷: حضرت عمرو بن شعيب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال نکالنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسے عبد الرحمن بن حارث اور کئی راوی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں۔

۳۲۶: بَابُ اس بَارِے مِیں کہ مشورہ

دینے والا امانت دار ہوتا ہے

۷۲۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ام سلمہ کی روایت سے غریب ہے۔

۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانت داری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اس حدیث کو کئی راوی شیبان بن عبد الرحمن نخوی سے نقل کرتے ہیں۔ شیبان صاحب کتاب اور صحیح الحدیث ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ پھر عبد الجبار بن علاء عطار نے یہ حدیث سفیان بن عیینہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ سفیان، عبد الملک کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اسے حرف بہ حرف بیان کرتا ہوں۔

خلاصۃ الباب : اسلام میں مشورہ کی بہت اہمیت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کام کا ارادہ کیا اور اس میں مشورہ لے کر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بہترین امور کی طرف ہدایت فرما دے گا یعنی اس کا رخ اسی طرف پھیرے گا جو اس کے لئے انجام کار خیر اور بہتر ہو ایک دوسری طویل حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ تمہارے کام بلوہی مشورہ سے طے

ہوا کریں اس وقت تک تمہارے زمین کے اوپر رہنا یعنی زندہ رہنا بہتر ہے اور تمہارے کام عورتوں کے سپرد ہو جاویں کہ وہ جس طرح چاہیں کریں اس وقت تمہارے لئے زمین پیٹھ کی بجائے زمین کا پیٹ بہتر ہوگا یعنی زندگی سے موت بہتر ہے حدیث باب میں مستشار کو بھی جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امین فرمایا ہے مطلب یہ کہ وہ بہترین مشورہ دے اور اگر راز دارانہ بات ہو تو لوگوں تک نہ پہنچائے بلکہ راز کو راز ہی رہنے دے ورنہ خیانت ہو جائے گی۔

۳۲۷: باب نحوست کے بارے میں

۷۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت گھر اور جانور میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض زہری کے ساتھی اس حدیث کی سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے۔ وہ سالم کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ دونوں کی روایت ہم سے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بواسطہ سفیان بن عیینہ زہری سے بیان کی ہے۔

۷۳۱: سعید بن عبدالرحمن مخزومی، سفیان سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ تذکرہ نہیں کہ سعید بن عبدالرحمن حمزہ سے روایت کرتے ہیں اور سعید کی روایت زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں سفیان سے روایت کرتے ہیں جبکہ زہری نے یہ حدیث صرف سالم سے روایت کی ہے۔ پھر مالک بن انس بھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زہری، سالم اور حمزہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، عائشہ اور انس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھر اور جانور میں ہوتی۔

۷۳۲: حکیم بن معاذ یہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی ہاں کبھی عورت اور گھوڑے میں

۳۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّومِ

۷۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشُّومُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالذَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ حَمْزَةَ وَأَنَّمَا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَكَذَا وَابْنُ أَبِي عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۷۳۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَالْحُمَيْدِيَّ رَوَيَا عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرِوَا الزُّهْرِيَّ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالذَّابَّةِ وَالْمَسْكَنِ۔

۷۳۲: وَقَدْ رَوَى حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شُومَ وَ قَدْ يَكُونُ الْيَمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ
حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمٍ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

برکت ضرور ہوتی ہے۔ یہ حدیث علی بن حجر، اسماعیل بن
عیاش سے وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن جابر سے وہ معاویہ سے
وہ اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ان چیزوں میں برکت ہوتی ہے اگر نحوست کوئی چیز ہوتی تو ان
چیزوں میں ہوتی۔

۳۲۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى

إِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

۳۲۸: باب اس بارے میں کہ تیسرے آدمی کی

موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

۴۳۳: حضرت شقیق بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر
آپس میں سرگوشی نہ کریں۔ سفیان نے اپنی روایت میں کہا کہ
تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ
اس سے وہ (تیسرا آدمی) غمگین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دو آدمی
سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے مومن کو تکلیف ہوتی ہے اور
مومن کو تکلیف دینا اللہ کو پسند نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن
عمر، ابو ہریرہ اور ابن عباس سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۴۳۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَنَا ابْنُ
أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً
فَلَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيثِهِ
لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْزَنُهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ
ذَلِكَ يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللَّهُ يَكْرَهُ أَذَى الْمُؤْمِنِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۳۲۹: باب وعدے کے متعلق

۳۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ

۴۳۴: حضرت ابو جحیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید ہے اور
آپ ﷺ پر بڑھاپا آ گیا ہے۔ حسن بن علی آپ ﷺ سے
مشابہت رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے تیرہ جوان
اونٹنیاں لانے کا حکم دیا تھا۔ ہم انہیں لینے کے لیے گئے تو
آپ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ہمیں
کچھ نہیں دیا۔ پھر جب حضرت ابو بکرؓ نے خلافت سنبھالی تو فرمایا
اگر کسی کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی وعدہ ہو تو وہ آئے۔ ابو
جحیفہ فرماتے ہیں میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے وعدے کے

۴۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا
مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي
جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَأَمَرَ
لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ
يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَجِئْ
فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
وَقَدْ رَوَى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ لَهُ

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوُ هَذَا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هَذَا.

متعلق بتایا تو انہوں نے ہمیں اونٹنیاں دینے کا حکم دیا۔ یہ
حدیث حسن ہے۔ مروان بن معاویہ اسے اپنی سند سے ابو جحیفہؓ
سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ کئی راوی ابو جحیفہؓ سے نقل
کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا
ہے اور حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے ہم شکل تھے۔ اس سے
زائد مذکور نہیں۔

۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ
وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ
نَحْوُ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبُو جُحَيْفَةَ وَهَبُ
السَّوَائِي.

۷۳۵: محمد بن بشار بھی محمد بن یحییٰ سے وہ اسماعیل بن ابی خالد
سے اور وہ ابو جحیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ کو دیکھا اور حضرت حسن بن علیؓ آپ ﷺ سے
مشابہت رکھتے تھے۔ کئی راوی اسماعیل سے اسی کی مانند نقل
کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت
ہے۔ ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

خلاصۃ الباب : حاصل یہ ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ وعدہ کو پورے کرنے والے
تھے کہ حضور ﷺ نے جن لوگوں سے وعدے کئے تھے وہ بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پورے وفا کئے۔ اس حدیث سے یہ بھی
ثابت ہوا کہ اگر حضور ﷺ کی جائیداد تقسیم ہوتی اور وراثت میں چلتی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ ضرور تقسیم فرما دیتے۔

۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

۷۳۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

۳۳۰: باب "فداک ابی و امی" کہنا

۷۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی
کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان
ہوں۔

۷۳۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ نَا سُفْيَانُ
عَنْ ابْنِ جُرْدَعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ أَرِمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ
لَهُ أَرِمَ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزُّ وَرُوفِي الْبَابِ عَنْ الزُّبَيْرِ
وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ
وَجِهٍ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ

۷۳۷: حضرت سعید بن مسیب حضرت علیؓ کا قول نقل کرتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی کو
اس طرح نہیں کہا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ چنانچہ
جنگ احد کے موقع پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تیر چلاؤ۔
تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ پھر یہ بھی فرمایا اے
بہادر جوان تیر چلاؤ۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ اور جابرؓ سے
بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

حضرت علیؑ سے منقول ہے۔ کئی راوی اسے یحییٰ بن سعید بن مسیب سے اور سعد بن ابی وقاص سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ اُحد کے موقع پر مجھ سے فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

۴۳۸: حضرت سعید میلہؓ سے روایت ہے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کریمین کو جمع فرمایا (یعنی فداک امی والی فرمایا) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

۴۳۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَالِئُثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْمُسَيْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَلَّا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي يَابُنَى

۳۳۱: باب کسی کو بیٹا کہہ کر پکارنا

۴۳۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیٹا (یعنی اے بیٹے) کہہ کر پکارا۔ اس باب میں حضرت مغیرہؓ اور عمر بن ابی سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور دوسری سند سے بھی حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے۔ ابو عثمان شیخ کا نام جعد بن عثمان ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں یہ بھری ہیں ان سے یونس بن عبید، شعبہ اور کئی ائمہ حدیث احادیث نقل کرتے ہیں۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ نَا أَبُو عُثْمَانَ شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَابُنَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُثْمَانَ هَذَا شَيْخٌ ثَقَّةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

۳۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ

۳۳۲: باب بچے کا نام جلدی

رکھنے کے متعلق

۴۴۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو مولود کا نام پیدائش کے ساتویں دن رکھنے، تکلیف وہ چیزیں دور کرنے (یعنی بال موٹہ نہ) اور عقیقہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسْمِ الْمَوْلُودِ
۴۴۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا شَرِيكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضَعَ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۳۳: باب مستحب ناموں کے متعلق

۷۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن و غریب ہے۔

۳۳۴: باب مکروہ ناموں کے متعلق

۷۴۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ”رافع، برکت اور یسار“ جیسے نام رکھنے سے منع کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو احمد بھی سفیان سے وہ ابو زبیر سے وہ جابر سے اور وہ عمر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابو احمد ثقہ اور حافظ ہیں لوگوں کے نزدیک یہ حدیث حضرت جابرؓ سے مرفوعاً مشہور ہے اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں۔

۷۴۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچے کا نام ”رباح، یسار، ایلح اور کحج“ نہ رکھو کیونکہ لوگ پوچھیں گے فلاں ہے تو جواب دیا جائے گا نہیں ہے۔ (یعنی اسی طرح فلاح و برکت وغیرہ کی نفی ہوگی)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کا نام ”ملک الا ملاک“ ہوگا۔ سفیان کہتے ہیں یعنی شہنشاہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنی سب سے زیادہ برے کے ہیں۔

۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۷۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عُمَرَ وَالْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيَّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحِ الزُّنْجِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۳۴: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَهَيْنَ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَهٌ وَيَسَارٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَأَبُو أَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ عُمَرُ.

۷۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ ابْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمَّ غَلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارًا وَلَا نَجِيحًا يَقَالُ إِنَّهُ هُوَ فَيَقَالُ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمَّى بِمَلِكٍ إِلَّا مَلَاكٍ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانِ شَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْنَعٌ يَعْنِي أَقْبَحُ.

۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۷۴۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّرُقِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بَنْدَارٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتَ جَمِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا اسْنَدُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ مُرْسَلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ وَعَائِشَةَ وَالْحَكَمَ بْنَ سَعِيدٍ وَمُسْلِمٍ وَأَسَامَةَ بْنَ أَخْدَرِيٍّ وَشُرَيْحَ بْنَ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.

۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيحَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ وَرُبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَافِعُ ابْنِ عُمَرَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ

۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

۷۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا: تم جمیلہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان اسے عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اس سند سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عبد الرحمن بن عوف، عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، حکم بن سعید رضی اللہ عنہ، مسلم رضی اللہ عنہ، اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ اور شریح بن ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ خیمہ بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

۷۴۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔ ابو بکر بن نافع کہتے ہیں کہ عمر بن علی کبھی اس روایت کو ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں۔

۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴۷: حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں چھ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماجی ہوں یعنی جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں حاشر ہوں قیامت کے دن لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے پیچھے ہوں گے) اور میں عاقب ہوں (یعنی پیچھے رہ جانے والا) اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ

إِسْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتُهُ

۴۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ لَيْثٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُرَيْثٍ نَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تُكْنُوا بِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوقِ يُنَادِي يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ فَقَالَ لَمْ أَغْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْنُوا بِكُنْيَتِي.

۴۵۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يُزَيْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهَذَا وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ.

۴۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ ثَنِي مُنْذِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلَدَ لِي بَعْدَكَ أَسْمِيهِ مُحَمَّدًا وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب :

حضور ﷺ تمام امت کے روحانی باپ تھے اس لئے بیٹا فرمایا نیز اس سے ثابت ہوا کہ پیار سے کسی کو اے بیٹے کہہ سکتے ہیں (۲) حدیث باب میں تین چیزوں کو جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے نام جلدی رکھنا اور عقیقہ اور بال جلدی منڈوانے چاہئیں (۳) حدیث سے ثابت ہوا کہ اچھے نام رکھنے چاہئیں اور اچھے نام یہ ہیں مثلاً عبد اللہ وغیرہ اور صحابہ کرام کے نام ان کے علاوہ بزرگان دین کے نام ہوں ناموں کا بڑا اثر ہوتا ہے اور حدیث باب میں کچھ ایسے ناموں کا ذکر کر دیا ہے جو مکروہ ہیں مثلاً کسی کا نام شہنشاہ ہو تو قیامت کے دن اس کا بہت برا نام ہوگا (۴) حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا نام رکھنا تو جائز بلکہ مستحب ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھنا ممنوع ہے جہاں تک حضرت علیؑ

ﷺ کا نام اور کنیت جمع کر کے نام رکھنا مکروہ ہے

۴۴۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے نام اور کنیت کو جمع کرنے سے منع فرمایا یعنی اپنا نام اس طرح رکھے محمد ابو القاسم۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے نام پر کسی کا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت کو جمع کرنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات نے ایسا کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے بازار میں ایک شخص کو ابو قاسم پکارتے ہوئے سنا تو آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے عرض کیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پکارا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا میری کنیت پر کسی کی کنیت نہ رکھو۔

۴۵۰: یہ حدیث حسن بن علی بن خلال، یزید بن ہارون سے وہ حمید سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث سے ابو قاسم کنیت رکھنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۴۵۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ﷺ کے بعد میرے ہاں کوئی بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام اور کنیت آپ ﷺ کے نام و کنیت پر رکھ لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میرے لیے اس کی اجازت تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کے بارہ میں روایت کا تعلق ہے تو وہ ان کے ساتھ ایک مخصوص معاملہ تھا ان کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی کنیت پر اپنی کنیت رکھے۔

۳۳۸: باب اس متعلق کہ بعض اشعار حکمت ہیں

۷۵۲: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اشعار حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اسے صرف ابوسعید اشج نے ابن عیینہ کی روایت سے مرفوع کیا ہے۔ دوسرے راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث کئی سندوں سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، بریدہ رضی اللہ عنہ اور کثیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بواسطہ والدان کے دادا سے بھی روایت ہے۔

۷۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۳۹: باب شعر پڑھنے کے بارے میں

۷۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد نبوی میں) حضرت حسانؓ کے لیے منبر رکھا کرتے تھے جس پر کھڑے ہو کر حسانؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخریہ اشعار کہتے تھے یا فرمایا جس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراضات کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جب حسانؓ فخر کرتے یا اعتراضات رد کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جبریل کے ذریعے ان کی مدد فرماتا ہے۔

۷۵۵: اسمعیل اور علی بن حجر بھی ابن ابی زناد سے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ

۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ إِنْ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ

۷۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ ثَنِي أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا رَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَنْ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ هَذَا الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرٍ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.

۷۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشَّعْرِ

۷۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنِي وَاحِدٌ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحْصَانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدْسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۵۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث یعنی ابن ابی زناد کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

۷۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی قضاء ادا کرنے کیلئے مکہ داخل ہوئے تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔ (اے اولاد کفار، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ خالی کر دو آج کے دن ان کے آنے پر ہم تمہیں ایسی مار ماریں گے جو دماغ کو اسکی جگہ سے ہلا کر رکھ دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دیگی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھ رہے ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ اسے چھوڑ دو یہ کافروں کے لیے تیروں سے بھی زیادہ اثر انداز ہوگا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ عبد الرزاق اس حدیث کو معمر سے وہ زہری سے اور وہ انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا۔

۷۵۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ تَقُولُ الشَّعْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ هَذَا الْحَدِيثَ أَيضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هَذَا وَرَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مَوْتَةٍ وَإِنَّمَا كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذَلِكَ.

۷۵۷: حضرت مقدم بن شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شعر بھی پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہؓ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے (یعنی تمہارے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تم نے زادراہ (سامان سفر) فراہم نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ

۷۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُولُ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيْحٌ.

۷۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْعُرْ كَلِمَةً تَكَلَّمْتُ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةً قَوْلٌ لِّبَيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ.

۷۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ لَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشِدُونَ الشَّعْرَ وَتَذَاكُرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ أَيْضًا.

۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ لَأَنْ يَّمْتَلِيَّ جَوْفَ

أَحَدِكُمْ فَيُخَاخِرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِيَّ شِعْرًا

۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَّ جَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيُخَاخِرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِيَّ شِعْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۷۶۱: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّمْلِيُّ نَا عَمِيَّ يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِيَّ جَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيُخَاخِرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَّمْتَلِيَّ شِعْرًا وَلِيَّ الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الدَّرْدَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب شعراء کے بہترین کلام میں سے لبید کا یہ قول ہے کہ ”الَّا..... الخ“ (یعنی جان لو کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے یعنی فنا ہونے والی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ثوری، عبد الملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

۷۵۹: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اشعار پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ خاموش رہتے اور بعض اوقات ان کے ساتھ تبسم فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سماک سے نقل کرتے ہیں۔

۳۴۰: باب اس بارے میں کہ کسی کا اپنے پیٹ کو پیپ

سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے

۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لے یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں کسی کے پیٹ کا ایسی پیپ سے بھر جانا جو اس کے پیٹ کو کھا رہی ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعروں سے بھرے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۴۱: باب فصاحت اور بیان کے متعلق

۷۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص سے بغض رکھتے ہیں جو اپنی زبان سے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو (یعنی بے فائدہ اور بہت زیادہ باتیں کرتا ہے)۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۲: باب

۷۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکا کرو۔ مشکیزوں کے منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند رکھا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ چھوٹے فسق (چوہے) نے کئی مرتبہ بتی کو گھسیٹ کر گھر والوں کو جلا دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۴۳: باب

۷۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سبزے (یعنی فراوانی) کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے ان کا حصہ دو اور اگر خشک سالی کے موقع پر سفر کرو تو اسکی قوت باقی رہنے تک جلدی جلدی سفر مکمل کرنے کی کوشش کرو۔ پھر جب رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے اتر دو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ۔ اس لیے کہ ان راستوں پر رات کو جانوروں اور حشرات الارض کا گزر رہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۴۴: باب

۷۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ.

۳۴۲: بَابُ

۷۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ شَيْطَانِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَرُوا الْأَنْبِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِفُّوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۳: بَابُ

۷۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا بِنَفْسِهَا وَإِذَا عَرُسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاوَى الْهُوَامِ بِاللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ.

۳۴۴: بَابُ

۷۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جس کے گرد دیوار نہ ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن منکدر کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد الجبار بن عمر اہلی ضعیف ہیں۔

۷۶۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نصیحت کے ساتھ ساتھ فرصت بھی دیا کرتے تھے تاکہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتانہ جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی اسے یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان سے وہ شقیق بن سلمہ سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

باب: ۳۴۵

۷۶۷: حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسا عمل سب سے محبوب تھا۔ انہوں نے فرمایا جسے ہمیشہ کیا جائے چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جسے ہمیشہ کیا جائے۔

۷۶۸: ہم سے روایت کی ہارون بن اسحق نے انہوں نے عبدہ سے وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

وَهَبَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ أَلَا يُلَى يُضَعَّفُ.

۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُلَيْمَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ.

باب: ۳۴۵

۷۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا دِيمَ عَلَيْهِ.

۷۶۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب: شعر کے معنی دانائی اور زیر کی کے ہیں اور شاعر کے معنی دانایا اور زیرک لیکن عام اصطلاح میں شعر موزوں اور مقفی (منظوم) کلام کو کہتے ہیں جو بمقصد و ارادہ نظم کیا گیا ہو اس اعتبار سے قرآن و حدیث میں جو مقفی عبارتیں ہیں ان پر شعر کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ ان عبارتوں کا مقفی ہونا نہ قصد و ارادہ سے ہے اور نہ مقصود بالذات ہے (۱) حدیث میں جو یہ فرمایا ہے کہ بعض شعر حکمت (کا حامل) ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے ہی اشعار برے نہیں ہوتے بلکہ ان میں سے بعض اچھے اور فائدہ مند ہوتے ہیں کہ ان کے ذریعہ حکمت و دانائی کی باتیں معلوم ہوتی ہیں (۲) اس حدیث میں حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تائید کرتا ہے سبحان اللہ جس کی تائید اللہ تبارک و تعالیٰ فرماوے اس کو کسی اور کی تائید کی ضرورت نہیں رہتی یہ تائید اس بنا پر بھی کہ حضرت حسان بن ثابتؓ حضور ﷺ کی شان میں اشعار کہتے اور کفار کو جواب دیتے تھے اسی طرح حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے بھی ایک موقع پر اشعار پڑھے تو حضور ﷺ نے ان کی تائید کی معلوم ہوا کہ اسلام اور مسلمانوں کی شوکت و دبدبہ کے لئے اشعار پڑھنا مستحسن ہیں (۳) نبی کریم ﷺ اچھے اشعار کو پسند کرتے تھے اور اچھے اشعار وہ ہوتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہو اور نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کے مناقب ہوں (۴) حدیث باب کے ذریعہ ایسی شاعری کی مذمت کی گئی ہے جو انسان کو ہر طرف سے غافل کر دے چنانچہ جو شاعر ہر وقت مضامین بندی میں مستغرق رہ کر فرائض و عبادت و تلاوت قرآن و ذکر خداوندی اور علوم شرعیہ سے غافل ہو جاتے ہیں ان کے اشعار قابل نفرت ہونے کے اعتبار سے اس پیپ سے بھی بدتر ہیں جو زخم میں پڑ جاتی ہے۔ یا اس ارشاد گرامی میں محض ان اشعار کی مذمت مراد ہے جو فحش و بے حیائی، کفر و فسق اور ناشائستہ مضامین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے برے اشعار کہے جاتے ہیں (۵) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ زبان درازی اور طلاق لسانی کوئی اچھی چیز نہیں اپنے کلام اور اپنی زبان خواہ مخواہ کے لئے حد سے زیادہ فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرنا اور الفاظ کو چبا چبا کر اور زبان کو لپیٹ لپیٹ کر چکنی چڑی باتیں کرنا احمق لوگوں کے نزدیک تو ایک وصف سمجھا جاتا ہے لیکن جو دانشمند اور عاقل لوگ اس ”وصف“ کے پیچھے چھپی ہوئی برائی کو دیکھتے ہیں (۶) نبی کریم ﷺ جو عمل شروع کرتے اس کی پابندی کیا کرتے اور یہی مداوت آپ ﷺ کو پسند تھی واللہ اعلم۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا فاضل الدین

جلد دوم O حصہ دوم

ابواب فضائل القرآن

ابواب الامثال

ابواب التفسیر القرآن

ابواب القراءة

ابواب الدعوات

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

فَاَلْتَكْبِرُ لِلرَّسُولِ فَقَدْ رَوَاهُ وَفَانْهَبْكُمْ عَنْهُ فَاَنْتَهُوْا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبہ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ جامع ترمذی شریف

تالیف: _____ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: _____ مولانا انیسم الدین

نظر ثانی: _____ حافظ محبوب احمد خان

طابع: _____ خالد مقبول

مطبع: زاہد بشیر



مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲۲	۳۵۵: سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت		
	۳۵۶: سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۶	۳۵۷: سورہ کہف کی فضیلت کے متعلق		
	۳۵۸: سورہ یسین کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۷	۳۵۹: سورہ دخان کی فضیلت کے متعلق		
	۳۶۰: سورہ ملک کی فضیلت کے متعلق		
۳۲۸	۳۶۱: سورہ زلزال کی فضیلت		
۳۲۹	۳۶۲: سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے متعلق		
	۳۶۳: سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق		
۳۳۲	۳۶۴: معوذتین کی فضیلت کے بارے میں		
۳۳۳	۳۶۵: قرآن پڑھنے کی فضیلت		
	۳۶۶: قرآن کی فضیلت کے بارے میں		
۳۳۵	۳۶۷: قرآن کی تعلیم کی فضیلت کے متعلق		
۳۳۶	۳۶۸: قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کا اجر		
۳۳۷	۳۶۹: باب ۳۶۹-۳۷۲		
۳۳۸	۳۷۰: نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق		
۳۳۹	۳۷۱: باب		
۳۴۰	قراءت کے متعلق ابواب		
۳۴۱	۳۷۲: اس بارے میں قرآن سات قراءتوں پر نازل ہوا		
۳۴۲	۳۷۳: باب		
۳۴۳	۳۷۴: باب		
۳۴۴	قرآن کی تفسیر کے متعلق ابواب		
۳۴۵	۳۸۰: جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے	۳۱۱	مثالوں کے متعلق ابواب
۳۴۶	سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق		۳۳۶: اللہ تعالیٰ کی بندوں کے لیے مثال
۳۴۷	سورہ بقرہ سے	۳۱۲	۳۳۷: نبی اکرم ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال
۳۴۸	سورہ آل عمران کے متعلق		۳۳۸: نماز، روزے اور صدقے کی مثال کے متعلق
۳۴۹	سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں	۳۱۶	۳۳۹: قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال
۳۵۰	تفسیر سورہ مائدہ	۳۱۷	۳۵۰: پانچ نمازوں کی مثال
۳۵۱	تفسیر سورہ انعام	۳۱۸	۳۵۱: باب
۳۵۲	تفسیر سورہ اعراف		۳۵۲: انسان، اسکی موت اور امید کی مثال
۳۵۳	تفسیر سورہ انفال	۳۲۱	قرآن کے فضائل کے متعلق ابواب
۳۵۴	تفسیر سورہ التوبہ		۳۵۳: سورہ فاتحہ کی فضیلت
۳۵۵	تفسیر سورہ یونس	۳۲۲	۳۵۴: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی فضیلت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۱۵	سورہ دخان کی تفسیر	۴۳۵	تفسیر سورہ ہود
۵۱۶	سورہ احقاف کی تفسیر	۴۴۰	تفسیر سورہ یوسف
۵۱۹	سورہ محمد کی تفسیر		تفسیر سورہ زمر
۵۲۰	سورہ فتح کی تفسیر	۴۴۱	سورہ ابراہیم کی تفسیر
۵۲۲	سورہ حجرات کی تفسیر	۴۴۳	تفسیر سورہ حجر
۵۲۴	سورہ قی کی تفسیر	۴۴۵	تفسیر سورہ اہل
۵۲۵	سورہ ذاریات کی تفسیر	۴۴۶	تفسیر سورہ نئی اسرائیل
۵۲۶	سورہ طور کی تفسیر	۴۵۵	تفسیر سورہ کہف
۵۲۷	سورہ نجم کی تفسیر	۴۶۱	تفسیر سورہ مریم
۵۳۰	سورہ قمر کی تفسیر	۴۶۴	سورہ طہ کی تفسیر
۵۳۱	سورہ رحمن کی تفسیر	۴۶۵	سورہ انبیاء کی تفسیر
۵۳۲	سورہ واقعہ کی تفسیر	۴۶۸	سورہ حج کی تفسیر
۵۳۳	سورہ حدید کی تفسیر	۴۷۰	سورہ مؤمنون کی تفسیر
۵۳۶	سورہ مجادلہ کی تفسیر	۴۷۲	سورہ نور کی تفسیر
۵۳۹	سورہ حشر کی تفسیر	۴۸۰	سورہ فرقان کی تفسیر
۵۴۰	تفسیر سورہ الممتحنہ	۴۸۱	تفسیر سورہ شعراء
۵۴۳	تفسیر سورہ الصف	۴۸۳	تفسیر سورہ نمل
۵۴۳	سورہ جمعہ کی تفسیر	۴۸۴	تفسیر سورہ القصص
۵۴۴	سورہ منافقون کی تفسیر	۴۸۵	تفسیر سورہ احکیموت
۵۴۹	تفسیر سورہ التائبین		سورہ روم کی تفسیر
	سورہ تحریم کی تفسیر	۴۸۷	تفسیر سورہ لقمان
۵۵۳	سورہ قلم کی تفسیر		تفسیر سورہ السجدہ
۵۵۴	سورہ حاقہ کی تفسیر	۴۸۹	سورہ احزاب کی تفسیر
۵۵۵	سورہ معارج کی تفسیر	۵۰۰	تفسیر سورہ سبا
	تفسیر سورہ الجن	۵۰۲	سورہ فاطر کی تفسیر
۵۵۹	سورہ قیامہ کی تفسیر	۵۰۳	تفسیر سورہ یسین
۵۶۰	سورہ عہس کی تفسیر	۵۰۴	تفسیر سورہ صافات
۵۶۱	سورہ تکویر کی تفسیر	۵۰۵	تفسیر سورہ ص
	سورہ مطلقین کی تفسیر	۵۰۷	سورہ زمر کی تفسیر
۵۶۲	سورہ الشقاق کی تفسیر	۵۱۱	سورہ مؤمن کی تفسیر
	سورہ مدوح کی تفسیر	۵۱۲	حم السجدہ کی تفسیر
۵۶۶	سورہ غاشیہ کی تفسیر	۵۱۳	سورہ شورہ کی تفسیر
	سورہ فجر کی تفسیر	۵۱۴	سورہ زخرف کی تفسیر

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۸۷	۳۹۸: سوتے وقت پڑھنے والی دعائیں		سورۃ القمیس کی تفسیر
۵۸۸	۳۹۹: اسی کے بارے میں	۵۶۷	سورۃ اللیل کی تفسیر
۵۸۹	۴۰۰: اسی کے بارے میں		سورۃ الضحیٰ کی تفسیر
	۴۰۱: اسی کے بارے میں	۵۶۸	سورۃ الم نشرح کی تفسیر
۵۹۰	۴۰۲: اسی کے بارے میں		سورۃ التین کی تفسیر
	۴۰۳: سوتے وقت قرآن پڑھنے کے بارے میں	۵۶۹	سورۃ علق کی تفسیر
۵۹۱	باب: ۴۰۴	۵۷۰	سورۃ قدر کی تفسیر
۵۹۲	باب: ۴۰۵	۵۷۱	سورۃ لم یکن کی تفسیر
۵۹۳	۴۰۶: سوتے وقت تسبیح، تکبیر، اور تحمید کہنے کے بارے میں		سورۃ الزلزال کی تفسیر
	۴۰۷: اسی سے متعلق		سورۃ نکات کی تفسیر
۵۹۴	۴۰۸: رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا	۵۷۳	سورۃ کوثر کی تفسیر
۵۹۵	۴۰۹: اسی کے بارے میں	۵۷۴	سورۃ فتح کی تفسیر
	۴۱۰: اسی کے بارے میں		سورۃ لہب کی تفسیر
۵۹۶	۴۱۱: اس بارے میں کہ رات کو نماز (تہجد) کیلئے اٹھے تو کیا کہے؟	۵۷۵	سورۃ اخلاص کی تفسیر
	۴۱۲: اسی کے بارے میں	۵۷۶	معوذتین کی تفسیر
۵۹۸	۴۱۳: تہجد کی نماز شروع کرتے وقت کی دعا کے متعلق		باب: ۳۸۱
	باب: ۴۱۴	۵۷۷	باب: ۳۸۲
۶۰۲	۴۱۵: اس بارے میں کہ بعد قرأت میں کیا پڑھے	۵۷۹	دُعاؤں کے باب
۶۰۳	۴۱۶: اس بارے میں کہ گھر سے نکلنے وقت کیا کہے		۳۸۳: دعا کی فضیلت کے بارے میں
	۴۱۷: اسی بارے میں		۳۸۴: اسی سے متعلق
	۴۱۸: بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا	۵۸۰	۳۸۵: اسی کے متعلق
۶۰۴	۴۱۹: کوئی بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے		۳۸۶: ذکر کی فضیلت کے بارے میں
۶۰۵	۴۲۰: اس متعلق کہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے		۳۸۷: اسی سے متعلق
۶۰۶	۴۲۱: اس متعلق کہ مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے	۵۸۱	۳۸۸: اسی کے بارے میں
	۴۲۲: اس متعلق کہ پریشانی کے وقت کیا پڑھے		۳۸۹: مجلس ذکر کی فضیلت کے بارے میں
۶۰۷	۴۲۳: اس بارے میں کہ جب کسی جگہ ٹھہرے تو کیا دعا پڑھے	۵۸۲	۳۹۰: جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ ہو اس کے بارے میں
	۴۲۴: اس بارے میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا کہے		۳۹۱: اس بارے میں کہ مسلمان کی دعا مقبول ہے
۶۰۸	۴۲۵: اس بارے میں کہ سفر سے واپسی پر کیا کہے	۵۸۳	۳۹۲: اس بارے میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے
۶۰۹	۴۲۶: اسی کے بارے میں	۵۸۴	۳۹۳: دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں
	۴۲۷: اس بارے میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے		۳۹۴: دعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق
۶۱۰	۴۲۸: اسی کے بارے میں		۳۹۵: صبح اور شام کی دعا کے متعلق
	۴۲۹: اسی کے بارے میں	۵۸۶	۳۹۶: اسی سے متعلق
	۴۳۰: مسافر کی دعا کے متعلق		باب: ۳۹۷

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
		۶۱۱	۴۳۱: اس بارے میں کہ سواری پر سوار ہوتے وقت کیا کہے
		۶۱۲	۴۳۲: آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا
			۴۳۳: اس بارے میں کہ بادل کی آواز سن کر کیا کہے
			۴۳۴: اس بارے میں کہ چاند دیکھ کر کیا کہے
		۶۱۳	۴۳۵: اس بارے میں کہ غصہ کے وقت کیا پڑھے
		۶۱۵	۴۳۶: اس بارے میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے
			۴۳۷: اس بارے میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے
			۴۳۸: اس بارے میں کہ جب کوئی کھانا کھائے تو کیا کہے
		۶۱۶	۴۳۹: اس بارے میں کہ کھانے سے فراغت پر کیا کہے
		۶۱۷	۴۴۰: اس بارے میں کہ گدھے کی آواز سن کر کیا کہا جائے
			۴۴۱: تسبیح، بحیر، چلیل اور تحمید کی فضیلت
		۶۱۸	۴۴۲: باب ۴۴۲ تا ۴۴۶
		۶۲۲	۴۴۷: جامع دعاؤں کے بارے میں
		۶۲۳	۴۴۸: باب ۴۴۸ تا ۴۵۳
		۶۲۶	۴۵۴: اٹھیوں پر تسبیح گننے کے بارے میں
			۴۵۵: باب ۴۵۵ تا ۴۸۲
		۶۴۴	۴۸۳: توبہ اور استغفار کی فضیلت اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت
		۶۴۶	۴۸۴: باب ۴۸۴ تا ۴۹۹
		۶۵۴	دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث
			۵۰۰: باب نبی اکرم ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد ان کے تعویذ کے متعلق
		۶۵۷	
		۶۶۴	۵۰۱: باب ۵۰۱ تا ۵۰۸

أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مثالوں کے متعلق ابواب

جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

۳۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ

۳۴۶: بَابُ اللَّهِ تَعَالَىٰ كِي بِنْدُوں

کے لیے مثال

۷۶۹: حضرت نواس بن سمعان کلابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جا بجا دروازے لگے ہوئے ہیں جن پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑا ہو کر اور ایک اس کے اوپر کھڑا ہو کر بلارہا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”وَاللَّهُ يَدْعُوًا.....“ (یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے) اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود (حرام کی ہوئی چیزیں) ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے یعنی صغیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو زکریا بن عدی کے حوالے سے ابو اسحق فزاری کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا کہ بقیہ بن ولید کی وہی روایتیں موجودہ ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور اسمعیل بن عیاش کی کسی روایت کا اعتبار نہ کرو خواہ وہ ثقہ سے نقل کرے یا غیر ثقہ سے۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَتَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٌ عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٌ يَدْعُو فَوْقَهُ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِتْرُ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَيُّوَسُ حَاقُ الْفَزَارِيِّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الثِّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثِّقَاتِ.

۷۷۰: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ایک دن

۷۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ

سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جَبْرِئِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعْتُ أذُنَكَ وَاعْقِلْ عَقْلَ قَلْبِكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالِدَارُ إِلَّا سَلَامٌ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولُ قَوْمٍ أَجَابَكَ دَخَلَ إِلَّا سَلَامٌ وَمَنْ دَخَلَ إِلَّا سَلَامٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا.

رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے اور میکائیل علیہ السلام میرے پاؤں کے پاس کھڑے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے مثال بیان کرو۔ دوسرے نے کہا (اے نبی ﷺ) سنیے آپ کے کان ہمیشہ سنتے رہیں اور سمجھئے، آپ کا دلی ہمیشہ سمجھتا رہے۔ آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگوا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے اس کی قبول کی اور بعض نے دعوت قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں وہ بڑا مکان اسلام ہے اور اسکے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد ﷺ پیغمبر (رسول) ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبد اللہ کو نہیں پایا۔ اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ وہ سند اس سے زیادہ صحیح ہے۔

۷۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَآخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطُّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الرُّطُّ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا

۷۷۱: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھی اور عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑ کر بطحاء کی طرف نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہیں بٹھایا اور ان کے گرد ایک خط (لکیر) کھینچ کر فرمایا: تم اس خط سے باہر نہ نکلنا۔ تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان سے بات نہ کرنا (اگر تم نہیں کرو گے) تو وہ بھی تم سے بات نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے جہاں کا ارادہ کیا تھا چلے گئے۔ میں وہیں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے پاس کچھ لوگ (یعنی جن) آئے گویا کہ وہ جاٹ ہیں۔ ان کے بال اور بدن نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ہی ڈھکے ہوئے۔ وہ میری طرف آئے لیکن اس خط (لکیر) سے تجاوز نہ کر سکتے۔ پھر نبی

اکرم ﷺ کی طرف جاتے۔ یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ ہو گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ میں پوری رات نہیں سو سکا۔ پھر میرے خط میں داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو خراٹے لینے لگتے میں اسی حال میں تھا اور نبی اکرم ﷺ میری ران پر سر رکھے سو رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان کے حسن و جمال کو اللہ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ مجھ تک آئے پھر ایک جماعت آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئی اور دوسری آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس۔ پھر کہنے لگے: ہم نے کوئی بندہ ایسا نہیں دیکھا جسے وہ کچھ دیا گیا ہو۔ جو اس نبی ﷺ کو عطاء کیا گیا ہے۔ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ ان کے لیے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے محل بنایا اور اس میں دسترخوان لگوا کر لوگوں کو کھانے پینے کے لیے بلایا۔ پھر جس نے اس کی دعوت قبول کی اس نے کھایا پیا اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اسے سزا دی یا فرمایا عذاب دیا۔ پھر وہ لوگ اٹھ گئے اور نبی اکرم ﷺ جاگ گئے۔ اور فرمایا تم نے سنا ان لوگوں نے کیا کہا۔ جانتے ہو یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ فرشتے تھے۔ جو مثال انہوں نے بیان کی جانتے ہو وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے جو مثال دی وہ یہ ہے کہ رحمن نے جنت بنائی اور لوگوں کو بلایا۔ جس نے اس کی دعوت قبول کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے انکار کیا اسے عذاب دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔ ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ سلیمان تیمی، ابن طرخان ہیں۔ وہ قبیلہ بنی تمیم میں جایا کرتے تھے۔ اس لئے تیمی مشہور ہو گئے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں۔ کہ میں نے کسی کو سلیمان سے زیادہ اللہ سے ڈرتے

أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا أَوْ يَتَّهَوْنَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطُّ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ لَكِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ نَبِيٌّ وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ قَدْ أَرَانِي مِنْهُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِيئَتِي فَتَوَسَّدَ فِجْدِي وَرَقَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فِجْدِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بَيْضٌ أَلَّهُمْ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنِيهِ تَنَازَلَتْ وَفَلْبُهُ يَقْطُظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا مِثْلُ سَيِّدِ بَنِي قَصْرٍ ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالُوا هَؤُلَاءِ وَهَلْ تَذَرِي مَنْ هُمْ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَذَرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ الرَّحْمَنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مَجَالِدٍ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَسَلِيمَانُ التَّيْمِيُّ وَهُوَ ابْنُ طَرْحَانَ وَإِنَّمَا كَانَ يَنْزِلُ بَنِي تَمِيمٍ فَانْسَبَ إِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا رَأَيْتُ

أَخَوْفَ لِلَّهِ مِنْ سُلَيْمَانَ التِّمِّيِّ

ہوئے نہیں دیکھا۔

۳۴۷: بَابُ مَا جَاءَ مَثَلِ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ

۳۴۷: باب نبی اکرم ﷺ اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّم

تمام انبیاء کی مثال

۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ نَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ نَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسے اچھی طرح مکمل کر کے اس کی تزئین و آرائش کی لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۳۴۸: بَابُ مَا جَاءَ مَثَلِ الصَّلَاةِ

۳۴۸: باب نماز، روزے اور صدقے

وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

کی مثال کے متعلق

۷۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبَانَ بْنُ يَزِيدَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَإِنَّهُ كُنَادَ أَنْ يُطِئُ بِهَا فَقَالَ عِيسَى إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا فَأَمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ أَمُرَهُمْ فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَى أَنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أَعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَمْتَلًا وَقَعَدُوا عَلَى الشَّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ نَبِيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ

۷۷۳: حضرت حارث اشعری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن یحییٰ علیہ السلام نے انہیں پہنچانے میں تاخیر کی تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے اور بنو اسرائیل سے ان پر عمل کرانے کا حکم دیا ہے یا تو آپ انہیں حکم دیجئے ورنہ میں حکم دیتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ انہیں پہنچانے میں سبقت لے گئے تو مجھے دھنسیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا۔ یہاں تک کہ وہ جگہ بھر گئی اولوگ اونچی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ خود بھی

۱: اینٹ سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں جیسے کہ صحیحین کی روایت میں بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہی ہوں۔ مجھ سے ہی وہ عمارت مکمل ہوئی

اور انبیاء کا خاتمہ ہوا۔ چنانچہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں (مترجم)

أَعْمَلْ بِهِنَّ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوْ لِهِنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلٌ مِنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ يَنْتَعِبُ أَوْ رِقٍ فَقَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا عَمَلِي فَأَعْمَلْ وَأَذِلِّي فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ بِالصَّيَامِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عَصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنْ رِيحُ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ بِالْصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ وَقَدْ مَوَّهَ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَقْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَفَدَيْ نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي آثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَخْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُخْرَزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدَ شَبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَقَالَ إِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ثُمَّ رُبَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَارِثِيُّ الْأَشْعَرِيُّ نَحْنُ نَحْبُو لَهُ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ.

ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ (۱) تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے چاندی کے مال سے کوئی غلام خرید اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے۔ لہذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کر دو لیکن وہ کام کرتا اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو (۲) اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا۔ لہذا جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔ (۳) اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۴) میں تمہیں صدقہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اسکی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اسکے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کے لیے لے کر چل دیں جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو کچھ تھوڑا یا زیادہ جو میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑالے۔ (۵) میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے دشمن اسکے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعے میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچالے۔ اسی طرح کوئی بندہ خود کو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچا سکتا۔ پھر نبی کرام علیہ السلام نے فرمایا: اور میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ (۱)۔ بات سنتا (۲) اطاعت کرنا

(۳) جہاد کرنا (۴) ہجرت کرنا (۵) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رتی نکال دی مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے۔ جس نے زمانہ جاہلیت والی برائیوں کی طرف لوگوں کو بلایا وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ اگرچہ اس نے نماز پڑھی اور روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ لہذا لوگوں کو اللہ کی طرف بلاؤ جس نے تمہارا نام مسلمان، مؤمن اور اللہ کا بندہ رکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں۔ اور ان سے دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

۷۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا
أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سَلَامٍ اسْمُهُ مَمْطُورٌ
وَقَدَّرَوَاهُ عَلَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.
۷۷۴: محمد بن بشار بھی ابو داؤد طیالسی سے وہ ابان بن یزید
نے وہ یحییٰ سے وہ زید بن سلام سے وہ ابو سلام سے وہ حارث
اشعری سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی
حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسلام کا
نام ممطور ہے۔ علی بن مبارک یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے نقل
کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابیاب : (۱) معلم امت فخر کائنات ﷺ نے کتنے سادہ اور دلنشین انداز میں صراط مستقیم کی مثال
پیش فرمائی اور اس مضمون کو قرآن پاک میں جا بجا بیان کیا گیا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اگر کوئی ہستی کے اختیار
میں ہدایت ہوتی تو وہ حضور ﷺ ہو سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ارشاد فرمادیا اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
اَخْبَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ کہ آپ ﷺ اپنے پیاروں میں سے کسی کو ہدایت عطا نہیں کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے
دیدے (۲) نبی کریم ﷺ کی نبوت و رسالت کو ایک عمدہ اور بہترین مثال سے واضح کر دیا۔ سچ ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کی
دعوت کو قبول کیا اور آپ ﷺ پر ایمان لایا وہ جنت کا مستحق ہو گیا (۳) ان مثالوں سے واضح ہوا کہ نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ سے
مناجات کرتا ہے اس لئے ایسی مناجات اور ہمکاری ہو کہ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو اور صدقہ کے ذریعہ سے جہنم کی آگ سے
نجات ملتی ہے جس طرح کوئی آدمی اپنے غلام کو اپنی طرف سے کھلائے پلائے اور یہ چاہے کہ یہ غلام میرے ہی کام کرے لیکن غلام
اتنا نالائق ہو کہ اپنے مالک کے سوا دوسرے لوگوں پر اپنی کمائی خرچ کر دیا کرے یا ان کی خدمت کرے تو اس کا مالک و آقا اس سے
ناراض ہو جاتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بھی بہت سخت ناراض ہوتے ہیں اس بات سے کہ کوئی بندہ غیر خدا سے اپنی حاجت طلب
کرے یا غیر خدا کی نذر و منت ماننے بہت ہی اچھی مثالوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیغمبروں نے سمجھایا ہے۔

۳۴۹: باب قرآن پڑھنے اور قرآن

۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ

نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال

لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

۷۷۵: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال ترنج
(سنگترے) کی سی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی اچھا
ہوتا ہے۔ اور جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا اسکی مثال کھجور کی سی

۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ

ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ پھر قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے۔ کہ اس میں خوشبو تو ہوتی ہے لیکن وہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حظل کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی کڑوی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اسے قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

۷۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی مانند ہے کہ ہوا اسے ہمیشہ جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں کبھی بائیں۔ پھر مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۷: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لیے ایسا ایسا مال ہونے کے مقابلے میں زیادہ محبوب تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: باب پانچ نمازوں کی مثال

۷۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا .

۷۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ كَمِثْلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الْبَرِّيَاخُ تُفَيْئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ كَمِثْلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۷۷: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مِثْلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَا تَكُونُ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَاوُ كَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۳۵۰: بَابُ مَا جَاءَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُضَرَ الْقُرَشِيِّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهُ.

نے فرمایا: دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا۔ نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قتیبہ اس حدیث کو بکر بن مضر سے اور وہ ابن ہاد سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۵۱: باب

۳۵۱: باب

۷۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ يَحْيَى الْأَبْخَعِيِّ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمِّيٍّ مَثَلُ الْمَطْرِ لَا يَذْرَى أَوَّلُهُ خَيْرًا مِنْ آخِرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَادَ بْنَ يَحْيَى الْأَبْخَعِيَّ وَكَانَ يَقُولُ هُوَ مِنْ شَيْوَحِنَا.

۷۷۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ کہ معلوم نہیں کہ اس کے شروع میں بھلائی ہے یا آخر میں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن یحییٰ کو ثبت کہتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب : یہ فرق ایمان کامل اور ناقص کی وجہ سے ہے کامل ایمان والا شخص جب قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کو ترجمہ کی تشبیہ دی ہے اس لئے کہ ترجمہ بہترین پھل ہے ظاہر و باطن دونوں لحاظ سے تو ایمان کی بدولت اس کی تلاوت کا اثر ظاہر و باطن دونوں پر ہوتا ہے۔ منافق قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ظاہر تو خوشنما ہوتا ہے لیکن قلب و باطن خراب و بدمزہ ہوتا ہے یعنی اس کی تلاوت کا اثر قلب پر نہیں ہوتا۔ علیٰ ہذا القیاس جو شخص ایمان والا تو ہوتا ہے لیکن تلاوت نہیں کرتا ایسے آدمی کو ایمان تو فائدہ دیتا ہے لیکن اس کا ظاہر کوئی اچھا نہیں ہوتا اس طرح منافق جو قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کا ظاہر و باطن دونوں خراب ہیں جس طرح حطل کا پھل ہے اور حضور ﷺ نے مؤمن کو کھجور کے درخت کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس طرح اس درخت کے پتے نہیں جھڑتے اس طرح مؤمن شخص کے ایمان پر فتنوں اور مسائب کا کوئی اثر نہیں ہوتا اس کا ایمان پختہ اور غیر متزلزل ہوتا ہے (۲) جو شخص ایسی نہر کے پانی سے غسل کرے جو اس کے دروازے پر ہو اور پانی بھی صاف اور شفاف ہو تو اس کے جسم پر کسی قسم کی میل کچیل باقی نہیں رہتی ایسے ہی پانچ نمازوں کی تاثیر ہے کہ گناہ باقی نہیں رہتے بشرطیکہ بندہ نماز کے بعد اپنے آپ کو گناہوں کی آلودگی سے نہ گندہ کرے۔

۳۵۲: باب انسان اسکی موت اور امید کی مثال

۷۸۰: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی اور اسکی کیا مثال ہے اور دو کنکریاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ امید ہے اور یہ موت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ کسی کے پاس سواونٹ ہوں لیکن ان میں سے ایک بھی سواری کے قابل نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۲: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے سفیان کے حوالے سے اور وہ زہری سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور فرمایا کہ تم ان میں ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ گے۔ سالم حضرت ابن عمرؓ سے راوی ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: لوگ ان سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں تمہیں ایک بھی سواری کے قابل نہ ملے یا فرمایا ایک آدھ سواری کے قابل مل جائیگا۔

۷۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی۔ چنانچہ کپڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگیں۔ چنانچہ میں پیچھے کی طرف گھسٹ کر تمہیں بچانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم ہو کہ آگے بڑھ کر اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۸۴: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا

۳۵۲: بَاب مَا جَاءَ مَثَلِ ابْنِ آدَمَ وَآجَلِهِ وَأَمَلِهِ

۷۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى نَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مِثْلَ هَذِهِ وَهَذِهِ وَرَمَى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَاكَ الْأَمَلُ وَهَذَا الْآجَلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَأَبْلِ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا إِلَّا سَنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَأَبْلِ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً.

۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مِثْلِي وَمِثْلُ أُمَّتِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَنَا رَا فَجَعَلَتْ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا اخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْحُمُونَ فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۸۴: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنْ الْأَمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَ

اور ان سے کہا کہ کون میرے لئے دوپہر تک ایک قیراط کے عوض میں کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا۔ پھر اس نے کہا کہ کون ایک قیراط کے عوض دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ نصاریٰ نے اس وقت کام کیا۔ پھر اب تم لوگ عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود و نصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں ”نہیں“ تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمَلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أَوْتِيهِ مَنْ أَشَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب : اس باب میں دو چیزوں کا بیان ہے (۱) حضور ﷺ پکاریں تو اس کا جواب دینا ضروری ہے اس حدیث کی بنا پر بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اطاعت سے نماز میں جو کام بھی کریں اس سے نماز میں خلل نہیں ہوتا اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ اگرچہ خلاف نماز افعال سے نماز ٹوٹ جائے گی اور اس کے بعد میں نماز کی قضاء کرنا پڑے گی لیکن کرنا ہی چاہئے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کو بلائیں اور وہ نماز میں بھی ہو تو نماز قطع کر کے تعمیل حکم کرے یہ صورت تو صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے لیکن ایسے کام جن میں تاخیر گزرنے سے شدید نقصان کا خطرہ ہو اس وقت بھی نماز قطع کر دینا پھر قضاء کر لینا چاہئے جیسے کوئی نمازی یہ دیکھے کہ نابینا آدمی کنویں یا گڑھے کے قریب پہنچ کر گرا جاتا ہے تو فوراً نماز توڑ کر اس کو بچانا چاہئے (۲) سورہ فاتحہ کی فضیلت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایسی سورت گزشتہ کتابوں میں نازل نہیں ہوئی اس سورہ میں بہت مضامین و معارف ہیں سارے قرآن مجید کا نچوڑ اور خلاصہ اس سورت میں ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُرْآنَ كَافٍ فِي فَضَائِلِ كَافٍ

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۵۳: باب سورہ فاتحہ کی فضیلت

۷۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ابی بن کعب کے پاس گئے اور انہیں پکارا۔ اے ابی۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آپ کی طرف دیکھا اور جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے نماز مختصر کی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ”السلام علیک یا رسول اللہ“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وعلیکم السلام“ اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے مجھے جواب دینے سے روکا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے میرے اوپر نازل ہونے والی وحی میں یہ حکم نہیں پڑھا ”اسْتَجِیْبُوا“ (یعنی جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس چیز کیلئے پکاریں جو تمہیں زندگی بخشے تو انہیں جواب دو)۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو میں تمہیں ایسی سورت بتاؤں جو نہ تورات میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی سورت ہے۔ عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا: نماز کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے ام القرآن (سورہ فاتحہ) پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تورات، زبور، انجیل حتیٰ کہ قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔ یہی سبع مثانی (سات دہرائی جانے والی آیتیں) ہے اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں

۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۷۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي وَهُوَ يُصَلِّيُ فَالْتَفَتَ أَبِي فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلَّى أَبِي فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبَتِي أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) قَالَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَتَحِبُّ أَنْ أَعْلِمَكَ سُورَةً لَمْ يَنْزِلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ فَقَرَأُ أَمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِک.

حضرت انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔

۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ

الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

۴۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ أَيْ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمُ فِيهِ شُعْبَةٌ وَضَعْفَةٌ.

۴۸۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ نَا ابْنُ أَبِي قُذَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَلِيكِيِّ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِّيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمَسِّيَ حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَلِيكِيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۴۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمَرٌ فَكَانَتْ تَجِيئُ الْغَوْلُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكََا

۳۵۴: بَابُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ

الْكُرْسِيِّ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّق

۴۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ۔ اور جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک کوہان (یعنی بلندی) ہوتا ہے اور قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ایسی بھی ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اور وہ آیت الکرسی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔

۴۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت ”حَمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ“ تک اور آیت الکرسی پڑھی تو آیات کی برکت سے اس کی شام تک حفاظت کی جائے گی اور جو شام کو پڑھے گا تو اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض علماء عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ الملیکی کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

۴۸۹: حضرت ابویوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک طاق تھا جس میں کھجوریں تھیں ایک جہنی آئی اور اس میں سے کھجوریں چرائیتی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور جب وہ آئے تو کہنا بسم اللہ اور پھر کہنا کہ

اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابویوبؓ نے اسے پکڑ لیا تو وہ جتنی قسم کھانے لگی کہ دوبارہ نہیں آئے گی۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے۔ چنانچہ حضرت ابویوبؓ نے اسے پکڑا تو اس نے پھر قسم کھائی اور ابویوبؓ نے اسے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ عرض کیا اس نے قسم کھائی ہے کہ اب نہیں آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا کیونکہ وہ جھوٹ کی عادی ہے چنانچہ حضرت ابویوبؓ نے پھر اسے پکڑا اور فرمایا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں۔ اس نے کہا میں تمہیں ایک چیز بتاتی ہوں وہ یہ کہ تم گھر میں آیت الکرسی پڑھا کرو تو شیطان یا کوئی اور

ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَآخَذَهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَآخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَآخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي ذَا كِرَّةٍ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَقْرَأَهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ صَدَقْتُ وَهِيَ كَذُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

چیز تمہارے قریب نہیں آئے گی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ کو اس کے قول کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک لشکر روانہ کیا۔ اس میں کنتی کے لوگ تھے۔ آپؐ نے ان سے قرآن پڑھنے کو کہا جسے جو یاد تھا پڑھا پھر آپؐ ان میں سے ایک کسن (چھوٹی عمروا لے شخص) کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کتنا قرآن یاد ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورہ بقرہ یاد ہے۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ چنانچہ ان کے معززین میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم میں نے سورہ بقرہ محض اس لئے نہیں سیکھی کہ میں اسکے ساتھ (نماز میں) کھڑا نہ ہو سکوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قرآن سیکھو اور پڑھو اس لیے کہ جس نے قرآن کو سیکھا اور پھر اسے تہجد وغیرہ میں پڑھا اسکی مثال ایک مشک سے بھری

۷۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُو وَعَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْزِي مَامَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَاتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدِهِمْ سِنًا فَقَالَ مَامَعَكَ يَا فَلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللَّهِ مَا مَنَعْنِي أَنْ أَعْلَمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةً أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرُؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ

ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اسکی خوشبو ہر جگہ پھیلتی رہتی ہے اور جس نے اسے یاد کیا اور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسے سعید مقبری بھی ابواحمد کے مولیٰ عطاء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند مرسل نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ اسے لیث بن سعد سے وہ سعید مقبری سے وہ عطاء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی مرسل نقل کرتے ہوئے ابو ہریرہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۵: باب سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت

۷۹۱: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں وہی اس کیلئے کافی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں نازل کر کے سورہ بقرہ کو ختم کیا گیا۔ اگر یہ آیتیں کسی گھر میں تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۵۶: باب سورہ آل عمران کی فضیلت کے متعلق

۷۹۳: حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: (قیامت کے دن) قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورہ بقرہ اور پھر سورہ آل عمران ہوگی۔ پھر نبی اکرم نے ان دونوں سورتوں کی

مَحْشُورٍ مِسْكَاً يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جَرَابٍ أَوْ كَمِي عَلَى مِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِتِ بَنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

۳۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۷۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرُمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرُمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَيِّ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يَقْرَأَنَّ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبَهَا شَيْطَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

۷۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ تَفْيِيرٍ عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تین مثالیں بیان فرمائیں۔ میں اس کے بعد انہیں کبھی نہیں بھولا آپؐ نے فرمایا: وہ اس اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک روشنی ہے۔ یا اس طرح آئیں گی جیسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی (یعنی پڑھنے والے) کی طرف سے شفاعت کرتے ہوئے آئیں گی۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ سورتوں کے آنے سے مراد ان کا ثواب ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث اور اس سے مشابہ احادیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں۔ حضرت نواسؓ کی حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن کے آنے سے مراد اس پر عمل کرنے والوں کے اعمال کا اجر اور ثواب ہے۔ امام بخاری، حمیدی سے اور وہ سفیان بن عیینہ سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ”اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور وہ اسکے پیدا کئے ہوئے آسمان وزمین سے بہت عظیم ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِي يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْلُعُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عِمْرَانُ قَالَ نَوَاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ امْتَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غِيَايَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَا وَإِنْ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظِلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ تَبَه كَذَا فَسَرَبَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هَذَا دِلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحَمِيدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

خلاصہ الابیاب : سورہ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے اور مدینہ طیبہ میں پہلے اس کا نزول ہوا اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں یہاں تک کہ ربیع الثانی سود کے متعلق جو آیات ہیں وہ آنحضرت ﷺ کی آخری عمر میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں اور اس کی ایک آیت ۲۸۱ و تقوا یوما تو قرآن کی بالکل آخری آیت ہے جو ۱۰ھ میں ۱۰ ذی الحجہ کو منی کے مقام پر نازل ہوئی جبکہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے اور اس کے اسی نوے دن کے بعد آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی۔ پورے قرآن مجید کے مضامین اس میں موجود ہیں عقائد، احکام، عائلی قوانین، انتظامی امور یہ سارے مضامین پر مشتمل ہے اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا دنیا و آخرت میں سرخروئی اور کامرانی کا سبب ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کی دس آیات کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ان کورات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیاطین گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج، غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں پھر آخری سورہ بقرہ کی تین آیتیں (۲) سورہ آل عمران کی فضیلت بھی زبان نبوت سے وارد ہوئی کہ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے حق میں شفاعت کرے گی اللہ تعالیٰ اس کی سفارش قبول فرماویں گے۔

۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

۷۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّةً تَرُكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ وَالسَّحَابَةِ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ .

۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي يَسَ

۷۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَشَفِيَّانُ وَكِيعٌ قَالَا نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقَرَأَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَارُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُولٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ

۳۵۷: بَابُ سُورَةِ الْكَهْفِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّق

۷۹۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورہ کھف پڑھ رہا تھا کہ اس نے اپنی سواری کو گودتے ہوئے دیکھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں ایک بدلی کی طرح کوئی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور قصہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سیکنہ (اطمینان) تھا جو قرآن کے ساتھ نازل ہوا یا فرمایا قرآن کے اوپر نازل ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

۷۹۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورہ کھف کی پہلی تین آیتیں پڑھیں۔ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔ محمد بن بشار، معاذ بن ہشام اور وہ اپنے والد سے اس سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: بَابُ سُورَةِ الْيَسِينِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّق

۷۹۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔ جو اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل بصرہ اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہارون ابو محمد مجہول ہیں۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث احمد بن سعید سے وہ قتیبہ سے اور وہ حمید بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں۔

قَبْلَ إِسْنَادِهِ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَمِّ الدُّخَانِ

۷۹۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَازِيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَتْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَتْمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ:

۷۹۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَازِيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ هِشَامِ أَبِي الْمُقْدَامِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهِشَامُ أَبُو الْمُقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ بْنُ عُيَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ:

۳۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْمُلْكِ

۷۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مَالِكٍ النَّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَاءً عَلَى قَبْرِهِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَرَبْتُ خَبَائِي وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَافِعُ بْنُ جَعْفَرٍ نَازِيْدُ بْنُ

۳۵۹: بَابُ سُورَةِ دُخَانِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّقِ

۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورۃ دخان رات کو پڑھی وہ اس حالت میں حج کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اسکی مغفرت مانگ رہے ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عمر بن ابی ختم ضعیف ہیں۔ امام بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شب جمعہ کو سورۃ دخان پڑھی اسکی مغفرت کر دی گئی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہشام ابو مقدم ضعیف ہیں۔ ان کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید تینوں یہی کہتے ہیں۔

۳۶۰: بَابُ سُورَةِ الْمُلْكِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّقِ

۷۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگا دیا انہیں علم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے لیکن وہ قبر تھی جس میں ایک شخص سورۃ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے مکمل کیا وہ صحابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (سورۃ ملک) عذاب قبر کو روکنے اور اس سے نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کو اس سے بچاتی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جس نے ایک شخص کی شفاعت کی اور اسے بخش دیا گیا۔ وہ تبارک الذی یعنی سورہ ملک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ اس حدیث کو کئی راوی لیث بن ابی سلیم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بھی ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زبیر نے ابو زبیر سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے یہ صفوان یا ابن صفوان نے سنائی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اسے روایت کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ بواسطہ ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۸۰۲: ہم سے روایت کی ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے وہ لیث سے وہ ابوزبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۰۳: ہم سے روایت کی ہریم بن مسر نے ان سے فضیل نے وہ لیث سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا (سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک) قرآن کی دوسری سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

۳۶۱: باب سورہ زلزال کی فضیلت

۸۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ زلزال پڑھی اس کے لیے آدھے قرآن کے پڑھنے کا ثواب ہے۔ جس نے سورہ کافرون پڑھی اس کے لیے چوتھائی قرآن کا اور جس نے سورہ اخلاص پڑھی اس کے لیے تہائی قرآن کا ثواب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن مسلم کی

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۰۱: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آلَمَ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ مِنْ جَابِرٍ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوْ بَنُ صَفْوَانَ وَكَانَ زُهَيْرًا أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۸۰۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۸۰۳: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ نَا الْفُضَيْلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً.

۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَمٍ بْنُ صَالِحٍ الْعَجَلِيُّ نَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبْعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلْثِ الْقُرْآنِ هَذَا

روایت سے جانتے ہیں اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۰۵: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی صحابی سے پوچھا کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم نہیں کی یا رسول اللہ ﷺ اور نہ ہی میرے پاس اتنا مال ہے کہ جس سے شادی کروں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں۔ عرض کیا؟ کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تہائی قرآن ہوا۔ پھر آپؐ نے پوچھا سورہ نصر یاد ہے۔ اس نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ چوتھائی قرآن ہوا۔ پھر پوچھا سورہ کافرون یاد ہے۔ اس نے عرض کیا یہ بھی یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا کیا سورہ زلزال بھی یاد ہے۔ اس نے عرض کیا: جہاں کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بھی چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا تم نکاح کرو۔ نکاح کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۶۲: باب سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی

فضیلت کے متعلق

۸۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر اور سورہ کافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یمان بن مغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۶۳: باب سورہ اخلاص کی فضیلت کے متعلق

۸۰۷: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی روزانہ رات کو تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے کیونکہ جس نے سورہ اخلاص پڑھی گویا کہ اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ اس باب میں حضرت

حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ سَلَمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ۸۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنِي ابْنُ أَبِي قَدَيْكٍ أَخْبَرَ نِي سَلَمَةَ ابْنَ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتْ إِلَّا رَضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

وَفِي سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

۸۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنْزِيُّ نَا عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُّعَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَمَانِ بْنِ الْمُغِيرَةِ.

۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا بُدَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ امْرَأَةِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ابودرداء رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو کسی نے زائدہ سے بہتر بیان کیا ہو۔ اسرائیل اور فیاض بھی ان کی متابعت کرتے ہیں۔ پھر شعبہ اور کئی ثقہ راوی اسے منصور سے نقل کرتے ہوئے اضطراب کرتے ہیں۔

۸۰۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ نے کسی کو سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا۔ کیا واجب ہوگئی۔ آپ نے فرمایا: جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

۸۰۹: حضرت انس بن مالک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ ہاں البتہ اگر اس پر قرض ہوگا۔ تو وہ معاف نہیں ہوگا۔ اسی سند سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سونے کا ارادہ کیا اور پھر اپنی دائیں کروٹ لیٹا۔ پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے غریب ہے۔ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔ پھر یہ اس کے علاوہ اور اس سند سے بھی منقول ہے۔

۸۱۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔ چنانچہ جو لوگ جمع ہو سکے جمع ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور سورۃ اخلاص پڑھی پھر واپس چلے

وَسَلَّمَ اَيَعِجُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدَ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَابِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ وَابِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابِي مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابِعَهُ عَلِيٌّ رِوَايَتِهِ اِسْرَائِيلُ وَالْفَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثَّقَاتِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ وَاضْطَرَّ بِرَافِقِهِ.

۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حُنَيْنٍ مَوْلَى لَالِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبْتُ قُلْتُ مَا وَجَبْتُ قَالَ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبُو حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ.

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُحِي عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهَذَا إِسْنَادٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أُدْخِلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْشَدُوا فَإِنِّي

گئے۔ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تہائی قرآن پڑھیں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے کوئی نئی چیز نازل ہونے کی وجہ سے اندر گئے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن پڑھوں گا۔ جان لو کہ یہ (یعنی سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

۸۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری شخص مسجد قباء میں ہم لوگوں کی امامت کرتے تھے۔ ان کی عادت تھی کہ جب بھی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے لگتے تو پہلے سورہ اخلاص پڑھتے پھر کوئی دوسری سورت پڑھتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کیا آپ سورہ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ سوچتے ہیں کہ یہ کافی نہیں پھر دوسری بھی پڑھتے ہیں۔ یا تو آپ یہ سورت پڑھ لیا کریں یا پھر کوئی اور سورہ۔ انہوں نے فرمایا میں اسے یہ گز نہیں چھوڑوں گا۔ اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو ٹھیک ہے ورنہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔ وہ لوگ انہیں اپنے میں سب سے افضل سمجھتے تھے لہذا کسی اور کی امامت پسند نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے اس شخص سے پوچھا: اے فلاں تمہیں اپنے دوستوں کی تجویز پر عمل کرنے سے کوئی چیز روکتی ہے اور کیا وجہ ہے کہ تم ہر رکعت میں یہ سورت (یعنی سورہ اخلاص) پڑھتے ہو۔ اس

مَسَاقِرًا عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنُ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَاقِرٌ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنُ إِنِّي لَا أَرَى هَذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قُلْتُ مَسَاقِرٌ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنُ إِلَّا وَانْهَآ تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَازِمٍ إِلَّا شَجْعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانٌ.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ نَاحِلِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَاسِلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ ثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَاسِمِعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِي عُبَيْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمُهُمْ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتُتِحَ سُورَةٌ يُقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِيكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَاِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَامَّا أَنْ تَدْعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَوْ مَكُّم بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرْكُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرَهُوا أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ

السُّورَةُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوَى مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ.

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں آپ: فرمایا تمہیں اس سورت سے محبت یقیناً جنت میں داخل کرے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے روایت ہے۔ مبارک بن فضالہ بھی اسے ثابت بنانی سے اور وہ انسؓ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سورت (یعنی سورہ اخلاص) سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسکی محبت تمہیں جنت میں داخل کر دے گی۔

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَعْوِذَتَيْنِ

۳۶۴: باب معوذتین کی فضیلت کے بارے میں

۸۱۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوِذَتَيْنِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۸۱۳: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کچھ ایسی آیات نازل کی ہیں کہ کسی نے ان کے مثل آیات نہیں دیکھیں یعنی سورہ فلق اور سورہ الناس۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد ”معوذتین“ پڑھنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

خُلاصَةُ الْإِبْرَابِ : (۱) سورہ کہف کی تلاوت کرنا خصوصاً جمعہ کے دن فتنہ و جال سے حفاظت کا سبب

ہے مسند احمد میں بروایت حضرت سہل بن معاویہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی اور آخری آیات پڑھ لے اس کے قدم سے لے کر سر تک ایک نور ہو جاتا ہے اور جو پوری پڑھ لے تو اس کے لئے زمین سے آسمان تک نور ہو جاتا ہے۔ روح المعانی میں بروایت حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورہ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے جس سے اس کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہے (۲) سورہ یسین کے تو بہت فضائل ہیں جس مقصد کے لئے بھی تلاوت کی جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے پورا فرما دیتے ہیں (۳) سورہ دخان کی تلاوت توجہ مقبول کا ذریعہ ہے حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس کی تلاوت کرے (۴) حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورہ ملک حفاظت کرنے

والی ہے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے۔ حضرت خالد بن معدانؓ نے فرمایا کہ مجھے الم تنزیل اور اسی طرح تبارک الذی کے متعلق یہ اطلاع پہنچی ہے کہ ایک آدمی ان سورتوں کو پڑھا کرتا تھا ان کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھا کرتا تھا اور وہ بڑا گناہ گار تھا (قبر) میں اس سورت نے (پرنده) کی شکل میں آکر اس پر اپنے پروں کا سایہ کر لیا اور عرض کیا الہی اس کو بخش دے یہ مجھے بہت پڑھاتا تھا اللہ نے اس کی سفارش قبول فرمائی اور یہ فرمایا کہ اس شخص کے ہر گناہ کے بدلے ایک نیکی لکھ دے اور اس کا درجہ اونچا کر دو۔ دراصل اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قیامت کا ذکر ہے جو آدمی اس کو سمجھ کر پڑھتا ہے اور اس پر عقیدہ رکھتا ہے تو اسے بہترین عقیدہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں (۵) سورہ زلزال اور سورہ اخلاص کی فضیلت کے بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جزئی نے فرمایا چوتھائی قرآن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں چار چیزیں زندگی، موت، حشر، حساب اور اس سورت میں صرف حساب کا بیان ہے اور اس کو نصف قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآن میں احوال دنیا کا بھی بیان ہے اور آخرت کا بھی اور اس سورت میں صرف آخرت کا بیان ہے لہذا یہ سورت ایک حیثیت سے چہارم قرآن ہے اور دوسری حیثیت سے نصف قرآن ہے ایک وجہ نصف قرآن کہنے کی یہ بھی ہے کہ ایمان کہتے ہیں مبداء اور معاد یعنی اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان رکھنا تو اس سورہ میں قیامت کا ذکر ہے۔ سورہ اخلاص کی محبت اور اسکی تلاوت گناہوں سے مغفرت کا سبب ہے اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات کا تذکرہ ہے۔ معوذتین کے فضائل و فوائد بہت زیادہ ہیں جتنی عقیدت اور حضور قلب اور اخلاص کے ساتھ ان کی تلاوت کی جائے گی اتنا نفع زیادہ ہوگا ان کی تلاوت کرنے والا اپنے آپ کو رب العزت کی پناہ میں دے دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باب ۳۶۵:

۸۱۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں ماہر ہے وہ شخص ایسے لکھنے والے (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا جو نیک ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور یہ اس کیلئے سخت ہے (یہ ہشام کی روایت کے الفاظ ہیں) یا اس کا پڑھنا اس پر شاق ہے (یہ شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں) اس کے لیے دگنا اجر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا اور اسے یاد کیا پھر اس کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی برکت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور اسے اپنے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کا اختیار دے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

باب ۳۶۵: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِي الْقُرْآنِ

۸۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا شُعْبَةُ وَهْشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَا هَرَبَ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَاحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ

جانتے ہیں اور اسکی کوئی سند صحیح نہیں۔ حفص بن سلیمان، ابو عمر بزاز کوئی ہیں۔ یہ ضعیف ہیں۔

صَحِيحٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو عُمَرَ بَزَّازٌ كُوفِيٌّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۳۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

۸۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ نَا حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِي عَنْ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوْقَدْ فَعَلُوا مَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْجِنَّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ) عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ وَاسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالَ.

۳۶۶: باب قرآن کی فضیلت کے بارے میں

۸۱۷: حضرت حارث اعور فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ دنیاوی (باتوں) میں مشغول ہیں۔ چنانچہ میں حضرت علیؑ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ لوگ باتوں میں مشغول ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا ایسا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب ایک فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا: اس سے بچنے کا کیا راستہ ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی کتاب قرآن کریم میں تم سے پچھلوں کے متعلق بھی تذکرہ ہے اور تمہارے بعد کا بھی نیز اس میں تمہارے درمیان ہونے والے معاملات کا حکم ہے اور یہ سیدھا سچا فیصلہ ہے۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ جس نے اسے حقیر جان کر چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ پھر جو شخص اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی ایک مضبوط رسی ہے اور یہی ذکر حکیم ہے اور یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جسے خواہشات نفسانی ٹیڑھا نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہو سکتے۔ یہ بار بار دہرانے اور پڑھنے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسکے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اسے سن کر جن کہہ اٹھے کہ ”ہم نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے۔“ جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا۔ جس نے اس پر عمل کیا اس نے اجر پایا۔ جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے اسکی طرف لوگوں کو بلایا اسے صراط مستقیم پر چلا دیا گیا۔ اے اعور اس حدیث کو یاد کر لو۔ یہ

احدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمزہ زیات کی روایت سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے نیز حارث کی روایت میں کلام ہے۔

۳۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُلُقَمَةُ ابْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَاكَ الَّذِي أَقْعَدَ نَبِيَّ مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَاسُفِيَانُ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عُلُقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِي

۳۶۷: بَابُ قُرْآنِ كِي تَعْلِيمِ كِي فَضِيلَتِ كِي مُتَعَلِّقِ

۸۱۸: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کے راوی ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ اسی حدیث نے مجھے اس جگہ بٹھایا چنانچہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۹: حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین یا فرمایا افضل ترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر اور لوگوں کو بھی قرآن سکھایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن مہدی اور کئی راوی اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان بھی یہ حدیث سفیان سے وہ شعبہ سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعد بن عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار یہ بات یحییٰ بن سعید سے اور وہ سفیان اور شعبہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔ وہ سفیان اور شعبہ سے ایک سے زیادہ مرتبہ وہ علقمہ بن مرثد سے وہ سعید بن ابی عبیدہ سے وہ ابو عبد الرحمن سے وہ عثمان سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ سفیان کے ساتھ اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں سفیان نے سعد بن عبیدہ کو زیادہ ذکر کیا ہے۔ اور ان کی حدیث اشبہ ہے۔ علی بن عبد اللہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ میرے

نزدیک ثقاہت میں کوئی شعبہ کے برابر نہیں اور جب شعبہ کی سفیان مخالفت کرتے ہیں۔ تو میں ان کا قول لیتا ہوں۔ ابوعمار، وکیع سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا: سفیان مجھ سے زیادہ حافظ ہیں۔ میں نے ان سے حدیث سننے کے بعد کئی مرتبہ اس شخص سے پوچھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں کہ ویسے ہی پایا جیسے سفیان نے روایت کیا تھا۔ اس باب میں حضرت علیؑ اور سعدؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۲۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ اس حدیث کو ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۶۸: باب قرآن میں سے ایک

حرف پڑھنے کا اجر

۸۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ ”الم“ (ایک) حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ محمد بن کعب قرظی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ حدیث اسکے علاوہ اور سند سے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابو اخص اسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اسے مرفوع اور بعض موقوف روایت کرتے ہیں۔ محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَشْبَهَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا أَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِي شُعْبَةَ إِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ.

۸۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنَ

الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْآجِرِ

۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ بَلَغَنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ وَلَدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يُكْنَى أَبَا حَمْزَةَ.

۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا۔ تو قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا۔ یا اللہ اسے جوڑا پہنا پھر اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ وہ (قرآن) عرض کرے گا: یا اللہ اسے مزید پہنا۔ چنانچہ پھر اسے عزت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ عرض کرے گا: یا اللہ اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور سیڑھیاں (درجات) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ۳۶۹

۸۲۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے وہ شعبہ سے وہ عاصم بن بہدلہ سے وہ ابو صالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر مرفوع ہے اور زیادہ صحیح ہے۔

۸۲۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کسی چیز کو اتنے غور سے نہیں سنتے جتنا کہ اسکی (قراءت والی) دو رکعتوں کو سنتے ہیں اور جتنی دیروہ نماز پڑھتا رہتا ہے۔ نیکی اسکے سر پر چھڑکی جاتی ہے اور بندوں میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتا جتنا کہ اسکے پاس سے نکلی ہوئی چیز سے۔ ابونضر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بکر بن حنیس پر ابن مبارک اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے آخر میں ان سے نقل کرنا چھوڑ دیا تھا۔

باب: ۳۷۰

۸۲۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں (یعنی اسے کچھ قرآن یاد نہیں) وہ دیران گھر کی مانند ہے۔ یہ حدیث حسن

۸۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَرْضْ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَأْ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: ۳۶۹

۸۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ:

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى اللَّهِ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ عَلَيْكَ رَأْسَ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهُ فِي الْخَرِ أَمْرِهِ.

باب: ۳۷۰

۸۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنْ

الْقُرْآنَ كَالْبَيْتِ الْحَرَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۸۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ
وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ
زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يُعْنَى لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأُوا اَرِقُوا
وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ
اخِرَائِي تَقْرَأُ بِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بِهِذَا إِلَّا سَنَادٌ نَحْوُهُ.

۳۷۱: بَابُ

۸۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ
بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِضْتُ عَلَى أَجُورِ أُمَّتِي
حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعَرِضْتُ
عَلَى ذُنُوبِ أُمَّتِي فَلَمْ أَرِ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ مِنَ
الْقُرْآنِ أَوَايَةٍ أَوْ يَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَذَا كَرُثٍ بِهِ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَغْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَلَا أَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ سَمَاعًا
مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَا
نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَانْكَرَ عَلِيُّ بْنُ
الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ أَنَسٍ.

۳۷۲: بَابُ

۸۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ

صحیح ہے۔

۸۲۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صاحب قرآن (یعنی حافظ)
سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور منزلیں چڑھتا جا اور اسی طرح
ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ تمہاری
منزل وہی ہے جہاں تم آخری آیت پڑھو گے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی
سے وہ سفیان سے اور وہ عاصم سے اسی سند سے اسی کی مانند
نقل کرتے ہیں۔

۳۷۱: بَابُ

۸۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے
(نیک) اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ
اگر کسی نے مسجد سے تنکا بھی نکالا تھا تو وہ بھی۔ پھر مجھ پر میری
امت کے گناہ پیش کئے گئے۔ چنانچہ میں نے اس سے بڑا
گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے قرآن کریم کی کوئی آیت یا
سورۃ یاد کرنے کے بعد بھلا دی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاری
بھی سے غریب کہتے ہیں۔۔ کہ میں مطلب بن عبد اللہ بن
حطاب کے کسی صحابی سے سماع کے متعلق نہیں جانتا۔ ہاں ان
ہی کا ایک قول ہے کہ میں نے یہ حدیث ایسے شخص سے
روایت کی ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں
موجود تھا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں ان
کے کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ علی بن
مدینی مطلب کے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماع کا انکار
کرتے ہیں۔

۳۷۲: بَابُ

۸۲۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے منقول ہے کہ وہ ایک

قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے ان سے کچھ مانگا (یعنی بھیک مانگی) تو عمرانؑ نے ”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ“ پڑھا اور ایک حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ سے سوال کرے اس لیے کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔ محمود کہتے ہیں کہ خثیمہ بصری جن سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں وہ خثیمہ بن عبد الرحمن نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور خثیمہ بصری کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ سے کئی احادیث روایت کی ہیں اور ان سے جابر جعفی روایت کرتے ہیں۔

۸۲۹: حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قرآن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کیا وہ اس پر ایمان نہیں لایا۔ محمد بن یزید بن سنان یہ حدیث اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے اس کی سند اس طرح بیان کرتے ہیں کہ مجاہد، سعید بن مسیب سے اور وہ صہیب سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی روایت کا کوئی متابع نہیں اور وہ ضعیف ہیں۔ ابو مبارک بھی مجہول ہیں اور اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ وکیع کے نقل کرنے میں بھی اختلاف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یزید بن سنان رہاوی کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ان کے بیٹے محمد ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

۸۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا، اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح ہے آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن آہستہ پڑھنا زور سے پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ علماء کے نزدیک چھپا کر صدقہ دینا اعلان کر کے صدقہ دینے سے افضل ہے۔ نیز اہل

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَخَيْثَمَةُ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ يُكْنَى أَبَانَصْرَ قَدْ رَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هَذَا أَيْضًا.

۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا وَكِيعٌ نَا أَبُو فَرَوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنْ اسْتَحْلَ مَحَارِمَهُ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَزَادَ فِي هَذَا إِلَّا سَنَادٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يَتَّبِعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ خُولِفَ وَكِيعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ أَبُو فَرَوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَّاءِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ بَأْسٌ إِلَّا رِوَايَةُ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرَوِي عَنْهُ مَنَاكِيرَ.

۸۳۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ

علم کے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ریاکاری و خود پسندی سے محفوظ رہے۔ کیونکہ اعلانیہ اعمال کی نسبت خفیہ اعمال میں ریا کا خوف نہیں ہوتا۔

الْقُرْآنَ لِأَنَّ صِدْقَةَ السِّرِّ أَفْضَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صِدْقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَأَنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِأَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِالْعَمَلِ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ بِالْعُجْبِ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ فِي الْعَلَانِيَةِ.

باب ۳۷۳

باب ۳۷۳

۸۳۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو لُبَابَةَ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ قَدْ رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيثٍ وَيَقَالُ اسْمُهُ مَرْوَانُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ.

۸۳۱: حضرت ابولبابہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سورہ اسراء اور سورہ زمر پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابولبابہ بصری ہیں۔ ان سے حماد بن زید کئی احادیث نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام مروان ہے۔ یہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اپنی کتاب التاریخ میں نقل کیا ہے۔

۸۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بُحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۸۳۲: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سونے سے پہلے وہ سورتیں پڑھا کرتے تھے جو ”سَبَّح“ یا ”يُسَبِّحُ“ سے شروع ہوتی ہیں نیز فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب ۳۷۴

باب ۳۷۴

۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ ثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْخُرْ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِّيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۳۳: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ”أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ تین مرتبہ پڑھنے کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتے ہیں۔ جو اس کیلئے شام تک مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ ہیں اور اگر وہ اس دن مر جائے تو اس کا شمار شہیدوں میں ہوتا ہے۔ نیز اگر کوئی شام کو پڑھے گا تو اسے بھی یہی مرتبہ عطاء کیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۳۷۵: بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ وَكَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّيْ ثُمَّ يُصَلِّي قَدَرًا مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّي حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعْتُ قِرَاءَةَ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ

۳۷۵: باب نبی اکرم ﷺ کی

قراءت کے متعلق

۸۳۴: یعلیٰ بن مملک کہتے ہیں کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز میں قراءت اور آپؐ کی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: تمہاری حضور ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ آپؐ کی عادت تھی کہ جتنی دیر (رات کو) سوتے اتنی دیر اٹھ کر نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے یہاں تک کہ اسی طرح صبح ہو جاتی۔ پھر حضرت ام سلمہؓ نے آپؐ کی قراءت کی کیفیت بیان کی کہ آپؐ پڑھتے تو ہر حرف جدا جدا ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعلیٰ سے اور وہ ام سلمہؓ سے۔ پھر ابن جریج بھی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ کی قراءت میں ہر حرف الگ الگ معلوم ہوتا تھا اور لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۵: حضرت عبد اللہ بن ابی قیسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا کہ کس وقت پڑھا کرتے تھے۔ شروع رات میں یا آخر میں۔ انہوں نے فرمایا کہ دونوں وقتوں میں پڑھا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی رات کے آخر میں۔ میں نے کہا: الحمد للہ... یعنی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپؐ کی قراءت کی کیفیت کیا ہوتی تھی یعنی زور سے پڑھتے یا آہستہ پڑھتے یعنی دل میں۔ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح پڑھتے تھے۔ کبھی زور سے پڑھتے اور کبھی دل ہی میں۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اسی اللہ کیلئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اگر حالت جنابت میں ہوتے تو کیا سونے سے پہلے غسل کرتے یا نیند سے بیدار ہونے کے بعد غسل کرتے۔ انہوں نے فرمایا: دونوں طرح سے کیا کرتے

۸۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رَبُّمَا أَوْتِرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبُّمَا أَوْتِرَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رَبُّمَا أَسْرَ وَرَبُّمَا جَهَرَ قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبُّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرَبُّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ

فِي الْأَمْرِ سَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

تھے۔ کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے ہی سو جاتے۔ میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۸۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَا إِسْرَائِيلُ نَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْزِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ لَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِي أَنْ أَبْلُغَ كَلَامَ رَبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۸۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ خود کو عرفات میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے اور فرماتے کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں اس لیے کہ قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب ۳۷۶:

باب ۳۷۶:

۸۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۸۳۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسے قرآن نے میری یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول کر دیا۔ میں اسے ان لوگوں سے بہتر چیز عطا کروں گا جو میں مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی دوسرے تمام کلاموں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی اسکی تمام مخلوقات پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصہ الابیواب : قرآن کے قاری کے لئے یہ بہت بڑا شرف ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے گھرانے

سے دس آدمیوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما دیں گے (۲) قاری قرآن ملائکہ یعنی فرشتوں کا ساتھ ہوگا اور فرشتوں کی معیت نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے (۲) تمام فتنوں سے بچنے کا راستہ قرآن کریم میں ہے تمام معاملات کا حکم اس میں ہے اس پر عمل کرنے سے عزت ملتی ہے اور اس کو چھوڑ دینے سے ذلت اور پستی مقدر بن جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کو اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگیوں میں داخل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اقتدار اور حکومت عطا فرمائی آج کے مسلمانوں نے قرآن کریم کو پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کے قوانین کو اپنایا ہے تو ذلیل و خوار ہیں (۳) احادیث باب کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ سعادت مند ہیں وہ لوگ جو اخلاص کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم میں مشغول رہتے ہیں کلام پاک چونکہ اصل دین ہے اس کی بقاء و اشاعت پر ہی دین کا دار و مدار ہے اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے کسی وضاحت کا محتاج نہیں البتہ اس کی انواع مختلف ہیں کمال اس کا یہ ہے کہ مطالب و مقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے

قرآن مجید کو حاصل کر لیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔ شرم و حیا میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سایہ میں ہوں گے ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں نیز ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن شریف سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں۔ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف پڑھنے پر اجر و ثواب کا وعدہ ہے قیامت کے دن وہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرے گا کہ اے اللہ اس کو عزت کا تاج پہنا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرماویں گے اور قرآن کریم کی شفاعت بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہے اس کے مقابلہ میں کسی کی شفاعت نہیں۔ نماز میں اس کی تلاوت تو درجات کو اور زیادہ بڑھا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اس سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ نہیں۔ احادیث میں قرآن کریم کی عزت و قدر کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے کہ اس کو حفظ کر کے اس کی نگرانی کی جائے تاکہ بھول نہ جائے قرآن کریم سے بے پروائی بہت بڑا گناہ ہے نیز لوگوں کے سامنے اس کی تلاوت کر کے پھر لوگوں سے سوال کرنا بہت معیوب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایسی حرکت کرنے سے منع فرمایا ہے ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے حضور ﷺ کا معمول نقل کیا گیا ہے کہ سونے سے پہلے خاص خاص سورتیں پڑھتے تھے اور ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزاروں آیتوں سے افضل ہے لیکن اس کو بیان نہیں فرمایا اس کا مخفی رکھنا ایسا ہی جس طرح لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھا ہے بعض حضرات علماء نے فرمایا کہ وہ سورہ حشر کی آخری آیت ہے۔

أَبْوَابُ الْقِرَاءَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قراءات کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ يَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ هَا مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ هَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ.

۸۳۸: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے ہر آیت پر وقف کرتے تھے یعنی اس طرح پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پھر ٹھہرتے۔ پھر پڑھتے ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ پھر رکتے اور پھر پڑھتے ”مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ (اور پھر رکتے)..... یہ حدیث غریب ہے۔ ابو عبیدہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی قراءت پڑھتے تھے۔ یعنی ”مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ کی جگہ ”مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ نہیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی ابن جریج سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ سے وہ یعلیٰ بن مملک سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کی کہ ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔ لیث کی حدیث زیادہ صحیح ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ ”مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ پڑھتے تھے۔

۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ

۸۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، (اور میرا خیال ہے کہ انسؓ نے) عثمانؓ (کا نام بھی لیا) یہ سب حضرات ”مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زہری کی انسؓ سے روایت سے صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے جانتے ہیں۔ زہری کے

بعض ساتھی یہ حدیث زہری سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ سب ”مَالِکِ یَوْمَ الدِّینِ“ پڑھتے تھے۔ عبدالرزاق بھی معمر سے وہ زہری سے اور وہ سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ”مَالِکِ یَوْمَ الدِّینِ“ پڑھتے تھے۔

۸۴۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ“ سوید بن نصر بھی ابن مبارک سے اور وہ یونس بن یزید سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ سوید بن نصر، ابن مبارک سے وہ یونس بن یزید سے اس سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابو علی بن یزید، یزید بن یونس کے بھائی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ابن مبارک اس حدیث کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ابو عبیدہ نے بھی اس حدیث کی اتباع میں یہ آیت اسی طرح پڑھی۔

۸۴۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ”هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ“ یعنی کیا تم اپنے رب سے مانگنے کی طاقت رکھتے ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں پھر عبدالرحمن بن زیاد افریقی بھی ضعیف ہیں۔ لہذا اس کی سند ضعیف ہے۔

۸۴۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ”إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ“ یعنی اس نے غیر صالح عمل کیا۔ اس حدیث کو کئی راوی ثابت بنانی سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ شہر بن حوشب بھی اسے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید کہتے ہیں کہ یہی

سُوَيْدُ الرَّمْلِيِّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَأُونَ مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ.

۸۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ.

۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَدِيدٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَرِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ الْفَرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

۸۴۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ نَحْوَهُ هَذَا وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا

الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرَبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ
يَزِيدَ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حَمِيدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ
هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَّا نَصَارِيَّةٌ كَلَّا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي وَاحِدٌ
وَقَدْ رَوَى شَهْرَبْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
إِلَّا نَصَارِيَّةٌ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۸۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةُ بِنْتُ
خَالِدٍ نَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي
بُنٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا مُثْقَلَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأُمِّيَّةُ بِنْتُ خَالِدٍ ثِقَةٌ وَأَبُو
الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

۸۴۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا مُعَلَّى بْنُ مَنصُورٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مُصَدِّعِ أَبِي
يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بُنٍ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قِرَاءَتُهُ وَيُرْوَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ وَبْنُ الْعَاصِ
اخْتَلَفَا فِي قِرَاءَةِ هَذِهِ الْآيَةِ وَارْتَفَعَا إِلَى كَعْبٍ إِلَّا
خَبَارِي فِي ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رَوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَعْنَى بِرَوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى كَعْبٍ.

۸۴۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى
فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَلَّتْ أَلَمُ غُلَبَتِ
الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَقْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ
بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا انصاریہ ہیں اور میرے نزدیک دونوں
حدیثیں صحیح ہیں۔ شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ
انصاریہ سے نقل کی ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی
مانند نقل کرتی ہیں۔

۸۴۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا“
میں ذال پر پیش پڑھا۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف
اسی سند سے جانتے ہیں۔ امیہ بن خالد ثقہ اور ابو جاریہ عبدی
مجہول ہیں۔ ہم اس کا نام نہیں جانتے۔

۸۴۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”فِي عَيْنِ
حَمِيَّةٍ“۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں
اور صحیح وہ ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ چنانچہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمرو بن عاص کے درمیان اس
حدیث کی قراءت میں اختلاف ہے انہوں نے اس اختلاف کو
کعب احبار کے سامنے پیش کیا۔ لہذا اگر ابن عباس رضی اللہ عنہما
کے پاس کوئی حدیث ہوتی تو وہ کافی ہوتی اور وہ کعب بن احبار
کے پاس نہ جاتے۔

۸۴۵: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر
کے موقع پر (خبر ملی کہ) اہل روم، فارس والوں پر غالب
ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ”أَلَمُ غُلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَقْرَحُ
الْمُؤْمِنُونَ“ تک آیات نازل ہوئیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ غُلَبَتِ دونوں طرح (یعنی غلبت اور غلبت)
پڑھا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے

پھر غالب ہوئے۔ لہذا غَلَبَتْ میں ان کے غالب ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ نصر بن علی نے بھی غَلَبَتْ پڑھا ہے۔

۸۴۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھا ”خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضَعْفٍ پڑھو۔ عبد بن حمید بھی یزید بن ہارون سے اور وہ فضیل بن مرزوق سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے ”فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ“ یعنی دال کے ساتھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا: ”فَرُوحٌ وَرِيحَانٌ وَجَنَّةٌ نَعِيمٌ“ یعنی راء پر پیش پڑھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہارون اعور کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۴۹: حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ ہم شام گئے تو ابو درداء ہمارے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تم میں سے کوئی عبد اللہ بن مسعود کی قرأت سے قرآن پڑھ سکتا ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا تو میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم نے عبد اللہ بن مسعود کو یہ آیت کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى“ میں نے عرض کیا وہ اس طرح پڑھتے تھے۔ ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى“۔ ابو درداء نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ”وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى“ پڑھوں لیکن میں ان کی بات نہیں مانوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَيُقْرَأُ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ يَقُولُ كَانَتْ غَلَبَتْ ثُمَّ غَلَبَتْ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتْ.

۸۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ.

۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۴۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحٌ وَرِيحَانٌ وَجَنَّةٌ نَعِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ.

۸۴۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَأَشَارُوا إِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى وَلَدَّ كَرَوَالْنُثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ وَنَبِيٌّ أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَا بِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّيْلُ إِذَا

يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى

ہے اور عبد اللہ بن مسعود کی قراءت اسی طرح ہے ”وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكْرُ وَالْأُنْثَى“

۸۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ”إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۵۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی ”وَتَوَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هُمْ“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حکم بن عبد الملک قتادہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ہمیں قتادہ کے ابو طفیل رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی صحابی سے سماع کا علم نہیں اور یہ روایت مختصر ہے۔ اس کی صحیح سند اس طرح ہے کہ قتادہ، حسن سے اور وہ عمران بن حصین سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ“ میرے خیال میں یہ حدیث اس حدیث سے مختصر ہے۔

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ تَوَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِّنْ أَحَدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا مِّنْ أَنَسٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ إِنَّمَا يُرَوَّى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِّنْ هَذَا الْحَدِيثِ

۸۵۲: حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا برا ہے وہ شخص ان میں سے کسی کے لیے یا فرمایا تم لوگوں کے لیے جو کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے تو بھلا دیا گیا۔ لہذا قرآن کو یاد کرتے رہا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قرآن لوگوں کے دلوں سے اس سے بھی زیادہ بھاگنے والا ہے جس طرح چوپایہ اپنی باندھنے کی رسی سے بھاگتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۵۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَا نَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بِسْمَا لَا حَدِيْهُمْ أَوْلَا حَدِيْكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ نَسِيَ فَأَسْتَدْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

خلاصۃ الابیواب : ان ابواب میں حضور ﷺ کی قراءت کے بارہ میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ آپ ﷺ قراءت بہت ٹھہر ٹھہر کے کرتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہی ہے کہ قرآن مجید کو آہستہ آہستہ پڑھئے یعنی جلدی کے ساتھ نہ پڑھا جائے جیسا کہ ہمارے زمانے کے حفاظ پڑھتے ہیں نیز حضور ﷺ نے مختلف طریقوں سے قرآن پاک پڑھا۔

۳۷۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ

أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

۸۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّتِينَ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسُمُرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْمٍ بِنِ الْحَارِثِ بِنِ الصِّمَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۸۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُسَوِّرِ بِنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ مَرَرْتُ بِهَشَامِ بِنِ حَكِيمٍ بِنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُهِ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ أَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْوَأَقْرَأْنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُوْدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ

۳۷۷: بَابُ اس بارے میں قرآن

سات قراءتوں پر نازل ہوا

۸۵۳: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کی جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: اے جبریل میں ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں جو امی (یعنی ان پڑھ) ہے۔ ان میں بوڑھے بھی ہیں عمر رسیدہ بھی ہیں بچے بھی ہیں اور بچیاں بھی۔ پھر ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ جبرائیل نے کہا: اے محمدؐ! قرآن کو سات حرفوں (یعنی قراءتوں) پر نازل کیا گیا ہے۔ اس باب میں عمرؓ، حدیفہ بن یمانؓ، ابو ہریرہؓ اور ام ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ ام ایوبؓ، ابو ایوبؓ کی بیوی ہیں۔ نیز سمرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو جہم بن حارث بن الصمۃؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابی بن کعب ہی سے منقول ہے۔

۸۵۴: مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں عہد نبویؐ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا تو وہ سورہ فرقان پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کی قراءت سنی تو وہ ایسی قراءت پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان کے نماز پڑھتے ہوئے ان سے لڑ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا کہ سلام پھیر لیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن کے پاس سے چادر پکڑ کر کھینچی اور پوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی۔ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے۔ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ میں نے کہا۔ جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت پڑھائی ہے۔ چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے انہیں سورہ فرقان کئی ایسے حروف پر پڑھتے سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے

الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقَرَّنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ
الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ يَا
عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ
الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ
أَحْرَفٍ فَأَقْرَأْ وَأَمَّا تَيْسَرَمِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُسَوْرَبِينَ مَخْرَمَةً.

مجھے سورۃ فرقان پڑھائی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے عمرؓ اسے چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اسے ہشام تم پڑھو۔ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے سنی تھی۔ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمرؓ تم پڑھو۔ میں نے وہ قراءت پڑھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قرآن سات حروف (یعنی قراءتوں) پر نازل ہوا ہے۔ لہذا جس میں آسانی ہو اس میں پڑھا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انس اسے زہری سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب ۳۷۸

باب ۳۷۸

۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرُ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسْرِعْ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ رَوَى أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

۸۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے کوئی دنیاوی مصیبت دور کر دی اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دیگا۔ جو کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کریگا۔ اللہ تعالیٰ اسکی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریگے۔ جو کسی تنگ دست کیلئے آسانیاں پیدا کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہے گا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جس نے علم حاصل کرنے کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسکے لیے جنت کا ایک راستہ آسان کر دیتے ہیں اور کوئی قوم ایسی نہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت یا آپس میں ایک دوسرے کو قرآن سناتے، سیکھتے سکھاتے ہوں اور ان پر اللہ کی مدد نازل نہ ہو اور اسکی رحمت ان کا احاطہ نہ کر لے اور فرشتے انہیں گھیر نہ لیں اور جس نے عمل میں سستی کی اسکا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔ اس حدیث کو کئی راوی اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ مجھے ابو صالح کے واسطے سے ابو ہریرہؓ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ. سے ایک حدیث پہنچی ہے اور پھر اس حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔

خُلاَصَةُ الْأَبْوَابِ : قرآن کریم سات حروف پر اُترا ہے کی بہترین تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حروف کے اختلاف سے مراد قراءتوں کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد اختلاف قراءت کی سات نوعیتیں ہیں چنانچہ قراءتیں تو اگرچہ سات سے زائد ہیں لیکن ان قراءتوں میں جو اختلاف پائے جاتے ہیں وہ سات اقسام میں منحصر ہیں (۱) مفرد اور جمع کا اختلاف کہ ایک قراءت میں لفظ مفرد ہے اور دوسری میں صیغہ جمع مثلاً ”وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ“ اور ”كَلِمَاتِ رَبِّكَ“ (۲) مذکر و مؤنث کا اختلاف کہ ایک میں لفظ مذکر استعمال ہوا ہے اور دوسری میں مؤنث جیسے لَا يُقْبَلُ اور لَا تُقْبَلُ (۳) وجوہ اعراب کا اختلاف کہ زیر و غیرہ بدل جائیں مثلاً هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ اور غَيْرِ اللَّهِ (۴) حرفی ہیئت کا اختلاف جیسے ”يَغْفِرُ نَسْوَنَ“ اور ”يُغْفِرُ نَسْوَنَ“ (۵) ادوات (حروف نحویہ) کا اختلاف جیسے ”لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ“ اور ”لَكِنَّ الشَّيَاطِينَ“ (۶) لفظ کا ایسا اختلاف جس میں حروف بدل جائیں جیسے تَعْلَمُونَ يَعْلَمُونَ (۷) جہوں کا اختلاف جیسے تخفیف، تخفیم، إمالة، مد، قصر، اظہار اور ادغام۔ یہ تشریح امام مالکؒ سے منقول ہے اس کے علاوہ امام ابو الفضلؒ رازی فرماتے ہیں کہ قراءت کا اختلاف سات اقسام میں منحصر ہے (۱) اسماء کا اختلاف (۲) افعال کا اختلاف (۳) وجوہ اعراب کا اختلاف (۴) الفاظ کی کمی بیشی کا اختلاف (۵) تقدیم و تاخیر کا اختلاف کہ ایک قراءت میں کوئی لفظ کم اور دوسری میں زیادہ ہو (۶) بدلیت کا اختلاف کہ ایک قراءت میں ایک لفظ ہے اور دوسری قراءت میں اس کی جگہ دوسرا لفظ (۷) جہوں کا اختلاف اس کی تفصیل گذر چکی ہے ان سات قراءتوں کی وجہ سے قرآن کریم پڑھنے میں آسانی پیدا ہوگئی کیونکہ حدیث باب کے الفاظ صراحت اور وضاحت کے ساتھ بتلا رہے ہیں کہ اُمت کے لئے سات حروف کی آسانی طلب کرنے میں حضورؐ کے پیش نظریہ بات تھی کہ آپؐ ایک امی اور ان پڑھ قوم کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جس میں ہر طرح کے لوگ ہیں اگر قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صرف ایک ہی طریقہ متعین کر دیا گیا تو اُمت مشکل میں مبتلا ہو جائے گی اس کے برعکس اگر کئی طریقے رکھے گئے تو ممکن ہوگا کہ کوئی شخص ایک طریقے سے تلاوت پر قادر نہیں ہے تو دوسرے طریقہ سے انہی الفاظ کو ادا کر دے اس طرح اس کی نماز اور تلاوت کی عبادات درست ہو جائیں گی۔

بَابُ ۳۷۹

بَابُ ۳۷۹

۸۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: نَسِیْتُ أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمُهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمُهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمُهُ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمُهُ فِي

۸۵۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کتنے دنوں میں قرآن ختم کر لیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک ماہ میں۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پندرہ دن پڑھ لیا کرو۔ میں نے کہا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دس دن میں پڑھ لیا

عَشْرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمُهُ فِي خَمْسٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَارْخُصْ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُوتَرُ بِهَا وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْتِيلُ فِي الْقِرَاءَةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ .

۸۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ نَاعِلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ .

۸۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْمَرْبُوعِ ثَنِي نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ

کرو۔ میں نے عرض کیا میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا پھر پانچ دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی کم مدت میں پڑھ سکتا ہوں لیکن آپؐ نے اس سے کم مدت میں پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ حدیث ابو بردہ کی عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے عبد اللہ بن عمروؓ ہی سے منقول ہے۔ انہی سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا وہ اسے نہیں سمجھا۔ نیز یہ بھی عبد اللہ بن عمروؓ سے منقول ہے کہ چالیس دن میں قرآن کریم ختم کیا کرو۔ اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص چالیس دن میں قرآن کو ختم نہ کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ تین دن سے کم میں قرآن نہ پڑھا (ختم نہ کیا) جائے۔ انکی دلیل حضرت عبد اللہ بن عمروؓ ہی کی حدیث ہے۔ لیکن بعض علماء جن میں عثمان بن عفانؓ بھی ہیں۔ تین دن سے کم مدت قرآن ختم کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ ہی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ سعید بن جبیرؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے خانہ کعبہ میں دو رکعتوں میں پورا قرآن ختم کیا لیکن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا اہل علم کے نزدیک مستحب ہے۔ ۸۵۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ قرآن کو چالیس دن میں ختم کیا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات اسے معمر سے وہ سماک سے وہ وہب بن منبہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو چالیس روز میں قرآن ختم کرنے کا حکم دیا۔

۸۵۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کہ آدمی قرآن ختم کر کے شروع کرنے

والا بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار، مسلم بن ابراہیم سے وہ صالح مری سے وہ قتادہ سے وہ زرا رہ بن اونی سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں ہے۔ اور میرے نزدیک یہ حدیث بواسطہ نصر بن علی، ہشیم بن ربیع کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۵۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اسے سمجھ نہیں سکا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَالُ الْمُتَحِلُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا صَالِحُ الْمُرِّي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهِذَا إِلَّا سَنَادٌ بِخَوِّهِ.

ابواب تفسیر القرآن

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن کی تفسیر کے متعلق

نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۳۸۰: باب جو شخص اپنی رائے سے

قرآن کی تفسیر کرے

۳۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّی

يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابِشُرُ بْنُ السَّرِيِّ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے کوئی بات (یعنی حدیث) اس وقت تک نہ نقل کرو جب تک تمہیں یقین نہ ہو کہ یہ میرا ہی قول ہے اور جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ اور ایسا شخص جو قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے گا دونوں اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کر لیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۶۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۶۲: حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کہا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض محدثین سہیل بن ابی حزم کو ضعیف کہتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے علماء سے یہی قول منقول ہے کہ وہ اپنی رائے سے تفسیر کرنے والے کی مذمت کرتے ہیں۔ نیز جو روایات مجاہد اور قتادہ سے منقول ہیں کہ انہوں نے تفسیر کی ان پر یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں

۸۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ نَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَزْمٍ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ ثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَاصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ شَدَّوْا فِي هَذَا فِي أَنْ يُفَسِّرَ الْقُرْآنَ

بَغَيْرِ عِلْمٍ وَأَمَّا الَّذِي رَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَغَيْرِ
هِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ
بِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْفُرْقَانِ أَوْ فَسَّرُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مِنْ
قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا أَنَّهُمْ لَمْ
يَقُولُوا مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ
مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ
مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيهَا بِشْيَءٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ
مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أَحْتَجْ إِلَى
أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ.

نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی۔ اس لیے کہ حسین بن مہدی
عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ
فرمایا: قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر میں
میں نے کوئی نہ کوئی روایت نہ سنی ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سفیان سے اور وہ اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد
نے فرمایا: اگر میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت
پڑھتا تو مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بہت سی ایسی
باتوں کے متعلق پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی جو ان سے
پوچھتا ہوں۔

خلاصۃ الابواب : علم تفسیر جہاں ایک انتہائی شرف و سعادت کی چیز ہے وہاں اس نازک وادی میں
قدم رکھنا بے حد خطرناک بھی ہے کیونکہ اگر انسان کسی آیت کی غلط تشریح کر بیٹھے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایک
ایسی بات منسوب کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی اور ظاہر ہے کہ اس سے بڑی گمراہی کیا ہو سکتی ہے جن لوگوں نے ضروری شرائط
پوری کئے بغیر قرآن کریم کی تفسیر میں دخل اندازی کی ہے وہ کافی محنت خرچ کرنے کے باوجود اس بدترین گمراہی میں مبتلا ہو گئے
ہیں۔ علماء کرام نے ان اسباب کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو انسان کو تفسیر قرآن کے معاملے میں گمراہی کی طرف لیجاتے
ہیں ان میں پہلا سبب نااہلیت ہے اور یہ سب سے خطرناک ہے کہ انسان اپنی اہلیت اور صلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے
معاملے میں رائے زنی شروع کر دے خاص طور سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے یہ غلط فہمی
عام ہوتی جا رہی ہے کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح سمجھ میں
آئے قرآن کریم کی تفسیر کر سکتا ہے حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم و فن ایسا نہیں کہ جس میں محض زبان دانی کے نل
پر مہارت پیدا ہو سکتی ہو۔ آج تک کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہو گیا
ہے اور میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشق ستم کر سکتا ہے اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلا سکتا ہے اور اگر کوئی
شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا اسے احمق اور بے وقوف کہے گی۔ بلکہ ان کے لئے ساہا سال کی محنت درکار ہوتی ہے انہیں
ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے اس کے لئے بڑی بڑی درس گاہوں سے کئی کئی امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ
کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے تب کہیں جا کر ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ لہذا تفسیر قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ
لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا تو علم تفسیر میں درک حاصل کرنے کے لئے بہت وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں۔ دوسرا
سبب تفسیر قرآن میں گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کر لے اور پھر قرآن کو ان نظریات کے تابع
بنانے کی فکر کرے جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی اسباب ہیں اس واسطے حضور ﷺ نے فرمایا
کہ جس نے بھی قرآن میں اپنی طرف سے کچھ کہا اگرچہ صحیح کیا ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔

وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورہ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق

۸۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى
صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ
غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانَا أَكُونُ
وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَأَقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي
نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
يَقُولُ الْعَبْدُ (فَيَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَيَقُولُ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمْدُ نَبِيِّ عَبْدِي فَيَقُولُ
(الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) فَيَقُولُ اللَّهُ أَنْتُمْ عَلَى عَبْدِي
فَيَقُولُ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) فَيَقُولُ مَجْدُنِي عَبْدِي
وَهَذَا لِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ
نَسْتَعِينُ) وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
يَقُولُ (إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ
جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ
مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَى أَبِي
وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۸۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اسکی نماز ناقص ہے نامکمل ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہؓ: کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے دل میں پڑھا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کی نماز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ایک حصہ اپنے لیے اور ایک اس بندے کے لیے۔ پھر میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے لیے ہے۔ چنانچہ جب بندہ کھڑا ہو کر ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔ جب ”مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ“ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ اور یہ خالصتاً میرے لیے ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ پھر ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ سے آخر تک میرے بندے کے لیے ہے اور اس کے لیے وہی ہے جو وہ یہ کہتے ہوئے مانگے ”إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ، اسماعیل بن جعفر اور کئی راوی علاء بن عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر ابن جریج اور مالک بن انس بھی علاء بن عبد الرحمن سے وہ ابوسائب سے (جو ہشام کے مولیٰ ہیں) وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ نیز ابن ابی لیس اپنے والد سے اور وہ علاء بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد اور ابوسائب نے ابو ہریرہؓ سے اسی کی ہم

معنی روایت کی ہے۔

(ف) اس روایت میں بھی مقتدی کو دل میں پڑھنے کا حکم ہے زبان سے نہیں اور دل میں تو یہی ہے کہ جو امام پڑھتا ہے اسکو دل سے متوجہ ہو کر سنے پڑھنے کا مفہوم حاصل ہو جائیگا۔

۸۶۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا ثَنِي ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جُلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ.

۸۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ أَنَا عُمَرُ وَبْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي دَارَهُ فَالْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وَسَادَةٌ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفْرُكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفْرَأَنْ تَقُولَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارَى ضَلَالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي خَنِيفٌ

۸۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔ اسماعیل بن اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ لیکن انہوں نے ابن اویس کی روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے جو وہ اپنے والد سے اور وہ علاء سے روایت کرتے ہیں۔

۸۶۵: حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عدی بن حاتم ہیں۔ میں کسی امان اور تحریر کے بغیر آ گیا تھا۔ جب مجھے آپ کے سامنے لے جایا گیا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ پہلے ہی صحابہؓ سے کہہ چکے تھے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں گے۔ پھر آپ مجھے لے کر کھڑے ہوئے تو ایک عورت اور ایک بچہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیں آپ سے کام ہے۔ آپ ان کے ساتھ ہوئے اور ان کا کام کر کے دوبارہ میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھا دیا جس پر آپ بیٹھ گئے اور میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا کہ تمہیں ”لا الہ الا اللہ“ کہنے سے کوئی چیز روکتی ہے۔ کیا تم اللہ کے علاوہ کسی معبود کو جانتے ہو۔ میں نے عرض کیا ”نہیں“۔ پھر کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر فرمایا: تم اس لیے اللہ اکبر کہے سے راہ فرار اختیار کرتے ہو کہ تم اس سے بڑی کوئی چیز جانتے ہو؟ میں نے عرض

مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَنْزِلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتُ أَغْشَاءَ طَرَفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِّنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلَّى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بِبَعْضِ قُبْضَةٍ يَقْبِى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرًّا جَهَنَّمَ أَوْ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَقْبِى اللَّهَ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكُمْ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لِنَفْسِكُمْ فَيَنْظُرُ قُلْدًا أَمَةً وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقْبِى بِهِ وَجْهَهُ حَرًّا جَهَنَّمَ لِيَقْبِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ نَا صِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ الظُّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مَا يَخَافُ عَلَى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَإِنَّ لُصُوصَ طَلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ.

کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کا غضب ہے اور نصاریٰ گمراہ ہیں۔ عدی کہتے ہیں پھر میں نے کہا کہ میں خالص مسلمان ہوں۔ عدی کہتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ (یہ سن کر) نبی اکرم ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا اور میں ایک انصاری کے ہاں (بطور مہمان) رہنے لگا اور آپؐ کی خدمت میں صبح و شام حاضر ہونے لگا۔ ایک دن میں رات کے وقت آپؐ کے پاس تھا کہ ایک قوم آئی۔ انہوں نے اون کے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور خطبہ دیتے ہوئے انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دی اور فرمایا: اگرچہ ایک صاع ہو یا نصف ہو یا مٹھی ہو یا اس سے بھی کم ہو۔ تم میں سے ہر ایک (کو چاہیے کہ) اپنے چہرے کو جہنم کی آگ کی گرمی یا اس کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے خواہ وہ ایک کھجور یا آدھی کھجور دے کر ہی ہو۔ اس لیے کہ ہر شخص کو اللہ سے ملاقات کرنی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے وہی کچھ فرمائے گا جو میں تم سے کہتا ہوں۔ کیا میں نے تمہارے کان آنکھیں نہیں بنائیں؟ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال و اولاد عطا نہیں کئے۔ وہ کہے گا ہاں کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ کہاں ہے جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا پھر وہ اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھے گا اور اپنے چہرے کو آگ کی گرمی سے بچانے کے لیے کوئی چیز نہیں پائے گا لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو

(جہنم کی) آگ سے بچائے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ذریعے ہی بچائے۔ اس لیے کہ میں تم لوگوں کے متعلق فائقے سے نہیں ڈرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار اور عطاء کرنے والا ہے یہاں تک کہ (عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ) ایک اکیلی عورت مدینہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اور اسے اپنی سواری کی چوری کا بھی خوف نہیں ہوگا۔ عدی کہتے ہیں کہ میں دل میں سوچنے لگا کہ اس وقت قبیلہ بنو طی کے چور کہاں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سماک بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سماک سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِبَادِ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَالَّةٌ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ.

نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے وہ سماک بن حرب سے وہ عباد بن حبیش سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہود مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) ہیں اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

خِلَاصُ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ: سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں حضور ﷺ نے پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہر جملہ پر جواب مرحمت فرماتے ہیں یہ بندہ کے لئے بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ اللہ جل جلالہ اپنی حمد و ثناء پر جواب ارشاد فرما دیں۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ مغضوب علیہم کے مصداق یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں تیسری چیز سورۃ فاتحہ کی اہمیت بیان فرمائی کہ نماز میں اس سورۃ کا پڑھنا ضروری اور واجب ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے اس میں ائمہ کا اختلاف ہے بعض ائمہ کے نزدیک مطلق اسکی تلاوت فرض ہے چاہے امام ہو یا مقتدی ہو اور چاہے منفرد ہو۔ بعض ائمہ کرام کے نزدیک امام اور منفرد پر اس کا پڑھنا واجب ہے اور مقتدی پر نہیں اس لئے کہ دوسری احادیث میں مقتدی کو قراءت سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

سورۃ بقرہ کے متعلق

وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

۸۶۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو (مٹی کی) ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری زمین سے اکٹھا کیا۔ اس لیے اولاد آدم میں سے کوئی سرخ رنگ کا ہے کوئی سفید ہے تو کوئی کالا ہے اور کوئی ان رنگوں کے درمیان۔ اسی طرح کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت، کوئی خبیث اور کوئی طیب۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”ادْخُلُوا الْبَابَ“ (ترجمہ۔ یعنی سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ) کی تفسیر میں فرمایا: کہ بنی اسرائیل اپنے گولہوں پر گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی انحراف کرتے ہوئے۔ اس سند سے ”فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ“ (ترجمہ۔ یعنی ان (ظالم) لوگوں نے اس قول کو بدل دیا جو ان سے کہا گیا تھا) کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا ”حَبَّةٌ“

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ أَلَا عَرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبْضُهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالِ ادْخُلُوا مُتَزَحِّفِينَ عَلَى أَوْرَاقِهِمْ أَيْ مُنْحَرِفِينَ وَبِهَذَا إِلَّا سَنَادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ قَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فِي شَعِيرَةٍ“ (جو میں دانہ)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ہم میں سے کسی کو قبلہ کی سمت معلوم نہیں تھی لہذا جس کا جدھر منہ تھا۔ اسی طرف نماز پڑھ لی۔ صبح ہوئی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ“ (یعنی تم جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے) یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اشعث بن سمان ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔

۸۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف بھی ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے تھے پھر ابن عمرؓ نے یہ آیت پڑھی: ”وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ“ (ترجمہ اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب) اور فرمایا یہ آیت اسی باب میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قتادہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ آیت ”وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ“ ”قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“ (یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے) سے منسوخ ہے۔ یہ قول محمد بن عبد الملک بن شوارب یزید بن زریع سے وہ سعید سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔ جبکہ مجاہد اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرف بھی منہ کرو گے اسی طرف قبلہ ہے یعنی اپنا تمہاری نماز قبول ہوگی۔ یہ قول ابو کریب وکیع سے وہ نصر بن عربی سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کاش کہ ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ”وَاتَّخِذُوا مِنْ

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا أَشْعَثُ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّيْ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّمَّانِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۸۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَاءَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) فَآيُنَمَا تُوَلُّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهُ (قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) أَيْ بِلِقَاءِهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) قَالَ فَتَمَّ قِبْلَةُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهِذَا.

۸۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ

مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“ (یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ مقرر کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۸۷۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ ”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“ (ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا) کی تفسیر میں فرمایا کہ وسطاً سے مراد عدل عادل سے مراد یعنی نہ افراط نہ تفریط بلکہ دونوں کے درمیان) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا اور پوچھا جائیگا کہ کیا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ کیا نوح علیہ السلام نے تمہیں پیغام پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں کوئی ڈرانے والا یا کوئی اور انہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ محمد (ﷺ) اور ان کی امت۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور تم گواہی دو گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ہے ”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا“ (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہی دو اور رسول اللہ ﷺ) تم پر گواہ ہوں) وسط سے مراد عدل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن بشار بھی جعفر بن عون سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔

۸۷۵: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ

فَنَزَلْتُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمٌ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا) قَالَ عَدْلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعَى نُوحٌ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا آتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيَقَالُ مَنْ شَهِدُوكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُوتَى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) وَالْوَسْطُ الْعَدْلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ.

۸۷۵: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ (قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَوُجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدَّوْجَهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَّرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

تشریف لائے تو سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن چاہتے تھے کہ انہیں خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ“ (یعنی ہم آپ کا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ ہم آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں لہذا اپنا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لیجئے) چنانچہ آپ کا رخ اسی قبلے کی طرف کر دیا گیا جسے آپ پسند فرماتے تھے۔ پھر ایک شخص نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد اس کا گزر انصار کی ایک جماعت پر ہوا جو عصر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ کا رخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی رکوع میں اپنے چہرے قبلے کی طرف پھیر لیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابوالحق سے نقل کرتے ہیں۔

۸۷۶: ہم سے روایت کی ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے وہ عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عوفؓ مزیؓ، ابن عمرؓ، عمارہ بن اوسؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قبلہ تبدیل کیا گیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف چہرے (رخ) کر کے نماز پڑھتے تھے اور اس حکم سے (قبلہ کی تبدیلی) پہلے فوت ہو گئے۔ اس پر آیت نازل ہوئی ”وَمَا كَانَ اللَّهُ“ (یعنی اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۸: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ

۸۷۶: حَدَّثَنَا هَنَادُنا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَوْفٍ الْمُزْنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَغَمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُنا وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِأَخَوَانَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّعَ إِيمَانَكُمْ) الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّ

هُرَيْرٌ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِشَسِّ مَا قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ الْخَرُونِ مِنْ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أَمْرُنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هُوَ لَاءٍ وَهُوَ لَاءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے عرض کیا کہ میں صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرنے والے پر اس عمل میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا۔ نیز میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ ان کے درمیان سعی نہ کروں۔ انہوں نے فرمایا اے بھانجے تو نے کتنی غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس کے بعد مسلمانوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ہاں زمانہ جاہلیت میں جو سرکش مناة (بت) کے لیے لبیک کہتا تھا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ.....“ (جو حج بیت اللہ کرے یا عمرہ ادا کرے اس پر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے پر کوئی گناہ نہیں) اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ”فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا“ (یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ صفا و مروہ کی سعی نہ کرے) زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اسے بہت پسند کیا اور فرمایا: اس میں بڑا علم ہے۔ میں نے کچھ علماء کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عرب میں سے جو لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا امور جاہلیت میں سے ہے اور انصار میں سے کچھ لوگ کہتے کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ صفا و مروہ کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.....“ (یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) ابو بکر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت انہی لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۷۹: حضرت عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا و مروہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ زمانہ جاہلیت کی نشانیوں میں سے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ حضرت

۸۷۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان کے درمیان سعی کرنا نفل عبادت ہے اور جو کوئی نفل نیکی کرے اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَاتَّخِذُوا مِنْ حَتَفِ الْمَسْجِدِ مَخْرَجَ الْمَسْجِدِ“ (ترجمہ اور تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ قرار دو) پھر آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر آپ نے فرمایا: ہم بھی وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے اور یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الصَّفَا.....“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۱: حضرت براء سے روایت ہے کہ صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ رکھتا پھر افطار کئے بغیر سو جاتا تو وہ دوسری شام تک رات دن کچھ نہ کھاتا۔ حضرت قیس بن صرمہ انصاریؓ روزہ دار تھے افطار کے وقت اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیا تیرے پاس کھانا ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ لیکن میں جا کر تلاش کرتی ہوں۔ سارا دن کام کرنے کی وجہ سے حضرت قیس بن صرمہ انصاری کو نیند آگئی۔ جب آپ کی زوجہ واپس آئی تو انکو (سوئے ہوئے) دیکھ کر کہا ہائے تمہاری محرومی۔ پھر جب دوسرے دن دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ چنانچہ اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَجِلْ لَكُمْ.....“ تم لوگوں کے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں سے (محبت کرنا) حلال کر دیا گیا۔ اس پر وہ لوگ بہت خوش ہوئے نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا.....“ (یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم لوگوں کے لیے سفید خط سیاہ خط سے متمیز ہو جائے۔) (یعنی واضح ہو جائے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي“

شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا) قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٌ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ شَاكِرٌ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ وَقَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ إِلَّا فُطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ وَلَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمَسِيَ وَإِنْ قَيْسَ بْنِ صِرْمَةَ إِلَّا نَصَارَى كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلَبَتُهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خِيَّةٌ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غَشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَجِلْ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ) فَفَرَّحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ دُرِّ عَنْ يُسَيْعَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (قَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (ذَاخِرِينَ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ نَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۸۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْأُخْرُ اسْوَدُّ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عُمَرَ أَنَّ قَالَ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَصَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ

أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ (یعنی تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا) کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے اور یہ آیت ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ“ إِلَى قَوْلِهِ ”ذَاخِرِينَ“ تک پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۳: شعبی حضرت عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے مراد رات کی تاریکی میں سے دن کی روشنی کا ظاہر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۴: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ مجالد سے وہ شعبہ سے وہ عدی بن حاتم سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۸۸۵: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ نے یہ آیت پڑھی ”حَتَّى يَتَبَيَّنَ“ (ترجمہ۔ یعنی کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے۔

اس سے مراد ہے کہ رات کی تاریکی چلی جائے اور صبح کی سپیدی نمودار ہو جائے) چنانچہ میں نے دوریاں رکھ لیں ایک سفید اور ایک کالی اور رات کے آخر میں انہیں دیکھنے لگتا۔ پھر آپ نے مجھ سے کچھ کہا لیکن یہ بات سفیان کو یاد نہیں رہی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: حضرت اسلم ابو عمران کہتے ہیں کہ ہم جنگ کے لیے روم گئے ہوئے تھے کہ رومیوں کی فوج میں سے ایک بڑی صف مقابلے کے لیے نکلی جن سے مقابلے کے لیے مسلمانوں میں سے بھی اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ آدمی نکلے۔ ان دنوں مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے جبکہ لشکر کے امیر فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے روم کی صف پر حملہ کر دیا یہاں

فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأْوِلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّائِيلَ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ إِلَّا سَلَامَ وَكَثَرْنَا صِرْوَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ إِلَّا سَلَامَ وَكَثَرْنَا صِرْوَهُ فَلَمَّا قَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا وَانْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَكَانَتْ التَّهْلُكَةُ إِلَّا قَامَةً عَلَى الْأَمْوَالِ وَإِصْلَاحَهَا وَتَرْكُنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِضًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

تک کہ ان کے اندر چلا گیا۔ اس پر لوگ چیخنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ خود کو اپنے ہاتھ سے ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ ابوایوب انصاری کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر کرتے ہو "وَلَا تُلْقُوا....." (یعنی تم خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو)۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیت ہم انصار کے متعلق نازل ہوئی اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کے مددگاروں کی تعداد زیادہ ہو گئی۔ تو ہم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور اس کی مدد کرنے والے بہت ہیں اور ہمارے اموال (کھیتی باڑی وغیرہ) ضائع ہو گئے ہیں۔ ہمارے لیے بہتر ہوگا کہ ہم ان کی اصلاح کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی "وَانْفِقُوا..... الْآیَةُ" (یعنی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور خود کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو) چنانچہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم اپنے احوال اور کھیتی باڑی کی اصلاح میں لگ جائیں اور جنگ و جہاد کو ترک کر دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوایوب ہمیشہ جہاد ہی میں رہے یہاں تک کہ دفن بھی روم ہی کی سرزمین میں ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۸۷: حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی "فَمَنْ كَانَ... الْآیَةُ" (ترجمہ۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو روزے، خیرات یا قربانی سے اس کا فدیہ ادا کرو)۔ کہتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھے۔ ہمیں مشرکین نے روک دیا۔ میرے بال کانوں تک لمبے تھے اور جو میں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور دیکھا تو فرمایا: لگتا ہے کہ تمہارے سر کی جوئیں تمہیں اذیت (تکلیف)

۸۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ لَنَا مُغِيرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَفِيَّ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا يَأَى عَنِي بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَلْيَدِ يَمَنْ صِيَامٌ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ تَصَدَّقْ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيبَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهَوَامَ فَسَاقَطَ عَلَيَّ وَجْهِي فَمَرَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَوَامٌ رَأْسُكَ تُؤْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَحْلِقْ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ

دے رہی ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر بال مند وادو۔ اس طرح یہ آیت نازل ہوئی۔ مجاہد کہتے ہیں کہ روزے تین دن کے، کھانا کھلائے تو چھ مسکینوں کو اور اگر قربانی کرے تو ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

۸۸۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے وہ ابو بشر وہ مجاہد وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے اور انہوں نے کعب بن عجرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الرحمن بن اصہبانی بھی عبد اللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۰: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے وہ ایوب وہ مجاہد وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور وہ کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جوئیں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: سر کے بال مند وادو اور قربانی کرو، دو یا تین روزے رکھ لویا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں رہا کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: حضرت عبد الرحمن بن یحییٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ حج عرفات میں (ٹھہرنا) ہے اور منیٰ کا قیام تین دن تک ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دو دن میں ہی چلا گیا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور اگر تین دن تک قیام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ نیز جو شخص عرفات میں طلوع فجر سے پہلے پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔ ابن عمر، سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ثوری کی بیان کردہ یہ حدیث بہت

الصَّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينٍ وَالنُّسْكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا.

۸۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَيْضًا عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِنَحْوِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ.

۸۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدُ تَحْتَ قِدْرِ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَيَّ جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبِي فَقَالَ اتَّوَذِيكَ هُوَ أَمْكٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْلَقَ رَأْسَكَ وَأَنْسَكَ نَسِيكَ أَوْ صُمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيَّتِهِنَّ بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ أَيَّامُ مِنَى ثَلَاثٌ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ) وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ

عمدہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے نقل کیا ہے۔ لیکن اس حدیث کو ہم صرف بکیر بن عطاء ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھگڑالو (لڑائی جھگڑا کرنے والا) آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۸۹۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگر یہودیوں میں سے سے کوئی عورت ایام حیض میں ہوتی تو وہ لوگ نہ اس کے ساتھ کھاتے پیتے اور نہ میل جول رکھتے چنانچہ نبی اکرم ﷺ سے اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَسْأَلُونَكَ... الْآيَةَ“ (یعنی یہ آپؐ سے حیض کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپؐ فرما دیجئے کہ یہ ناپاک ہے) پھر آپؐ نے حکم دیا کہ ان کے ساتھ کھایا پیاجائے اور انہیں گھروں میں اپنے ساتھ رکھا جائے نیز ان کے ساتھ جماع کے علاوہ سب کچھ (یعنی بوس و کنار وغیرہ) کرنا جائز ہے۔ اس پر یہودی کہنے لگے کہ یہ ہمارے ہر کام کی مخالفت کرتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ عباد بن بشر اور اسید بن حضیر آئے اور آپؐ کو یہود کے اس قول کی خبر دینے کے بعد عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حیض کے ایام میں جماع بھی نہ کرنے لگیں تاکہ ان کی مخالفت پوری ہو جائے۔ یہ بات سن کر نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ شاید آپؐ ان سے ناراض ہو گئے ہیں اور پھر اٹھ کر چل دیئے۔ اسی وقت ان دونوں کے لیے دودھ بطور پید یہ آیا تو آپؐ نے انہیں بھیج دیا اور انہوں نے پیا۔ اس طرح ہمیں علم ہوا کہ آپؐ ان سے ناراض نہیں ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد اللہ اعلیٰ اسے عبد الرحمن بن مہدی سے اور وہ حماد بن سلمہ سے

مُفَيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.

۸۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَّ الْخَصِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا خَاضَتْ امْرَأَةً مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوها فِي الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاكِلُوا هُنَّ وَيُشَارِبُوا هُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَرِيدُ أَنْ يَدْعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

امام ترمذی یہ حدیث بیان کر کے اس آیت کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔ ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ الذَّلِيلُ الْخَصَامُ“ (یعنی بعض لوگ ایسے ہیں کہ دنیاوی زندگی میں آپ ﷺ کی بات کو پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔) (مترجم)

اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۸۹۴: حضرت ابن منکر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: یہودی کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی سے کچھلی طرف سے اس طرح صحبت کرے کہ دخول قبل (یعنی آلہ تناسل کا دخول) اگلے حصہ میں ہی ہو تو اس سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ“ (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں لہذا اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو داخل کرو)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ لَكُمْ..... الْآيَةُ“ کی تفسیر نقل کرتی ہیں کہ اس سے مراد ایک ہی سوراخ (میں دخول کرنا) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سابط جلی کی ہیں اور حفصہ وہ عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق کی بیٹی ہیں۔ بعض روایات میں ”فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ“ کے الفاظ بھی مروی ہیں۔

۸۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس طرح۔ عرض کیا: میں نے آج رات اپنی سواری پھیر دی۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر یہ آیت نازل ہوئی ”نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ لَكُمْ..... الْآيَةُ“ (یعنی جس طرف سے چاہو) (قبل میں) صحبت کرو البتہ پاخانے کی جگہ اور حیض سے اجتناب کرو) یہ حدیث غریب ہے۔ یعقوب

۸۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِ رَسِمَعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبْلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَانْزَلَتْ (نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي سِتُّمْ) هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ خَثِيمٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي سِتُّمْ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ خَثِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ وَابْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابِطِ الْجُمَحِيُّ الْمَكِّيُّ وَحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَيُرْوَى فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ.

۸۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأَنْزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ (نِسَاءُكُمْ أَحْرَثُ لَكُمْ فَاتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي سِتُّمْ) أَقْبِلْ وَأَذْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَعْقُوبُ

۱: اس آیت سے درمیں جماع کرنے پر استدلال کرنا ناممکن ہے اس لیے کہ کھیتی وہی ہوتی ہے جہاں بیج بونے پر فصل اُگ آئے۔ (مترجم)

۲: یعنی اپنی بیوی سے کچھلی جانب سے اگلے حصہ میں صحبت کی ہے۔ حضرت عمرؓ نے سوچا کہ شاید اس میں گناہ ہو۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

بُنْ عَبْدُ اللَّهِ إِلَّا شَعَرِي هُوَ يَعْقُوبُ الْقُمِّيُّ.

۸۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا هِشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَ بِهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكْعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتُهَا وَاللَّهِ لَا تَرْجِعْ إِلَيْكَ أَبَدًا أَخْرَمًا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى بَعْلِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُغْنِ أَجْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعًا لِرَبِّي وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ أَزَوْجُكَ وَأَكْرَمُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِأَنَّ أُخْتَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ ثَيِّبًا فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا دُونَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ إِلَى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَمَّا خَاطَبَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الْأُولِيَاءَ فَقَالَ (فَلَا تَعْضَلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ) فَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ إِلَى الْأُولِيَاءِ فِي التَّزْوِيجِ مَعَ رِضَاهُنَّ.

وہ عبد اللہ اشعری کے بیٹے ہیں اور یہ یعقوب قومی ہیں۔

۸۹۷: حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے عہد رسالت میں اپنی بہن کا کسی مسلمان سے نکاح کیا۔ تھوڑا عرصہ وہ ساتھ رہے پھر اس نے ایک طلاق دے دی اور عدت گزر جانے تک رجوع نہیں کیا یہاں تک کہ عدت گزر گئی۔ پھر وہ دونوں (یعنی میاں، بیوی) ایک دوسرے کو چاہنے لگے۔ چنانچہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اس آدمی نے بھی نکاح کا پیغام بھیجا تو میں (یعنی معقل بن یسار) نے کہا: اے کہینے میں نے اسے تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت افزائی کی تھی اور تم نے اسے طلاق دے دی۔ اللہ کی قسم وہ کبھی تمہاری طرف رجوع نہیں کرے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی ایک دوسرے کی ضرورت کو جانتا تھا۔ چنانچہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ.....“ سے ”وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ تک (اور اگر تم میں سے کچھ لوگ اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم انہیں اپنے سابق شوہروں سے (دوبارہ) نکاح کرنے سے مت روکو بشرطیکہ وہ قاعدے کے مطابق اور باہم رضا مند ہوں۔ اس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نصیحت کا قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکی کی بات ہے کیونکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے) جب معقل نے یہ آیات سنیں تو فرمایا: اللہ ہی کے لیے سمع و اطاعت ہے۔ پھر اسے بلایا اور فرمایا: میں اسے تمہارے نکاح میں

دے کر تمہارا کرام کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حسن سے منقول ہے۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ بغیر ولی کے نکاح جائز نہیں۔ اس لیے کہ معقل بن یسار کی بہن مطلقہ تھیں۔ چنانچہ اگر انہیں نکاح کا اختیار ہوتا تو وہ اپنا نکاح خود کر لیتیں اور معقل بن یسار کی محتاج نہ ہوتیں اس آیت میں خطاب بھی اولیاء (سرپرستوں) کیلئے ہے کہ انہیں نکاح سے مت روکو۔ لہذا آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نکاح کا اختیار عورتوں کی رضا مندی کے ساتھ ان کے اولیاء (سرپرستوں) کو ہے۔

۸۹۸: حضرت عائشہ کے مولیٰ یونس کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے ایک مصحف (قرآن کریم کا نسخہ) لکھوں اور جب اس آیت ”حَافِظُوا... الْآيَةَ“ پر پہنچوں تو انہیں

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَثْنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ

بتاؤں چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو انہیں بتایا۔ انہوں نے حکم دیا کہ یہ آیت اس طرح لکھو ”حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ“ (ترجمہ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی حفاظت کرو نیز عصر کی نماز کی بھی اور اللہ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہو) پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے یہ آیت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سنی ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۰: عبدہ سلیمان حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین کے لیے بددعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے جیسے ان لوگوں نے ہمیں درمیانی نماز پڑھنے سے غروب آفتاب تک مشغول کر دیا (یعنی عصر کی نماز)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے منقول ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

۹۰۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صلوۃ وسطیٰ“ یعنی درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ“ یعنی اللہ کے لیے باادب کھڑے

أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَادْنِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَذْنْتُهَا فَأَمَلْتُ عَلَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۹: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ نَا الْحَسَنُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ أَمَلًا قُبُورَهُمْ وَيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ اسْمُهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو النَّضْرِ وَابْنُ دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ

سُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ
وَقَوْمُوا إِلَيْهِ تَائِبِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ.

۹۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمْرٍو وَالشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ
سَعْدُ بْنُ إِيَّاسٍ.

۹۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ
عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ
فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ
يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ
يَأْتِي بِالْقَنُورِ الْقَنُورَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ كَانَ أَهْلُ
الْصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى
الْقَنُورَ فَضْرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُو التَّمْرُفِيَّا كُلُّ
وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرُغِبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ
بِالْقَنُورِ فِيهِ الشَّيْصُ وَالْحَشْفُ وَبِالْقَنُورِ قَدْ انْكَسَرَ
فَيُعَلِّقُهُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ
الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ
بِأَخْذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَهْدَى
إِلَيْهِ مِثْلَ مَا أُعْطِيَ لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ
قَالَ فَبِكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحٍ مَا عِنْدَهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو مَالِكٍ هُوَ
الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهُ غَزْوَانٌ وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ
السُّدِّيِّ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۹۰۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدِ ابْنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

ہوا کرو۔ چنانچہ ہمیں نماز کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا
گیا۔

۹۰۳: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے
اور وہ اسماعیل بن ابی خالد سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن
اس میں ”وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ“ (یعنی ہمیں بات کرنے سے
روک دیا گیا) کے الفاظ زیادہ ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور ابو عمرو و شبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۹۰۴: حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ ”وَلَا تَيَمَّمُوا.....“ انصار کے
بارے میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ کھجوروں والے تھے اور ہر شخص
اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوتا۔
کچھ لوگ گچھا یا دو گچھے لا کر مسجد میں لٹکا دیتے پھر اصحاب صفہ کے
لیے کہیں سے کھانا مقرر نہیں تھا اگر ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تو
وہ گچھے کے پاس آتا اور اپنی لاٹھی مارتا جس سے کچی اور پکی
کھجوریں گر جاتیں اور وہ کھا لیتا۔ کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو
خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے۔ وہ ایسا گچھا لاتے
جس میں خراب ریس زیادہ ہوتیں یا ٹوٹا ہوا گچھا لا کر لٹکا دیتے
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“
(اے ایمان والو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیز خرچ کرو اور اس میں
سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے) اور رودی
(خراب) چیزوں کو خرچ کرنے کی نیت نہ کیا کرو۔ حالانکہ تم خود
کبھی ایسی چیز کو نہیں لیتے مگر یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ اور یقین رکھو کہ
اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں اور تعریف کے لائق ہیں) راوی
فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم میں سے ہر آدمی اچھی چیز لے کر
آتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابو مالک کا نام غزو ان ہے
وہ قبیلہ بنو غفار سے تعلق رکھتے ہیں۔ سفیان ثوری بھی سدی سے
اس بارے میں کچھ نقل کرتے ہیں۔

۹۰۵: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: انسان پر شیطان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے

اور فرشتے کا بھی۔ شیطان کا اثر شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ دینا اور حق بات کی تصدیق کرنا ہے۔ پس جو شخص اپنے اندر اسے پائے تو جان لے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو کوئی پہلے والا اثر پائے تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ“ (ترجمہ۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابواحوص کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۹۰۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی اسی چیز کا حکم دیا جس کا اپنے رسولوں کو دیا اور فرمایا ”يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ“ (اے پیغمبرو تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو اس لیے کہ میں تمہارے اعمال کے متعلق جانتا ہوں) پھر مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ...“ (اے ایمان والو ہماری عطا کی ہوئی چیزوں میں سے بہترین چیزیں کھاؤ) راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے پریشان ہے اور اس کے بال خاک آلود ہو رہے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے۔ اے رب۔ اے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا، پہننا سب حرام چیزوں سے ہیں اسے حرام ہی سے خوراک دی گئی پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے فضیل بن مرزوق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابوحازم اشجعی کا نام سلمان مولیٰ عزہ اشجعیہ ہے۔

۹۰۷: سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ حدیث سنائی جس نے حضرت علیؑ سے سنی کہ یہ آیت ”إِنْ تَبْدُوا مَا فِي ...“ (خواہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کا حساب لے گا) پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا)

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لِمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلِكِ لِمَّةً فَأَمَّا لِمَّةُ الشَّيْطَانِ فَأَيُّعَاذُ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لِمَّةُ الْمَلِكِ فَأَيُّعَاذُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) الْآيَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي الْأَحْوَصِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ. ۹۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَبْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ مَا رَزَقْنَاكُمْ قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثُ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدَى بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ لَا شُجْعَى اسْمُهُ سَلْمَانَ مَوْلَى عِزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۹۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ ثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنْ تَبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ

نازل ہوئی تو اس نے ہمیں غمگین کر دیا ہم سوچنے لگے کہ اگر کوئی دل میں گناہ کا خیال کرے اور اس پر حساب ہونے لگا تو ہمیں کیا معلوم کہ اس میں سے کیا معاف کیا جائے گا اور کیا نہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور اسے منسوخ کر دیا ”لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ.....“ (اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتا ہر ایک کیلئے وہی ہے جو اس نے کمایا ہے اور ہر ایک پر اپنی برائی کا وبال ہے)۔ یعنی خیال پر حساب نہیں ہوگا۔

۹۰۸: حضرت امیہ نے حضرت عائشہؓ سے ”إِنْ تُبْذَوْ مَا فِي...“ اور ”مَنْ يَعْمَلُ.....“ کی تفسیر پوچھی تو آپؐ نے فرمایا میں نے جب سے ان آیات کی تفسیر نبی اکرمؐ سے پوچھی ہے اس وقت سے کسی نے مجھ سے ان کے متعلق نہیں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے مثلاً بخاریا کوئی غمگین کر دینے والا حادثہ یہاں تک کہ کبھی اپنے کرتے کے بازو (جیب) وغیرہ میں کوئی چیز رکھنے کے بعد اسے گم کر دینا ہے اور پھر اس کے متعلق پریشان ہونا ہے تو اس پریشانی پر بھی اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے آگ کی بھٹی سے خالص سونا صاف ہو کر نکلتا ہے۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۹۰۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”إِنْ تُبْذَوْ مَا فِي...“ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں اس سے اتنا خوف بیٹھ گیا کہ کسی اور چیز سے نہیں بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس خوف کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان داخل کر دیا اور یہ آیت نازل فرمائی ”أَمِنْ الرُّسُولِ.....“ (ترجمہ: رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کی گئی اس طرح مومنین بھی یہ

مَنْ يَشَاءُ) الْآيَةَ أَحْزَرَ نَتْنَا قَالَ قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيَحَاسِبُ بِهَا لَا نَذَرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَتَسَخَّتْهَا (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ).

۹۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنْ تُبْذَوْ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ) وَعَنْ قَوْلِهِ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ) فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرَعُ لَهَا حَتَّى أَنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجَ مِنْ دُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التَّيْرُ إِلَّا حَمَرَ مِنَ الْكِبَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْذَوْ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ قَالَ دَخَلَ قُلُوبُهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا أَسْمِعْنَا وَأَطْعْنَا فَأَلْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمِنْ الرُّسُولِ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ

الْآيَةَ لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا رُغْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَلَا يَاقَالَ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآدَمُ بْنُ سَلِيمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ يَحْيَى بْنِ آدَمَ

سب اللہ، اسکے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لائے کہ ہم اسکے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور سب نے کہا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے پروردگار ہم تیری بخشش کے طلبگار ہیں اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا اسے ثواب بھی اس کا ہوتا ہے جو وہ ارادے سے کرتا ہے اور گناہ بھی۔ اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ (اس دعا پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) میں نے قبول کی (پھر وہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے رب ہم پر

سخت حکم نہ بھیج جیسا کہ تو نے پہلی امتوں پر بھیجا تھا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے یہ دعا بھی قبول کی (پھر وہ لوگ دعا کرتے ہیں)۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جسے سہنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرما، ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما اس لیے کہ تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ لہذا ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے یہ دعا بھی قبول کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یحییٰ کے والد ہیں۔

خلاصہ سورۃ بقرہ کی تفسیر کے بارہ میں عرض ہے کہ اس سورۃ کا نام بقرہ اس لئے ہے کہ اس کے آٹھویں رکوع میں گائے سے متعلق ایک قصہ بیان ہوا ہے اس مناسبت سے اس کا نام سورۃ البقرہ ہے۔ سورۃ بقرہ میں چونکہ تمام بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، کتب، آخرت وغیرہ اور مرکزی اعمال یعنی جہاد، انفاق، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بعض اہم معاملات یعنی نکاح، عدت، قصاص، وصیت، دیت، قرض، سود وغیرہ تفصیل سے مذکور ہیں بلکہ وہ تمام مضامین جو پورے قرآن میں پھیلے ہوئے ہیں تفصیلاً یا اجمالاً سارے کے سارے اس سورت میں آگئے ہیں اسی مناسبت سے بعض روایتوں میں اس سورت کا نام فسطاط القرآن بھی آیا ہے۔ فسطاط کے معنی خیمہ کے ہیں جس طرح خیمہ نیچے بیٹھنے والوں پر حاوی ہوتا ہے اس طرح یہ سورت بھی قرآن مجید کے تمام مضامین پر حاوی ہے اس لئے اس لحاظ سے باقی سورتوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔ سورۃ بقرہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھی مدینہ اور اس کے قرب و جوار میں یہودی کافی تعداد میں آباد تھے اس لئے اس سورت میں یہودی اصلاح کا پہلو بہت نمایاں ہے کیونکہ یہودیوں میں بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑے بڑے عالم اور پیر موجود تھے ان کی اصلاح سے پوری قوم کی اصلاح ہو سکتی تھی۔ مرکزی مضمون اور ذیلی مضامین کے اعتبار سے اس سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتدائے سورت سے شروع ہو کر بائیسویں رکوع اور آیت نمبر ۷۷ تک ہے اس حصہ میں توحید اور رسالت کے مضامین کو بیان کیا گیا ہے اور یہود پر جو اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے تھے ان کا ذکر ہے اور ساتھ ساتھ یہودی خباثتوں کا اور ان خباثتوں کی وجہ سے ان پر جو عذاب نازل ہوئے ان کا بھی بیان ہے دوسرا حصہ آیت نمبر ۷۸ سے لے کر آخر تک ہے اس میں مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح کے طریقے اور اندرونی نظام کو درست کرنے کے لئے امور انتظامیہ بیان فرما کر مشرکین کے مقابلہ میں انہیں جہاد اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے گویا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی خاطر مشرکین سے جہاد کا حکم فرمایا گیا ہے یہ سورۃ کی روح ہے امام ترمذیؒ نے شان نزول کے بارہ میں احادیث رسول اللہ ﷺ نقل فرمائی ہیں اور کئی آیات کے معنی اور مطالب بھی نقل فرمائے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

باب سورہ آل عمران کے متعلق

۹۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَاءُ بِهِ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۱۰: حضرت عائشہ فرماتی ہیں ”هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ“ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی جس کا ایک حصہ وہ آیات ہیں جو کہ محکم ہیں (یعنی اشتباہ سے محفوظ ہیں) اور انہی آیات پر کتاب کا اصل مدار ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں ایسی آیات ہیں جو مشتبہ المراد ہیں چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے۔ ان کی غرض فتنے کی ہی ہوتی ہے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی۔ حالانکہ اس کا مطلب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷)

کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو آیات مشتبہات کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان سے بچو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے نقل کرتے ہیں۔

فَالَّذِينَ: متشابہ یہ ہے کہ اسکی مراد صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہو۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔ جس کا لغوی معنی بھی کسی کو معلوم نہ ہوا نہیں مقطعات کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا مدلول لغوی تو معلوم ہو۔ مقطعات کے متعلق بعض لوگوں کی حالیہ تحقیقات قابل قدر ہے کہ ان سے بھی قرآن کریم کا ایک ایسا اعجاز ثابت ہوا جو اللہ تعالیٰ نے کمپیوٹر اور اعداد کی ترقی کے اس دور کیلئے محفوظ رکھا تھا اور وہ مختصراً (۱۹) کا عدد ہے کہ جس کے ارد گرد مقطعات کی تعداد اور بعض دیگر حقائق گھومتے ہیں مثلاً آغاز قرآن، تسمیہ یعنی بسم اللہ... الخ کے (۱۹) اعداد ہیں اور قرآن پاک کی پہلی سورہ گودود دفعہ اتری لیکن جب مکمل ہوئی تو اس کی آیات (۱۹) ہو گئیں اور اسی ”اقراء“ سورہ سے آخر تک سورتیں شمار کی جائیں تو وہ انیس بنتی ہیں اور پھر بسم اللہ جس پارے میں مستقل آیت کے طور پر شامل قرآن ہے وہ انیسواں پارہ ہے اس کے متعلق اردو، عربی، انگریزی میں مفصل مضمون شائع ہو کر علمی حلقوں میں مقبول ہو چکا ہے گو اس پر اعتراض ہوا کہ بسم اللہ کے تو انیس حروف نہیں بلکہ اکیس ہیں، تو، بہ ادب واجب عرض ہے کہ انیس ہی ہیں کہ آغاز کتابت قرآن سے بسم اللہ جیسے لکھی جاتی ہے وہ بسم اور الرحمن کے تلفظ و ترتیب سے بسم اور رحمان سے نہیں۔ پوری دنیا میں کوئی قرآن مجید اس کے خلاف نہیں لکھا گیا قرآن پاک کا رسم الخط توفیقی ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اسی طرح پڑھا لکھا جائے گا۔ اور تفسیر قرطبی میں ابن مسعودؓ کا ایک اثر اور ابن عطیہ سے ایک روایت منقول ہے کہ جو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ورد کی مداومت کریگا وہ انیس (زبانیہ) جہنم کے فرشتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر عبد اللہ بن مسعودؓ جیسے فقیہ اور ابن عطیہ سے منقول ہو تو پھر آجکل کے کسی عالم کی کیسے بات مانی جائے چاہے وہ کتنا بڑا ہو کہا جاتا ہے کہ الرحمن ”فعلان“ کے وزن پر ہے قرآن پہلے نازل ہوا اور صرف ونحو کے قواعد بعد میں بنائے گئے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ ”۱۹“ کا عدد بہائیوں کے ہاں ان کا ایک شعار ہے بہائی تو قرآن پاک کو منسوخ مانتے ہیں۔ ان کے بعد ”۱۹“ کے عدد کا ”اللہ“ کی طرف سے ظاہر ہونا قرآن پاک کی حقانیت کی دلیل اور بہائیوں کا رد ہے۔

۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ... الْآيَةُ“ (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ کی اتباع کرتے ہیں ان کی غرض فتنہ پیدا کرنا اور اس کی غلط تفسیر کرنا ہوتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا۔ یزید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ جب تم لوگ ان کو دیکھو تو پہچان لو۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس طرح کئی حضرات اسے ابن ابی ملیکہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کرتے ہوئے قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کرتے۔ ان کا ذکر صرف یزید بن ابراہیم کرتے ہیں۔ ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے ان کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت ہے۔

۹۱۲: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے نبیوں میں سے دوست ہوتے ہیں۔ میرے دوست میرے والد اور میرے رب کے دوست (ابراہیم علیہ السلام) ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ...“ (ترجمہ۔ ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی تابعداری کی اور یہ نبی ﷺ) اور جو اس پر ایمان لائے اور اللہ مومنوں کے دوست ہیں)

۹۱۳: ہم سے روایت کی محمود نے ان سے ابو نعیم نے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو نعیم سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں مسروق کا ذکر نہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ ابو نعیم کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ پھر ابو کریب بھیجہ وکیع سے وہ سفیان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو نعیم سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق نقل کرتے ہیں۔ اس

۹۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ الْخَزَّازُ وَيَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيدُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَامِرٍ الْقَاسِمُ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِفْهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفْهُمْ قَوْلُهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَّا ذِكْرُ يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيَّيَّ أَبِي وَخَلِيلَ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ.

۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْنِ نَعِيمٍ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمٌ بْنُ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَدِيثُ أَبِي نَعِيمٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ .
 ۹۱۴: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ
 شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا
 فَاجِرٌ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ
 وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ
 كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ
 فَجَحَدْتُ نِي فَقَدْتُ مَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِ دِي أَحْلَفُ فَقُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنُ يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
 وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى .

میں بھی مسروق کا ذکر نہیں ہے۔

۹۱۴: حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جس کسی نے ایسی جھوٹی قسم کھائی جس سے وہ کسی مسلمان کا مال دہانا چاہتا ہے وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غصہ ہوں گے۔ اشعث بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میرے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ مشترک زمین تھی۔ اس نے میری شراکت کا انکار کر دیا تو میں اسے لے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہؐ نے مجھ سے گواہ لانے کیلئے کہا تو میں نے عرض کیا کہ میرے پاس کوئی گواہ نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے یہودی کو حکم دیا کہ قسم کھاؤ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ... الْآيَةَ“ (یعنی جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد اور اپنی قسموں کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیتے ہیں آخرت میں ان لوگوں کیلئے کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے نہ انکی طرف دیکھیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت منقول ہے۔

۹۱۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ نَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (وَمَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسْرِهَ لَمْ أُغْلِنَهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

۹۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ...“ یا ”مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ...“ تو ابو طلحہؓ کے پاس ایک باغ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرا یہ باغ اللہ کیلئے وقف ہے۔ اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو کبھی ظاہر نہ ہونے دیتا۔ آپؐ نے فرمایا اسے اپنے قراہتداروں میں تقسیم کر دو۔ راوی کو شک ہے ”قراہتک“ فرمایا، ”أَقْرَبِيكَ“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؓ اسے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہؓ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۹۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا
إِبْرَاهِيمَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ
جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ الشَّيْخُ التَّفِلُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ
أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعَجُّ وَالْتَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ
فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ
هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ
الْخُوزِيِّ الْمَكِّيِّ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِبَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي
إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۹۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ
مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ (تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا
وَنِسَاءَكُمْ) الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ
هَؤُلَاءِ أَهْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ رَبِيعٍ وَهُوَ ابْنُ
صُبَيْحٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَى أَبُو
أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقٍ فَقَالَ
أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ
خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيِضُ وَجُوهٌ وَتَسْوُ
دُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لَا بِيْ أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ
أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ
سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو غَالِبٍ
إِسْمُهُ حَزْرُورٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اسْمُهُ صُدَيْي بْنُ

۹۱۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا حاجی اچھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس کا
سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچلے ہوں۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا
اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا حج افضل ہے۔ آپؐ نے فرمایا:
جس میں بلند آواز سے لبیک کہا جائے اور زیادہ قربانیاں کی
جائیں پھر ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ ”وَلَيْلِهِ عَلَى
النَّاسِ.....“ میں سبیل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر خرچ
اور سواری۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی
روایت سے جانتے ہیں بعض اہل علم نے ان کے حافظے پر
اعتراض کیا ہے۔

۹۱۷: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”نَدْعُ أَبْنَاءَنَا
وَأَبْنَاءَكُمْ...“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن رضی اللہ عنہ
اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔
یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۱۸: ابو غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ نے (خارجیوں
کے) کچھ سروں کو دمشق کی سیڑھی پر لٹکے ہوئے دیکھا تو فرمایا یہ
دوزخ کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے کے بدترین مقتول
ہیں۔ اور بہترین مقتول وہ ہیں جو ان (خارجیوں) کے ہاتھوں قتل
ہوئے۔ پھر یہ آیت پڑھی ”يَوْمَ تَبْيَضُّ...“ (جس دن کچھ
چہرے سیاہ اور کچھ چہرے سفید ہوں گے) راوی کہتے ہیں کہ میں
نے ان سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے یہ نبی اکرم ﷺ سے سنا تو
فرمایا اگر میں نے ایک دو یا تین یا چار یہاں تک کہ سات مرتبہ نہ
سنا ہوتا تو ہر گز تم لوگوں کے سامنے بیان نہ کرتا۔ یعنی کئی مرتبہ
سنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو غالب کا نام حزرور ہے جبکہ ابو امامہ باہلی

۱: یہ آیت نصاریٰ نجران کے نبی اکرم ﷺ سے سوال و جواب کرنے اور اپنے شبہات دور کرنے کے بعد نازل ہوئی کہ اگر اب بھی کوئی تسلیم نہ کرے تو
انہیں مباہلے کی دعوت دیجئے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم بھی اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم بھی بلاؤ۔ ہم خود بھی آتے ہیں اور تم بھی آؤ
اور دعا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ لیکن نصاریٰ نے مباہلے سے انکار کر دیا۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

عَجَلَانٌ وَهُوَ سَيِّدُ بَاهِلَةٍ .

کانام صدی بن عجلان ہے وہ قبیلہ باہلہ کے سردار ہیں۔

۹۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ نَحْوَ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ).

۹۱۹: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا ”کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ... الْآيَةِ“ کہ تم لوگ ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو۔ اور ان سب میں بہتر اور معزز ہو۔ یہ حدیث حسن ہے اسے کئی راوی بہز بن حکیم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں اس آیت کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ إِلَى الْآخِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ سر میں زخم آیا اور پیشانی بھی زخمی ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خون بہنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہوگی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا اور وہ انہیں اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ ...“ (آپ ﷺ کا اس میں کوئی اختیار نہیں اللہ چاہے تو انہیں معاف کر دے اور چاہے تو عذاب دے۔)

۹۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَرُمِيَ رَمِيَّةً عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا، دندان مبارک شہید ہو گئے اور شانہ مبارک پر ایک پتھر مارا گیا اور آپ کے چہرہ مبارک سے خون بہنے لگا۔ آپ اسے صاف کرتے اور کہتے کہ وہ قوم کس طرح فلاح پائے گی جنہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کچھ کیا جبکہ وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَيْسَ لَكَ مِنْ الْأَمْرِ شَيْءٌ ...“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ الْعَنَ أَبَا سُفْيَانَ اللَّهُمَّ

۹۲۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا: اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج۔ اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ لَكَ

مِنْ أَلَا مَرِشِيءَ الْآيَةَ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو عمر بن حمزہ نے سالم سے نقل کیا ہے۔ پھر زہری بھی سالم سے اور وہ اپنے والد (ابن عمرؓ) سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار آدمیوں کے لیے بد دعا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ.....“ پھر اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام کی ہدایت دی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے یعنی نافع کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے۔ یحییٰ بن ایوب بھی اسے ابن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۹۲۴: حضرت اسماء بن حکم فزاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ نبی اکرمؐ سے جو حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق مجھے اس سے فائدہ پہنچتا اور اگر کوئی صحابی مجھ سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے قسم دیتا۔ اگر وہ قسم کھا لیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابو بکر صدیقؓ نے مجھ سے بیان کیا اور وہ سچے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ اسے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے معاف نہ کریں۔ پھر یہ آیت پڑھی ”وَالَّذِينَ إِذَا.....“ (اور وہ لوگ جو اگر کبھی کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اس سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ کون گناہ بخشا ہے اور اپنے کیے پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہ کریں۔) اس حدیث کو شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اور ہم اسماء کی صرف یہی حدیث جانتے ہیں۔

الْعَنِ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ) فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسَنَ إِسْلَامَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حُمَزَةَ عَنْ سَالِمٍ وَكَذَارَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

۹۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ فَهَذَا هُمُ اللَّهُ لِلَا سَلَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ.

۹۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَلَا نَعْرِفْ لَا أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا حَدِيثٌ.

۹۲۵: حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس روزان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جو اونگھ کی وجہ سے نیچے کونہ جھکا جاتا ہو (۱)۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے یہی اونگھ مراد ہے۔ ”ثُمَّ أُنْزِلَ.....“ (پھر تم لوگوں پر تنگی (غم) کے بعد اونگھ نازل کی گئی جو تم میں سے ایک جماعت کو گھیر رہی تھی اور دوسری جماعت کو صرف اپنی فکر تھی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النَّعَاسِ فَبَذَلْتُ قَوْلَهُ تَعَالَى ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نَعَّاسًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احد کے موقع پر میدان جنگ میں ہم پر غشی طاری ہو گئی تھی۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جن لوگوں پر اس روز اونگھ طاری ہو گئی تھی۔ چنانچہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگی۔ میں اسے پکڑتا وہ پھر گرنے لگتی۔ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی جانوں کی فکر تھی یہ لوگ انتہائی بزدل، مرعوب اور حق کو چھوڑنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۲۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ نَارُوحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غَشِينَا وَلَحْنُ فِي مَصَا فِينَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخَذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْآخَرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبَنَ قَوْمٌ وَأَرْعَبَهُ وَأَخَذَ لَهُ لِلْحَقِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۲۸: حضرت مقسم کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: ”وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلُ.....“ (یعنی) (مال غنیمت میں) خیانت کرنا نبی کا کام نہیں اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا) یہ آیت ایک سرخ روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ بدر کے موقع پر گرم ہو گئی تھی تو بعض لوگوں نے کہا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نے لے لی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد السلام بن حرب بھی خصیف سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ بعض اسے خصیف سے اور وہ مقسم

۹۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَارُوحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلُ فِي قَطِيفَةٍ حُمْرَاءَ افْتَقَدَتْ يَوْمَئِذٍ رِفْقًا لِبَعْضِ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَغْلُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفِ بْنِ نَحْوٍ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

ابن مفسرین نے لکھا ہے۔ غزوہ احد میں جب مسلمانوں پر شکست کے آثار ظاہر ہوئے جن کو شہید ہونا تھا وہ شہید ہو گئے اور جنہوں نے راہ فرار اختیار کرنی تھی انہوں نے راہ فرار اختیار کی تو میدان جنگ میں باقی رہ جانے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ طاری کر دی تاکہ دہشت اور خوف زائل ہو جائے چنانچہ اس کے بعد دوبارہ مسلمان جمع ہوئے اور دوبارہ جنگ کی (مترجم)

خَصِيفٌ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۲۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خَرَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَذِينًا قَالَ أَلَا أَبْشُرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَ أَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطِيكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيَنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ قَالَ وَانْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرٍ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

سے نقل کرتے ہوئے ابن عباس کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میری نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: جابر کیا بات ہے۔ میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد شہید ہو گئے اور قرض اور عیال چھوڑ گئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ سناؤں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے ملاقات کی عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کے علاوہ ہر شخص سے پردے کے پیچھے سے گفتگو کی لیکن تمہارے والد کو زندہ کر کے ان سے بالمشافہ گفتگو کی اور فرمایا: اے میرے بندے تمنا کر۔ تو جس چیز کی تمنا کرے گا میں تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں قتل ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فیصلہ ہو چکا کہ کوئی دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ الَّذِينَ“ (یعنی تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے.... الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن و صحیح ہے۔ ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر علی بن عبد اللہ مدینی اور کئی راوی اس حدیث کو کبار محدثین سے اسی طرح روایت کرتے ہیں نیز عبد اللہ بن محمد بن عقیل بھی جابر سے اس کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۹۳۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس آیت ”وَلَا تَحْسَبَنَّ“ کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا: کہ ہم نے بھی اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: ان کی (یعنی شہداء کی) روئیں سبز پرندوں (کی شکل) میں ہیں جو جنت میں جہاں چاہتے ہیں وہاں پھرتے ہیں۔ ان کا ٹھکانہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف جہان کا اور پوچھا کیا تم لوگ کچھ اور بھی چاہتے ہو تو میں تمہیں عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کیا یا اللہ ہم اس سے

۹۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَأُطْلِعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ

زیادہ کیا چاہیں گے کہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے پھرتے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے ان سے اسی طرح کیا تو ان شہداء نے سوچا کہ ہم اس وقت تک نہیں چھوٹیں گے جب تک کوئی فرمائش نہیں کریں گے۔ تو انہوں نے تمنا ظاہر کی کہ ہماری روحمیں ہمارے جسموں میں واپس کر دی جائیں تاکہ ہم دنیا میں جائیں اور دوبارہ تیری راہ میں شہید ہو کر آئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۱: ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، عطاء بن سائب اور ابو عبیدہ، حضرت ابن مسعود سے اسکی مثل روایت کیا لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے سلام پہنچایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ہم اپنے رب سے راضی اور ہمارا رب ہم سے راضی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۲: حضرت عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی گردن میں ایک اڑدھا بنادیں گے۔ پھر آپ نے اسکے مطابق آیت پڑھی ”لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ.....“ (ترجمہ جو لوگ اللہ کی اپنے فضل سے دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے کیونکہ عنقریب قیامت کے دن جس چیز سے انہوں نے بخل کیا تھا وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”سَيُطَوَّقُونَ.....“ (عنقریب وہ چیز جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن وہ ان کی گردن میں طوق بنا کر لٹکائی جائے گی) اور فرمایا جس نے کسی مسلمان بھائی کا جھوٹی قسم کھا کر حق لے لیا وہ اللہ سے اس حال

وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ الطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يَتَرَكُونَ قَالُوا تُعِيدُ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۹۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتَقْرَأُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ قَدْ رَضِينَا وَرَضَى عَنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۹۳۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ سَيَطُوقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شُجَاعًا أَقْرَعُ يَعْنِي حَيَّةٌ

میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ پھر اس کے مصداق میں یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ“ (بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”شجاع اقرع“ سے مراد سانپ ہے جو گنجا ہوگا۔ شدت زہر کی وجہ سے اسکے سر کے بال ختم ہو گئے ہوں گے۔

۹۳۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُخِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ إِذْ هَبَّ يَارَافِعُ لِبَوَائِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهُ لَيْتُنِي كَانَتْ كُلُّ أَمْرِي فَرَحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعْدِ بْنِ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنَهُ لِلنَّاسِ وَتَلَاوَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک کوڑا (لاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ لہذا اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ”شِئْتُمْ فَمَنْ زُخِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ“ (یعنی پھر جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۴: حمید بن عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اپنے محافظ کو حکم دیا کہ ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ جو لوگ اپنی بات پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایسے کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے نہیں کیا۔ اگر انہیں عذاب دیا گیا تو ہم سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تم لوگوں کو اس آیت سے کیا مطلب یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی ”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ.....“ (یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب (یعنی یہودیوں) سے اقرار لیا کہ اسے لوگوں کے لیے بیان کرو اور چھپاؤ مت لیکن انہوں نے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیا اور اس کے مقابلے میں تھوڑا سا معاوضہ لے لیا۔ یہ کتنی بری خریداری کرتے ہیں جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور کسی کام کے کئے بغیر اپنی تعریف چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے متعلق یہ نہ سوچے کہ انہیں عذاب سے نجات مل جائے گی۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی تو انہوں نے اس کے علاوہ کوئی دوسری بات بتائی اور یہ ظاہر کیا کہ جو کچھ آپ نے پوچھا ہم نے بتا دیا اور اس پر اپنی تعریف کے طلبگار ہوئے۔ اپنی کتاب اور پوچھی گئی بات پر خوش ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورہ آل عمران: مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کے نصاریٰ یعنی عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جو ان کے ساتھ چیدہ آدمیوں پر مشتمل تھا۔ وفد میں تین آدمی سرکردہ تھے یعنی عاقب، سید اور ابو حارثہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں جھگڑنے لگے اور کہا کہ وہ اللہ

باب سورہ نساء کی تفسیر کے بارے میں

وَمِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ

۹۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

۹۳۵: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ

میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر بے ہوشی طاری تھی۔ جب افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ دوں۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئیں ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ“۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتے ہیں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے۔

۹۳۶: فضل بن صباح بغدادی نے بواسطہ سفیان، ابن عیینہ اور محمد بن منکدر، حضرت جابر سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی۔ فضل بن صباح کی روایت میں اس سے زیادہ کلام ہے۔

۹۳۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس کے موقع پر ہم لوگوں نے مال غنیمت کے طور پر ایسی عورتیں پائیں جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا مکروہ سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَالْمُحْصَنَاتُ“ (ترجمہ اور حرام میں خاوند والی عورتیں مگر یہ کہ وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے) یہ حدیث حسن ہے۔

۹۳۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جنگ اوطاس میں کچھ ایسی عورتیں ہمارے پاس قیدی بن کر آئیں جن کے شوہر انکی قوم میں موجود تھے۔ صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”وَالْمُحْصَنَاتُ“ الخ (اور خاوند والی عورتیں) (حرام) ہیں مگر جن کے مالک

عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ مَرَضْتُ قَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي وَقَدْ أَغْمَى عَلَيَّ فَلَمَّا أَفَقْتُ قُلْتُ كَيْفَ أَقْضَى فِي مَالِي فَسَكَتَ عَنِّي حَتَّى نَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.

۹۳۶: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ صَبَّاحٍ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

۹۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى نَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُوطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَا هُشَيْمٌ نَا عُثْمَانُ الْبَتِّي عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

۱: يوصيكم الله... الآية (ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال (ترکہ) کا دو تہائی مال دیا جائے گا اور اگر اکیلی ہو تو آدھا مال۔ اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے ترکہ (مال) کا چھٹا حصہ ہے۔ (بشرطیکہ) اسکی اولاد ہو لیکن اگر اولاد نہ ہو تو اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اس صورت میں اسکی والدہ کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔ اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو (میت) کی ماں کو وصیت پوری کرنے کے بعد چھٹا حصہ ملے گا بشرطیکہ اس نے وصیت کی ہو یا پھر قرض (اگر ہو تو) ادا کرنے کے بعد تمہارے اصول و فروع میں سے تم نہیں جانتے کہ کون تمہارے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ بقیہ اللہ تعالیٰ بڑا علم اور حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۱) (مترجم)

ہو جائیں تمہارے ہاتھ۔ اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے۔ (النساء ۲۵)۔ یہ حدیث حسن ہے ثوری بھی اسے عثمان بنی سے وہ ابو خلیل سے وہ ابو سعید خدری سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ (ادراس حدیث میں ابو علقمہ کا ذکر نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ علقمہ کا ذکر ہمام کے علاوہ کسی اور نے بھی کیا ہے۔ وہ ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو خلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

۹۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ روح بن عبادہ، شعبہ سے اور وہ عبد اللہ بن ابی بکر سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۹۴۰: حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سب بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کو ناراض کرنا، راوی کہتے ہیں کہ آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: جھوٹی گواہی یا جھوٹی بات۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ نے اسے اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش آپؐ خاموش ہو جائیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۴۱: حضرت عبد اللہ بن انیس جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ کوئی قسم کھانے والا اگر قسم کھائے اور فیصلہ اسی قسم پر موقوف ہو پھر وہ اس قسم میں پچھر کے پر کے برابر

أَيَّمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَ أَبَا عُلْقَمَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَهُمْ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ.

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَاحِيَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ نَاحِيَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ.

۹۴۰: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَاحِيَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُحَدِّثُكُمْ بِالْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شُرَاكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاحِيَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ التِّيمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ

الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينِ الْغَمُوسَ وَمَا خَلَفَ خَالَفَ بِاللَّهِ يَمِينُ صَبْرٌ فَادْخُلْ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو أُمَامَةَ الْاَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثٌ.

۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ إِلَّا شُرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينِ الْغَمُوسُ شَكٌّ شُعْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَإِنزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَسْمَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا.

۹۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهَجْرَةِ فَإِنزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي لَا أَضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ إِنشَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ.

۹۴۵: حَدَّثَنَا هَنَادُنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَنِي رَسُولُ

بھی جھوٹ شامل کر دے تو اس کے دل پر ایک (سیاہ) نکتہ بنا دیا جاتا ہے جو قیامت تک رہے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو امامہ انصاری ثعلبہ کے بیٹے ہیں۔ ہم ان کا نام نہیں جانتے۔ انہوں نے بہت سی احادیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہیں۔

۹۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی یا فرمایا جھوٹی قسم کھانا۔ (یہ شعبہ کا شک ہے)۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۳: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں۔ پھر ہم عورتوں کے لیے وراثت میں سے بھی مرد سے آدھا حصہ ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَا تَسْمَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ“ (اور ہوس مت کرو جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر۔ النساء آیت ۳۲) مجاہد کہتے ہیں کہ ”إِنَّ الْمُسْلِمِينَ“.....“ بھی انہی (ام سلمہؓ) کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ پہلی عورت ہیں جو مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئیں۔ یہ حدیث مرسل ہے بعض راوی اسے ابونجیح سے اور وہ مجاہد سے مرسل نقل کرتے ہیں کہ ام سلمہؓ نے اس طرح اس طرح فرمایا۔

۹۴۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی ہجرت کا ذکر کیا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِنِّي لَا أَضِيعُ“.....“ (میں تم سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم میں سے بعض بعض سے ہیں)۔

۹۴۵: حضرت ابراہیم علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرآن پڑھوں

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا غَمَزَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنَّمَا هُوَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ نَا سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ فَرَأَيْتَ عَيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَلَانِ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ .

۹۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَا نَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذْتُ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدْ مُوِنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا... الْآيَةَ“ (پھر کیا حال ہوگا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلاویں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ النساء آیت ۴۲) تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ابواحوص بھی اعمش وہ ابراہیم وہ علقمہ اور وہ عبد اللہ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ابراہیم، عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۴۶: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے قرآن کی تلاوت کرو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے سامنے قرآن پڑھوں جبکہ یہ آپ ہی پر نازل ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ پھر میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کی جب اس آیت ”وَجِئْنَا بِكَ...“ تک پہنچا تو میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ یہ حدیث ابواحوص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو سویر بن نصر، ابن مبارک سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے اور وہ معاویہ بن ہشام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۹۴۷: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبد الرحمن بن عوف نے ہماری دعوت کی اور اس میں شراب پلائی۔ ہم مدہوش ہو گئے تو نماز کا وقت آ گیا سب نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا۔ تو میں نے سورہ کافرون اس طرح پڑھی ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا... الْآيَةَ“ (اے ایمان والو نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔ سورہ نساء آیت ۴۳۔) یہ حدیث حسن

صَحِيحٌ.

غریب صحیح ہے۔

۹۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَابْنِي عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَأَخْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا حِسْبَ هَذِهِ الْآيَةِ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۹۳۸: حضرت عروہ بن زبیرؓ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری کا ان سے پانی پر جھگڑا ہو گیا جس سے وہ اپنے کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کہا کہ پانی کو چلتا ہوا چھوڑ دو لیکن حضرت زبیرؓ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے زبیرؓ سے فرمایا کہ تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو اور پھر اپنے پڑوسی کے لیے پانی چھوڑ دو۔ اس فیصلے سے انصاری ناراض ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپؐ یہ فیصلہ اس لیے دے رہے ہیں کہ وہ آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور پھر فرمایا: اے زبیرؓ اپنے باغ کو سیراب کرو اور پانی روک لیا کرو یہاں تک کہ منڈیر تک واپس لوٹ جائے۔ زبیرؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم میرے خیال میں یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ”فَلَا وَرَبِّكَ...“ (ترجمہ سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہونگے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے۔ پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔) میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا یہ حدیث ابن وہب، لیث بن سعد سے وہ یونس سے وہ زہری سے اور وہ

عبد اللہ بن زبیرؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ شعیب بن حمزہ اسے زہری سے اور وہ عروہ سے اور وہ عبد اللہ بن زبیرؓ سے نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن زبیرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ”فَمَا لَكُمْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ“ (ترجمہ۔ پھر تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے معاملہ میں دو فریق ہو رہے ہو اور اللہ نے ان کو الٹ دیا ہے بسبب ان کے اعمال کے کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو گمراہ کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کرے اللہ ہرگز نہ پاویگا تو اس کے لیے کوئی راہ۔ النساء آیت۔ ۸۸)۔

فَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

کر دیا جائے اور دوسرا فریق کہتا تھا ”نہیں“ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ”فَمَسَالِكُكُمْ... الْآيَةُ“۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ پاک ہے اور یہ ناپاکی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا شَبَابَةَ نَابِرُقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هَذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكِّرُوا إِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ التَّوْبَةُ فَتَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمُ قَالَ وَمَا نُسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا بَدَّلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۹۵۰: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مقتول، قاتل کی پیشانی کے بال اور سر پکڑ کر لائے گا۔ قاتل کے گلے سے خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر مقتول عرض کرے گا۔ اے میرے رب مجھے اس نے قتل کیا ہے۔ یہاں تک کہ اسے عرش الہی کے قریب لے جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ کیا اسکی توبہ قبول نہیں ہوگی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا... الْآيَةُ“ (ترجمہ۔ اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اسکی سزا دوزخ ہے، پڑا رہے گا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا

اور اسکو لعنت کی اور اسکے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔) پھر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہ تو یہ آیت منسوخ ہوئی اور نہ ہی بدل گئی اور ایسے آدمی کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ ابن عباسؓ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ

۹۵۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص کا صحابہ کرامؓ کے پاس سے گزر رہا اس کے ساتھ بکریاں تھیں اس نے صحابہ کرامؓ کو سلام کیا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس نے ہم سے بچنے کیلئے سلام کیا ہے۔ چنانچہ وہ اٹھے اور اسے قتل کر کے اسکی بکریاں لے لیں اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس پر اللہ

۱: قرآن کریم کی آیات اور بہت سی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مومنین ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ“ یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتے اسکے علاوہ جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ“ جو توبہ کرے میں اسے معاف کرنے والا ہوں۔ اسی بنا پر جمہور علماء اہل سنت نے کہا ہے کہ یہ عذاب اس کیلئے ہے۔ جس نے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا ارتکاب کیا یا پھر ہمیشہ دوزخ میں رہنے سے مراد طویل مدت ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

فَاتَوَّابَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةً جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَةً غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ آيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالِدَوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالِدَوَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ أُمُّهُ.

۹۵۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ عَنْ بَدْرِ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرِ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمِيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا فَهُوَ لَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ

تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا...“ (الآیہ۔) (اے ایمان والو جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کر لیا کرو اور مت کہو اس شخص کو جو تم سے سلام علیک کرے کہ تو مسلمان نہیں۔ النساء آیت ۹۴) یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۵۲: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ...“ (الآیہ۔) (ترجمہ۔ برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔) سورۃ النساء۔ آیت ۹۵) تو عمرو بن ام مکتوم آئے جو نابینا تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نابینا ہوں میرے لیے کیا حکم ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ...“ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی اور دوات لاؤ یا فرمایا تختی اور دوات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم ہے جبکہ بعض روایات میں عبد اللہ بن ام مکتوم ہے اور عبد اللہ زائدہ کے بیٹے ہیں۔ ام مکتوم انکی والدہ ہیں۔

۹۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ...“ (الآیہ۔) سے مراد اہل بدر اور اس میں شریک نہ ہونے والے ہیں اس لیے کہ جب غزوہ بدر ہوا تو عبد اللہ بن جحش اور ابن مکتوم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں اندھے ہیں کیا ہمارے لیے اجازت ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اور اللہ نے بڑھا دیا لڑنے والوں کا اپنے مال اور جان سے، بیٹھ رہنے والوں پر درجہ۔) پھر ابن عباسؓ فرمایا یہ جہاد نہ کرنے والے معذور اور بیمار لوگ نہیں بلکہ ویسے ہی جہاد نہ کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ...“ (الآیہ۔) (زیادہ کیا اللہ

أُولَى الضَّرَرِ هَذَا الْوَجْهَ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمُ يُقَالُ مَوْلَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُقَسَّمُ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ .
اس سند سے حسن غریب ہے۔ مقسم بعض محدثین کے نزدیک عبد اللہ بن حارث کے مولیٰ ہیں اور بعض کے نزدیک عبد اللہ بن عباس کے مولیٰ ہیں۔ انکی کنیت ابو القاسم ہے۔

۹۵۴: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں اسکی طرف گیا اور اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے لکھوا رہے تھے ”لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ... الْآيَةُ“ زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھوا ہی رہے تھے کہ ابن مکتوم آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ وہ نابینا تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی وہ اس قدر بھاری ہو گئی کہ قریب تھا کہ میری ران پھل جاتی۔ پھر یہ کیفیت ختم ہو گئی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ...“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس روایت میں ایک صحابی نے تابعی سے روایت کیا ہے یعنی سہل بن سعد انصاری نے مروان بن حکم سے اور مروان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع حاصل نہیں ہے اور وہ تابعی ہیں۔

۹۵۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ“ (یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو قصر نماز پڑھ لیا کرو) اور اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے بھی اسی طرح تعجب ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کی طرف سے عنایت کردہ صدقہ ہے پس اسے قبول کرو۔ یہ

۹۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمَلِّهَا عَلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذَهُ عَلَى فِخْدِي فَثَقُلْتُ حَتَّى هَمَمْتُ تَرُضُ فِخْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةٌ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَوَى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ .

۹۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ

فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ الْهَنَائِي نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضُجَّانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَاؤِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمَعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاحِدَةً وَإِنْ جَبْرَائِيلُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلَيْسَ خُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتْهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتْهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ وَابْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَنْمَةَ وَأَبُو عِيَّاشٍ الزُّرَقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ الصَّامِتِ.

۹۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْحُرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحُرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مَنَا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أَبِي رِقٍ بِشْرٍ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ فَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مَنَا فَقَالَ يَقُولُ الشَّعْرُ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضُ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ كَذَاوَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشَّعْرَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا يَقُولُ هَذَا الشَّعْرَ إِلَّا هَذَا لَخَبِيثٌ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحجان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا تو مشرکین آپس میں کہنے لگے کہ یہ لوگ عصر کی نماز کو اپنے باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں لہذا تم لوگ جمع ہو کر ایک ہی مرتبہ دھاوا بول دو۔ چنانچہ حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے صحابہؓ کو دو گر وہوں میں تقسیم کر دیں اور نماز پڑھائیں۔ ایک جماعت آپ کی اقتداء میں نماز پڑھے اور دوسری ان کے پیچھے کھڑی ہو کر اپنے ہتھیار اور ڈھالیں وغیرہ ہاتھ میں لے لیں اور پہلی جماعت آپ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرے پھر وہ لوگ ہتھیار لے کر کھڑے ہو جائیں اور دوسری جماعت آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ اس طرح آپ کی دو اور انکی ایک رکعت ہوگی۔ یہ حدیث عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، جابر ابو عیاش زرقیؓ، ابن عمرؓ، ابوبکرؓ اور سہل بن ابی خثمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

۹۵۷: حضرت قتادہ بن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم انصار میں سے ایک گھر والے تھے جنہیں بنو ابیرق کہا جاتا تھا۔ وہ تین بھائی تھے۔ بشر، بشیر اور مبشر۔ بشیر منافق تھا اور صحابہ کرامؓ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا پھر ان شعروں کو بعض عرب شعراء کی طرف منسوب کر دیتا اور کہتا کہ فلاں نے اس طرح کہا ہے فلاں نے اس طرح کہا ہے جب صحابہ کرامؓ یہ اشعار سنتے تو کہتے کہ اللہ کی قسم یہ شعر اسی خبیث کے ہیں یا جیسا راوی نے فرمایا۔ صحابہ کرامؓ کہتے کہ یہ شعر ابن ابیرق ہی نے کہے ہیں۔ وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں محتاج اور فقیر تھے مدینہ میں لوگوں کا طعام کھجور اور جوہی تھا۔ پھر اگر کوئی خوشحال ہوتا تو شام کی طرف

الْأَبِيرِقِ قَالَهَا وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتٍ حَاجَةٍ وَفَاقَةَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ
بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ
يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتِاعَ
الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا
طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ
فَانْتَبَعَ عَمِي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ
فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ دَرْعٌ
وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَتَقَبَّتِ الْمَشْرَبَةُ
وَأَخَذَ الطَّعَامَ وَالسِّلَاحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ ابْنَانِي عَمِي رِفَاعَةُ
فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ
فَتَقَبَّتْ مَشْرَبَتُنَا وَذَهَبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ
فَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَنِي أَبِيرِقِ
اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا تَرَى فِيمَا نَرَى إِلَّا عَلَى
بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِيرِقِ قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ
فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدُ بْنُ سَهْلٍ
رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صِلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدُ اخْتَرَطَ
سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ فَوَاللَّهِ لِيُخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ
أَوْ لَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا
أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشْكُ أَنَّهُمْ
أَصْحَابُهَا فَقَالَ عَمِي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَتَادَهُ
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ
أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ
زَيْدٍ فَتَقَبُّوا مَشْرَبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوا
عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمْرُ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ
بَنُو أَبِيرِقِ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ

سے آنے والے قافلے سے میدہ خریدتا جسے وہ اکیلا ہی کھاتا اس
کے گھر والوں کا کھانا کھجوریں اور جوہی ہوتے۔ ایک مرتبہ شام
کی طرف سے ایک قافلہ آیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے
میدے کا ایک بوجھ خرید اور اسے بالا خانہ میں رکھا جہاں ہتھیار،
زرہ اور تلوار بھی تھی۔ (ایک دن) کسی نے ان کے گھر کے نیچے
سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے۔ صبح
ہوئی تو چچا رفاعہ آئے اور کہنے لگے بھتیجے آج رات ہم پر ظلم کیا گیا
اور ہمارے بالا خانہ سے کھانا اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لیے
گئے۔ چنانچہ ہم نے اہل محلہ سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ آج
رات بنو ابیرق نے آگ جلائی تھی۔ ہمارا تو یہی خیال ہے کہ
انہوں نے تمہارے کسی کھانے پر روشنی کی ہے۔ حضرت قتادہ
فرماتے ہیں جس وقت ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے تو بنو
بیرق کہنے لگے کہ ہمارے خیال میں تمہارا چور لبید بن سہیل ہی
ہے۔ جو تمہارا دوست ہے وہ صالح شخص تھا اور مسلمان تھا جب
لبید نے یہ بات سنی تو اپنی تلوار نکال لی اور کہا کہ میں چوری کرتا
ہوں۔ اللہ کی قسم یا تو میری تلوار تم میں پیوست ہوگی یا تم ضرور
اس چوری کو ظاہر کرو گے۔ بنو ابیرق کہنے لگے تم اپنی تلوار تک
رہو۔ (یعنی ہمیں کچھ نہ کہو) تم نے چوری نہیں کی۔ پھر ہم محلے
میں پوچھتے رہے یہاں تک کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی بنو ابیرق
چور ہیں۔ اس پر میرے چچا نے کہا اے بھتیجے اگر تم نبی اکرم
ﷺ کے پاس جاتے اور اس کا ذکر کرتے (تو شاید چیز مل
جاتی) حضرت قتادہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم میں سے ایک گھروالے نے
میرے چچا پر ظلم کیا اور نقب لگا کر ان کا غلہ اور ہتھیار وغیرہ لے
گئے۔ جہاں تک غلے کا تعلق ہے تو اسکی ہمیں حاجت نہیں لیکن
ہمارے ہتھیار واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں
عنقریب اس کا فیصلہ کروں گا۔ جب بنو ابیرق نے یہ سنا تو اپنی
قوم کے ایک شخص اسیر بن عروہ کے پاس آئے اور اس سے اس

معاملے میں بات کی پھر اس کے لیے محلے کے بہت سے لوگ جمع ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: قتادہ بن نعمان اور اس کے چچا ہمارے گھر والوں پر بغیر دلیل اور بغیر گواہ کے چوری کی تہمت لگا رہے ہیں جبکہ وہ لوگ نیک اور مسلمان ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بات کی۔ آپ نے فرمایا تم نے کسی مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر کسی گواہ اور دلیل کے چوری کی تہمت لگائی ہے؟ حضرت قتادہ فرماتے ہیں پھر میں واپس ہوا اور سوچا کہ کاش میرا کچھ مال چلا جاتا اور میں نبی اکرم ﷺ سے اس معاملے میں بات نہ کرتا۔ اس دوران میرے چچا آئے اور پوچھا کہ کیا کہا؟ میں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ ہی مددگار ہے۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری کہ قرآن کی آیت نازل ہوئی ”إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ... الْآيَةَ“ (یعنی بیشک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے تاکہ تو لوگوں میں انصاف کرے جو تمہیں اللہ سمجھا دے اور تو بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والا نہ ہو) (مراد بنو امیرق ہیں) اور اللہ سے بخشش مانگ (یعنی جو بات آپ نے قتادہ سے کہی ہے۔) بیشک اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (النساء آیت ۱۰۶)۔ پھر فرمایا ”وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ...“ (ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرف سے مت جھگڑو جو اپنے دل میں دغا رکھتے ہیں، جو شخص دغا باز گنہگار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ انسانوں سے چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جبکہ رات کو چھپ کر اسکی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں اور ان کے سارے اعمال پر اللہ احاطہ کرنے والا ہے۔ ہاں تم لوگوں نے ان مجرموں کی طرف سے دنیا کی زندگی میں تو جھگڑا کر لیا پھر قیامت کے دن انکی طرف سے اللہ سے کون جھگڑے گا یا ان کا وکیل کون ہوگا

فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَوَعَمَّهُ عَمَدًا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَّاحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدَتُ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَّاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَبَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أَكَلِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثُ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي أَبِي رِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ لَوْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنَّمَا مُبِينًا قَوْلُهُمْ لِلْبَيْدِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسَّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَى أَوْ عَسَى الشَّكُّ مِنْ أَبِي عَيْسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَذْخُولًا فَلَمَّا أَتَيْتُهُ بِالسَّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لِحَقِّ بُشَيْرٍ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةٍ بَنَتْ سَعْدَ

بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ
مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللَّهَ لَا
يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا نَزَلَ
عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ بِآيَاتٍ مِنْ شِعْرِهَا
خَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ
فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَانٍ
مَا كُنْتُ تَأْتِيَنِي بِخَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا
أَسْنَدَهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْخُرَّائِيِّ وَرَوَى يُونُسُ
بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ لَمْ
يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَقَتَادَةَ بْنُ النُّعْمَانِ
هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لِأُمِّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ اسْمُهُ
سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ سَنَانٍ.

اور جو کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اسکے
بعد اللہ سے بخشوئے تو اللہ کو بخشے والا مہربان پاوے۔ اور جو
کوئی گناہ کرے سوا اپنے ہی حق میں کرتا ہے اور اللہ سب باتوں
کا جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی خطا یا گناہ کرے پھر
کسی بے گناہ پر تہمت لگا دے تو اس نے بڑے بہتان اور صریح
گناہ کا بار سمیٹ لیا۔ (النساء آیت: ۱۰۸ تا ۱۱۲) سے ان کی اس
بات کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے لبید سے کہی تھی۔
”وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ... الخ“ (آیت کا ترجمہ۔ اور اگر تجھ
پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ
نے تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا حالانکہ وہ
اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر سکتے تھے۔ اور وہ تمہارا
کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل
کی ہے اور تجھے وہ باتیں سکھائیں ہیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا
تجھ پر بڑا فضل ہے۔ (النساء آیت ۱۱۳) جب قرآن کی یہ
آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار لائے

گئے۔ آپ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کی طرف لوٹا دیے قتادہ کہتے ہیں کہ جب میں ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا (ابو
عیسیٰ کو شک ہے کہ عشی کہا یا عسی) انکی بینائی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو گئی تھی اور بوڑھے ہو چکے تھے۔ میں انکے ایمان
میں کچھ خلل کا گمان کیا کرتا تھا۔ لیکن جب میں ہتھیار وغیرہ لے کر انکے پاس گیا تو کہنے لگے بھتیجے یہ میں نے اللہ کی راہ میں
دے دیئے ہیں۔ چنانچہ مجھے ان کے ایمان کا یقین ہو گیا۔ جب قرآن کی آیات نازل ہوئیں تو بشیر مشرکین کے ساتھ مل گیا
اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس ٹھہرا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ...“ (ترجمہ)
”اور جو کوئی رسول کی مخالفت کرے بعد اسکے کہ اس پر سیدھی راہ کھل چکی ہو اور سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف چلے تو
ہم اسے اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک
اللہ اسکو نہیں بخشا جو کسی کو اس کا شریک بنائے۔ اور اسکے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، وہ بڑی دور
کی گمراہی میں جا پڑا۔ (النساء آیت ۱۱۵-۱۱۶) جب وہ سلافہ کے پاس ٹھہرا تو حسان بن ثابتؓ نے چند شعروں میں
سلافہ کی ہجو کی۔ چنانچہ سلافہ نے بشیر کا سامان اٹھا کر سر پر رکھا اور اسے باہر جا کر میدان میں پھینک دیا پھر اس سے کہنے لگی
کہ کیا تو میرے پاس حسان بن ثابتؓ کے شعر بدیے میں لایا ہے۔ تجھ سے مجھے کبھی خیر نہیں مل سکتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔
ہمیں علم نہیں کہ اس حدیث کو محمد بن قتادہ سلمہ خرائی کے علاوہ کسی اور نے مرفوع کیا ہو۔ یونس بن بکیر اور کئی راوی اسے محمد بن
اسحق سے اور وہ عاصم بن قتادہ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس میں عاصم کے اپنے والد اور دادا کا واسطہ مذکور نہیں۔ قتادہ بن
نعمان، ابوسعید خدریؓ کے اخیانی (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں۔ ابوسعید کا نام مالک بن سنان ہے۔

۹۵۸: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ قرآن کی آیات میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ آیت ہے۔ ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ.....“ (ترجمہ) بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔ (النساء آیت ۱۱۶)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثوریر کی کنیت ابو جہم ہے یہ کوئی ہیں ان کا ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے۔ ابن مہدی ان پر طعن کرتے ہیں۔

۹۵۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”مَنْ يَعْمَلْ.....“ (ترجمہ) جو کوئی برا کام کرے گا۔ اسکی سزا دی جائے گی۔ اور اللہ کے سوا، اپنا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں پائے گا۔ (النساء ۱۲۳) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق گزرا۔ چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا اظہار کیا تو فرمایا تمام امور میں افراط و تفریط سے بچو اور استقامت کی دعا کرو۔ مومن کی ہر آزمائش میں اسکے گناہوں کا کفارہ ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کاٹنا چھب جائے یا کوئی مشکل پیش آجائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن محیصن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محیصن ہے۔

۹۶۰: حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ آپؐ پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَنْ يَعْمَلْ.....“ فصیراً“ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! میں تمہیں ایسی آیت نہ پڑھاؤں جو مجھ پر نازل ہوئی ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھائی۔ پھر مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اپنی کمر ٹوٹی ہوئی محسوس کی اور انگڑائی لی تو آپؐ نے پوچھا ابو بکر کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں، باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ ہم میں سے کون ہے

۹۵۸: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوِيرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي فَاخْتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو فَاخْتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوِيرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ كَانَ يَغْمِزُهُ قَلِيلًا.

۹۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِيهِ شَقٌّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَاسْتَدُوا فِي كُلِّ مَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكُّهَا وَالنَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مُحَيْصِنٍ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ.

۹۶۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَوْلَى ابْنِ سَبَاعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِيهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا أَقْرَبُكَ آيَةٌ أَنْزَلْتُ عَلَى قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَقْرَبُهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنِّي وَجَدْتُ اقْتِصَامًا فِي ظَهْرِي فَتَمَطَّاتُ لَهَا

جو برائی نہیں کرتا۔ تو کیا ہمیں تمام اعمال کی سزا دی جائے گی۔ آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تمہیں اور مسلمانوں کو دنیا میں اسکا بدلہ دیا جائے گا تاکہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت گناہوں سے پاک ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ انہیں قیامت کے دن بدلہ دیا جائے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور امام احمد نے موسیٰ بن عبیدہ کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن سباع کے مولیٰ مجہول ہیں۔ پھر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت ابوبکرؓ ہی سے منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہؓ کو یہ خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ انہیں طلاق دے دیں گے پس انہوں نے عرض کیا کہ مجھے طلاق نہ دیجئے اپنے نکاح میں رہنے دیجئے اور میری باری عائشہؓ کو دے دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”فَلَا جُنَاحَ ... الْآيَةِ“ (یعنی دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح صلح کر لیں اور یہ صلح بہتر ہے۔ النساء آیت ۱۲۸) لہذا جس چیز پر انکی صلح ہو وہ جائز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت یہ نازل ہوئی۔ ”يَسْتَفْتُونَكَ ... الْآيَةِ“ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفرا کا نام سعید بن احمد ہے بعض نے انہیں ابن محمد ثوری بھی کہا ہے۔

۹۶۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس آیت کی تفسیر کیا ہے ”يَسْتَفْتُونَكَ ... الْآيَةِ“ آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے وہ آیت کافی ہے جو گرمیوں میں نازل

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأَنَا لَمْ يَفْعَلْ سُوءٌ وَأَنَا لَمْ أَجْزِئُونَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ فَتُجْزَوْنَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَّا الْآخَرُونَ فَيَجْتَمِعُ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُوسَى بْنُ عُيَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَوْلَى ابْنِ سَبَاحٍ مَجْهُولٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيتُ سُوءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَطْلِقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ اخْرَاجِي أَنْزَلْتُ أَوْ اخْرُسِي أَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۹۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ . ہوئی۔

خلاصہ سورۃ النساء : اس سورت میں دو قسم کے امور انتظامیہ کا ذکر ہے (۱) احکام رعیت (۲) احکام سلطانیہ۔ احکام رعیت چودہ ہیں ان میں میراث کا بیان ہے کہ میت کی جائیداد اور ترکہ کو کس طریقہ پر تقسیم کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو، شرک نہ کرو اور احسان کرو۔ احکام سلطانیہ کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں کی حق تلفی نہ کرو اور ظلم نہ ہونے دو اور احکام اور صاحب اقتدار طبقہ کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کو قائم کریں اور کمزوروں اور ضعیفوں پر ظلم نہ ہونے دیں احکام سلطانیہ کی جا بجا مشرکین و منافقین اور اہل کتاب کے لئے زجر (ڈانٹ) تحویلیں اور شکوے بھی مذکور ہیں۔ امام ترمذی نے ایک حدیث میں کبیرہ گناہوں میں بہت بڑے کبار نقل کئے ہیں سب سے بڑا گناہ شرک ہے والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی ہے اس سورۃ کی تفسیر میں حضرت زبیر اور منافق کا واقعہ بھی نقل کیا ہے پھر ایک آیت کریمہ کا شان نزول بیان فرمایا ہے کہ کوئی انسان اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کو دل سے تسلیم نہ کرے اور اس فیصلہ کے بارہ میں دل کے اندر تنگی محسوس نہ کرے نیز نماز خوف کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس کے بعد حدیث نمبر ۹۵۷ میں ایک صحابی کے گھر سے چوری ہو جانے کا قصہ نقل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد ہوا کہ چوروں اور خائनों کی طرف سے جھگڑا نہ کیجئے اور جو احکام ہم نے آپ پر اتارے ہیں انہی کے مطابق فیصلہ کیا کیجئے۔

تفسیر سورۃ مائدہ

وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

۹۶۴: حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر یہ آیت ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ... الْآيَةَ“ (آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور میں نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے واسطے اسلام ہی کو دین پسند کیا ہے)۔ ہم پر نازل ہوتی تو ہماری لیے وہ عید کا دن ہوتا جس دن یہ نازل ہوتی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کب نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوئی اس دن تاجمہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۵: حضرت عمار بن ابوعمار سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے یہ آیت ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ... الْآيَةَ“ پڑھی تو ان کے پاس ایک یہودی تھا۔ وہ کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کے طور پر مناتے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ

۹۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْعَرٍ غَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَلَيْنَا أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَا عَلِمُ أَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قَرَأْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أَنْزَلْتَ

۱: آیت کا ترجمہ: تجھ سے حکم دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تمہیں کلام کے بارے میں حکم دیتا ہے۔ (النساء آیت: ۷۶) امام بغوی کہتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کیلئے جاتے ہوئے نازل ہوئی اس لئے اسے ”آیۃ الصیف“ گریوں کی آیت کہا جاتا ہے۔

هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخَذُنَا يَوْمَهَا عَيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَى سَحَاءً لَا يُغِضُهَا اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى
الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْآخِرَى الْمِيزَانَ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ فِي تَفْسِيرِ
هَذِهِ الْآيَةِ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ
الْآيَةُ وَهَذَا الْحَدِيثُ قَالَ الْأَيْمَةُ يُؤْمَنُ بِهِ كَمَا جَاءَ
مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسَرَ أَوْ يُتَوَهَّمُ هَكَذَا قَالَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ
الْأَيْمَةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ
عِيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تُرْوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءُ وَيُؤْمَنُ
بَهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ.

جس دن یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن یہاں دو عیدیں تھیں۔
عرفات کے دن کی اور جمعہ کے دن کی۔ یہ حدیث ابن عباسؓ
کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ یعنی اسکا خزانہ بھرا ہوا ہے جو ہمیشہ
جاری رہتا ہے اور دن و رات میں سے کسی وقت بھی اس میں کوئی
کمی نہیں آتی۔ کیا تم جانتے ہو کہ جب سے اس نے آسمانوں کو
پیدا کیا ہے اس نے کیا خرچ کیا ہے۔ اس کے خزانے میں کوئی کمی
نہیں آئی۔ اس کا عرش (آسمان کو پیدا کرنے کے وقت) سے
لے کر اب تک پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک
ہاتھ ہے جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور یہ اس آیت کی تفسیر ہے ”وَقَالَتِ الْيَهُودُ.....“ (اور یہودی
کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے۔ انہیں کے ہاتھ بند ہوں
اور انہیں اس کہنے پر لعنت ہے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے
ہیں جس طرح چاہیے خرچ کرتا ہے۔ المائدہ: ۶۴) ائمہ کرام
فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جیسے آئی اسی طرح اس پر ایمان لایا
جائے۔ بغیر اس کے کہ اسکی کوئی تفسیر کی جائے یا وہم کیا جائے۔

متعدد ائمہ نے یونہی فرمایا ان میں سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن عیینہ، ابن مبارک رحمہم اللہ ان سب کی رائے یہ ہے کہ
اس قسم کی احادیث روایت کی جائیں اور ان پر ایمان لایا جائے انکی کیفیت سے بحث نہ کی جائے۔

۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا
الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يَعَصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
فَاخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ
فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی
اکرم ﷺ کی پہلے حفاظت کی جاتی تھی۔ یہاں تک کہ یہ آیت
نازل ہوئی ”وَاللَّهُ يَعَصِمُكَ مِنَ النَّاسِ... الخ“
(اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔) اس پر نبی اکرم
ﷺ نے اپنے خیمے سے سر مبارک باہر نکالا اور آپؐ نے فرمایا
لوگو چلے جاؤ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ
کر لیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے بعض اسے جریری سے اور وہ
عبداللہ بن شقیق سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی
حفاظت کی جاتی تھی اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۹۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَتَهَتَّهُمْ عُلَمَاءُ هُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ أَطْرًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُولُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنُ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدْلَمُ يَمْنَعُهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَةً وَشَرِيْبَةً وَخَلِيطَةً فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَفَرَّحْتُ بَلَّغَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ

۹۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہو گئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی لیکن جب وہ باز نہیں آئے تو علماء ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دل آپس میں ایک دوسرے سے ملا دیئے اور پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی کیونکہ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہوئے حدود سے تجاوز کر جاتے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے پہلے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاؤ گے جب تک تم ظالم کو ظلم سے نہ روکو گے۔ عبداللہ بن عبدالرحمن، یزید سے اور وہ سفیان ثوری سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے بھی علی بن بدیمہ کے حوالے سے منقول ہے وہ ابو عبیدہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض ابو عبیدہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۹۶۹: حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بنی اسرائیل کے ایمان میں کمی آگئی تو ان سے اگر کوئی اپنے بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اسے روکتا پھر دوسرے دن اگر وہ باز نہ آتا تو اسے اس خیال سے نہ روکتا کہ اسکے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے ان کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا.....“ (بنی اسرائیل میں سے جو کافر ہوئے ان پر داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ وہ نافرمان تھے۔ اور حد سے گزر گئے تھے۔ المائدہ: ۷۸) پھر آپؐ نے یہ آیات ”وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ“ سے آخر تک

پڑھی (اور اگر وہ اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اسکی طرح نازل کی گئی ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں اکثر لوگ نافرمان ہیں۔ المائدہ: ۸۱) راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا: تم بھی عذاب الہی سے اس وقت تک نجات نہیں پاسکتے جب تک ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف راہ راست پر نہ لے آؤ۔

محمد بن بشار بھی ابوداؤد سے وہ محمد بن مسلم بن ابی وضاح سے وہ علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۷۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لیے پریشان پھرنے لگتا ہوں۔ اور میری شہوت غالب ہو جاتی ہے۔ لہذا میں نے گوشت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“ (اے ایمان والو! ان سٹھری چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ کے رزق میں سے جو چیز حلال سٹھری ہو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ المائدہ: ۸۸) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسے عثمان بن سعد کی سند کے علاوہ اور سند سے بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرسل ہے اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں۔ خالد حذاء بھی عکرمہ سے یہی حدیث مرسل نقل کرتے ہیں۔

۹۷۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ ہمارے لئے شراب کا صاف صاف حکم بیان فرما چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا آثَمٌ كَبِيرٌ“ (آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو، ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ البقرہ: ۲۱۹) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی۔ پھر حضرت

أُولِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِ الظَّالِمِ فَتَاطَرَوْهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَمْلَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو غَاصِمٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ نَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَأَخَذْتُ نِيَّ شَهْوَتِي فَحَرَمْتُ عَلَى اللَّحْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُّرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُّرْسَلًا.

۹۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الْتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا آثَمٌ كَبِيرٌ الْآيَةُ فَدَعَى عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الْتِي فِي النَّسَاءِ يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ قَدْ عَصَىٰ
عُمَرُ فَقَرِئْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ
بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا يُرِيدُ
الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَدْ عَصَىٰ
عُمَرُ فَقَرِئْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْتَهَيْنَا إِنْتَهَيْنَا وَقَدْ رَوَىٰ عَنْ
إِسْرَائِيلَ مُرْسَلًا.

عمرؓ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لیے شراب کا صاف صاف حکم
بیان فرما چنانچہ سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا..... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو جس وقت کہ تم نشہ میں ہو نماز
کے نزدیک نہ جاؤ یہاں تک کہ تم سمجھ سکو کہ کیا کہہ رہے ہو۔
النساء: ۴۳) پھر عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی لیکن انہوں
نے پھر کہا اے اللہ ہمارے لیے شراب کا صاف صاف حکم
بیان فرما اور پھر مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّمَا يُرِيدُ

.....“ (شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز
سے روکے۔ سواب بھی باز آ جاؤ۔ المائدہ: ۹۱) پھر حضرت عمرؓ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: ہم باز
آ گئے، ہم باز آ گئے۔ یہ حدیث اسرائیل سے بھی مرسل منقول ہے۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ
فَذَكَّرْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ
يُوسُفَ

۹۷۲: محمد بن علاء بھی وکیع سے وہ اسرائیل سے ابوالحق سے
اور وہ ابو مسیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا:
اے اللہ ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف بیان فرما
اور پھر اس کی مانند حدیث ذکر کی۔ اور یہ روایت محمد بن یوسف
کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ
رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ
كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَا تَوَا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ
لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَيضًا:

۹۷۳: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ شراب کی حرمت کا حکم
آنے سے پہلے صحابہ کرامؓ کا انتقال ہو چکا تھا۔ جب شراب حرام
کی گئی تو بعض لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہو گا وہ
لوگ تو شراب پیتے ہوئے مرے تھے۔ پھر یہ آیت زنا نازل ہوئی
”لَيْسَ عَلَى.....“ (جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ان
پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ کو پرہیز گا
رہوئے اور ایمان لائے اور عمل نیک کئے پھر پرہیز گار ہوئے اور
نیک کی اور اللہ نیک کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ المائدہ: ۹۳)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ بھی ابوالحق سے وہ براءؓ
سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۹۷۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ
مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُونَ

۹۷۴: ابوالحق سے روایت ہے کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت
ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت

۹۷۴: ابوالحق سے روایت ہے کہ براء بن عازبؓ نے فرمایا
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت
ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت

الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرِبُونَهَا قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۹۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۷۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَّتْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْ جَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلْكُمْ تَسْؤُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

کا حکم نازل ہوا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: بتائیے وہ لوگ جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے ان کا کیا حکم ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم بھی انہی میں سے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۷۷: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ.... الْآيَةُ“ نازل ہوئی (اور لوگوں پر اللہ کیلئے حج (بیت اللہ) کرنا (فرض) ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہوں۔) تو صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپؐ خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہر سال (حج فرض ہے)۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بڑی لگیں۔ المائدہ۔ آیت: ۱۰۱) یہ حدیث حضرت علیؑ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ نَارُوحُ ابْنُ عُبَادَةَ نَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْوُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۹۸۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ نَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمِيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِي فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ آيَةُ آيَةٍ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ انْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى مُؤْتَرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ

۹۷۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میرا باپ کون ہے۔ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں ہے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا... (الآیہ)“ (اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم پر وہ ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں المائدہ آیت۔ ۱۰۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۹: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ... (الآیہ)“ (اے ایمان والو تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔ تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ المائدہ: آیت: ۱۰۵) جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ ظالم کو ظلم سے نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب میں مبتلا کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسماعیل بن خالد سے اسی کی مانند مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن بعض حضرات اسماعیل سے وہ قیس سے اور وہ ابو بکرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔

۹۸۰: حضرت ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں ابو ثعلبہ خنیؓ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا کہ کوئی آیت۔ میں نے عرض کیا ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا...“ فرمایا جان لو کہ میں نے اسکی تفسیر بڑے علم رکھنے والے سے پوچھی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: بلکہ نیک اعمال کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ تم ایسا بخیل دیکھو جسکی اطاعت کی جائے۔ خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، دنیا کو آخرت پر مقدم کیا جانے لگے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرنے لگے تو تم اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو اس لیے کہ تمہارے بعد ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا اس طرح ہوگا۔ جیسے چنگاری ہاتھ میں لینا۔ اس زمانے میں سنت پر عمل کرنے والے شخص کو تم جیسے پچاس (عمل کرنے والے)

خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ قَيْلَ يَارَسُولَ
اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ
أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ.

۹۸۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ
الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَازَانَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ
قَالَ بَرِّئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرَ عَدِيَّ بْنِ بَدَاءٍ
وَكَانَا نَصْرَانِيَيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ
فَاتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى لَبْنَى سَهْمٍ
يُقَالُ لَهُ بُذَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ
فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عَظِيمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ
فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَلْبِغَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ
تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفٍ
دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى
أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا
عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرُهُ قَالَ
تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ
فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَادَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَ
أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتَّوَابَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا
فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يَعْظُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ
فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ
إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ

آدمیوں کا ثواب دیا جائے گا۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ عتبہ
کے علاوہ دوسرے راوی یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہم میں سے پچاس آدمیوں کے
برابر یا ان میں سے پچاس کے برابر۔ آپ نے فرمایا: تم میں
سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ تمیم داریؓ اس آیت
”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ... الْآيَةُ“ (اے ایمان
والو جبکہ تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے تو وصیت کے وقت تمہارے
درمیان تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں یا تمہارے سوا
دو گواہ اور ہوں۔ المائدہ: آیت ۱۰۶) کے متعلق کہتے ہیں کہ اس
سے میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ وہ سب لوگ بری ہو گئے۔
یہ دونوں اسلام لانے سے پہلے نصرانی تھے اور شام آتے جاتے
رہتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ دونوں تجارت کیلئے شام گئے تو بنو سہم مولى
بدیل بن ابی مریم انکے پاس تجارت کی غرض سے آیا۔ اس کے
پاس چاندی کا ایک جام تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ پیالہ بادشاہ کی خدمت
میں پیش کرے وہ اسکے مال میں بڑی چیز تھی۔ پھر وہ بیمار ہو گیا
اور اس نے ان دونوں کو وصیت کی اور کہا کہ اس نے جو کچھ چھوڑا
اسے اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ تمیم کہتے ہیں جب وہ مر گیا
تو ہم نے وہ پیالہ ایک ہزار درہم میں بیچ ڈالا اور رقم دونوں نے
آپس میں تقسیم کر لی۔ ان کے گھر پہنچ کر ہم نے وہ سامان ان کے
حوالے کر دیا۔ انہیں پیالہ نہ ملا۔ تو انہوں نے ہم سے اسکے متعلق
پوچھا۔ ہم نے جواب دیا کہ اس نے یہی کچھ چھوڑا تھا اور ہمیں ان
چیزوں کے علاوہ کوئی چیز نہیں دی۔ تمیم کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ
کے مدینہ طیبہ تشریف لانے پر جب میں اسلام لایا تو میں نے اس
گناہ کا ازالہ چاہا اور اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا: انہیں ساری
بات بتائی اور انہیں پانچ سو درہم دے دیئے نیز یہ بھی بتایا کہ اتنی ہی
رقم میرے ساتھی کے پاس بھی ہے۔ وہ لوگ عدی کو لے کر نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے گواہ

تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ
آخَرُ فَحَلَفَا فَنَزَعَتْ الْخُمْسُ مِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ
بَدَأَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ
وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا
الْحَدِيثُ هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ
يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ وَهُوَ
صَاحِبُ التَّفْسِيرِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ
مُحَمَّدُ بْنُ سَائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبَا النَّضْرِ وَلَا نَعْرِفُ
لِسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ الْمَدِينِيِّ رِوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ
مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنْ
هَذَا عَلَى الْإِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

طلب کیے جو کہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا
کہ عدی سے اس کے دین کی عظیم ترین چیز کی قسم لیں۔ اس نے
قسم کھالی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ.... الْآيَةُ“ چنانچہ عمرو بن عاص اور ایک شخص
کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی
جھوٹا ہے تو عدی بن بداء سے پانچ سو درہم چھین لئے گئے۔ یہ
حدیث غریب ہے اور اسکی سند صحیح نہیں۔ محمد بن اسحاق سے نقل
کرنے والے راوی ابو نصر کا نام محمد بن سائب کلبی ہے۔ اہل علم
نے ان سے احادیث نقل کرنا ترک کر دیا ہے۔ یہ صاحب تفسیر
ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا کہ محمد بن سائب
کی کنیت ابو نصر ہے۔ ہم سالم بن ابی نصر کی ام ہانی کے موسیٰ ابو
صالح سے منقول کوئی حدیث نہیں جانتے۔ یہ حدیث حضرت ابن
عباس سے اس سند کے علاوہ مختصر طور پر منقول ہے۔

۹۸۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ
ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَ
عَدِيِّ بْنِ بَدَأَ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بَارِضٍ لَيْسَ بِهَا
مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بَتَرَكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ
مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ
تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا
بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ
لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ
بَيْنَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ
أَبِي زَائِدَةَ.

۹۸۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ
بنو سہم کا ایک شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا
اور ایسی جگہ مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب وہ دونوں
اس کا متروکہ مال لے کر آئے تو اس میں سے سونے کے جڑاؤ
والا چاندی کا پیالہ غائب پایا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے تمیم
اور عدی کو قسم دی۔ پھر تھوڑی مدت بعد وہ پیالہ مکہ میں پایا
گیا اور ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے عدی
اور تمیم سے خریدا ہے۔ پھر بدیل سہمی کے وارثوں میں سے
دو شخص کھڑے ہوئے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری گواہی ان
دونوں کی گواہی سے زیادہ سچی ہے اور یہ کہ جام (پیالہ) ان
کے آدمی کا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت
انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ
بَيْنَكُمْ.... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابن ابی
زائدہ کی حدیث ہے۔

۹۸۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ

۹۸۳: حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ آسمان سے ایسا دسترخوان نازل کیا گیا جس میں روٹی اور گوشت تھا پھر انہیں حکم دیا گیا کہ اس میں خیانت نہ کریں اور کل کیلئے نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور دوسرے دن کیلئے جمع بھی کیا۔ چنانچہ ان کے چہرے مسخ کر کے بندروں اور خنزیریوں کی صورتیں بنا دی گئیں۔ اس حدیث کو ابو عاصم اور کئی راوی سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ خلاص سے اور وہ عمار سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو حسن بن قزعة کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۹۸۴: حمید بن مسعدہ بھی یہ حدیث سفیان بن حبیب سے اور وہ سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ مرفوع نہیں۔ ہم مرفوع حدیث کی کوئی اصل نہیں جانتے اور یہ حسن بن قزعة کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو (قیامت کے دن) انکی دلیل سکھائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اسی کی تعلیم دی ہے کہ ”وَإِذْ قَالَ يَا عِيسَىٰ.....“ (اور جب اللہ فرمائے گا، اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو بھی خدا (معبود) بنا لو۔) حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کا جواب اس طرح سکھایا

”سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ..... الْآيَةُ“ (وہ عرض کرے گا تو پاک ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے تو جاننا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے)۔ (المائدہ آیت: ۱۱۶)

۹۸۶: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر آخر میں نازل ہونیوالی سورتیں، سورہ مائدہ اور سورہ فتح ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخری نازل ہونے والی سورت سورہ نصر ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ ہے۔

حَبِيبٌ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلْتُ الْمَائِدَةَ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا وَأَمْرًا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدْخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمَسَحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ.

۹۸۴: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ أَصْلًا.

۹۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَلْقَىٰ عِيسَىٰ حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوا نِيَّ وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

”سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ..... الْآيَةُ“ (وہ عرض کرے گا تو پاک ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں کہ جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے تو جاننا ہے اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے)۔ (المائدہ آیت: ۱۱۶)

۹۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخْرَجُ سُورَةَ أَنْزَلْتُ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَىٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْرَجُ سُورَةَ أَنْزَلْتُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ.

خلاصہ سورۃ مائدہ : اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں نفی شرک فعلی اور نفی شرک فی التصرف۔ نفی شرک کے سلسلے میں چار مسائل بیان ہوئے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی غیر اللہ تقرب کی خاطر کچھ جانوروں کو اپنے اوپر حرام قرار دینا (۲) تحریمات اللہ یعنی جو چیزیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندہ پر حرام کی ہیں (۳) غیر اللہ کی نذر و نیاز (۴) اللہ تعالیٰ کی نذر و نیاز ہیں۔ سورۃ کے درمیان میں نبی کریم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ حق کے مطابق فیصلے کریں یعنی قرآنی احکام کے مطابق فیصلے فرمادیں اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اُتاری جو سراپا ہدایت اور روشنی تھی تاکہ وہ اور ان کے بعد میں آنے والے اسرائیل نبی اور علماء اور مشائخ اس پر عمل کریں اور اس کے مطابق اپنے جھگڑے چکائیں۔ چنانچہ تمام بنی اسرائیل کے انبیاء اور تمام سچے صوفی اور درویش اور تمام علماء صادقین جو بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد گزرے تورات کے احکام پر عمل کرتے رہے۔ آگے چل کر یہود و نصاریٰ کی دوستی سے بھی منع کیا کہ ان کو ہرگز دوست نہ بنانا، یہ بھی بیان کیا کہ علماء بنی اسرائیل کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد کیا گیا تھا اس میں بہت کوتاہی کی جس کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کی لعنت کے مستحق ہوئے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو سمجھایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سستی نہیں آنی چاہئے۔ سورۃ مائدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے کیونکہ نصاریٰ ان کو غیب دان اور کار ساز حاجت روا مشکل کشا مانتے تھے اور اب بھی مانتے ہیں اور ان کے نام نیازیں بھی دیتے تھے اور بعض لوگ اپنے بیٹے بھی ذبح کر دیتے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خاص طور پر ذکر کر کے ان سے علم غیب اور الوہیت کی نفی فرمائی اور قیامت کے دن اس معاملہ پر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ جواب دیں گے اس کا ذکر بھی خصوصیت کے ساتھ کیا گیا ہے۔

تفسیر سورۃ الانعام

وَمِنْ سُورَةِ الْاِنْعَامِ

۹۸۷: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ ہم تو اسے جھٹلاتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ... الْاَيَةُ“ (سو وہ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں)۔ (الانعام آیت: ۳۳)

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَكْذِبُكَ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلَكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاَيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ.

۹۸۸: اسحق بن منصور بھی عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ ابو اسحق سے اور وہ ناجیہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا اور اسی کی مانند حدیث بیان کی۔ اس حدیث کی سند میں حضرت علیؑ کا ذکر نہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۹۸۸: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا حُوَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا اَصَحُّ.

۹۸۹: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ...“ (کہہ دو وہ اس پر قادر ہے

۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ

کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔
 (الانعام - آیت ۶۵) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الہی میں تیری
 پناہ چاہتا ہوں۔ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے ”أَوِيلْبَسَكُمْ...“ (یا
 تمہیں فرقتے کر کے ٹکرا دے اور ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ
 چھکا دے۔) تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں کچھ معمولی
 اور آسان ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”أَهْوَنُ“ فرمایا، یا ايسر
 یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ...“ کی تفسیر
 نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو یہ
 عذاب ابھی تک آیا نہیں۔ بلکہ آنے والا ہے۔ یہ حدیث
 حسن غریب ہے۔

۹۹۱: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
 يَلْبِسُوا...“ (الآیہ) (جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے
 ایمان میں شرک نہیں ملایا، امن انہیں کیلئے ہے اور وہی راہ راست
 پر ہیں۔ الانعام: ۸۶) نازل ہوئی تو یہ مسلمانوں پر شاق
 گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے
 کون ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا۔ آپؐ نے فرمایا اس سے
 یہ ظلم مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی
 اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی کہ ”اے بیٹے اللہ کیساتھ کسی کو شریک
 نہ ٹھہرانا اس لیے کہ شرک ظلم عظیم ہے۔“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۲: مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس تکیہ لگائے
 بیٹھا تھا کہ انہوں نے فرمایا: اے ابو عائشہؓ: تین باتیں ایسی ہیں کہ
 جس نے ان میں سے ایک بات بھی کی اس نے اللہ پر جھوٹ
 باندھا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ محمد (ﷺ) نے (شب معراج
 میں) اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے تو وہ اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے کیونکہ اللہ

الْأَيَّةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ
 فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوِيلْبَسَكُمْ
 شَيْعًا وَيَذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
 عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ
 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا
 مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهَا كَانَتْ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
 الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ
 ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَا
 نَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ
 تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانَ لَا بَيْنَ يَابْنَى لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
 إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ.

۹۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ
 الْأَزْرَقِيُّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
 مَسْرُوقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَكِنًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا
 عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ
 الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ

أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ
الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ
حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَكِنًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ
أَنْظِرُونِي وَلَا تُعْجِلُونِي أَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ وَلَقَدْ
رَأَاهُ نَزْلَةُ أُخْرَى وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ قَالَتْ أَنَا
وَاللَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ هَذَا قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ جِبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتَهُ فِي الصُّورَةِ
الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَهَا تَبَيَّنَ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتَهُ مُنْهَبِطًا مِنَ
السَّمَاءِ سَادًّا عَظَمَ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا اكْتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ فَقَدْ
أَعْظَمَ الْغُرْبَةَ عَلَى اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ
مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي
غَدِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ قُلْ لَا
يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنَى
أَبَا عَائِشَةَ.

تعالیٰ فرماتے ہیں ”لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ.... الْآيَةُ“۔ (اسے
آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے اور وہ نہایت
باریک بین خبردار ہے۔ الانعام۔ ۱۰۳۔) پھر فرماتا ہے ”وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ... الْآيَةُ“ (یعنی کوئی بشر اس (یعنی اللہ تعالیٰ) سے وحی کے
ذریعے یا پردے کے پیچھے ہی سے بات کر سکتا ہے)۔ راوی کہتے
ہیں کہ میں تکیہ لگائے بیٹھا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا اور عرض کیا اے ام
المؤمنین مجھے مہلت دیجئے اور جلدی نہ کیجئے کیا اللہ تعالیٰ نے یہ
نہیں فرمایا ”وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةُ أُخْرَى“۔ (اور اس نے اس کو ایک
بار اور بھی دیکھا ہے۔ النجم۔ ۱۲) نیز فرمایا: ”وَلَقَدْ رَأَاهُ بِسَالَا فُقِ
الْمُبِينِ“ (اور بیشک انہوں (یعنی محمد ﷺ) نے اسے آسمان کے
کنارے پر واضح دیکھا۔) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم
میں نے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق دریافت
کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ جبرائیل تھے۔ میں نے انہیں ان کی اصل
صورت میں دوبرتبہ دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ان کے جسم نے
آسمان وزمین کے درمیان پوری جگہ کو گھیر لیا ہے (۲) اور جس نے
سوچا کہ محمد ﷺ نے اللہ کی نازل کی ہوئی چیز میں سے کوئی چیز
چھپالی اس نے بھی اللہ پر جھوٹ باندھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہے۔ ”يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ... الْآيَةُ“۔ (اے رسول جو آپ کے رب نے آپ پر نازل کیا ہے اسے پورا پہنچا دیجئے۔)
(۳) اور جس نے کہا کہ محمد ﷺ کل کے متعلق جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے اس نے بھی اللہ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ... الْآيَةُ“ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و آسمان میں کوئی علم نہیں جانتا) یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کسیت ابو عائشہ ہے۔

۹۹۳: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چند لوگ نبی
اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ کیا ہم جس چیز کو قتل کریں۔ اسے کھائیں اور جسے اللہ
نے ماردیا ہوا ہے نہ کھائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل
فرمائیں ”فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ... الْآيَةُ“ (سو تم
اس (جانور) میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ اگر تم
اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔ الانعام۔ ۱۱۸)۔ یہ

۹۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ نَا
زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى نَاسٌ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا كُلُّ
مَا نَقُتِلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَاَنْزَلَ اللَّهُ فَكُلُوا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ إِلَى قَوْلِهِ
وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حدیث حسن غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عباس سے منقول ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو عطاء بن سائب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَىٰ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۹۹۴: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جسے ایسے صحیفے دیکھنے کی خواہش ہو جس پر محمد (ﷺ) کی مہر ثبت ہو تو یہ آیات پڑھ لے "قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ..." (کہہ دو آؤ میں تمہیں سنادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں اور انہیں رزق دینگے اور بے

۹۹۴: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْهُوَ لَا يَأْتِيهِ مِنَ الْآيَاتِ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

حیاتی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ تاکہ تم سمجھ جاؤ اور سوائے کسی بہتر طریقہ کے یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔ ہم کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ تاکہ تم نصیت حاصل کرو اور بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے سوائے کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگے۔ تمہیں اسی کا حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیز گار ہو جاؤ۔ الانعام۔ آیت ۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۵: حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے "أَوَيَاتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ" (یا آئے کوئی نشانی تیرے رب کی: الانعام آیت ۱۵۱) کی تفسیر کے بارے میں فرمایا کہ ان نشانیوں سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث مرفوعاً نقل کی ہے۔

۹۹۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوَيَاتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ قَالَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۹۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نکلنے کے بعد کسی کا ایمان لانا اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ دجال، دابة الارض اور مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عَبْدِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنٌ مِنْ قَبْلِ آيَةِ الدَّجَالِ وَالدَّابَّةِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هُمْ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ امْتَالِهَا وَإِذَا هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور انکی بات سچی ہے کہ جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو پھر اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کے برابر دس گنا نیکیاں لکھ دو لیکن اگر کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس وقت تک نہ لکھو جب تک وہ برائی نہ کرے اور پھر ایک ہی برائی لکھو اور اگر وہ اس برائی کو چھوڑ دے یا کبھی آپؐ نے فرمایا کہ اس برائی پر عمل نہ کرے تو اس کے لیے اس کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا" (جو کوئی ایک نیکی کرے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی کرے گا سو اسے اسی کے برابر سزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ الانعام: آیت ۱۶۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ انعام: سورۃ انعام کے بھی دو حصے ہیں ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۱۴ آیت تک شرک فی التصرف کی نفی کا بیان ہے اور مشرکین کے شبہات کا رد، طریق تبلیغ اور سلسلہ انکار و جوہ مشرکین کا بیان ہے دوسرے حصے میں شرک فعل کی تین شقوں کا ذکر ہے (۱) تحریمات غیر اللہ یعنی جن جانوروں کو تم نے غیر اللہ کی خاطر نامزد کر رکھا ہے مثلاً سائبہ، بحیرہ، وصیلہ، حام یہ چار قسم کے جانوروں کو ان کے عقیدے کے مطابق کوئی بندہ نہیں کھا سکتا تھا اس سورۃ میں فرمایا گیا کہ یہ حرمت ختم کرو اور ان کو خالص اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرو اور کھاؤ (۲) تحریمات اللہ (محرمات الہیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء۔ ان کا ذکر بھی ہے (۳) غیر اللہ کی نذروں کا بیان بھی کیا گیا۔ محرمات الہیہ میں سے (۱) شرک، تنگ دستی کے سبب اولاد کو قتل کرنا، بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ، ناحق کسی کو قتل نہ کرو، یتیم کا مال نہ کھاؤ۔ یہ سب محرمات الہیہ ہیں۔

تفسیر سورہ اعراف

وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

۹۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هَكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرْفِ ابْتِهَامِهِ عَلَى أَنَّمَا أَصْبَعَهُ الْيَمْنَى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ

۹۹۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی "فَلَمَّا تَجَلَّى الْآيَةُ" (پھر جب اس کے رب نے پہاڑ کی طرف تجلی کی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ الا اعراف: آیت ۱۴۳) حماد کہتے ہیں کہ سلیمان نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی نوک داہنی انگلی پر رکھی اور فرمایا پھر پہاڑ پھٹ گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم

سَلَمَةَ .

۹۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَنِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ النَّارَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُسْلِمٌ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا .

۱۰۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نَعِيمٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۹۹۹: عبد الوہاب وراق بھی یہ حدیث معاذ بن معاذ سے وہ حماد بن سلمہ سے وہ ثابت سے وہ انس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۰: حضرت مسلم بن یسار جہنیؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی ”وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ“ (الآیہ) اور جب تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے انکی اولاد کو نکالا اور ان سے ان کی جانوں پر اقرار کرایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کبھی قیامت کے دن کہنے لگو کہ ہمیں تو اسکی خبر نہ تھی۔ الا عرف: آیت ۱۷۲) چنانچہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کے بعد انکی پشت پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد نکالی پھر فرمایا کہ میں نے انہیں جنت کے لیے پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ پھر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکال کر فرمایا کہ انہیں میں نے دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے یہ اسی کے لیے عمل کریں گے۔ چنانچہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کے لیے پیدا کرتے ہیں تو اسے جنت ہی کے اعمال میں لگا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اہل جنت ہی کے اعمال پر مرتا ہے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور کسی بندے کو جہنم کیلئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے بھی اسی کے مطابق کام لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اہل دوزخ ہی کے عمل پر مرتا ہے اور پھر اسے دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو عمرؓ سے سماع نہیں۔ بعض راوی مسلم اور عمرؓ کے درمیان ایک شخص کا واسطہ ذکر کرتے ہیں۔

۱۰۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پیٹھ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْضًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيَّضَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهُ قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطَهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ قَالَ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِيءُ آدَمَ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

السلام نے انکار کر دیا لہذا ان کی اولاد بھی انکار کرنے لگی۔ آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ پھر آدم علیہ السلام نے غلطی کی لہذا ان کی اولاد بھی غلطی کرنے لگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعِبُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاعِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءَ طَافَ بِهَا ابْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِيهِ عَبْدُ الْحَارِثِ فَسَمَّاهُ عَبْدُ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۰۲: حضرت سمرہ بن جندبؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت حوا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آپ کے گرد چکر لگایا۔ ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے کہا کہ بیٹے کا نام عبد الحارث رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ زندہ رہا۔ اور شیطان کی طرف سے یہ بات ڈالی گئی اور اس کا حکم تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابراہیم کی قنادہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ بعض حضرات اس حدیث کو عبد الصمد سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اسکو مرفوع نہیں کرتے۔

خلاصہ سورہ اعراف : اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام جرات اور بہادری سے لوگوں تک پہنچاؤ اور بلا خوف و خطر ان کی تبلیغ کرو تمہارے دلوں میں تنگی اور پریشانی ہرگز نہ ہونے پائے اور اس میں چھ انبیاء علیہم السلام کے واقعات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ اس سورہ کی آیت نمبر ۱۸۸ میں مشرکین اور عوام کے اس غلط عقیدہ کی تردید ہے جو ان لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں قائم کر رکھا تھا کہ وہ غیب دان ہوتے ہیں ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرح تمام کائنات کے ذرہ ذرہ پر حاوی ہوتا ہے نیز یہ کہ وہ ہر نفع نقصان کے مالک ہوتے ہیں جس کو چاہیں نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں تو اس آیت میں تردید کر دی گئی ہے کہ علم غیب اور تمام کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم محیط صرف اللہ جل شانہ کی مخصوص صفت ہے اس میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی و رسول، شرک اور ظلم عظیم ہے اسی طرح ہر نفع و نقصان کا مالک ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت خاص ہے اس میں کسی کو شریک ٹھہرانا بھی شرک ہے جس کو مٹانے ہی کے لئے قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے اس آیت میں حضور ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ اس کا اعلان فرمادیں کہ اپنے نفس کے لئے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں دوسروں کے نفع و نقصان کا تو کیا ذکر ہے اسی طرح یہ بھی اعلان کر دیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ ہر چیز کا علم ہونا میرے لئے ضروری ہو اور اگر مجھے علم غیب ہوتا تو میں ہر نفع کی چیز کو ضرور حاصل کر لیا کرتا اور ہر نقصان کی چیز سے ہمیشہ محفوظ ہی رہتا اور کبھی کوئی مجھے نقصان نہ پہنچتا حالانکہ یہ دونوں باتیں نہیں ہیں۔

تفسیر سورہ انفال

وَمِنْ سُورَةِ الْاَنْفَالِ

۱۰۰۳: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر میں تلوار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ نے مشرکین سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا۔ یا اسی طرح کچھ کہا۔ یہ تلوار مجھے دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ نہ میرا حق ہے نہ تمہارا۔ میں نے دل میں سوچا ایسا نہ ہو کہ یہ ایسے شخص کو مل جائے جو مجھ جیسی آزمائش میں نہ ڈالا گیا ہو۔ پھر میرے پاس آپ کا قاصد آیا اور کہا کہ تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی۔ لیکن اب میری ہو گئی ہے۔ لہذا یہ تمہاری ہے۔ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ..... الْاَيَةُ“ (تجھ سے غنیمت کا حکم پوچھتے ہیں۔ کہہ دے کہ

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْنَحْوَ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطِيَ هَذَا مَنْ لَا يُبْلَى بِلَائِي فَجَاءَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَسَزَلْتُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاَيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَمَّاكَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَيْضًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

غنیمت کا مال اللہ اور رسول کا ہے۔ سوال اللہ سے ڈرو۔ (الانفال: آیت ۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سماک بھی مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ۱۰۰۴: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

الْيَمَامِيُّ نَا عِكْرَمَةَ بْنَ عَمَّارٍ نَا أَبُو زُمَيْلٍ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَبَّاسٍ ثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَنِي اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ
وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ
وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ
إِنَّكَ إِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا
تُعْبُدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَا ذَا يَدَيْهِ
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِذَاءُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاتَّاهُ
أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِذَاءَهُ فَالْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ
مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مَنَا شِدَّتَكَ
رَبِّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ
أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ
بِالْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ
أَبِي زُمَيْلٍ وَأَبُو زُمَيْلٍ إِسْمُهُ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ قَالَ
وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ.

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَدْرِ قِيلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرْلَيْسَ ذُونَهَا شَيْءٌ
قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ
لَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ
أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتُ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ.

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ يُونُسَ

نے کفار کے لشکر کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے
جب کہ آپ کے ساتھ تین سوا اور چند آدمی تھے۔ پھر آپ نے
قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ پھیلا کر اپنے رب کو پکارنے لگے
اے اللہ اگر تو مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دے گا
تو اس زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ آپ
اتنی دیر تک قبلہ رخ ہو کر ہاتھ پھیلائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا
کرتے رہے کہ آپ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ پھر حضرت
ابوبکرؓ آئے اور چادر اٹھا کر کندھوں پر ڈال دی پھر پیچھے سے
آپ کو لپٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی اپنے رب سے
کافی مناجات ہو چکی۔ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ
پورا فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِذْ
تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ..... الْحَالِیَةُ“ (جب تم اپنے رب سے
فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد
کے لیے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔ الانفال
: آیت ۹) پھر اللہ تعالیٰ نے انکی فرشتوں سے مدد کی۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عکرمہ بن عمار کی ابو
زمیل سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زمیل کا نام سماک حنفی
ہے۔ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔

۱۰۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اب
قافلے کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہاں اس قافلے کے علاوہ کوئی
(لڑنے والا) نہیں راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عباسؓ
نے جو اس وقت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ عرض کیا کہ یہ
صحیح نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے
ایک کا وعدہ فرمایا تھا اور اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ آپ نے
فرمایا۔ آپ (یعنی ابن عباسؓ) نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۰۶: حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے لیے دو امن (والی

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانِينَ لَا يَهْتِي وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ فَإِذَا مَغِيضُ تَرَكْتُ فِيهِمْ إِلَّا سْتَغْفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُهَاجِرٍ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمَنِيرِ وَأَعَدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ إِلَّا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَتَشْكِفُونَ الْمُؤْنَةَ يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُلْهُو بِأَسْهُمِهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثٌ وَكِيعٌ أَصَحُّ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَأَذْرَكَ ابْنُ عُمَرَ

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُوءِ الرَّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارًا مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لِمَسْكُكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

آیات (۱ تا ۴) - (۱) ”وَمَا كَانَ اللَّهُ... يَسْتَغْفِرُونَ“ تک (اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ہوتے ہوئے عذاب دے) (۲) اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں ہے در آنحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔ (الانفال، آیت ۳۳)۔ پس جب میں (دنیا) سے چلا جاؤں گا تو ان میں استغفار کو قیامت تک کے لیے چھوڑ جاؤں گا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۰۰۷: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر یہ آیت پڑھی ”وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ... الْآيَةِ“ (اور ان سے لڑنے کیلئے جو کچھ (سپاہیانہ) قوت ہے اور پہلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سوتیار رکھو۔ (الانفال آیت ۶۰) پھر آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا: جان لو کہ سقوت سے مراد تیر چلانا ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین پر فتوحات عطا کرے گا۔ پھر تم لوگ محنت و مشقت سے محفوظ ہو گے۔ لہذا تیر اندازی میں سستی نہ کرنا۔ بعض راوی یہ حدیث اسامہ بن زید سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ عقبہ بن عامر سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ صالح بن کیسان نے عقبہ بن عامر کو نہیں پایا۔ البتہ ابن عمرؓ کو پایا ہے۔

۱۰۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی انسان کیلئے مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا۔ اس زمانے میں یہ دستور تھا کہ آسمان سے آگ آتی اور اسے کھا جاتی۔ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کے علاوہ یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کیونکہ غزوہ بدر کے موقع پر وہ لوگ مال غنیمت حلال ہونے سے پہلے ہی اس پر ٹوٹ پڑے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَوْلَا كِتَابٌ... عَظِيمٌ“ (اگر نہ ہوتی ایک بات جس کو لکھ چکا اللہ پہلے سے تو تم کو پہنچتا اس کے لینے میں بڑا عذاب...) (الانفال آیت ۶۸)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِئَءَ بِالْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى فَبَدَّلَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبٍ عَنْقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتَنِي فِي يَوْمٍ أَخُوفُ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشْخَنَ فِي الْأَرْضِ إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۱۰۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں کو لایا گیا تو آپؐ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ تم لوگوں کی انکے متعلق کیا رائے ہے؟ پھر اس حدیث میں طویل قصہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی فدیہ دیئے بغیر یا گردن دیئے بغیر نہیں چھوٹ سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ سہیل بن بیضاء کے علاوہ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ وہ اسلام کو یاد کرتے ہیں۔ آپؐ خاموش رہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو اس دن سے زیادہ کسی دن خوف میں مبتلا نہیں دیکھا کہ خواہ مجھ پر آسمان سے پتھر برسے لگیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا: سہیل بن بیضاء کے علاوہ پھر حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا ”مَا كَانَ لِنَبِيِّ... الْآيَةِ“ (نبی کو نہیں چاہیے کہ اپنے ہاں رکھے قیدیوں کو، جب تک خوب خوزیری نہ کر لے ملک میں، تم چاہتے ہو اسباب دنیا اور اللہ کے ہاں چاہیے آخرت اور اللہ زور آور ہے حکمت والا) (الانفال: آیت: ۶۷) یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ کا ان کے والد سے سماع ثابت نہیں۔

خلاصہ سورۃ انفال: اس سورۃ میں دو مضمون بیان کئے گئے ہیں پہلا مضمون مال غنیمت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرو۔ دوسرا مضمون قوانین جہاد کے متعلق ہے۔ بداصل اس سورۃ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں مسلمانوں کے لئے پانچ قوانین جہاد ہیں اور دوسرے حصے میں دو قانون تمام مسلمانوں کے لئے اور پانچ قوانین جہاد خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے لئے۔ اس سورۃ میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار کے انجام بد، ناکامی پور شکست اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتوحات سے متعلق مضامین ہیں جو مسلمانوں کے لئے احسان و انعام اور کفار کے لئے عذاب و انتقام تھا۔ امام ترمذیؒ نے ایک حدیث حضرت عقبہ بن عامرؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ کفار کے مقابلہ میں جو کچھ سپاہیانہ قوت اور اسلحہ اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو وہ تیار رکھو مقابلیہ ہے کہ جہاد کی تیاری ہر وقت ہونی چاہئے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۃ التوبہ

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسُهَيْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالُوا نَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ ثَنَى يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ ثَنَى ابْنُ

۱۰۱۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپؐ نے سورۃ انفال (جو کہ مثالی میں سے ہے) کو سورہ برآۃ سے متصل کر دیا ہے جو کہ

عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُم أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَالْيَ بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِثْنَيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوَهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُم عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيَزِيدَ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ أَصْغَرُ مَنْ يَزِيدُ الْفَارِسِيِّ وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ إِنَّمَا يَرْوِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبٍ بْنِ عُرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ ثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرُوا وَعَظُتُمْ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمَ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ دِمَاءَ

مہین میں سے ہے اور ان کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی نہیں لکھی۔ پھر تم نے انہیں سبع طول میں لکھ دیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ پر جب زمانہ گزشتہ اور گنتی کی سورتیں نازل ہوئیں تو جب کوئی چیز نازل ہوتی تو آپؐ کا تبوں میں سے کسی کو بلا تے اور اسے کہتے کہ یہ آیات اس سورت میں لکھو، جس میں ایسے ایسے مذکور ہے۔ پھر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں لکھو۔ چنانچہ سورۃ انفال مدینے میں شروع ہی کے ایام میں نازل ہوئی اور سورۃ براءۃ آخری سورتوں میں سے ہے اور اسکا مضمون اس سے مشابہ ہے۔ چنانچہ میں نے گمان کیا کہ یہ اسی کا حصہ ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک ہمیں اس کے متعلق نہیں بتایا کہ یہ اس کا حصہ ہے لہذا میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں لکھی اور اسی وجہ سے انہیں سبع طوال میں لکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عوفؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور یزید تابعی ہیں اور بصری ہیں۔ نیز یزید بن ابان رقاشی بصری بھی تابعی ہیں اور یزید فارسی سے چھوٹے ہیں۔ یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۱: حضرت عمرو بن احوصؓ فرماتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کیساتھ تھا۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد نصیحت کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا: کونسا دن ہے جسکی حرمت میں تم لوگوں کے سامنے بیان کر رہا ہوں؟ (آپؐ نے تین مرتبہ یہی سوال کیا) لوگوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں۔

جان لو کہ ہر جرم کرنے والا اپنا ہی نقصان کرتا ہے کوئی باپ اپنے بیٹے کے جرم کا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ اپنے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال سمجھے۔ جان لو کہ زمانہ جاہلیت کے سب سود باطل ہیں اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ عباس بن عبدالمطلب کا سود اور اصل دونوں معاف ہیں۔ پھر جان لو کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ پہلا خون جسے ہم معاف کرتے اس کا قصاص نہیں لیتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ وہ قبیلہ بنو لیث کے پاس رضاعت (دودھ پینے) کے لیے بھیجے گئے تھے کہ انہیں ہزیرل نے قتل کر دیا تھا۔ خبردار عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قیدی ہیں تم انکی کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں تو تم انہیں اپنے بستروں سے الگ کر دو اور ملکی مار، مارو کہ اس سے ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فرمانبرداری کریں تو ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح ان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو تمہارے بستروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی گھروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنہیں تم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا تم پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پہننے کی چیزوں میں سے اچھا سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے ابو احوص، شیبہ بن غرقہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے متعلق پوچھا کہ یہ کس دن ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نحر (قربانی) کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو۔

كُمُ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْنِي جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا إِنْ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ الْأَوَّانُ كُلُّ رَبٍّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رَبِّ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ الْأَوَّانُ كُلُّهُمْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرَضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هَذِيلُ الْأَوَّانُ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا الْأَوَّانُ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقٌّ وَلِلسَّائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِشَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ الْأَوَّانُ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَمْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ.

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۱۰۱۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ یہ کئی سندوں سے ابواسحاق سے منقول ہے، وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحاق کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو۔

۱۰۱۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ براءت کے چند کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دے کر بھیجا کہ ان کا اعلان کر دیں۔ پھر انہیں بلایا اور فرمایا کہ میرے اہل میں سے ایک شخص کے علاوہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اسے پہنچائے۔ پھر حضرت علیؓ کو بلایا اور انہیں (یہ سورہ) دی۔ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۰۱۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سورہ براءت کے کلمات دے کر بھیجا اور حکم دیا کہ (حج) کے موقع پر ان کلمات کو پڑھ کر لوگوں کو سنا دیں۔ پھر حضرت علیؓ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ ابھی حضرت ابوبکرؓ راستے ہی میں تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو یہ سمجھ کر اچانک نکلے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں۔ لیکن دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو نبی اکرم ﷺ کا خط دیا۔ اس میں حکم تھا کہ ان کلمات کا اعلان علیؓ کریں۔ پھر وہ دونوں نکلے اور حج کیا۔ ایام تشریق میں حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور اعلان کیا کہ ہر مشرک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ بری الذمہ ہیں اور تمہارے لیے چار ماہ کی مدت ہے کہ اس مدت میں اس زمین پر گھوم لو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور جنت میں صرف مؤمنین ہی داخل ہوں گے۔ حضرت علیؓ اس کا اعلان کرتے اور جب تھک جاتے تو

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ لِأَنَّهُ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مُوقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ دَرَّازٍ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثُ حَمَّانٍ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيَّنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصُوى فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَرَعَا فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَاَنْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بِرِيئَةٍ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَمَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَحْجُنُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءَ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا وَهَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

حضرت ابو بکرؓ اس کا اعلان کرنے لگتے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن غریب ہے۔

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَابِئَانِ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَثِيعٍ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا بَابِي شَيْءٍ بُعِثَتْ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءَ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مَدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلُهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ غَايِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۰۱۶: حضرت زید بن یثیع کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ کو کس چیز کا اعلان کرنے کا حکم دے کر حج میں بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چار چیزوں کا۔ (۱) کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔ (۲) جس کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو وہ مدت معینہ تک قائم رہے گا۔ اور اگر کوئی مدت معین نہیں تو اسکی مدت چار ماہ ہے۔ (۳) یہ کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔ (۴) یہ کہ مسلمان اور مشرک اس سال (حج) میں جمع نہیں ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بواسطہ ابن عیینہ، ابواسحق کی روایت ہے۔ سفیان ثوری کے بعض ساتھی اس حدیث کو علیؓ سے نقل کرتے ہیں اور وہ روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارِ شَدِيدٍ بَنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ.

۱۰۱۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں مسجد آنے جانے کی عادت دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ... الْآيَةُ“ (اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ سورہ توبہ: آیت ۱۸)

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِبُ اللَّهِ بَنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بَنُ عُمَرُو بْنِ عَبْدِ الْعُتَوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجَرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

۱۰۱۸: ابن ابی عمرؓ، عبداللہ بن وہبؓ سے وہ عمرو بن حارثؓ سے وہ دراجؓ سے وہ ابوہیثمؓ سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ“ یعنی مسجد میں آنے کا خیال رکھنا اور حاضر ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابوہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالعتواری ہے اور سلیمان یتیم تھے۔ ابوسعید خدریؓ نے انکی پرورش کی۔

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ نَاعِبُ اللَّهِ بَنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ

۱۰۱۹: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب ”وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ... الْآيَةُ“ (یعنی جو لوگ چاندی اور سونے کو جمع کرتے ہیں

ثُوبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ انْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَتَّخِذُهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَرُوحَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَأَلْتُ بَنِي أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثُوبَانَ فَقَالَ لَا قُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ ذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَيْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَتْنَ وَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحْلَوْا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحْلَوْهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَ غُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ.

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَا هَمَامٌ أَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَا بَصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِإِثْنَيْنِ اللَّهُ تَالِهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ

اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے (التوبہ: آیت ۳۴) نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ سونے اور چاندی کو جمع کرنے کی تو مذمت آگئی ہے اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو وہی جمع کرتے۔ آپؐ نے فرمایا: بہترین مال اللہ کو یاد کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور مومن بیوی ہے جو اسے اس کے ایمان میں مدد دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ سالم بن ابی جعد کو ثوبان سے سماع نہیں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کسی اور کو صحابی سے سماع ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ ہاں جابر بن عبد اللہ اور انسؓ اور پھر کئی صحابہؓ کا ذکر کیا۔

۱۰۲۰: حضرت عدی بن حاتمؒ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: عدی اس بت کو اپنے سے دور کر دو پھر میں نے آپؐ کو سورہ براءۃ کی یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا ”اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ.... الْآیَةُ“ (انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا ہے۔ النور - آیت ۳۱) پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ انکی عبادت نہیں کرتے تھے لیکن اگر وہ (علماء اور درویش) ان کے لیے کوئی چیز حلال قرار دیتے تو وہ بھی اسے حلال سمجھتے اور اسی طرح انکی طرف سے حرام کی گئی چیز کو حرام سمجھتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد السلام بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں اور غطف بن اعین غیر مشہور ہیں۔

۱۰۲۱: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے غار (ثور) میں نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر ان کفار میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے گا تو ہمیں دیکھ لے گا۔ آپؐ نے فرمایا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جن کا تیسرا اللہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہمام ہی سے منقول ہے۔ پھر اس حدیث کو

حَدِيثُ هَمَامٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَامٍ نَحْوَ هَذَا .

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى عَذْرَاءِ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَوْ كَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا اكْتَرَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَخْرُغْنِي يَا عُمَرُ إِنِّي قَدْ خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمُ إِنِّي لَوَزِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفْرَانَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجَبْتُ لِي وَجُرَأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلْتُ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمَا مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةُ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ .

حاب بن ہلال اور کئی حضرات ہمام سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن ابی (منافقوں کا سردار) مرا تو نبی اکرم ﷺ کو اسکی نماز جنازہ کیلئے بلایا گیا۔ آپؐ گئے اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کا دشمن عبد اللہ بن ابی جس نے فلاں دن اس، اس طرح کہا۔ پھر حضرت عمرؓ اس کی گستاخیوں کے دن گن گن کر بیان کرنے لگے اور کہا کہ آپؐ ایسے شخص کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ لیکن آپؐ مسکراتے رہے پھر جب میں نے بہت کچھ کہا تو آپؐ نے فرمایا اے عمر میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ مجھے۔ اختیار دیا گیا ہے لہذا میں نے یہ اختیار کیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے کہ ”اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ“ (تو ان کے لیے بخشش مانگ یا نہ مانگ، اگر تو ان کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش مانگے گا تو بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ سورہ توبہ آیت: ۸۰) اگر میں جانتا کہ میرے ستر سے زیادہ استغفار کرنے پر اسے معاف کر دیا جائے گا تو یقیناً میں ایسا ہی کرتا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز پڑھی اور جنازہ کیساتھ گئے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں ”وَلَا تُصَلِّ الْآيَةُ“ (اور ان (منافقین) میں سے جو مر جائے کسی پر کبھی نماز (جنازہ) نہ پڑھ اور نہ اسکی قبر پر کھڑا ہو۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے کفر کیا اور نافرمانی کی حالت میں مرے۔ سورہ توبہ۔ آیت ۸۴)۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد نبی اکرم ﷺ نے وفات تک نہ کسی منافق کی نماز (جنازہ) پڑھی اور نہ ہی اسکی قبر پر کھڑے ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۰۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی مرا تو اسکے بیٹے عبد اللہ بنی اکرمؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنا کرتہ مجھے عنایت کر دیجئے تاکہ میں اپنے باپ

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَنَا نَا فَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أُعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلَّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَأَذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُو قَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ الْخَيْرَتَيْنِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا أَوْ لَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

کو کفن دوں اور آپؐ اسکی نماز جنازہ پڑھیں پھر اسکے لیے استغفار بھی کیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے اسے قمیص دی اور فرمایا کہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے آگاہ کرنا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمرؓ نے آپؐ کو کھینچ لیا اور عرض کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے لیے استغفار کروں یا نہ کروں۔ پھر آپؐ نے اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ.....“ لہذا آپؐ نے ان پر نماز (جنازہ) پڑھنی چھوڑ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۰۲۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان اس بات پر بحث ہو گئی کہ جو مسجد پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ کونسی مسجد ہے۔ ایک نے کہا کہ مسجد قباء ہے اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں وہ مسجد نبوی ہے تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میری یہ مسجد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔ انیس بن ابی یحییٰ اسے اپنے والد سے اور وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ نَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءَ فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۱۰۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی ”فِيهِ رَجَالٌ.....“ (اس میں ایسے لوگ ہیں جو دوست رکھتے ہیں پاک رہنے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔ سورۃ التوبہ۔ آیت ۱۰۸۔) راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ پانی سے استنجا کرتے تھے چنانچہ ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو ایوبؓ، انسؓ اور محمد بن عبد اللہ بن سلام سے بھی روایت ہے۔

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ

۱۰۲۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ لَأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوْ لَيْسَ اسْتَغْفِرُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَايِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجْتُ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعُمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرُ وَمَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَادَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنْبِرُ كَأَسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنْبَرْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبَشِّرْ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مِنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ آمِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَمْ

مشرک والدین کے لیے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہا کہ تم اپنے والدین کے لیے استغفار کر رہے ہو اور وہ مشرک تھے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک والد کے لیے استغفار نہیں کیا۔ جب میں نے یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ...“ (پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں۔ التوبہ: ۱۱۳) یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت سعید بن مسیب بھی اپنی والد سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۷: حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک تک ہونے والی تمام جنگوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھا سوائے غزوہ بدر کے اور نبی اکرم ﷺ جنگ بدر میں شریک نہ ہونے والوں سے ناراض نہیں ہوئے تھے کیونکہ آپ تو محض ایک قافلے کے ارادے سے تشریف لے گئے تھے کہ قریش اپنے قافلے کی فریاد پر انکی مدد کیلئے آگئے۔ چنانچہ دونوں لشکر بغیر کسی ارادے کے مقابلے پر آگئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر فرمایا: میری جان کی قسم صحابہؓ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی غزوات میں شرکت کی سب سے عمدہ جگہ بدر ہے۔ میں پسند نہیں کرتا کہ میں لیلۃ العقبہ کی جگہ جنگ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ اس سے ہم اسلام پر مضبوط ہو گئے پھر اسکے بعد میں غزوہ تبوک تک کسی جنگ میں پیچھے نہیں رہا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی آخری لڑائی ہے آپ نے لوگوں میں کوچ کا اعلان کرایا اور پھر راوی طویل حدیث نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں (غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد میری توبہ قبول ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ مسلمان آپؐ کے گرد جمع تھے اور آپؐ کا چہرہ مبارک چاندی کی طرح چمک رہا تھا کیونکہ نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ مبارک اسی طرح چمکے لگتا تھا۔ میں آیا وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کعب بن مالک

مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ
الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَ
الْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ
مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ
رَوْفٌ رَحِيمٌ حَتَّى بَلَغَ وَإِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ
قَالَ وَفِينَا أَنْزَلْتُ أَيْضًا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ
الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا
أُجِدَتْ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً
إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُمِسَّكَ عَلَيْكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمِسَّكَ سَهْمِي الَّذِي بَخِيرَ قَالَ
فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى نِعْمَةٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي
نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا
وَصَاحِبَائِي وَلَا نَكُونُ كَذِبًا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي
لَأَرْجُوا أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ
الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِلْكَذِبَةِ بَعْدَ وَائِي لَا رَجُوءَ أَنْ
يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا
الْحَدِيثُ بِخِلَافِ هَذَا الْإِسْنَادِ قَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيلَ غَيْرُ هَذَا وَرَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ.

میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی کی آزمائش نہیں کی۔ میں نے اس کے بعد کبھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے
کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ فرما یگا۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے بھی زہری سے منقول
ہے۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک بھی اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ کعب سے نقل کرتے ہیں اور اسکی سند میں
اور بھی نام ہیں۔ یونس بن زید یہ حدیث زہری سے وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ انکے والد نے
کعب بن مالک سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ آج کا دن تمہاری زندگی کے تمام
دنوں میں سے سب سے بہتر ہے جب سے تمہیں تمہاری ماں
نے پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کی طرف سے یا آپ کی
طرف سے۔ آپ نے فرمایا بلکہ اللہ کی طرف سے پھر آپ نے
یہ آیات پڑھیں ”لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ ... الْآيَةِ“ (اللہ
نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور
انصار کے حال پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی کا
ساتھ دیا۔ بعد اس کے کہ ان میں سے بعض کے دل پھر جانے
کے قریب تھے۔ پھر اپنی رحمت سے ان پر توجہ فرمائی۔ بے شک وہ
ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ التوبہ۔ ۱۱۰) کعب کہتے
ہیں کہ یہ بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ... الْآيَةِ“ (اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے
اور رہو ساتھ بچوں کے۔ التوبہ آیت ۱۱۹)۔ پھر کعب نے عرض کیا
یا رسول اللہ ﷺ میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں ہمیشہ سچ
بولوں گا اور میں اپنا پورا مال اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی راہ
میں صدقے کے طور پر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنا کچھ مال
اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں
اپنے لیے غزوہ خیبر میں سے ملنے والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر
فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے بعد مجھ پر میرے نزدیک
اس سے بڑا کوئی انعام نہیں کیا کہ میں نے اور میرے دونوں
ساتھیوں نے آپ سے سچ بولا۔ اور جھوٹ بول کر ان لوگوں کی
طرح ہلاک نہیں ہو گئے۔ مجھے امید ہے کہ سچ بولنے کے معاملے

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ قَدْ اتَانِي فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّي لَا خَشْيَ اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلَ بِالْقِرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَاِنِّي اَرَى اَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ افْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا تَنْتَهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوا نِيَّ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلُ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُهُمَا صَدْرُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ اَجْمَعَهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورَ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۲۸: حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلایا۔ میں حاضر ہوا تو حضرت عمرؓ بھی وہیں موجود تھے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے کہ عمرؓ میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کریم کے قاریوں کی بڑی تعداد شہید ہو گئی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر قاری اسی طرح قتل ہوئے تو امت کے ہاتھ سے بہت سا قرآن نہ جاتا رہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دے دیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں کیسے وہ کام کروں جو نبی اکرم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم اس میں خیر ہے وہ بار بار مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس چیز کے لیے کھول دیا جس کے لیے حضرت عمرؓ کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی یہ کام انہی کی طرح اہم سمجھنے لگا۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: کہ تم ایک عقلمند نوجوان ہو اور ہم تمہیں کسی چیز میں متہم نہیں پاتے پھر تم نبی اکرم ﷺ کے کاتب بھی ہو۔ لہذا تم ہی یہ کام کرو۔ زیدؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم: اگر یہ لوگ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو اس سے آسان ہوتا۔ میں نے کہا آپ کیوں ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہی بہتر ہے پھر وہ دونوں (ابوبکرؓ اور عمرؓ) مجھے سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میں بھی یہی بہتر سمجھنے لگا اور اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے ان دونوں کا سینہ کھولا تھا۔ پھر میں قرآن جمع کرنے میں لگ گیا۔ چنانچہ میں قرآن کو چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، بھجور کے پتوں اور لحاف یعنی پتھر وغیرہ سے جمع کرتا جن پر قرآن لکھا گیا تھا پھر اسی طریق میں لوگوں کے سینوں سے بھی قرآن جمع کرتا۔ یہاں تک کہ سورہ براءۃ کا آخری حصہ خزیمہ بن ثابتؓ سے لیا۔ وہ یہ آیات ہیں۔ ”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ.....“ (الآیہ) (البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول آیا ہے۔

اسے تمہاری تکلیف گراں معلوم ہوتی ہے۔ تمہاری بھلائی پر وہ حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ سورہ توبہ آیت: ۱۲۹) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُعَازِي اَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَّةَ وَاذْرُبِجَانَ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُذَيْفَةَ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَذْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسُخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَمَعْنِيهِ اللَّيْثُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ تَنْسُخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسْخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى كُلِّ أَقْفٍ بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ فَأَلْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوهُ فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدُ التَّابُوهُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ إِلَى عُثْمَانَ

۱۰۲۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حذیفہؓ حضرت عثمان بن عفانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اہل عراق کے ساتھ مل کر آذربائیجان اور آرمینیا کی فتح میں اہل شام سے لڑ رہے تھے۔ پھر حذیفہؓ نے لوگوں کے درمیان قرآن میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اس امت کی اس سے پہلے خبر لیجئے کہ یہ لوگ قرآن کے متعلق اختلاف کرنے لگیں جیسے کہ یہود و نصاریٰ میں اختلاف ہوا۔ چنانچہ انہوں نے حصہ کو پیغام بھیجا کہ وہ انہیں مصحف بھیج دیں تاکہ اس سے دوسرے نسخوں میں نقل کیا جاسکے۔ پھر ہم آپ کو وہ مصحف واپس کر دیں گے۔ حضرت حصہؓ نے وہ مصحف انہیں بھیج دیا اور انہوں نے زید بن ثابتؓ، سعید بن عاصؓ، عبدالرحمنؓ، بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کی طرف آدمی بھیجا کہ اسے مصاحف میں نقل کرو۔ پھر تینوں قریشی حضرات سے فرمایا کہ اگر تم میں اور زید بن ثابتؓ میں اختلاف ہو جائے تو پھر قریش کی زبان میں لکھو۔ کیونکہ یہ (قرآن) انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اس مصحف کو کئی مصاحف میں نقل کر دیا اور پھر ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ خارجہ بن زیدؓ نے مجھ سے زید بن ثابتؓ کا قول نقل کیا کہ سورہ احزاب کی یہ آیت گم ہو گئی جو میں نبی اکرم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ ”مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا ۚ اَلَا يَهْدِي اللَّهُ فِرْقًا ضَالَةً“ میں نے اسے تلاش کیا تو خزیمہ بن ثابتؓ یا ابو خزیمہ کے پاس سے مل گئی۔ چنانچہ میں نے اسے اسکی سورت کے ساتھ ملا دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ اس موقع پر ان لوگوں میں لفظ ”تابوت“ اور ”تابوہ“ میں بھی اختلاف ہوا۔ زیدؓ ”تابوہ“ کہتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا ”تابوت“ لکھو کیونکہ یہ قریش کی زبان

میں اتر رہے۔ زہری عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعودؓ گوزید کا قرآن لکھنا گوار گزرا اور انہوں نے فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن لکھنے سے معزول کیا جا رہا ہے اور ایسے شخص کو یہ کام سونپا جا رہا ہے جو اللہ کی قسم اس وقت کافر کی پیٹھ میں تھا جب میں اسلام لایا۔ (ان کی اس شخص سے مراد حضرت زید بن ثابتؓ ہیں۔) اس لیے عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اے اہل عراق تم اپنے قرآن چھپالو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی چیز چھپائے گا وہ قیامت کے دن اسے لے کر اللہ کے سامنے حاضر ہوگا۔ (لہذا تم اپنے مصاحف لے کر اللہ سے ملاقات کرنا) زہری کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی یہ بات بڑے بڑے صحابہؓ کو بھی ناگوار گزری۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔

فَقَالَ اُكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغَلُّوها فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَجُلٍ مِنْ أَفْضَلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

خلاصہ سورۃ توبہ: توبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے اس سورۃ کے بھی دو حصے ہیں پہلا حصہ ابتداء سے لے کر رکوع نمبر ۵ تک ہے اس حصے میں بد عہدی کرنے والے مشرکین سے اعلان براءت ہے یعنی جن مشرکین سے تمہارا معاہدہ تھا مگر انہوں نے پہلے معاہدہ توڑ دیا تم بھی معاہدہ سے اعلان براءت کر دو اور سارے ملک میں اس اعلان کی چار ماہ تک خوب اشاعت کرو اور پھر حج کے موقع پر بھی اس اعلان کو دہراؤ۔ جن مشرکین نے عہد نہیں توڑا اور تمہارے خلاف دشمن کی مدد نہیں کی ان سے اپنا عہد قائم رکھو اور میعاد و معاہدہ کے اختتام تک ان سے تعرض نہ کرو۔ مشرکین سے جنگ کرنے کے بارے میں شبہات کا جواب ان کے ساتھ قتال (جہاد) موانع تھے وہ چار ہیں۔ جو لوگ (منافقین) جنگ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے ان کے لئے زجر و توبیخ کا ذکر ہے۔ رکوع نمبر ۱۳، ۱۴ میں ان پانچ صحابہ کرامؓ جو نہایت مخلص تھے مگر جہاد میں شریک نہ ہوئے انہوں نے اپنے آپ کو ستونوں سے باندھ لیا اور گڑ گڑا کر توبہ کی اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی وہ تین صحابہ کرام جو قدیم الایمان اور نہایت مخلص تھے اور سستی کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کی واپسی پر کوئی عذر نہیں تراشا بلکہ اپنا قصور صاف صاف بیان کر دیا ان کو بطور تادیب پچاس دن کی ڈھیل دی اور اس کے بعد ان کی توبہ قبول فرمائی ان کا ذکر آیت نمبر ۱۱۸ میں ہے اور امام ترمذیؒ نے بھی ایک حدیث میں ایک صحابیؓ کا ذکر کیا ہے۔ نیز امام ترمذیؒ نے منافقین کی نماز جنازہ اور ان کے لئے دعاء کے بارے میں بھی واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کا جنازہ پڑھایا۔ حضرت عمرؓ نے اس گستاخیوں کا ذکر کیا اور عرض کی کہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں لیکن حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھا دیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا۔ امام ترمذیؒ نے قرآن کریم کے جمع کرنے کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا مکالمہ بھی حدیث ۱۰۲۸ میں نقل کیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت زید بن ثابتؓ کو سورۃ براءت کی آخری دو آیات حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے ملیں۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا وَيُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَ كُفُوَهُ قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّضْ وَجُوهَنَا وَيُنْجِئْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تفسیر سورہ یونس

۱۰۳۰: حضرت صہیب نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ”لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى... الْآيَةُ“ (جنہوں نے بھلائی کی ان کے لیے بھلائی ہے اور زیادتی بھی اور ان کے منہ پر سیاہی اور رسوائی نہیں چڑھے گی۔) (یونس: آیت ۲۶) کہ آپؐ نے فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں داخل ہوں گے تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے ایک وعدہ کر رکھا ہے وہ اب اسے پورا کرنے والے ہیں۔ وہ کہیں گے کیا اس نے ہمارے چہرے روشن کر کے جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل فرما کر (اپنا وعدہ پورا نہیں کر دیا، اب کوئی نعمت باقی رہ گئی ہے۔) آپؐ نے فرمایا: پھر (خالق اور مخلوق کے درمیان حائل ہونے والا) پردہ ہٹا دیا جائے گا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز عطا نہیں کی ہوگی۔ کہ وہ اسکی طرف دیکھیں۔ یہ حدیث کئی راوی حماد بن سلمہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سلیمان بن مغیرہ بھی یہی حدیث ثابت سے اور وہ عبد الرحمن سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور اس میں صہیبؓ کے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرنے کا ذکر نہیں۔

۱۰۳۱: ایک مصری شخص سے منقول ہے کہ انہوں نے ابو درداءؓ سے اس آیت ”لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ کی تفسیر پوچھی (ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔) (یونس: آیت ۶۴) انہوں نے فرمایا: کہ جب سے میں نے اسکی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے پوچھی ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تم پہلے شخص ہو جس نے اسکی تفسیر پوچھی ہے۔ اس بشارت سے مراد مومن کا نیک خواب ہے جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ ابن عمرؓ بھی سفیان سے وہ عبد العزیز سے وہ ابو صالح سمان سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ایک مصری شخص سے اور وہ ابو درداءؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ احمد بن

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مِّنْهُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مِّنْهُ أَنْزَلْتُ هِيَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ رَ تَرَى لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

عبدہ رضی اسے حماد بن زید سے وہ عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ ابو درداء سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عطاء بن یسار سے روایت نہیں۔ اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَغْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخْذَمُ مِنْ خَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِي فِيهِ مَخَافَةً أَنْ تُذَرِكَهُ الرَّحْمَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو سمندر میں غرق کیا تو وہ کہنے لگا کہ ”میں ایمان لایا کہ اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں اسکے (یعنی فرعون کے) منہ میں سمندر کا کچھڑ ٹھونس رہا تھا تاکہ (اسکے اس قول کی وجہ سے) اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَا أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرْحَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۳: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں سے ایک روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ڈالتے تھے تاکہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہہ سکے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرویں۔ یا فرمایا کہ اس خوف سے کہ اللہ کی رحمت اسے گھیر نہ لے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

خلاصہ سورہ یونس: اس سورہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک الملک اور مختار مطلق ہے اور اس کے سامنے کوئی شفیع غالب نہیں اور اس مسئلہ کو تین جگہ بیان کیا گیا ہے۔ امام ترمذی نے چار احادیث نقل فرمائی ہیں۔ پہلی حدیث میں قرآنی آیت سے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور زیارت کو ثابت کیا ہے دوسری حدیث میں ایک آیت کی تفسیر زبان نبوت سے منقول ہے تیسری اور چوتھی میں فرعون کے غرق ہوتے وقت کلمہ پڑھنے کا اور جبرائیل امین علیہ السلام کا اس کے منہ میں کچھڑ ڈالنے کا ذکر ہے یعنی اس وقت کا ایمان قبول نہیں۔

تفسیر سورہ ہود

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعِ بْنِ

۱۰۳۴: حضرت ابو زینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ہمارا رب اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے

کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا: بادل میں تھا جسکے اوپر نیچے ہوا تھی اور اس نے اپنا عرش پانی پر پیدا کیا۔ احمد کہتے ہیں کہ یزیدؒ غمائم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں۔ حماد بن سلمہ بھی اس سند کو اسی طرح بیان کرتے ہیں کہ وکیع بن حدس سے روایت ہے جبکہ شعبہ، ابو عوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۳۵: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور بسا اوقات آپؐ نے فرمایا: ظالم کو مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ جب اسے پکڑتا ہے تو پھر ہر گز نہیں چھوڑتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَكَذَلِكَ أَخْذُرْبَكَ... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ“ (اور تیرے رب کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے۔ جب وہ ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے اور اسکی پکڑ سخت تکلیف دہ ہے۔ سورہ ہود: آیت ۱۰۲) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو اسامہ بھی یزیدؒ سے اسی طرح کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے ”یملی“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔ ابراہیم یہ حدیث ابو اسامہ سے وہ یزید بن عبد اللہ سے وہ اپنے دادا سے وہ ابو بردہؓ سے وہ ابو موسیٰؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اور بغیر شک کے ”یملی“ کا لفظ بیان کرتے ہیں۔

۱۰۳۶: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ”فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ“ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا عمل اس چیز کے لیے کرتے ہیں۔ جو لکھی جا چکی ہے یا ابھی نہیں لکھی ہے (یعنی تقدیر)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی چیز کے لیے جس سے فراغت حاصل کی جا چکی ہے اور اسے لکھا جا چکا لیکن ہر شخص کے لیے وہی آسان ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبد الملک بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۳۷: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

حَدَّثَنَا عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ هَكَذَا يَقُولُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَكَيْعُ بْنُ حَدَّاسٍ وَيَقُولُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَهَشِيمٌ وَكَيْعُ بْنُ حَدَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمْلِي وَرُبَّمَا قَالَ يُمَهِّلُ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمْلِي وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ.

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فَرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يَفْرِغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فَرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلَكِنْ كُلُّ مِيسَرٍ لَمَّا خُلِقَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو.

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا وَأَنَا هَذَا فَأَقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ فَلَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِسَلَاكِ كَرِيمٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوَايَةٌ هُوَلَاءِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّيْسَابُورِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : میں نے شہر کے کنارے ایک عورت سے بوس و کنار کر لیا اور جماع کے علاوہ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوں میرے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ چھپایا تھا۔ لہذا تمہیں بھی چاہیے تھا کہ اسے پردے میں ہی رہنے دیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ شخص چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھیج کر بلوایا اور یہ آیات پڑھیں ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ الْآيَةِ“ (اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔ ہود: آیت ۱۱۴) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کیا اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تمام لوگوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی سماک سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، سماک، ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عبد اللہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری بھی سماک سے وہ ابراہیم سے اسی کے مثل بیان کرتے ہیں۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن یحییٰ نیشاپوری بھی یہ حدیث سفیان ثوری سے وہ اعمش اور سماک سے وہ دونوں ابراہیم سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس سند میں سفیان کی اعمش سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ سلیمان تیمی یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً حَرَامٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ الْآيَةُ فَقَالَ الرَّجُلُ إِلَى هَذِهِ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدَاتِي هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِ كَرِهْنَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَهِيَ لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَفُتِلَ عُمَرُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَرَأَاهُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۰۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا بِزَيْدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ

۱۰۳۸: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا جو کہ حرام تھا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا کفارہ دریافت کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ... الْآيَةُ“ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا؟ تمہارے لیے بھی اور میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو اس پر عمل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۹: حضرت معاذ جبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص کسی ایسی عورت سے ملے جس سے اسکی جان پہچان نہ ہو اور پھر وہ اس کے ساتھ جماع کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی سے بیوی سے کرتا ہے۔ (یعنی بوس و کنار) تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ... الْآيَةُ“۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وضو کرو اور نماز پڑھو۔ معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف اس شخص کیلئے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لیے عام ہے؟ آپ نے فرمایا بلکہ تمام مومنوں کیلئے عام ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لیے کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حضرت معاذؓ کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ تو عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۴۰: حضرت ابو یسرؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت مجھ سے کھجوریں خریدنے آئی تو میں نے اس سے کہا کہ گھر میں اس سے اچھی کھجوریں ہیں۔ جب وہ میرے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تو میں

اسکی طرف جھکا اور اس کا بوسہ لے لیا۔ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اپنا گناہ چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کے سامنے ذکر نہ کرو۔ لیکن مجھ سے صبر نہ ہو سکا تو میں عمرؓ کے پاس گیا اور ان کے سامنے قصہ بیان کیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اپنا جرم چھپاؤ، توبہ کرو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوری بات بتائی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کی راہ میں جانے والے نمازی کے گھر والوں کے ساتھ ایسا کیا۔ حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ اس سے ابو یسر کو اتنا دکھ ہوا کہ انہوں نے کہا کاش میں اب ہی مسلمان ہوا ہوتا اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ بھی اہل جہنم سے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سر جھکا لیا اور آپؐ دیر تک اسی طرح رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ.... الْآيَةُ“۔ ابو یسر کہتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس گیا تو آپؐ نے مجھے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا اس شخص کے لیے خاص ہے یا سب کے لیے عام ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ حکم سب کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ قیس بن ربیع کو کعب وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ شریک یہی حدیث عثمان بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابو امامہؓ، وائلہ بن اسقعؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو یسر کا نام کعب بن عمر ہے۔

اتَتْنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلْتُ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَخَلَفْتَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا حَتَّى تُمْنَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتَّى ظَنُّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتَّى أُوحِيَ إِلَيْهِ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ أَبُو الْيَسْرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعْفَهُ وَكَيْعٌ وَغَيْرُهُ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْيَسْرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو:

حَلَالٌ لَكُمْ شَرْوُ شَيْءٍ : سورة ہود میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے واقعات ہیں جو سورۃ کے دعاوی پر متفرع ہیں کیونکہ اس سورۃ کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور سچی توبہ کرو۔ دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے ساری کائنات کا ذرہ ذرہ اس پر آشکارہ ہے تیسرا دعویٰ یہ ہے کہ مشرکین کے طعن تشنیع سے آپ ﷺ آزدہ خاطر ہو کر تبلیغ توحید میں کوتاہی نہ کریں۔ امام ترمذیؒ نے ایسی احادیث نقل فرمائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ نماز و ذکر وغیرہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس سورۃ میں اقوام کے زوال کے اسباب بیان ہوئے ہیں جن میں حضرت شعیت کی قوم اور تجارت میں ان کی بددیانتی اور سرمایہ دارانہ ذہنیت انتہائی خوبصورت پیرائے میں بیان ہوئے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورہ یوسف

۱۰۴۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ الْخَزَاعِيُّ نَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ الْكَرِيمِ بْنَ
الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ وَلَوْلَيْتُ فِي السَّجَنِ مَا لَيْتُ يُوسُفُ ثُمَّ جَاءَ نَبِيُّ
الرَّسُولُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ
إِلَى رَبِّكَ فَسَأَلَهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ
أَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى لُوطٍ إِنْ كَانَ لِيَأْوِي
إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي
ذُرَّةٍ مِنْ قَوْمِهِ.

۱۰۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ جتنی مدت یوسف علیہ السلام قید میں رہے اگر میں رہتا تو قاصد کے آنے پر بادشاہ کی دعوت قبول کر لیتا۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ ... الْآيَةُ“ (پھر جب اسکے پاس قاصد پہنچا کہا اپنے آقا کے ہاں واپس جا اور اس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے ہاتھ کاٹے تھے۔ بے شک میرا رب ان کے فریب سے خوب واقف ہے۔ یوسف، آیت ۵۰۔) پھر آپؐ نے فرمایا حضرت لوط علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو وہ تمنا کرتے تھے کہ کسی مضبوط قلعے میں پناہ حاصل کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر کسی قوم کی طرف انہی میں سے نبی بنا کر بھیجا۔

۱۰۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ
قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنْعَةُ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى وَهَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۴۲: حضرت ابو کریم یہ حدیث عبیدہ اور عبد الرحیم سے اور وہ الفضل بن موسیٰ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں ”مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ“ لیکن معنی ایک ہی ہیں جبکہ محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ ثروہ کے معنی کثرت و قوت کے ہیں۔ یہ حدیث فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح اور حسن ہے۔

حَلَالُكُمْ شَيْءٌ وَذِي شَيْءٍ: اس سورۃ میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا جو کہ پندرہ احوال پر مشتمل ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم الغیب اور متعرف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی حضرت یوسفؑ اپنے شہر سے باہر ایک کنویں میں بند رہے لیکن حضرت یعقوبؑ کو پتہ نہ چل سکا پھر مصر میں بہت لمبی مدت تک رہے پھر بھی حضرت یعقوبؑ بے خبر رہے اور اپنے بیٹے کو تلاش نہ کر سکے۔ نیز سورۃ یوسفؑ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں کہ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بذریعہ وحی بتایا ہے یہ آپؐ کی صداقت کی دلیل ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورۃ رعد

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي نَعِيمٍ

۱۰۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودی نبی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ وَكَانَ يَكُونُ فِي بَنِي عَجَلٍ
عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ يَهُودَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّغْدِ مَا هُوَ قَالَ
مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقُ
مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَقَالُوا
فَمَا هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي تَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ
إِذَا زَجَرَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أَمَرَ قَالَوا صَدَقْتَ
فَقَالُوا فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّهَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ
اشْتَكَى عِرْقُ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَلَامُهُ إِلَّا لِحُومِ
الْإِبِلِ وَالْبَاقِهَا فَلِذَلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوا صَدَقْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے
ابوقاسم ﷺ ہمیں رعد کے متعلق بتائیے کہ یہ کیا ہے۔ آپ نے
فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمہ بادل ہیں
اس کے پاس آگ کوڑے ہیں۔ جن سے وہ بادلوں کو اللہ کی
مشیت کے مطابق ہانکتا ہے۔ وہ کہنے لگے تو پھر یہ آواز جو ہم
سننے ہیں یہ کس کی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ اس کی ڈانٹ ہے وہ
بادلوں کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ حکم کے مطابق چلیں۔ وہ کہنے
لگے۔ آپ نے سچ فرمایا: پھر انہوں نے آپ سے پوچھا کہ
اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے اپنے اوپر کونسی چیز حرام کی
تھی؟ آپ نے فرمایا کہ انہیں عرق النساء کا مرض ہو گیا تھا
اور انہوں نے اونٹ کے گوشت اور اسکے دودھ کے علاوہ کوئی چیز
مناسب نہیں پائی۔ اس لیے انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ انہوں
نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَاسِيفُ
بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ
وَنُفْضِلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ قَالَ الدَّقْلُ
وَالْفَارِسِيُّ وَالْحُلُوفُ وَالْحَامِضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
نَحْوَ هَذَا وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَعَمَّارٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۰۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے ”وَنُفْضِلُ
بَعْضَهَا.... الْآيَةُ“ (اور ہم ایک کو دوسرے پر پھلوں میں
فضیلت دیتے ہیں۔) (الرعد: آیت ۴) کی تفسیر میں نقل کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد ردی کھجوریں ہیں یا پھر
میٹھا اور کڑوا مراد ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس
روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اسی کے مثل نقل کیا
ہے۔ سیف بن محمد عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ
ہیں۔ یہ سفیان ثوری کے بھانجے ہیں۔

كَلَامُهُ مَسْنُونٌ وَهَكَذَا: اس میں رعد فرشتہ کا ذکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تسبیح کرتا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا
کہ یہ فرشتہ بادلوں کو ڈانٹتا ہے تو گرج کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

سُورَةُ اِبْرَاهِيمَ

سورة ابراہیم کی تفسیر

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو الْوَلِيدِ نَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۴۵: حضرت شعیب بن حباب حضرت انس بن مالکؓ سے
نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک
خوشہ پیش کیا گیا۔ اس میں کھجیاں بھی تھیں آپ نے فرمایا: ”مَثَلُ

بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطْبٌ فَقَالَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلُّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِيَ الْحَنْظَلَةُ قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هَذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

کَلِمَةً طَيِّبَةً... (الآیہ) (کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی ایک مثال بیان کی ہے۔ گویا وہ ایک پاک درخت ہے کہ جس کی جڑ مضبوط اور اسکی شاخ آسمان میں ہے۔ وہ اپنے رب کے حکم سے اپنا پھل لاتا ہے۔ ابراہیم - آیت - ۲۵) پھر فرمایا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ... (الآیہ) (اور نا پاک کلمہ کی مثال ایک نا پاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جائے۔ اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے ابراہیم - آیت - ۲۶) پھر آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد تمہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابو عالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔ قتیبہ، ابو بکر بن حبّاب سے وہ اپنے والد سے اور وہ انس سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں اور اس میں ابو عالیہ کا قول بھی نہیں۔ اور یہ اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ان کے علاوہ بھی کئی راوی اس حدیث کو موقوفاً یعنی حضرت انسؓ کا قول نقل کرتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ کسی

اور نے اسے مرفوع کیا ہو۔ پھر معمر، حماد بن زید اور کئی راوی بھی اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے۔ احمد بن محمد بن حنبل بھی حماد بن زید سے وہ شعیب بن حبّاب سے اور وہ انسؓ سے شعیب بن حبّاب ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۶: حضرت براءؓ اس آیت ”يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا... (الآیہ) (اللہ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے۔ سورہ ابراہیم - آیت - ۲۷) کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ قبر میں ہوگا جب اس سے (یعنی مردے سے) پوچھا جائے گا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ يَكُونُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ هَذَا

۱۰۴۷: حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے آیت ”يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ... (الآیہ) (جس دن اس زمین سے اور زمین بدلی جائے گی۔ سورہ ابراہیم - آیت - ۴۸) کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ پل صراط پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

حَسْبُ الْإِسْلَامِ شَرُّ رُؤْيَا الْإِسْلَامِ : اس بارے میں تین احادیث منقول ہیں پہلی حدیث میں کلمہ طیبہ کی بہترین مثال بیان فرمائی جس طرح کھجور کے درخت کی جڑ مضبوط اور اس کی شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے پھل لاتا ہے اس طرح کلمہ طیبہ ہے اس کے مقابل شرک کا کلمہ خبیثہ ہے اس کی مثال بھی بیان فرمائی ایک ناپاک کی سی ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لایا جائے اور اسے کچھ ٹھہراؤ نہیں ہے اس طرح شرک کا کلمہ ہے۔ نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر بھی اس سورۃ میں ہے اسی مناسبت سے سورۃ کا نام ابراہیم ہے۔

تفسیر سورۃ حجر

سُورَةُ الْحَجَرِ

۱۰۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی وہ بہت حسین بلکہ حسین ترین لوگوں میں سے تھی۔ بعض لوگ پہلی صف میں نماز پڑھنے کیلئے جاتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے جبکہ بعض پچھلی صفوں کی طرف آتے تاکہ اسے دیکھ سکیں۔ چنانچہ وہ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے دیکھتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ ... الْآيَةَ“ (اور ہمیں تم میں سے اگلے اور پچھلے سب معلوم ہیں اور بے شک تیرا رب ہی انہیں جمع کرے گا۔ بے شک وہ حکمت والا خبردار ہے۔ الحجر - آیت ۲۵)۔ جعفر بن سلیمان یہ حدیث عمرو بن مالک سے وہ ابو جوزاء سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں اور یہ نوح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نُوْحٍ عَنْ قَيْسِ الْحُدَّانِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّيُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِئِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ.

۱۰۴۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا فرمایا امت محمدیہ (ﷺ) پر۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ
عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ
الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ ام القرآن ۱۔ ام
کتاب ۲ اور سبع مثنائی ۳ ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ
الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي
مَا سَأَلَ.

۱۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی
اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ام القرآن (سورہ
فاتحہ) جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی اور یہی سبع مثنائی
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے
درمیان تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے
جو وہ مانگے گا۔

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي وَهُوَ يُصَلِّي فذَكَرَ
نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَطْوَلُ وَأَتَمُّ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَهَكَذَا
رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

۱۰۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو ابی نماز پڑھ رہے تھے۔ اور پھر اسی
کے مثل حدیث نقل کی۔ عبدالعزیز بن محمد کی حدیث زیادہ طویل
اور مکمل ہے اور عبد الحمید بن جعفر کی حدیث سے زیادہ صحیح
ہے۔ کئی راوی علاء بن عبد الرحمن سے اسی کی مانند حدیث نقل
کرتے ہیں۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي
الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ
عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
بِسُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ

۱۰۵۳: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ
کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ فِي
ذَلِكَ... الْآيَةِ“ (بیشک اس واقعہ میں اہل بصیرت کے لیے
کئی نشانیاں ہیں۔ الحجر۔ آیت ۷۵) یہ حدیث غریب ہے ہم
اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء نے
اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے کہ متوسمین کے معنی فراست

۱: ام القرآن : قرآن کی ماں یعنی قرآن کی اصل

۲: ام الكتاب : کتاب کی ماں یعنی کتاب کی اصل

۳: سبع مثنائی : بار بار پڑھی جانے والی سات آیات۔ (مترجم)

والوں کے ہیں۔

۱۰۵۴: حضرت انس بن مالکؓ ”لَسْنَا لَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ... الْآيَةَ“ (پھر تیرے رب کی قسم ہم ان سب سے سوال کریں گے۔ الحجر: ۹۲) کی تفسیر میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن ابی سلیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی یہ حدیث لیث بن ابی سلیم سے وہ بشر سے اور وہ انس بن مالکؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرفوع نہیں۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ. ۱۰۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَسْنَا لَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ قَالَ عَنْ قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

خُلَاَصَةُ سُورَةِ الْحَجَرِ: الحجر ایک وادی کا نام ہے جس میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود آباد تھی اسی وجہ سے سورۃ کا نام رکھ دیا ہے۔ یہ بھی مکمل سورۃ ہے اس میں بھی توحید کا ذکر ہے اور اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں جن قوموں نے اس مسئلہ کو نہیں مانا ان کے واقعات بیان کئے گئے۔ امام ترمذی نے حدیث نمبر ۱۰۴۸ میں آیت: ”وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنْكُمْ“ کا شان نزول کیا ہے۔

مِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورۃ النحل

۱۰۵۵: حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے کا اجر تہجد کی نماز پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت (کائنات کی) ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ”يَتَفَيَّوْظَلَالَهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ... الْآيَةَ“ (کیا وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو نہیں دیکھتے کہ ان کے سائے دائیں اور بائیں جھکے جا رہے ہیں۔ اور نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ النحل آیت ۲۸)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ ثَنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ قَبْلِ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحَسَّبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَاةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةِ ثُمَّ قَرَأَتْ فَيَوْظَلَالَهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ ذَاخِرُونَ الْآيَةَ كُلَّهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ.

۱۰۵۶: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں انصار کے چونسٹھ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ جن میں حمزہؓ بھی شامل ہیں۔ کفار نے ان کے ناک، کان وغیرہ

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ ثَنَى أَبُو بَنِي كَعْبٍ قَالَ لَمَّا

کاٹ دیئے تھے۔ انصار کہنے لگے کہ اگر پھر کسی دن ہماری ان سے مدد بھیڑ ہوئی تو ہم اس سے دو گنا آدمیوں کے ناک، کان وغیرہ کاٹیں گے لیکن فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا... الْآيَةُ“ (اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔ النحل آیت ۱۲۶) چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ آج کے بعد قریش کا نام نہیں رہے گا۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث ابی بن کعب کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

كَانَ يَوْمٌ أُخِذَ أَصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْرَةٌ فَمَثَلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَتُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ فَتَحَ مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قَرِيشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

خلاصہ سورہ فُحَال : زوال کے بعد چار رکعت نفل پڑھنا تہجد کے برابر ثواب ہے نیز یہ بھی ارشاد ہے کہ جتنی کوئی تکلیف دے اتنا ہی بدلہ لینا چاہئے اس سے زیادہ بدلہ لینا جائز نہیں لیکن اگر صبر کیا جائے تو بہت افضل ہے۔

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۰۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کے لیے لے جایا گیا تو میری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ شنوہ قبیلے کے لوگوں میں سے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور نبی اکرم ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میانہ قد اور سرخ ہیں گویا کہ ابھی دیماں یعنی حمام سے نکلے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ میں انکی اولاد کے بہت مشابہ ہوں۔ پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو۔ میں نے دودھ لیا اور پی لیا۔ چنانچہ مجھ سے کہا گیا کہ آپؐ کو فطرت کے راستے پر چلایا گیا یا فرمایا کہ آپؐ فطرت کو پہنچے کیونکہ اگر آپؐ شراب پی لیتے تو آپؐ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ یہ

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَنَعْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسْبَتُهُ قَالَ مُضْطَرِبُ الرَّجْلِ الرَّأْسُ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى قَالَ فَنَعْتَهُ قَالَ رُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ قَالَ وَأَتَيْتُ بَنَانَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَدَيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ شب معراج میں نبی اکرم ﷺ کے لیے براق لایا گیا جس کو لگام ڈالی ہوئی اور زمین کسی ہوئی تھی۔ اس نے شوخی کی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: کیا تو محمد (ﷺ) کے ساتھ ایسی شوخی کر رہا ہے۔ آج تک تجھ پر اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزیز سوار نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اسے پسینہ آ گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ (شب معراج) کو ہم جب بیت المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارہ کر کے ایک پتھر میں سوراخ کیا اور پھر براق کو اس سے باندھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں ایک پتھر پر کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا۔ چنانچہ میں اسے دیکھتے ہوئے انہیں اسکی نشانیاں بتانے لگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ، ابوسعید، ابن عباس، ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۱: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول ”وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا... الْآيَةَ“ (اور وہ خواب جو ہم نے تمہیں دکھایا اور وہ خبیث درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے ان سب کو ان لوگوں کیلئے فتنہ بنا دیا۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۶۰۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خواب سے مراد شب معراج کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کا بیت المقدس تک جانا اور آنکھ سے دیکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مذکور ملعون درخت سے مراد زقوم کا درخت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبَرَّاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَضَعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرِئِيلُ ابْنُ مُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا فَمَارَكَبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفُضْ عَرَفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِئِيلُ بِأَصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهَا الْبَرَّاقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنِ أَرِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السَّدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِيَمِينِهِ وَيُمَدَّلُهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا وَبَيْضُ وَجْهِهِ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِ تَاجٍ مِّنْ لُّوْءٍ يَتَلَأُّ لَا فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرُونَهُ مِّنْ بَعْدٍ فَيَقُولُونَ االلَّهُمَّ ائْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُ لَهُمْ اأَبْشِرُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهُهُ وَيُمَدَّلُهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا االلَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا قَالَ فَيَأْتِيَهُمْ فَيَقُولُونَ االلَّهُمَّ آخِرُهُ فَيَقُولُ اأَبْعَدْكُمْ االلَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالسَّدِيُّ إِسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

۱۰۶۲: حضرت ابو ہریرہؓ ”وَقُرْآنَ الْفَجْرِ... الْآیَہ“ (بے شک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے رو برو۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸) کی تفسیر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور علی بن مسہر اسے اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوسعیدؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر نے بواسطہ مسہر اور اعمش سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت ”يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ... الْآیَہ“ (جس دن ہم ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ بلائیں گے۔ سو جسے اس کا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا گیا سو وہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے۔ بنی اسرائیل آیت ۷۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ ایک شخص کو بلا کر نامہ اعمال اسکے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا بدن ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا۔ پھر اس کا چہرہ روشن کر کے اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جو چمک رہا ہوگا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائیگا تو وہ اسے دور ہی سے دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور ہمارے لیے اس میں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کیلئے ایسے انعام کی خوشخبری ہے لیکن کافر کا منہ سیاہ ہوگا اور اس کا جسم ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا۔ جیسے کہ آدم علیہ السلام کا قد و جسم تھا۔ پھر اسے بھی ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جسے اللہ کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم اس کے شر سے اللہ کی

پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ چیز نہ دینا اور جب وہ ان کے پاس جائیگا تو وہ کہیں گے کہ یا اللہ اسے ہم سے دور کر دے۔ وہ کہے گا اللہ تمہیں دور کرے تم میں سے ہر شخص کے لیے اس کے مثل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

۱۰۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ”عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ... الْآیَہ“ (قریب ہے کہ تیرا رب

۱۰۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ زَيْدٍ الزَّعَافِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

تھے مقام محمود میں پہنچا دے۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۷۹) کی تفسیر پوچھی گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعفرانی سے مراد داؤد اودی ہیں یہ عبد اللہ بن ادریس کے چچا ہیں۔

۱۰۶۵: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ (بت) پتھر نصب تھے۔ چنانچہ آپؐ کے ہاتھ میں ایک چھری یا لکڑی تھی اس کے ساتھ آپؐ ان بتوں کو مارتے اور گراتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے ”جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ...“ (حق آیا اور باطل بھاگ گیا بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا۔ بنی اسرائیل) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۰۶۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے پھر ہجرت کا حکم دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي... الْآيَةَ“ (کہہ اے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا اور نکال مجھ کو سچا نکالنا اور عطا کر دے مجھ کو اپنے پاس سے حکومت کی مدد۔ بنی اسرائیل۔ آیت ۸۰)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اسکے متعلق نبی اکرم ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے روح کے متعلق پوچھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ... الْآيَةَ“ (اور تجھ سے پوچھتے ہیں روح کو کہہ دے روح ہے میرے رب کے حکم سے اور تم کو علم دیا ہے تھوڑا سا اور اگر ہم چاہیں تو نزلے جائیں اس چیز کو جو ہم نے تجھ کو وحی بھیجی۔ پھر تو نہ پائے اپنے واسطے اسکے لادینے کو ہم پر کوئی ذمہ دار۔ بنی اسرائیل۔ ۶۸)۔ وہ کہنے لگے ہمیں تو بہت علم دیا گیا ہے۔ ہمیں تو رات دی گئی اور جسے تو رات ملی اسے بہت کچھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَدَاوُدُ الزَّعْفَرَانِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ.

۱۰۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَصْبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعُنُهَا بِمُخَصَّرَةٍ فِي يَدِهِ وَرُبَّمَا قَالَ بِعُودٍ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مَدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مَخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هَذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أَوْتِينَا عِلْمًا كَبِيرًا أَوْتِينَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أَوْتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأَنْزَلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

دیا گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ.....
الآیہ“۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۶۸: حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا۔ آپؐ مجھ کی ایک ٹہنی پر ٹیک لگائے ہوئے چل رہے تھے کہ یہودیوں کی ایک جماعت پر سے گزر ہوا۔ بعض کہنے لگے کہ ان سے کچھ پوچھنا چاہیے جبکہ دوسرے کہنے لگے کہ مت سوال کرو کیونکہ وہ ایسا جواب دیں گے جو تمہیں برا لگے گا۔ لیکن انہوں نے آپؐ سے روح کے متعلق سوال کر دیا تو آپؐ کچھ دیر کھڑے رہے پھر سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں سمجھ گیا کہ آپؐ کی طرف وحی کی جارہی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار ختم ہوئے اور آپؐ نے فرمایا ”الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي... والآیہ“ (یعنی روح میرے رب کے حکم سے ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ تین اصناف میں منقسم ہو کر جمع ہوں گے۔ پیدل، سوار اور چہروں پر گھسٹتے ہوئے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: چہروں پر کیسے چلیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے انہیں پیروں پر چلایا وہ انہیں سروں پر چلانے پر بھی قادر ہے۔ جان لو کہ وہ اپنے منہ سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن طاووس اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۷۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ پیدل، سوار اور چہروں کے بل گھسٹتے ہوئے اکٹھے کئے جاؤ گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحِي إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوسَى وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَقْتُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۰۷۱: حضرت صفوان بن عسال مرادی فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور کچھ پوچھتے ہیں۔ دوسرا کہنے لگا کہ انہیں نبی مت کہو اگر انہوں نے سن لیا تو خوشی سے انکی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں آئے اور نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی۔ ”وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ..... الْآيَةِ“ (البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو کھلی نشانیاں دی تھیں۔ بنی اسرائیل - ۱۰۱)۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (۲) زنا مت کرو (۳) چوری مت کرو (۴) جادو مت کرو (۵) کسی بے گناہ کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کرے (۶) سود خوری نہ کرو (۷) کسی پاکباز عورت پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ (۸) دشمنوں سے مقابلے کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہ تھی کہ یہودیوں کے لیے خاص حکم یہ ہے کہ ہفتے کے دن زیادتی نہ کریں۔ چنانچہ وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاؤں چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ پھر کس چیز نے تمہیں مسلمان ہونے سے روکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے ہو۔ ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم ایمان لے آئے تو یہودی ہمیں قتل نہ کر دیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ... الْآيَةِ“ (اور اپنی نماز میں نہ چلا کر پڑھ اور نہ بالکل ہی آہستہ پڑھ اور اس کے درمیان راستہ اختیار کر۔ بنی اسرائیل (آیت ۱۱۰) مکہ میں نازل ہوئی۔ آپ اگر بلند آواز سے قرآن پڑھتے تو مشرکین قرآن کو، اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانیوالے کو گالیاں دینے لگتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہ قرآن اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو،

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبُو الْوَلِيدِ اللَّفْظُ لَفْظُ يَزِيدَ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ أَنَّ يَهُودَئِينَ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ نَسْأَلُهُ قَالَ لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعَهَا يَقُولُ نَبِيٌّ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَعْيُنٍ فَاتَّبَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَا هُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَمْشُوا بِبِرِّي إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تَفْرُوا مِنَ الزُّحُفِ شَكَّ شُعْبَةُ وَعَلَيْكُمْ الْيَهُودُ خَاصَّةً إِلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبِّ فَقَبْلًا يَدِيهِ وَرِجْلِيهِ وَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسَلِّمَا قَالَا أَنَّ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَأَنَا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَشِيمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهَ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا

اسکو نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو گالیاں دینے لگیں اور نہ اتنا آہستہ کہ صحابہؓ سن نہ سکیں۔ یعنی اتنی آواز پر پڑھیے کہ آپؐ سے قرآن سیکھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۰۷۳: حضرت ابن عباسؓ ”وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں چھپ کر دعوت دیتے تھے اور صحابہؓ کے ساتھ نماز پڑھتے تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے۔ چنانچہ مشرکین جب قرآن سنتے تو اسے اور اس کے لانے والے کو گالیاں دینے لگتے لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) کو حکم دیا کہ اتنی بلند آواز سے مت پڑھیے کہ مشرکین سنیں اور اسے گالیاں دیں اور اتنی آہستہ بھی نہ پڑھیے کہ صحابہ کرامؓ سن نہ سکیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کیجئے (یعنی درمیانی آواز سے پڑھیے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۴: حضرت زربن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ (ﷺ) نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: گنجه تم ہاں کہتے ہو تو تمہاری کیا دلیل ہے۔ میں نے کہا قرآن۔ میرے اور تیرے درمیان قرآن ہے۔ حذیفہؓ نے فرمایا جس نے قرآن سے دلیل لی وہ کامیاب ہو گیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی راوی یہ بھی کہتے تھے کہ جس نے دلیل قرآن سے لی واقعی اس نے دلیل پیش کی پھر حذیفہؓ نے یہ آیت پڑھی ”سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ... (الآیہ)۔ (وہ پاک ہے جس نے راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ بنی اسرائیل۔ آیت۔ ا۔) اور پوچھا کہ کیا اس میں کہیں ہے کہ آپؐ نے کہیں نماز پڑھی۔ وہ فرمانے لگے نہیں۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا اگر آپؐ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی ہوتی تو تم لوگوں پر بھی بیت المقدس میں نماز پڑھنا واجب ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں پڑھنا واجب

تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بَأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ ۱۰۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيُسَبُّ الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرْبَنْ حَبِيشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَصْلَحُ بِمَ تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنْ اِخْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ قَدْ اِخْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَاحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةُ فِيهِ كَمَا كُنْتُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةٍ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدْبُورُهُ فَمَازَايَلَا ظَهَرَ الْبَرَقِ حَتَّى رَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْآخِرَةِ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلَىٰ بَدْنِهِمَا

قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبُّهُ لِمَا لَيْفَرُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَحَرَهُ لَهُ عَالَمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ ہے۔ حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا اس کا قدم وہاں پڑتا جہاں اس کی نظر ہوتی اور پھر وہ دونوں جنت، دوزخ اور آخرت کے متعلق ہونے والے وعدوں کی چیزیں دیکھنے تک اس کی پیٹھ سے نہیں اترے پھر واپس ہوئے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے بیت المقدس میں باندھ دیا تھا۔ حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی۔ کیا وہ بھاگ جاتا؟ جبکہ اسے عالم الغیب والشہادۃ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مسخر کر دیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْرَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فِرْعَابٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو نَا آدَمَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ إِيْتَوَانُو حَا فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلِكُوا وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ آتُوا مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ آتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عُذْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ آتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاخْذُ بِحَلِيقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعُقْهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَنْفَتَحُونَ لِي وَيُورِجُونَ بِي فَيَقُولُونَ مَرْحَبًا فَأَخْرَجُ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيَقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ وَقُلْ يُسْمَعُ

۱۰۷۵: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور میرے پاس حمد کا جھنڈا ہوگا۔ میں ان (انعامات پر) فخر نہیں کرتا۔ پھر اس دن کوئی نبی نہیں ہوگا اور آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میرے ہی لیے (بعثت کے وقت) سب سے پہلے زمین شق ہوگی۔ پھر فرمایا کہ لوگ تین مرتبہ سخت گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں۔ اپنے رب سے ہماری سفارش کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں نے ایک گناہ کیا تھا جس کی وجہ سے مجھے جنت سے نکال کر زمین پر اتار دیا گیا (میں سفارش نہیں کر سکتا) تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کے پاس جائیں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے زمین پر ایک دعا مانگی تھی اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں نے تین مرتبہ (بظاہر) جھوٹ خلاف واقعہ بات کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوئی ایسا جھوٹ نہیں بولا بلکہ ان کا مقصد صرف دین کی تائید تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ اللہ کے سوا میری

لَقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَاخْذُ بِحِلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُفْقِعُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ۔

عبادت کی گئی۔ لہذا تم لوگ محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں انکے ساتھ جاؤں گا۔ ابن جعدان، حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھاؤں گا۔ پوچھا جائیگا کون ہے؟ کہا جائے گا کہ محمد (ﷺ) ہیں۔ پھر وہ میرے لیے دروازہ

کھولیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ پھر میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے اپنی حمد و ثناء بیان کرنے کے لیے الفاظ سکھائیں گے۔ پھر مجھے کہا جائے گا کہ سر اٹھاؤ اور مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا۔ شفاعت کرو گے تو قبول کی جائے گی اور اگر کچھ کہو گے تو سنا جائے گا۔ اور یہی مقام محمود ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا... الْآیۃ“ (یعنی عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود پر فائز کرے گے۔ بنی اسرائیل (۷۹) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ میں جنت کا دروازہ پکڑ کر کھڑا ہوں گا اور اسے کھٹکھاؤں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابو نضرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے مکمل روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ بنی اسرائیل: اس سورۃ میں فرمایا ہم نے تمہیں معجزہ اسراء (معراج) دکھا دیا ہے اگر یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بھی مسئلہ توحید نہیں مانیں گے تو ہلاک کر دئے جائیں گے۔ امام ترمذیؒ نے چند احادیث سفر معراج کی نقل کیں ہیں قرآن کریم نے اسراء کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسراء سے مشتق ہے جس کے لغوی معنی رات کو لے جانا ہیں۔ سورۃ بنی اسرائیل میں اسراء کا ذکر ہے یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا ہے اس کا نام معراج ہے اس کا ذکر سورۃ نجم کی آیت نمبر ۲۷ میں ہے اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ یہ تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا جیسے عام انسان سفر کرتے ہیں قرآن کریم کے پہلے ہی لفظ سبحان میں اس طرف اشارہ موجود ہے کیونکہ یہ لفظ تعجب اور کسی عظیم الشان امر کے لئے استعمال ہوتا ہے اگر معراج صرف روحانی بطور خواب کے ہوتا تو اس میں کون سی عجیب بات ہے خواب تو ہر مسلمان بلکہ ہر انسان دیکھ سکتا ہے۔ دوسرا اشارہ لفظ عبد سے اسی طرف ہے کیونکہ عبد صرف روح نہیں بلکہ جسم و روح کے مجموعہ کا نام ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۶ کے بارے میں حدیث نمبر ۱۰۶۱ میں روایا یعنی خواب کئے گئے ہیں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملہ کو تشبیہ کے طور پر رد یا کہا گیا ہو اور اگر رد یا کے معنی خواب ہی کے لئے جائیں تو یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ واقعہ معراج جسمانی کے علاوہ اس سے پہلے یا پیچھے یہ معراج روحانی بطور خواب بھی ہوئی اس لئے حضرت ابن عباسؓ سے جو اس کا واقعہ خواب ہونا منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معراج جسمانی نہ ہوئی ہو۔ امام ترمذیؒ نے فتح مکہ کے روز کعبہ مکرمہ کے اندر سے بتوں کے گرانے کا ذکر بھی کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مشرکین کے بت اور دوسرے مشرکانہ نشانات کو مٹانا واجب ہے اور تمام وہ آلات باطلہ جن کا مصرف صرف معصیت اور گناہ ہوان کا مٹانا بھی اسی حکم میں ہے اس کے بعد امام ترمذیؒ نے روح کے متعلق قریش کے سوال اور حضور ﷺ کا بذریعہ وحی جواب دینا نقل کیا ہے اس میں غور طلب بات یہ ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح کا سوال کس معنی کے لحاظ سے کیا تھا بعض حضرات مفسرین نے سیاق و

سباق کی رعایت سے یہ سوال وحی اور قرآن یا وحی لانے والے فرشتے جبرئیل کے متعلق قرار دیا ہے لیکن احادیث صحیحہ مرفوعہ میں جو اس آیت کا شان نزول بتلایا گیا ہے وہ تقریباً اس میں صریح ہے کہ سوال کرنے والوں نے روح حیوانی کا سوال کیا تھا اور مقصد سوال کا روح کی حقیقت معلوم کرنا تھا کہ وہ کیا چیز ہے بدن انسانی میں کس طرح آتی جاتی ہے اور کس طرح اس سے حیوان اور انسان زندہ ہو جاتا ہے اس سوال جواب میں رسول اللہ ﷺ کو یہ حکم ہوا کہ آپ ﷺ ان کے جواب میں یہ فرمادیجئے کہ: روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے یعنی وہ تمام مخلوقات کی طرح نہیں جو مادہ کے تصورات اور توالت و تناسل کے ذریعہ وجود میں آتی ہے بلکہ وہ بلا واسطہ حق تعالیٰ شلنہ کے حکم کن سے پیدا ہونے والی چیز ہے اس جواب نے یہ تو واضح کر دیا کہ تمام مادیات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا انسان کے لئے اتنا ہی علم روح کے متعلق کافی ہے اس سے زائد علم کے ساتھ اس کا کوئی دینی یا دنیوی کام اٹکا ہوا نہیں اس لئے وہ حصہ سوال فضول اور لایعنی قرار دے کر اس کا جواب نہیں دیا گیا خصوصاً جبکہ اس کی حقیقت کا سمجھنا عوام کے لئے تو کیا بڑے بڑے حکماء و عقلاء کے لئے بھی آسان نہیں۔ حدیث نمبر ۱۰۷۱ میں نو آیات بینات کی تفسیر بیان کی گئی ہے ویسے آیت کا لفظ معجزہ کے معنی میں بھی آتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ۹ معجزات شمار فرمائے ہیں (۱) عصائے موسیٰؑ (۲) ید بیضا (۳) زبان میں لکنت تھی وہ دور کر دی گئی (۴) بنی اسرائیل کے دریا پار کرنے کیلئے دریا کو پھاڑ کر اس کے دو حصے الگ کر دئے اور راستہ دیدیا (۵) نڈی دل کا عذاب غیر معمولی صورت میں بھیج دیا گیا (۶) طوفان بھیج دیا گیا (۷) بدن کے کپڑوں میں بے حد جوئیں پیدا کر دی گئیں جن سے بچنے کا کوئی راستہ نہ دیا (۸) مینڈکوں کا ایک عذاب مسلط کر دیا گیا کہ ہر کھانے پینے کی چیز میں مینڈک آ جاتے تھے (۹) خون کا عذاب بھیجا گیا کہ ہر برتن اور کھانے پینے کی چیز میں خون مل جاتا تھا۔ تسع ۹ آیات بینات کی دونوں تفسیریں کی گئی ہیں لیکن پہلی تفسیر جو حدیث باب میں ہے اسکو بہت سے مفسرین نے ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورہ کہف

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَىٰ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَىٰ صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَىٰ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّلَ أَيْ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَىٰ أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَحْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقَدُ الْحُوتَ فَهُوَ نَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَنَاهُ وَهُوَ يَوْشَعُ بْنُ نُونٍ فَجَعَلَ

۱۰۷۱: حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا کہ نوفؓ بکالی کہتا ہے کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ علیہ السلام وہ نہیں جن کا خضر کے ساتھ بھی ایک قصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کا دشمن جھوٹ بولتا ہے۔ میں نے ابی بن کعبؓ کو نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو ان سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میرے پاس تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ علم کو اللہ کی طرف منسوب کیوں نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ بحرین جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس کے پاس آپ سے زیادہ علم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب میں کس طرح

اسکے پاس پہنچوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زنبیل میں ایک مچھلی رکھ کر چل دو جہاں وہ کھو جائے گی وہیں وہ شخص آپ کو ملے گا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنے خادم یوشع بن نون کو لیا اور زنبیل میں مچھلی رکھ کر چل دیئے یہاں تک کہ ایک ٹیلے کے پاس پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام اور انکے خادم دونوں لیٹ گئے اور سو گئے۔ مچھلی زنبیل میں ہی کودنے لگی۔ یہاں تک کہ نکل کر دریا میں گر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہاؤ وہیں روک دیا اور وہاں طاق سا بن گیا اور اس کا راستہ ویسا ہی بنا رہا۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھی کے لیے یہ چیز تعجب خیز ہو گئی اور پھر دونوں اٹھ کر باقی دن و رات چلتے رہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی بھول گئے کہ انہیں مچھلی کے متعلق بتائیں۔ صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اسی وقت تھکے جب اس جگہ سے تجاوز کیا جسکے متعلق حکم دیا گیا تھا کہ ان کے ساتھی نے کہا۔ دیکھئے جب ہم ٹیلے پر پھہرے تھے تو میں مچھلی بھول گیا تھا اور یقیناً یہ شیطان ہی کا کام ہے کہ مجھے بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا تذکرہ کروں کہ اس نے عجیب طریقے سے دریا کا راستہ اختیار کیا۔ موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے وہی جگہ تم تلاش کر رہے تھے چنانچہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانوں پر واپس لوٹے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی ٹیلے کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے۔ جس مردہ پر پڑے وہ زندہ ہو جاتا ہے پھر کہتے ہیں کہ اس مچھلی میں سے کچھ وہ کھا چکے تھے۔ جب اس پر پانی ٹپکا تو وہ زندہ ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر چلتے چلتے چٹان کے پاس پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ چادر سے اپنے آپ کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں اسلام کیا۔ انہوں نے فرمایا اس زمین میں سلام کہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں اس زمین میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا بنی اسرائیل کا موسیٰ۔ آپ نے فرمایا

مُوسَى حُوتًا فِي مِكَتَلٍ فَأُتِلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا آتَا الصَّخْرَةَ فَرَّقَهُ مُوسَى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكَتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكَتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَاُمْسِكْ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ إِنَّا غَدَاءٌ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ فَكُنَّا نَقْصُصُ آثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنٌ الْحَيَوةِ لَا يُصِيبُ مَاءٌ هَا مَيْتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوتُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَمَّا قَطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّ آثَارَهُمَا حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَبَّحِي عَلَيْهِ بِشُوبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى قَالَ أَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ

بِهِمَا سَفِينَةً فَكَلَّمَا هُمَ أَنْ يُحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ
الْوَحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَتْ
إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتْهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا
إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي
عُسْرًا أُنْتُمْ خَرَجْتُمْ مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ
عَلَى السَّاحِلِ إِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخَذَا
الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى
أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا
قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ
وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ إِنْ سَأَلْتَكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا
فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ نِ اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا
فَسَابُوا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ
يُنْقَضَ يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَاقَامَهُ
فَقَالَ لَهُ مُوسَى وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
قَوْمٌ آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يَضَيَّفُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا لَوْ شِئْتَ لَا
تُخَذُّتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
سَأْنَبْتُكَ بِتَاوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى
لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى
كَانَتْ مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتَّى
وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ
الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا
مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ

”ہاں“ حضرت خضر نے فرمایا ابے موسیٰ تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا
ایک علم ہے جسے میں نہیں جانتا اور میرے پاس خدا کا عطا کردہ
ایک علم ہے جسے آپ نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کیا میں
اس شرط پر آپ کے پیچھے چلوں کہ آپ میری راہنمائی فرماتے
ہوئے مجھے وہ بات سکھائیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی۔
حضرت خضر نے فرمایا آپ صبر نہیں کر سکیں گے اور آپ اس چیز پر
کیسے صبر کر سکیں گے جس کا آپ کی عقل نے احاطہ نہیں کیا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عنقریب آپ مجھے صبر کرنے
والا پائیں گے اور میں آپ کی حکم عدولی نہیں کروں گا۔ حضرت خضر
نے فرمایا اگر میری پیروی کرنا ہی چاہتے ہو تو جب تک کوئی بات
میں خود نہ بیان کروں آپ مجھے نہیں پوچھیں گے۔ حضرت موسیٰ
نے فرمایا ”ٹھیک ہے“ پھر حضرت موسیٰ اور حضرت خضر دونوں
ساحل پر چل رہے تھے کہ ایک کشتی انکے پاس سے گزری۔ انہوں
نے کہا کہ ہمیں بھی سوار کر لو انہوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیا
اور بغیر کرائے کے دونوں کو بٹھالیا۔ خضر علیہ السلام نے اس کشتی
کا ایک تختہ اکھیر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے ان لوگوں نے ہمیں
بغیر کرائے کے سوار کیا اور آپ نے ان کی کشتی خراب کر دی اور اس
میں سوراخ کر دیا تاکہ لوگ غرق ہو جائیں۔ آپ نے ان بڑی
بھاری بات کی۔ وہ کہنے لگے میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ
میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے
آپ میری بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور اس معاملے میں
مجھ پر زیادہ تنگی نہ ڈالیں پھر وہ کشتی سے اتر کر ابھی ساحل پر چل
رہے تھے کہ ایک بچہ بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ خضر علیہ السلام
نے اس کا سر پکڑا اور اسے ہاتھ سے جھٹکا دے کر قتل کر دیا۔ موسیٰ
علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا۔ آپ
نے بڑی بے جا حرکت کی۔ وہ کہنے لگے کہ میں نے کہا تھا کہ
آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات پہلی
سے زیادہ تعجب خیز تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ اگر اسکے بعد

بھی میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھیے گا۔ آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے ہیں۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہا کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے اور ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا تو انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں وہاں انہیں ایک دیوار مل گئی جو گرنے ہی والی تھی۔ خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ سیدھی ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ ہم ان لوگوں کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری ضیافت تک نہیں کی اور ہمیں کھانا کھلانے سے بھی انکار کر دیا۔ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے۔ وہ کہنے لگے یہ وقت ہماری اور آپ کی جدائی کا ہے۔ میں آپ کو ان چیزوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہماری چاہت تھی کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ ان پر رحمت کرے کچھ دیر اور صبر کرتے

جُبَيْرٌ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ كَانَ أَمَّا مَهُم مَلِكٌ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ أَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو مُزَاهِمٍ السَّمَرِيُّ قُنْدِيُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَجَجْتُ حَجَّةً وَلَيْسَ لِي هِمَّةٌ إِلَّا أَنْ أَسْمَعَ مِنْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْخَبَرَ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سُفْيَانَ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَبَرَ.

تاکہ ہمیں انکی عجیب و غریب خبریں سننے کو ملتیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال تو بھول کر کیا تھا پھر ایک چڑیا آئی جس نے کشتی کے کنارے بیٹھ کر دریا میں اپنی چونچ ڈبوئی۔ پھر خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے صرف اسی قدر کم کیا جتنا اس چڑیا نے دریا سے۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ یہ آیت اس قراءت میں پڑھتے تھے ”وَكَانَ أَمَّا مَهُم مَلِكٌ يَا خُذْ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا“ اور یہ آیت اس طرح پڑھتے ”وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے ابوالحسن ہمدانی، سعید بن جبیر سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری بھی عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ ابی بن کعبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابومزاحم سمرقندی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن مدینی کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا کہ سفیان سے یہ حدیث سنوں وہ اس حدیث میں ایک چیز بیان کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن دینار سے حدیث نقل کی جبکہ اس سے پہلے جب میں نے ان سے یہ حدیث سنی تو انہوں نے اس چیز کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۱۰۷۷: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قَتَيْبَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فُرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خضر کا نام اس لیے رکھا گیا کہ وہ ایک جگہ بنجر زمین پر بیٹھے تو وہ نیچے سے ہری بھری ہوئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالُوا أَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيِّئَةِ قَالَ يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسْتَخْرِ قُوْنَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَمَا مَثَلِ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَارَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسْتَخْرِ قُوْنَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَاسْتَسْنَى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَةِ حِينَ تَرَكَوْهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ الْمِيَاءَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَابٍ مِنْهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالْذِّمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهْرَنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسُوا وَعَلُوا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَغْفًا فِي أَقْفَانِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ ذَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لَحْوِمِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا.

۱۰۷۹: حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا جوج، ما جوج اس دیوار کو روزانہ کھودتے ہیں جب وہ اس میں سوراخ کرنے ہی والے ہوتے ہیں تو ان کا بڑا کہتا ہے چلو باقی کل کھود لینا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ چاہے گا کہ انہیں لوگوں پر مسلط کرے تو ان کا حاکم کہے گا کہ چلو باقی کل کھود لینا اور ساتھ انشاء اللہ بھی کہے گا۔ اس طرح جب وہ دوسرے دن آئیں گے تو دیوار کو اسی طرح پائیں گے جس طرح انہوں نے چھوڑی تھی اور پھر اس میں سوراخ کر کے لوگوں پر نکل آئیں گے۔ پانی پی کر ختم کر دیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جو خون میں لت پت ان کے پاس واپس آئے گا۔ اور وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو بھی دبا لیا اور آسمان والے پر بھی چڑھائی کر دی۔ ان کا یہ قول انکے دل کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کپڑا پیدا کر دیں گے جس سے وہ سب مرجائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور منگتے پھریں گے اور ان کا گوشت کھانے پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کریں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۰: حضرت ابو سعید بن ابوفضالہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ

لوگوں کو جمع فرمایا اور جس دن کے بارے میں کوئی شک نہیں کہ وہ آئیگا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جس نے کوئی عمل اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ وہ اپنا ثواب اسی غیر اللہ ہی سے لے (جسے اس نے شریک کیا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے اور تمام شرکاء سے زیادہ غنی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن بکر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۸۱: حضرت ابو دردار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں ”وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا“ (یعنی جو دیوار (حضرت خضرؑ نے صحیح کی تھی) اسکے نیچے ان دونوں کے لیے خزانہ تھا۔ الکھف۔ آیت ۸۲۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزانے سے مراد دسونا، چاندی ہے۔ حسن بن علی خلال بھی صفوان بن صالح سے وہ ولید بن مسلم سے وہ یزید بن یوسف صنعانی سے وہ یزید بن جابر سے اور وہ مکحول سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي قُصَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٌ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمَلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ.

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلِ الْجَزَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

خلاصہ سورۃ الکھف: (۱) امام ترمذی نے حدیث باب حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کے بارے میں نقل کی ہے اس میں ابن عباسؓ کی طرف سے سخت تردید ہے اس شخص کی جو اس واقعہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے موسیٰ سے متعلق کرتا ہے۔ (۲) مجمع البحرین سے کیا مراد ہے حضرت قنادہؑ نے فرمایا کہ بحر فارس و روم کے ملنے کی جگہ مراد ہے حضرت ابی بن کعب سے منقول ہے کہ یہ افریقہ میں ہے اور بھی اقوال ہیں بہر حال اتنی بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ مقام متعین کر کے بتلادیا تھا جس کی طرف ان کا سفر واقع ہوا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کا یہ واقعہ بہت سے معارف اور نکات پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین کی نیکی کا فائدہ اولاد و اولاد کو بھی پہنچتا ہے ”وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا“ اس میں اشارہ ہے کہ یتیم بچوں کے لئے مدفون خزانے کی حفاظت کا سامان بذریعہ خضر علیہ السلام اس لئے کرایا گیا تھا کہ ان یتیم بچوں کا باپ کوئی مرد صالح اللہ کے نزدیک مقبول تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری کرنے اور اس کی اولاد کو فائدہ پہنچانے کا یہ انتظام فرمادیا۔ حدیث نمبر ۹۷۱ کے بارے میں ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں فرمایا کہ اگر یہ بات صحیح مان لی جائے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ کعب بن احبار کی روایت ہے تو بات صاف ہوگئی کہ یہ کوئی قابل اعتماد چیز نہیں اور اگر اس کو راوی کے وہم سے محفوظ قرار دے کر آنحضرت ﷺ کا ارشاد قرار دیا جائے تو پھر مطلب اس کا یہ ہوگا کہ یا جوج ماجوج کا یہ عمل سر (دیوار) ذوالقرنین کو کھودنے کا اس وقت شروع ہوگا جبکہ ان کے خروج کا وقت قریب آجائے گا اور

قرآنی ارشاد کہ اس دیوار میں نقب نہیں لگائی جاسکتی یہ اس وقت کا حال ہے جبکہ ذوالقرنین نے اس کو تعمیر کیا تھا اس لئے تعارض نہ دیا نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نقب سے مراد دیوار کا سوراخ ہے جو آریاز ہو جائے اور اس روایت میں اس کی تصریح موجود ہے کہ یہ سوراخ آریاز نہیں ہوتا۔ حافظ ابن حجرؒ نے بحوالہ ابن عربی بیان کیا کہ اس حدیث میں تین معجزات ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان ذہنوں کو اس طرف متوجہ نہیں ہونے دیا کہ سد (دیوار) کو کھودنے کا کام رات دن مسلسل جاری رکھیں۔ دوسرے ان کے ذہنوں کو اس طرف سے پھیر دیا کہ اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے آلات سے مدد لیں حالانکہ یہ لوگ صاحب زراعت اور کاریگر ہیں ہر طرح کے آلات رکھتے ہیں ان کی زمین میں درخت بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی مشکل کام نہ تھا کہ اوپر چڑھنے کے وسائل پیدا کر لیتے۔ تیسرے یہ کہ ساری مدت میں ان کے دلوں میں یہ بات نہ آئے کہ ان شاء اللہ کہہ لیں صرف اس وقت یہ کلمہ ان کی زبان پر جاری ہوگا جب ان کے نکلنے کا وقت مقرر آجائے گا۔ مذکورہ العدر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ (۱) یاجوج ماجوج تمام عام انسانوں کی طرح انسان حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں (۲) یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے کئی گنا زائد ہے کم از کم ایک اور دس کی نسبت سے ہے اس کے علاوہ اور کئی باتیں ثابت ہوتی ہیں تفصیل کے لئے معارف القرآن جلد ۵

تفسیر سورہ مریم

مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

۱۰۸۲: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نجران کے نصاریٰ کے پاس بھیجا انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم لوگ یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے ”يَا أُخْتُ هَارُونَ“... (الایہ) یعنی مریم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے ہارون کی بہن: سورہ مریم۔ آیت ۲۷۔ جبکہ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک طویل مدت کا فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں مجھے اس بات کا جواب نہیں آیا جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے ان سے یہ نہیں کہا کہ وہ لوگ سابقہ انبیاء کے ناموں پر اپنی اولاد کے نام رکھتے تھے۔

۱۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَأَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَقْرُونَ يَا أُخْتُ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ فَلَمْ أَذْرَمَا أَجِيئُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

۱۰۸۳: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ“... (الایہ) اور انہیں حسرت کے دن سے ڈرا جس دن سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگا۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَنْذَرَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُوتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبِشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِيِّينَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرَبُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرَبُونَ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لَا هَلِ الْجَنَّةُ الْحَيَاةُ وَالْبَقَاءُ لَمَا تَوَافَرَحُوا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لَا هَلِ النَّارِ الْحَيَاةُ فِيهَا وَالْبَقَاءُ لَمَا تَوَافَرَحُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مریم آیت: ۳۹) اور فرمایا: موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان کی دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ اے دوزخ والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے جنت والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے دوزخ والو! وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے کہ اے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے جنت والوں کے لیے ہمیشہ کی زندگی نہ لکھ دی ہوتی تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے۔ اسی طرح اگر دوزخ والوں کے لیے بھی اس میں ہمیشہ رہنا نہ لکھ دیا ہوتا تو وہ غم کی شدت کی وجہ سے مر جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَمَامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ بِطَوِيلِهِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ مِّنْ ذَلِكَ.

۱۰۸۴: حضرت قتادہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا" (اور اٹھا لیا ہم نے اس کو ایک اونچے مکان پر۔) مریم۔ آیت ۵۷۔) کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں نے اوریس کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعید بھی نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ سعید بن ابی عروبہ، ابوہمام اور کئی حضرات یہ حدیث قتادہ سے وہ انس بن مالک سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شب معراج کے متعلق طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث اسی سے اختصار کے طور پر بیان کی گئی ہے۔

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ نَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجِبَرِيْلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى الْآخِرِ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۸۵: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل سے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ" (اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوا نہیں اترتے، اسی کا ہے جو کچھ ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اسکے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔) مریم۔ آیت ۶۴۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مُرَّةَ أُمِّهِمُ الدَّانِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْطَرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْلَهُمْ كَلَمَحُ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرَّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّكَبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۰۸۶: سُدِّي کہتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا...“ (اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کا اس پر گزرنے ہو اور یہ تیرے رب پر لازم مقرر کیا ہوا ہے۔ مریم۔ آیت ۷۱) تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ آپؐ نے فرمایا: لوگ دوزخ سے گزریں گے اور اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوں گے۔ چنانچہ پہلا گروہ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گا۔ دوسرا گروہ ہوا کی طرح پھر گھوڑے کی رفتار سے پھر اونٹ کے سوار کی طرح پھر انسان کی دوڑ کی مانند اور آخر میں چلنے والے کی طرح دوزخ سے گزریں گے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ اس حدیث کو سُدی سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے۔

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ يَرُدُّونَهَا ثُمَّ يَصْطَرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لَشُعْبَةَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوعًا وَلَكِنِّي أَدْعُهُ عَمْدًا.

۱۰۸۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ”وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا...“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگ جہنم سے گزریں گے اور پھر اپنے اپنے اعمال کے مطابق اس سے دور ہوتے جائیں گے۔ محمد بن بشار بھی عبدالرحمن سے وہ شعبہ سے اور وہ سُدی سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو بتایا کہ اسرائیل، سُدی سے مرہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث سُدی سے مرفوعاً سنی ہے۔ اور جان بوجھ کر اسے مرفوع نہیں کرتا۔

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانَا فَاجِبُهُ قَالَ فَيَنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا وَإِذَا ابْغَضَ

۱۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو جبرائیل کو فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ آسمان والوں میں اس کا اعلان کرتا ہے اور پھر اسکی محبت زمین والوں کے دلوں میں اتار دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ...“ (بیشک جو ایمان لائے اور نیک کام

اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرَائِيلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فَلَانًا
فِينَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

کے عنقریب رحمن ان کے لیے محبت پیدا کرے گا۔ مریم۔ آیت
(۹۶) اور اگر اللہ تعالیٰ کسی سے بغض رکھتا ہے تو جبرائیل سے کہہ
دیتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں اور وہ آسمان والوں میں
اعلان کر دیتا ہے۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں بھی اس سے
بغض پیدا کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن
عبداللہ بن دینار بھی اپنے والد سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ
سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خُبَّابَ بْنَ
الْأَرْتِ يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السُّهْمِيِّ
اتَّقِضَاهُ حَقَّالِي عَنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ
بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبْعَتْ قَالَ وَإِنِّي
لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوتٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا
وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَزَلْتُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بَابَاتِنَا
وَقَالَ لَاؤَتَيْنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۰۸۹: حضرت خباب بن ارت کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل
سے اپنا حق لینے کے لیے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تمہیں اس وقت
تک تمہارا حق نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں
کرو گے۔ میں نے کہا میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ یہاں تک کہ تم
مر کر دوبارہ زندہ کر دیے جاؤ۔ اس نے کہا کیا میں مرنے کے بعد
دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔ میں نے کہا ”ہاں“۔ وہ کہنے لگا: وہاں
میرا مال اور اولاد ہوگی لہذا میں وہیں تمہارا حق ادا کر دوں گا۔ اس پر
یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا“..... الآیہ
(کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا
اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔ مریم: آیت
:۷۷) ہناد بھی ابو معاویہ سے اور وہ اعمش سے اسی کی مانند نقل
کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ سورہ مریحہ: حضرت اور یس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے ایک ہزار سال پہلے
گذرے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد پہلے نبی و رسول ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے تیس (۳۰) صحیفے نازل فرمائے اور سب
سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے قلم سے لکھنا اور کپڑا سینا ایجاد کیا ان سے پہلے عموماً جانوروں کی کھال بجائے لباس استعمال
کرتے تھے اور سب سے پہلے ناپ تول کے طریقے بھی آپ نے ایجاد کئے اور اسلحہ کی ایجاد بھی آپ سے شروع ہوئی۔ آپ
نے اسلحہ تیار کر کے بنو قاتیل سے جہاد کیا۔ حدیث باب میں ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بارے میں حافظ ابن کثیر
فرماتے ہیں کہ کعب احبار کی اسرائیلی روایات میں سے ہے اور ان میں سے بعض منکر اور اجنبی ہیں اور یہ قطعی نہیں ہے۔

سورہ طہ کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ طه

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا النُّصْرِيُّ
۱۰۹۰: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ

ﷺ خیر سے مدینہ لوٹے تو آپ ﷺ کو رات میں چلتے ہوئے نیند آ گئی۔ آپ کو نے اونٹ بٹھائے اور سو گئے پھر آپ نے فرمایا: کہ بلال! آج رات ہمارے لیے ہوشیار رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت بلال نے نماز پڑھی اور اپنے کجاوے سے ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر ان کی آنکھوں میں نیند غالب آ گئی اور پھر ان میں سے کوئی بھی نہ جاگ سکا اور سب سے پہلے جاگنے والے نبی اکرم ﷺ ہی تھے آپ نے فرمایا: بلال! یہ کیا ہوا۔ حضرت بلال نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان میری روح کو بھی اسی (نیند) نے پکڑ لیا تھا جس نے آپ کی روح کو پکڑا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: چلو اونٹوں کو لے کر چلو پھر تھوڑا آگئے جا کر اونٹ دوبارہ بٹھائے اور وضو کر کے اسی طرح نماز پڑھی جیسے اس (یعنی نماز) کے وقت میں ٹھہر ٹھہر کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي..... الْآيَةُ“ (اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کو۔ طہ آیت: ۱۴) یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس حدیث کو کئی حفاظ حدیث زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ کا تذکرہ نہیں کرتے۔ صالح بن ابی خضر حدیث میں ضعیف ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان اور کچھ راوی انہیں حافظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

شَمِيلُ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرَى لَيْلَةً حَتَّى أَدْرَكَهُ الْكُرَى أَنَاخَ فَعَرَسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ أَكُلْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلَّى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدًا مِنْهُمْ وَكَانَ أَوَّلُهُمْ اسْتَيْقَاطَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بِلَالٍ فَقَالَ بِلَالٌ يَا أَبَى أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْنَادُوا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّبٍ ثُمَّ قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحُفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَصَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

خلاصہ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی روح ذکر اللہ ہے اور نماز اول سے آخر تک ذکر ہی ذکر ہے زبان سے بھی دل سے بھی اور دوسرے اعضاء سے بھی نماز میں ذکر اللہ سے غفلت نہ ہونی چاہئے اور حدیث باب سے یہ ثابت ہے اگر کوئی شخص نیند میں مغلوب ہو گیا یا کسی کام میں لگ کر بھول گیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو جب نیند سے بیدار ہوا بھول پر تنبیہ ہو اور نماز یاد آئے اسی وقت نماز کی قضا پڑھ لے۔

مِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

سورة انبياء کی تفسیر

۱۰۹۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام مجھ سے جھوٹ

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بولتے، خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا: انکی خیانت، نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائیگا۔ اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”وَنَضْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ (الآیہ) (اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کیلئے کافی ہیں۔ الانبیاء ۴۷۔) اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان کے اور اپنے لیے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کردوں میں آپ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف عبد الرحمن بن غزوٰان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی ایک وادی ہے جس کا نام ”ویل“ ہے کافراں کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے اس میں چالیس برس تک گزرتا رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ صرف تین جھوٹ بولے تھے ایک یہ کہ کافروں سے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ وہ بیمار نہیں تھے۔ دوسرا جب انہوں نے (اپنی بیوی) سارہ کو بہن

بْنُ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتَمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتَصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ وَنَضْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا أَلَا يَاقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجْدَلِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَيْلُ وَادِ فِي جَهَنَّمَ يَهْوَى فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

۱۰۹۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ ثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ فِي شَيْءٍ

بتایا اور تیسرا جب ان سے بتوں کو توڑنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ان کے بڑے کا کام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نصیحت کرنے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ قیامت کے روز ننگے جسم اور بے ختنہ اٹھائے جاؤ گے پھر یہ آیت پڑھی ”کَمَا بَدَأْنَا.....“ (الآیہ) (جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔ بیشک ہم پورا کرنے والے ہیں۔ الانبیاء۔ آیت ۱۰۴۔) پھر آپؐ نے فرمایا کہ جس کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ پھر میری امت کے بعض لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جائے گا۔ تو میں کہوں گا یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب دیا جائے گا کہ آپؐ نہیں جانتے کہ آپؐ کے بعد انہوں نے دین میں نئی چیزیں ایجاد کی تھیں۔ پھر میں اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ) کی طرح عرض کروں گا ”وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا“.... (الآیہ) آپؐ نے جس دن سے انہیں چھوڑا تھا اسی دن سے یہ مرتد ہو گئے تھے۔

۱۰۹۵: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ مغیرہ بن نعمان سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی نعمان بن مغیرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلِهِ إِنِّي سَقِيمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا وَ قَوْلِهِ لِسَارَةِ اخْتِي وَقَوْلِهِ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ وَ هُبُّ بْنُ جَرِيرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ قَالُوا نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاةٌ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُوتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِغَدَاكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَادُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ آيَةٌ فَيُقَالُ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ.

خلاصہ سورۃ لافپاھ : موازن میزان کی جمع ہے جو ترازو کے معنی میں آتا ہے موازن جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اس کے بارے میں جمہور علماء اس پر متفق ہیں کہ میزان ایک ہی ہوگی اس کو صیغہ جمع اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ وہ بہت سی موازن (ترازوں) کا کام دے گی کیونکہ ساری مخلوقات آدم علیہ السلام سے قیامت تک جن کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے ان سب کے اعمال کو یہی ترازو تولے گی۔ حدیث باب سے محاسبہ اعمال ثابت ہوا ہے کہ ہر بندہ نے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے حدیث نمبر ۱۰۹۴ سے یہ ثابت ہوا کہ دین محمدیؐ میں اپنی طرف سے بدعات اور شرکیہ رسوم و افعال کو ایجاد کرنا حضور ﷺ کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے محرومی کا سبب ہوگا اور جہنم میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرْدَعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللَّهُ لِأَدَمَ ابْعَثْ بَعَثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارِ قَالَ بَسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدُّوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نَبُوءَةً قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدُوُّ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كُتِلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثَّلَاثِينَ أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ.

سُورَةِ الْحَجِّ کی تفسیر

۱۰۹۶: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ.....“ (اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے اور وہ مدہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہوگا۔ الحج۔ آیت ۲) تو آپؐ سفر میں تھے۔ آپؐ نے ہم سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہیں گے کہ دوزخ کیلئے لشکر تیار کرو۔ وہ عرض کریں گے: یا اللہ وہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نو سو نیاوے آدمی دوزخ میں اور ایک جنت میں جائے گا۔ مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قربت اختیار کرو اور سیدھی راہ اختیار کرو اس لیے کہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت کا زمانہ تھا لہذا انہی سے دوزخ کی گنتی پوری کی جائے گی۔ اگر پوری ہوگئی تو ٹھیک ورنہ منافقین سے پوری کی جائے گی پھر پچھلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال اس طرح ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو کسی جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔ یا پھر جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل۔ پھر فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کی چوتھائی تعداد ہو۔ اس پر تمام صحابہ کرامؓ

نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو گے۔ اس پر بھی سب نے تکبیر کہی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ صحابہ کرامؓ نے پھر تکبیر کہی۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ آپؐ نے دو تہائی کہا یا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حسن سے عمران بن حصین کے حوالے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۰۹۷: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ صحابہ کرامؓ آگے پیچھے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز سے یہ دو آیتیں پڑھیں۔ ”يَا أَيُّهَا

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ
الْأَيْتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا
سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُوا الْمَطْيَى وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ
قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَ أَيَّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فِينَا
دِينِهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيُّ
رَبِّ وَمَا بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ
وَتِسْعَةً وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُنَسِّسُ
الْقَوْمَ حَتَّى مَا أَبْذُوا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ
اعْمَلُوا وَابْشُرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ
لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثُرَتَا هُيَا جُوجُ
وَمَا جُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ
فُسِّرَى عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ
اعْمَلُوا وَابْشُرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا
أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ
أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۰۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ قَالُوا
نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَى اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ
جَبَّارٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا
الْليثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

النَّاسُ اتَّقُوا.....“ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپؐ کوئی بات کہنے والے ہیں لہذا اپنی سواریوں کو دوڑا کر (آگے آگے) آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو پکاریں گے وہ جواب دیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے آدم علیہ السلام جہنم کے لیے لشکر تیار کرو۔ وہ کہیں گے: اے اللہ وہ کونسا لشکر ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے جہنمی اور ایک جنتی ہے۔ اس بات سے لوگ مایوس ہو گئے۔ یہاں تک کہ کوئی مسکرا بھی نہیں سکا۔ چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو غمگین دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی جو جس کسی کے ساتھ مل جائیں انکی تعداد زیادہ کر دیں گی۔ ایک یا جوج ماجوج اور دوسری جو شخص نبی آدم اور اولاد ابلیس سے مر گئے۔ راوی فرماتے ہیں یہ سکر صحابہ کرامؓ کی پریشانی ختم ہو گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا: عمل کرو اور بشارت دو کیونکہ تمہاری دوسری امتوں کے مقابلے میں تعداد صرف اتنی ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کا گوشت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۸: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام اس لیے بیت العتیق رکھا گیا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک غالب نہیں آ سکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے زہری اس حدیث کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ قتیبہ بھی لیث سے وہ عقیل سے وہ زہری سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۹۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي وَاسْحَاقَ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لِيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَدْنًا لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ آيَةً فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۰۹۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یہ ہلاک ہو جائیں گے ان پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "إِنَّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ... الآية" (جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے۔ الحج۔ آیت ۳۹۔) حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں جان گیا تھا کہ اب باہم قتال ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو سفیان سے وہ اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں۔

خلاصہ سورہ حجج: قرطبیؒ نے فرمایا کہ اس سورہ کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ اس کی آیات نزول بعض کارات میں، بعض کا دن میں، بعض کا سفر میں، بعض کا اقامت میں، بعض کا مکہ مکرمہ میں، بعض کا مدینہ منورہ میں، بعض کا جہاد کے وقت اور بعض کا صلح و امن کی حالت میں ہوا ہے اور اسی میں بعض آیات ناسخ ہیں اور بعض منسوخ۔ بعض محکم ہیں، بعض متشابہ کیونکہ تمام اصناف تنزیل پر مشتمل ہیں تو اس کی پہلی آیت حالت سفر میں نازل ہوئی حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے تلاوت فرمائی اور بعد میں اس کی تشریح بھی فرمادی جب صحابہ کرامؓ نے قیامت کے ہولناک منظر کو سماعت کیا تو غمگین اور رنجیدہ خاطر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا کہ تم بے فکر رہو جہنم جانے والا یا جوج ماجوج میں سے ایک ہزار اور تم سے ایک ہوگا یعنی میری امت میں سے یہ خطاب صرف صحابہ کو نہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ تو سب کے سب ناجی ہیں۔ حدیث باب سے بعض حضرات سے استدلال کرتے ہوئے یہ قرار دیا ہے کہ زلزلہ حشر و نشر اور دوبارہ زندہ ہونے کے بعد ہوگا اور حقیقت ہے کہ قیامت سے پہلے زلزلہ ہونا بھی آیات قرآنیہ اور احادیث صحیح سے ثابت ہے اور حشر و نشر کے بعد ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم

مِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَذَوِي

سورہ مؤمنون کی تفسیر ۱۱۰۰: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپؐ کے چہرے کے پاس شہد کی مکھی کی طرح گنگناہٹ محسوس ہوئی۔ ایک مرتبہ وحی نازل ہوئی ہم آپؐ کے پاس کچھ دیر ٹھہرے۔ جب وہ حالت ختم ہوئی تو آپؐ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی اے اللہ ہمیں اور زیادہ دے اور کم نہ کر، ہمیں

عزت دے، ذلیل نہ کر، ہمیں عطا کر، محروم نہ کر، ہمیں غالب کر مغلوب نہ کر، ہمیں بھی راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر ایسی دس آیات نازل کی گئی ہیں کہ اگر کوئی ان پر عمل کرے گا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر آپؐ نے سورہ مؤمنون کی پہلی دس آیات پڑھیں ”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ... الخ“

۱۱۰۱: محمد بن ابان، عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث سے صحیح ہے۔ اسحاق بن منصور بھی، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم سے وہ عبدالرزاق سے وہ یونس بن سلیم سے وہ یونس بن یزید سے اور وہ زہری سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ جس نے یہ حدیث عبدالرزاق سے سنی وہ اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں۔ جب کہ بعض حضرات ان کا ذکر نہیں کرتے۔ جن احادیث میں یونس بن یزید کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہیں۔ عبدالرزاق بھی کبھی یونس کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی یونس کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۱۰۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت نضر کے صاحبزادے حارثہ بن سراقہ کو بدر کے دن ایک تیر لگانہ معلوم کس نے مارا۔ چنانچہ حضرت ربیع بنت نضر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے حارثہ کے متعلق بتائیے۔ اگر خیر سے ہے تو ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں اور اگر ایسا نہیں تو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کی کوشش کروں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ام حارثہ جنت میں کئی باغ ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فردوس جنت کی بلند زمین ہے اور یہ درمیان میں ہے اور سب سے افضل ہے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

النَّحْلُ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَا سَاعَةً فَسَرَى عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآكِرْمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضْنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ أَنْزَلَ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدْ يَمَّا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرُبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ.

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ النَّضْرِ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سَرَّاقَةَ كَانَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَتْ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَيْسَ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا إِنْ حَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصَبِّ الْخَيْرَ أَجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَ الْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۱۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا ”وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ... الْآيَةَ“ (اور جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ المؤمنون - ۷۰) اور عرض کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے صدیقؓ کی بیٹی ”نہیں“ بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے نماز پڑھتے، صدقہ دیتے اور اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے قبول نہ کیا جائے۔ یہی لوگ اچھے اعمال میں جلدی کرتے اور سبقت لے جاتے ہیں۔ یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید بھی ابو حازم سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ...“ (اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہونگے۔ المؤمنون آیت: ۱۰۴) کی تفسیر میں فرمایا کہ آگ اسے اس طرح بھون دے گی کہ اس کا اوپر کا ہونٹ سکر کر سر کے درمیان پہنچ جائے گا اور نچلا ہونٹ لٹک کر ناف کو چھونے لگے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا قُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَا بِنْتُ الصَّدِيقِ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقْلُصُ شَفْتُهُ الْعَالِيَةَ حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرُخِي شَفْتُهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ سورہ ممتحنہ: اس سورہ میں مؤمن کامل کی وہ سات اوصاف ذکر کی گئی ہیں جس میں فلاح دنیا و آخرت کا وعدہ ہے۔ فلاح قرآن و سنت میں بکثرت استعمال ہوا ہے اذان و اقامت میں پانچ وقت ہر مسلمان کو فلاح کی طرف دعوت دی جاتی ہے فلاح کے معنی یہ ہیں کہ ہر مراد حاصل ہو اور ہر تکلیف دور ہو یہ لفظ جتنا مختصر ہے اتنا ہی جامع ایسا ہے کہ کوئی انسان اس سے زیادہ کسی چیز کی خواہش کر ہی نہیں سکتا۔

سورہ نور کی تفسیر

۱۱۰۵: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینہ پہنچایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک زانیہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا وہ اسکی دوست تھی۔ مرثد نے مکہ کے قیدیوں

وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ

بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغْيٌ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا
عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَانَّهُ كَانَ وَعْدَ رَجُلٍ مِنْ
أَسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى
ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ قَالَ
فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَأَبْصَرْتُ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ
فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى عَرَفْتُ فَقَالَتْ مَرْتَدٌ فَقُلْتُ مَرْتَدٌ
فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمْ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قُلْتُ
يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزَّيْنَةَ قَالَتْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ هَذَا
الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَافَكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَّةٌ وَسَلَكْتُ
الْخُدَمَةَ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ
فَجَاءُوا وَاحْتَى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلُّ بَوْلُهُمْ
عَلَى رَأْسِي وَأَعْمَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا
وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخَرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ الْكُبْلَةَ
فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعِينَنِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أُنْكِحْ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ الزَّانِي
لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا
زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَرْتَدُ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ
الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحُهَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ.

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعْبِدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي أَمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ
أَيَفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي

میں سے ایک سے وعدہ کیا ہوا تھا کہ وہ اسے مدینہ پہنچائے
گا۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں (مکہ) آیا اور ایک دیوار کی اوٹ میں
ہو گیا۔ چاندنی رات تھی کہ اتنے میں عناق آئی اور دیوار کے ساتھ
میرے سائے کی سپاہی کو دیکھ لیا۔ جب میرے قریب پہنچی تو
پہچان گئی اور کہنے لگی کہ تم مرثد ہو۔ میں کہا ہاں مرثد ہوں۔ کہنے لگی
اھل و مرحبا (خوش آمدید)۔ آج کی رات ہمارے یہاں قیام کرو۔
مرثد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا عناق، اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام
قرار دیا ہے اس نے زور سے کہا: خیمے والو: یہ آدمی تمہارے قیدیوں
کو لے جاتا ہے۔ چنانچہ آٹھ آدمی میرے پیچھے دوڑے۔ میں
(خندہ) ایک پہاڑ کی طرف بھاگا اور وہاں پہنچ کر ایک غار دیکھا
اور اس میں گھس گیا۔ وہ لوگ آئے اور میرے سر پر کھڑے ہو گئے
اور وہاں پیشاب بھی کیا جو میرے سر پر ٹھہرنے لگے۔ لیکن اللہ
تعالیٰ نے انہیں مجھے دیکھنے سے اندھا کر دیا اور وہ واپس چلے گئے۔
پھر میں بھی اپنے قیدی ساتھی کے پاس گیا اور اسے اٹھایا۔ وہ کافی
بھاری تھا۔ میں اسے لے کر اذخر کے مقام تک پہنچا۔ پھر اسکی
زنجیریں توڑیں اور اسے پیٹھ پر لا دیا۔ وہ مجھے تھکا دیتا تھا یہاں تک
کہ میں مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں عناق سے نکاح کروں گا۔ آپ نے
کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ آیات نازل ہوئی۔ ”الزَّانِي
لَا يَنْكِحُ...“ (الآیہ) (بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر عورت بدکار سے
یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا
مشرک اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر۔ النور۔ آیت ۳) اور
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے نکاح نہ کرو۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ مصعب بن زبیر کی
امارت کے زمانے میں مجھ سے کسی نے لعان کرنے والے مرد و
عورت کا حکم پوچھا کہ کیا انہیں الگ کر دیا جائے؟ میں جواب نہ
دے سکا تو اٹھا اور عبد اللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جب اجازت چاہی تو کہا گیا کہ وہ قیلوہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی۔ فرمانے لگے ابن جبیرؒ آ جاؤ۔ تم کسی کام ہی سے آئے ہو گے۔ میں گھر میں داخل ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کیا: ابو عبدالرحمن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جاتی ہے۔ وہ فرمانے لگے سبحان اللہ! ہاں اور جس نے سب سے پہلے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں بن فلاں ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو برائی (بے حیائی، زنا) کرتے ہوئے دیکھے تو کیا کرے۔ اگر وہ بولے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو بھی بہت بڑی چیز پر خاموش رہے۔ آپ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اسکے بعد (کچھ دنوں بعد) وہ دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آپ سے جس چیز کے متعلق پوچھا تھا۔ میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں ”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ... الْآیہ“ (پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنانے کے بعد اسے نصیحت کی، سمجھایا اور بتایا کہ دنیاوی سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے اس پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی پھر آپ عورت کی طرف مڑے اور اسے بھی اسی طرح سمجھایا لیکن اس نے بھی یہی کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میرا شوہر سچا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار شہادتیں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے بھی چار شہادتیں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور اگر وہ سچا ہو تو اس پر (عورت پر) اللہ کا غضب ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سہل بن سعدؒ

إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَأَسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ أَدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرَدْعَةٍ رَحِلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَةً عَلَى فَاِحْشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتِكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَمَلَأْنَاهُ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَّقَ قَبْدًا بِالرَّجُلِ فَشَهَادَةُ أَرْبَعٍ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهَدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سے بھی روایت ہے۔

۱۱۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا تو گواہ پیش کرو یا پھر تم پر حد جاری کی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا کہ اگر کوئی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرتا پھرے۔ لیکن آپؐ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ یا پھر تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں یقیناً سچا ہوں اور میرے متعلق ایسی آیات نازل ہوں گی جو میری پیٹھ کو حد سے نجات دلائیں گی۔ چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں ”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ... الْآیۃ“ (اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور انکے لیے سوائے اپنے اور کوئی گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی کی یہ صورت ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ بیشک وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو عورت کی سزا کو یہ بات دور کر دے گی کہ اللہ کو گواہ کر کے چار مرتبہ یہ کہے کہ بے شک وہ سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ بے شک اس پر اللہ کا غضب پڑے اگر وہ سچا ہے۔ النور آیت: ۹) تو لوگوں نے کہا کہ یہ گواہی اللہ کے غضب کو لازم کر دے گی۔ چنانچہ وہ ہچکچائی اور ذلت کی وجہ سے سر جھکا لیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ سمجھے کہ یہ اپنی گواہی سے لوٹ کر (زنا کا اقرار کر لے گی) لیکن وہ کہنے لگی: میں اپنی قوم کو سارا دن رسوا نہیں کروں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر یہ ایسا بچہ پیدا کرے جس کی آنکھیں سیاہ کو لہے موٹے اور رانیں موٹی ہوں تو وہ شریک بن سحما کا نطفہ ہے۔ (ولدا الزنا ہے) پھر ایسا ہی ہوا اور آپؐ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعان کا حکم نہ نازل ہو چکا ہوتا تو میرا اور اس کا معاملہ کچھ اور ہوتا (یعنی حد جاری کی جاتی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عباد بن منصور یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمِيَّةٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ وَالْأَخَذُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيْلَتِمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَالْأَخَذُ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِي أَمْرِي مَا يُبْرِئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنْ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمِيَّةٍ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغِ الْاَلْتَيْنِ خَدَّيْ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكَ بْنِ سَحْمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَبَّاسُ بْنُ مَنْصُورٍ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَبُو يُوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا
وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَا فَتَشْهَدُ
فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ أَبْنَاءِ أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنَاءُ بَيْنِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ
مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا
غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ
أَبْدَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ
مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطٍ
ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنْ
الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ
يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزَرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا
عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ
لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ فَقَالَتْ تَعَسَى
مُسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تُسَيْبٍ ابْنُكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ
عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعَسَى مُسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ
لَهَا أَيْ أُمُّ تُسَيْبٍ ابْنُكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ
فَقَالَتْ تَعَسَى مُسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ
تُسَيْبٍ ابْنُكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فِيكَ فَقُلْتُ
فِي أَيْ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرْتُ إِلَى الْحَدِيثِ قُلْتُ وَقَدْ
كَانَ هَذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ
الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا
كَثِيرًا وَوَعَيْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تعالیٰ عنہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ایوب بھی یہ حدیث عکرمہ
سے نقل کرتے ہیں لیکن یہ مرسل ہے۔

۱۱۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب
میرے متعلق لوگوں میں تذکرہ ہونے لگا جس کی مجھے بالکل خبر نہ
تھی تو رسول اللہ ﷺ میرے متعلق خطاب کرنے کے لئے
کھڑے ہوئے۔ اور تشہد کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے
کے بعد فرمایا: لوگو مجھے ان لوگوں کے متعلق مشورہ دو جنہوں نے
میری بیوی پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم میں نے اپنی بیوی میں
کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اور اس میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھی
جس کے ساتھ ان لوگوں نے اسے متہم کیا وہ میری عدم موجودگی
میں کبھی میرے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ پھر وہ ہر سفر میں میرے
ساتھ شریک رہا ہے۔ اس پر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض
کیا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں انکی گردنیں اتار دوں۔ قبیلہ
خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا (حسان بن ثابت کی والدہ انکی برادری
سے تعلق رکھتی تھی) اور (سعد سے) کہنے لگا۔ اللہ کی قسم تم جھوٹ
بولتے ہو کیونکہ اللہ کی قسم اگر ان لوگوں کا تعلق قبیلہ اوس سے ہوتا
تو تم کبھی یہ بات نہ کرتے۔ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد ہی میں
اوس و خزرج کے درمیان لڑائی کا خدشہ ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ
فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اس روز شام کے وقت
میں ام مسطح کے ساتھ کسی کام کیلئے نکلی (چلتے ہوئے) ام مسطح کو ٹھوکر
لگی تو کہنے لگیں مسطح ہلاک ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ
میں نے ان سے کہا کیا بات ہے آپ اپنے بیٹے کو کیوں کوس رہی
ہیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر ٹھوکر لگی اور مسطح کی
ہلاکت کی بددعا کی۔ میں نے دوبارہ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ
بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں
ڈانٹا اور کہا کہ آپ اپنے بیٹے کے لیے بددعا کرتی ہیں۔ ام مسطح
کہنے لگیں: اللہ کی قسم میں اسے تمہاری وجہ سے ہی کوس رہی ہوں۔

وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ
فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السِّفْلِ وَأَبُو
بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ
قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ
يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفِيْ عَلَيْكَ
الشَّانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ حَسَنَاءُ عِنْدَ
رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرٌ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَإِذَا
هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ
أَبِي قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ قَالَتْ نَعَمْ
وَأَسْتَعْبِرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ
فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لَأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ
بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ
أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا بَنِيَّةُ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِكَ
فَرَجَعْتُ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْنًا إِلَّا أَنَّهَُا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى
تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَتَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا
وَأَتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدُقِي رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقُطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ
الصَّائِغُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ
الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا
كَشَفْتُ كَنْفَ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَتِلَ شَهِيدًا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا
عِنْدِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَفَفْنِي
أَبَوَايَ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشْهَدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
وَحَمْدُ اللَّهِ وَائْتَنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔) میں نے پوچھا میرے متعلق کس
وجہ سے؟ اس پر انہوں نے ساری حقیقت کھول کر بیان کر دی۔
میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ وہ کہنے لگیں
ہاں! اللہ کی قسم میں واپس لوٹ گئی اور جس کام کیلئے نکلی تھی اسکی
ذرا سی بھی حاجت باقی نہ رہی اور پھر مجھے بخار ہو گیا۔ پھر میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیجئے۔
آپؐ نے میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دیا۔ میں گھر میں داخل ہوئی
تو دیکھا کہ ام رومانؓ (حضرت عائشہؓ کی والدہ) نیچے ہیں
اور ابو بکرؓ اوپر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں (والدہ) نے پوچھا بیٹی
کیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پورا قصہ بیان کیا۔ اور بتایا
کہ اس کا لوگوں میں چرچا ہو چکا ہے۔ انہیں بھی اس سے اتنی
تکلیف ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے کہنے لگیں۔ بیٹی گھبراؤ
نہیں اس لیے کہ اللہ کی قسم کوئی خوبصورت عورت ایسی نہیں جس
سے اسکی سونوں کے ہوتے ہوئے اس کا شوہر محبت کرتا ہو اور وہ
(سونیں) اس سے حسد نہ کریں اور اس کے متعلق باتیں نہ بنائی
جائیں یعنی انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے
پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا
”ہاں“ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو بتایا کہ ہاں۔
آپؐ بھی یہ بات جانتے ہیں۔ اس پر میں اور زیادہ غمگین ہوئی
اور رونے لگی۔ حضرت ابو بکرؓ نے میرے رونے کی آواز سنی تو نیچے
تشریف لائے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا۔ انہوں
نے عرض کیا کہ اسے اپنے متعلق پھیلنے والی بات کا علم ہو گیا ہے۔
لہذا اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: بیٹی
میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر واپس لوٹ جاؤ۔ میں واپس گئی
تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میری خادمہ سے
میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم مجھے ان میں کسی
عیب کا علم نہیں اتنا ضرور ہے کہ وہ (یعنی حضرت عائشہؓ) سو جایا
کرتی تھیں اور بکری اندر داخل ہو کر آٹا کھا جایا کرتی تھی۔ (راوی کو

عَائِشَةُ إِنْ كُنْتُ قَارِئَتِ سُوءًا أَوْ ظَلَمْتُ فَتُوبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَجَاءَتْ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَأَلْتَفْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا تَشْهَدُ ثَفَحِمِدْتُ اللَّهُ وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَرَاكَ بِسَافِعِي عِنْدَكُمْ لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبْتُ قُلُوبُكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولُنَّ أَنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا وَاللَّهِ إِنِّي مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالتَّمَسُّتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَا تَبِينُ الشُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ قَالَتْ فَكُنْتُ أَشَدُّ مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبُو آي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيْرَ تُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ

شک ہے کہ ”خَمِيرُ تَهَا“ کہایا ”عَجِئَتْهَا“ تھا اس پر بعض صحابہؓ نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولو۔ یہاں تک کہ بعض نے اسے (یعنی خادمہ کو) برا بھلا کہا۔ وہ کہنے لگی: سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں انکے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) متعلق اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنا خالص اور سرخ سونے کو پہچانتا ہے۔ پھر اس شخص کو بھی یہ بات پتہ چلی گئی۔ جسکے بارے میں واقعہ کہا گیا تھا۔ وہ بھی کہنے لگا کہ سبحان اللہ: اللہ کی قسم میں نے کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر وہ شخص اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا۔ اس کے بعد صبح کے وقت میرے والدین میرے پاس آئے۔ وہ ابھی میرے پاس ہی تھے کہ عصر کی نماز پڑھ کر نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ میرے والدین میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے تشہد پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی اور فرمایا: اے عائشہؓ اگر تم برائی کے قریب گئی ہو یا تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک انصاری عورت آئی اور دروازے میں بیٹھ گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس عورت کی موجودگی میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے حیا نہیں فرماتے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے وعظ و نصیحت کی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور عرض کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو جواب دیجئے۔ انہوں نے فرمایا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ پھر میں والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور ان سے جواب دینے کے لیے کہا تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے تشہد پڑھ کر حمد و ثنائیاں کرنے کے بعد کہا: اللہ کی قسم اگر میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر آپ حضرات سے یہ کہوں کہ میں نے یہ کام نہیں کیا تب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لیے کہ بات تم لوگوں کے سامنے کہی جا چکی ہے اور تمہارے دلوں میں سرایت کر گئی ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ ہاں

میں نے یہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں نے نہیں کیا تم لوگ کہو گے کہ اس نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا۔ اللہ کی قسم میں تمہارے اور اپنے متعلق کوئی مثال نہیں جانتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے یعقوب علیہ السلام کا نام لینا چاہا تو میرے ذہن میں نہیں آیا۔ اتنا ہی آیا کہ وہ ابو یوسف ہیں۔ (یعنی میرا قصہ بھی انہی کی طرح ہے جیسے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کھونے کے بعد فرمایا: فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَنِ صَبْرٍ بَهِتَرٍ ہے اور جس طرح تم بیان کر رہے ہو اس پر اللہ تعالیٰ مددگار ہے) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر اسی وقت نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب وحی کے آثار ختم ہوئے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے۔ آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے فرمانے لگے۔ عائشہؓ تمہیں بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی اور برأت نازل فرمادی ہے۔ ام

قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ مِسْطَحًا بِنَا فِعَةً أَبَدًا فَإَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ آيَةً وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ لَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَلَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصِ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَآتَمٌ.

المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں بہت غصے میں تھی کہ میرے والدین نے مجھ سے کہا کہ اٹھو اور کھڑی ہو جاؤ (یعنی نبی اکرمؐ کا شکریہ ادا کرو) عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم نہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی اور نہ آپ (ابوبکرؓ اور ام رومانؓ) دونوں کا بلکہ اللہ رب العالمین کا شکریہ ادا کروں گی اور اسکی ہی تعریف کروں گی جس نے میری برأت نازل کی۔ آپ لوگوں نے تو میرے متعلق یہ بات سن کر نہ اسکا انکار کیا اور نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔ عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ نہ نب بنت جحش کو اللہ تعالیٰ نے اسکی دینداری کی وجہ سے بچا لیا اور اس نے اس موقع پر اچھی بات کہی لیکن انکی بہن حمنہ برباد ہونے والوں کے ساتھ ہو گئیں۔ اس تہمت کو پھیلانے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن ابی شائل تھے۔ عبد اللہ بن ابی (منافق) ہی شوٹے چھوڑتا اور خبریں جمع کرتا اور اس میں اسی کا زیادہ ہاتھ تھا۔ حمنہ بھی اسکے ساتھ شریک تھیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے قسم کھائی کہ اب مسطح کو کبھی فائدہ نہ پہنچائیں گے تو یہ آیات نازل ہوئی ”وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ“ (اہل فضل اور رزق میں کشادگی رکھنے والے قسم نہ کھائیں) (مراد ابوبکرؓ ہیں) کہ رشتہ داروں، مساکین اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دینگے) اس سے مراد مسطح ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”إِلَّا تُحِبُّونَ“ (کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اور وہ بہت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔ النور: ۲۳) اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں اے اللہ! اللہ کی قسم ہم تیری مغفرت ہی چاہتے ہیں اور پھر مسطح کو پہلے کی طرح دینے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یونس بن یزید، معمر اور کئی راوی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیشی اور عبد اللہ بن عبد اللہ سے اور یہ سب حضرات عائشہؓ سے ہشام بن عروہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور لمبی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۹: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ

۱۰۹: بَنْدَارٌ، ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ

عَائِشَةُ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَضَرَبُوا حَدَّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

میری برأت نازل ہوئی تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور اس کا تذکرہ کرنے کے بعد آیات تلاوت کیں پھر نیچے تشریف لائے اور دو مردوں اور ایک عورت پر حد قذف جاری کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ سورۃ النور: اس سورۃ میں زیادہ تر احکام عفت کی حفاظت اور ستر و پردہ کے متعلق ہیں اور اس کی تعمیل کے لئے حد زنا کا بیان آیا ہے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اہل کوفہ کے نام ایک فرمان میں تحریر فرمایا ”علّموا نساءکم سورۃ النور“ یعنی اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی تعلیم دو۔ حدیث باب اور سورۃ میں زنا کی حد اور تہمت کی حد کا ذکر ہے اور لعان کا ذکر بھی بہت وضاحت کے ساتھ ہے۔ لعان کے معنی ایک دوسرے پر لعنت اور غضب الہی کی بددعا کرنے کے ہیں اصطلاح شریعت میں میاں بیوی دونوں کو چند خاص قسمیں دینے کو لعان کہا جاتا ہے جس کا ذکر سورۃ نور کی آیات نمبر ۶ تا ۹ میں ہے اس کے بعد قصہ افک و بہتان پوری تفصیل اور سبب کے ساتھ نقل کیا ہے یہ واقعہ غزوہ بنی المصطلق میں جس کو غزوہ مریسج بھی کہا جاتا ہے ۶ ہجری میں پیش آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت نازل فرمائی۔ امام بغویؒ نے سورۃ نور کی آیات نمبر ۱۱ تا ۲۶ کی تفسیر میں فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی چند خصوصیات ایسی ہیں جو ان کے علاوہ کسی دوسری عورت کو نصیب نہیں ہوئیں اور صدیقہ عائشہؓ بھی بطور تحدیث بالنعمة ان چیزوں کو فخر کے ساتھ بیان فرمایا کرتی تھیں (۱) جبریلؑ نکاح سے ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور فرمایا کہ یہ تمہاری زوجہ ہے (۲) رسول اللہ ﷺ نے ان کے سوا کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہیں کیا (۳) حضور ﷺ کی وفات ان کی گود میں ہوئی (۴) بیت عائشہ ہی میں مدفون ہوئے (۵) حضرت عائشہؓ کے لحاف میں حضور ﷺ ہوتے تو اس وقت بھی وحی نازل ہوتی (۶) آسمان سے ان کی براءت نازل ہوئی (۷) وہ خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی ہیں اور صدیقہ ہیں اور ان میں سے ہیں جن سے دنیا ہی میں مغفرت کا ارزن کریم کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ امام ترمذیؒ نے حدیث نقل کی ہے کہ تہمت لگانے والوں میں مسطح وہی تھے جو کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عزیز اور مفلس تھے حضرت ابوبکرؓ ان کی مالی مدد فرمایا کرتے تھے جب واقع افک میں ان کی گونہ شرکت ثابت ہوئی تو صدیقہ کی والدہ کی شفقت پداری اور بیٹی کو ایسا سخت صدمہ پہنچانے کی وجہ سے طبعی طور پر مسطح سے رنج پیدا ہو گیا اور قسم کھا بیٹھے کہ آئندہ ان کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو قسم توڑنے اور اس کا کفارہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

سورۃ فرقان کی تفسیر

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ

۱۱۱۰: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کونسا گناہ سب سے بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے ہی تمہیں پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا پھر؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس دُور سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض

کیا اس کے بعد آپؐ نے فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: ہذا حدیث کو عبد الرحمن سے وہ سفیان سے وہ منصور سے اور اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ عمرو بن شریحیل سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۲: حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم اللہ کا شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا نہ کھانے لگے یا تمہارے کھانے میں سے نہ کھانے لگے اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔ عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ... الْآيَةَ“ (اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور کو معبود کو نہیں پکارتے اور اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے اور زنا نہیں کرتے اور جس شخص نے یہ کیا وہ گناہ میں جا پڑا۔ قیامت کے دن اسے دگنا عذاب ہوگا اور اس میں ذلیل ہو کر پڑا رہے گا۔ الفرقان۔ آیت ۶۹)۔ سفیان کی منصور اور اعمش سے منقول حدیث شعبہ کی واصل سے مروی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ واصل کی سند میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے۔ محمد بن ثنی، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ واصل سے وہ ابو وائل سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہوئے عمرو بن شریحیل کا ذکر نہیں کرتے۔

تفسیر سورہ شعراء

۱۱۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب یہ آیت ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ... الْآيَةَ“ (اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرا۔ الشعراء۔ آیت ۲۱۴) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے صفیہ بنت عبد المطلب، اے فاطمہ بنت محمد ﷺ اے بنو عبد المطلب: میں تم لوگوں کے

مَعَكُمْ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَزْنِي بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو زَيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَخْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْثَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاوَهُ وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِي بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ لِأَنَّهُ زَادَنِي إِسْنَادُهُ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ.

وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعِجْلِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

۱۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب ”وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ...“ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا۔ نیز خصوصی اور عمومی طور پر سب کو نصیحت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لیے اللہ کی بارگاہ میں نفع یا تکلیف کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے بنو عبد مناف اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ میں تم لوگوں کے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قصی، بنو عبد المطلب اور فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پکارا اور فرمایا کہ اپنے آپ کو دوزخ سے بچاؤ۔ میں تمہارے لیے اللہ کے سامنے کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ (اے فاطمہ رضی اللہ عنہا) بے شک تمہاری قرابت کا مجھ پر حق ہے اور میں اس حق کو دنیا ہی میں پورا کروں گا۔ باقی رہی آخرت تو اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں۔ یہ حدیث شعیب سے وہ عبد الملک سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

۱۱۵: حضرت اشعریؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ... الْآیۃ نازل ہوئی تو رسول

١١١٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ
عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَالرَّقِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ
النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ
بَنِي قُصَيٍّ انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ انْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ
مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا طَيْمَةَ بِنْتُ
مُحَمَّدٍ انْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكَ رَحِمًا وَسَأَبُلَهَا بِبِلَالٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ.

١١١٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ
عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ ثَنَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ

اللہ ﷺ نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور آواز کو بلند کر کے فرمایا: اے عبد مناف کی اولاد ڈرو (اللہ کے عذاب سے)۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو عوف سے وہ قسامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے اور اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔

تفسیر سورہ النمل

۱۱۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دلبۃ الارض نکلے گا تو اس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ جس سے مؤمن کے چہرے پر لکیر کھینچے گا جس سے اس کا چہرہ چمکنے لگے گا اور کافر کی ناک پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگا دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں گے تو ایک دوسرے کو کافر اور مؤمن کہہ کر پکاریں گے۔ (یعنی دونوں میں تفریق ہو جائے گی)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ اس کے علاوہ اور سند سے بھی ”دلبۃ الارض“ کے بیان میں نقل کرتے ہیں اور اس باب میں ابو امامہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

تفسیر سورہ القصص

۱۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (ابوطالب) سے فرمایا: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ دیجئے تاکہ میں قیامت کے دن آپ کے متعلق ایمان کی گواہی دے سکوں۔ وہ کہنے لگے اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ قریش کہیں گے کہ (ابوطالب) نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”وَإِنَّكَ لَا تَهْدِي“... (الآیہ) بے شک تو ہدایت نہیں کر سکتا جسے تو چاہیے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسے چاہے اور وہ

لَمَّا نَزَلَ وَآذَنُرُ عَشِيرَتِكَ الْأَقْرَبِينَ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إصْبَعِيهِ فِي أُذُنِيهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ يَا صَبَاخَاهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

وَمِنْ سُورَةِ النَّمل

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى فَتَجْلُو أَوَّجَهُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْخُؤَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ فِي دَابَّةِ الْأَرْضِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

۱۱۱۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِمَّةِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعِيرَنِي قُرَيْشٌ إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَا فَرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ.

ہدایت والوں کو خوب جانتا ہے۔ (قصص۔ آیت ۵۶)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن کیسان کی روایت سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

تفسیر سورہ العنکبوت

۱۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَحْنُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْبِرِّ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَافَاهَا فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۸: حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میرے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں پھر قصہ بیان کرتے ہیں کہ انکی والدہ نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم نہیں دیا۔ اللہ کی قسم میں اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک مرنے جاؤں یا پھر تم دوبارہ کفر نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب انہیں کچھ کھلانا ہوتا تو منہ کھول کر کھلایا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ“..... (الآیہ) اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ تجھے اس بات پر مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک بنائے جسے تو جانتا بھی نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ (العنکبوت۔ آیت ۸)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَتَاتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ قَالَ كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.

۱۱۱۹: حضرت ام ہانیؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”وَتَاتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ“ (اور تم کرتے ہو اپنی مجلس میں برا کام۔ العنکبوت۔ آیت ۲۹) کی تفسیر میں نقل کرتی ہیں کہ وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے ہم اس حدیث کو صرف حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے جانتے ہیں اولاد وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ سورہ فرقان، النمل، القصص و العنکبوت: عباد الرحمن کی صفات کا ذکر ہے کہ وقار کے ساتھ چلتے ہیں، شرک نہیں کرتے اور بدکاری سے بچتے ہیں ناحق قتل نہیں کرتے اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے (۲) حضورؐ نے اپنے رشتہ داروں کو بھی عذاب خداوندی سے ڈرایا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان و اعمال کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی (۳) دابۃ الارض کے خروج کے وقت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے احکام منقطع ہو جائیں گے اس کے بعد کوئی کافر اسلام قبول نہ کرے گا (۴) صحیح مسلم میں بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے بارے میں سورہ قصص کی آیت نمبر ۵۶ نازل ہوئی کہ آپؐ کی بڑی تمنا یہ تھی کہ وہ کسی طرح ایمان قبول کر لیں اس پر آنحضرتؐ کو یہ بتایا گیا کہ کسی کو مومن بنادینا آپؐ کی قدرت نہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابوطالب کی وفات حالت کفر میں ہوئی یہ بھی ثابت ہوا کہ ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے (۵) عنکبوت میں ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو لیکن اگر وہ کفر اور معاصی پر مجبور رہیں تو ان کا کہنا نہ مانو۔

سورہ روم کی تفسیر

۱۱۲۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر رومی اہل فارس پر غالب ہو گئے تو مومنوں کو یہ چیز اچھی لگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”الْمَغْلِبَتِ الرُّومُ... الْآیَةُ“ (الم مغلوب ہو گئے رومی، ملتے ہوئے ملک میں اور وہ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو گئے چند برسوں میں اللہ کے ہاتھ میں ہیں سب کام پہلے اور پچھلے اور اس دن خوش ہو گئے مسلمان اللہ کی مدد سے، مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے (روم آیت ۱-۵) چنانچہ جو مومن اہل روم کے فارس پر

غالب ہو جانے پر خوش ہو گئے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ نصر بن علی ”غلبت الروم“ ہی پڑھتے تھے۔

۱۱۲۱: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”الْمَغْلِبَتِ الرُّومُ... الْآیَةُ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ دونوں طرح پڑھا گیا ”غلبت اور غلبت“ مشرکین اہل فارس کی رومیوں پر برتری سے خوش ہوتے تھے کیونکہ وہ دونوں بت پرست تھے جبکہ مسلمان چاہتے تھے کہ رومی غالب ہو جائیں کیونکہ اہل کتاب تھے۔ لوگوں نے اسکا تذکرہ حضرت ابوبکرؓ سے کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب رومی غالب ہو جائیں گے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے مشرکین سے اسکا ذکر کیا تو کہنے لگے ہمارے اور اپنے درمیان ایک مدت مقرر کر لو اور اگر اس مدت میں ہم غالب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے اور اگر تم لوگ (اہل روم) پر غالب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنا اتنا دیں گے۔ چنانچہ پانچ برس کی مدت متعین کر دی گئی۔ لیکن اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے۔ جب اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا تو آپؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا تم نے زیادہ مدت کیوں مقرر نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس کے قریب کہا۔ سعید کہتے ہیں کہ بضع دس سے کم کو کہتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اسکے بعد روم، اہل فارس پر غالب

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

۱۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ آيَةُ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ قَالَ فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلَبَتِ الرُّومُ.

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَرَارِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى آيَةُ غَلَبَتِ الرُّومُ فِي آدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غَلَبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسٍ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْثَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا أَفَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى آيَةُ غَلَبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ

ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ.

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ثَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ ثَنِيَّ ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاجَبَةِ آتَمِ غُلَبَتِ الرُّومِ أَلَا احْتَطَطْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبَضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنِيَّ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آتَمُ غُلَبَتِ الرُّومِ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي كُلِّ بَضْعٍ سِنِينَ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّا هُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسَ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّا هُمْ لَيَسُوْا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيمَانَ بِيَعْتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَمِيحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ آتَمِ غُلَبَتِ الرُّومِ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعٍ سِنِينَ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِي بَضْعٍ سِنِينَ أَفَلَا تَرَاهُنَّكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ

آگے ”آتَمِ غُلَبَتِ الرُّومِ..... الْآيَةُ“ سے یہی مراد ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ اہل روم غزوہ بدر کے دن غالب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم نے شرط لگانے میں ”آتَمِ غُلَبَتِ الرُّومِ... الْآيَةُ“ کی احتیاط کیوں نہیں کی۔ حالانکہ ”بضع“ تین سے نو تک کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ زہری اس حدیث کو عبید اللہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۳: حضرت نیار بن مکرم اسلمی کہتے ہیں کہ جب ”آتَمِ غُلَبَتِ الرُّومِ... الْآيَةُ“ نازل ہوئی تو اہل فارس، اہل روم پر غالب تھے اور مسلمان اہل فارس کو مغلوب دیکھنے کے خواہشمند تھے اس لیے کہ رومی اہل کتاب تھے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ... الْآيَةُ“ (اور اس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد پر وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہی ہے زبردست رحم والا۔ الروم آیت: ۵۴) جبکہ قریش کی چاہت تھی کہ اہل فارس ہی غالب رہیں کیونکہ وہ اور قریش دونوں نہ اہل کتاب تھے اور نہ کسی نبوت پر ایمان رکھنے والے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو حضرت ابو بکرؓ یہ آیات زور زور سے پڑھتے ہوئے گھومنے لگے۔ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان شرط ہے۔ تمہارے دوست محمد (ﷺ) کا کہنا ہے کہ چند سال میں رومی اہل فارس پر غالب آجائیں گے کیا تم سے اس پر شرط نہ لگائیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اور یہ شرط حرام ہونے سے پہلے کا قصہ ہے۔ اس طرح ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مشرکین کے درمیان شرط لگ گئی اور دونوں نے اپنا اپنا شرط کا مال کسی جگہ رکھوا دیا۔

قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانِ وَقَالُوا لَا بِيَّ بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ فَسَمُّوا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ سِتَّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةً سِتَّ سِنِينَ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بِضْعِ سِنِينَ قَالَ وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

پھر انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ ”بضع“ تین سے نو تک کے عدد کو کہتے ہیں لہذا ایک درمیانی مدت مقرر کرلو۔ چنانچہ چھ سال کی مدت طے ہو گئی لیکن اس مدت میں روم غالب نہ آ سکے۔ اس پر مشرکین نے ابو بکرؓ کا مال لے لیا پھر جب ساتواں سال شروع ہوا تو رومی۔ فارسیوں پر غالب آ گئے۔ اس طرح مسلمانوں نے ابو بکرؓ سے کہا کہ آپ نے چھ سال کی مدت کیوں طے کی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ”بضع سنین“ فرمایا: راوی کہتے ہیں کہ اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرحمن بن ابی زناد کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ سورہ روم: فتح و شکست اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اس میں پیشین گوئی فرمادی کہ چند سال کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ خوش نصیب کریں گے غزوہ بدر کے موقع پر یہ وعدہ پورا ہوا۔

تفسیر سورہ لقمان

وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَابِغُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَلَمَنَّهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَالْقَاسِمُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ۔

۱۱۲۳: حضرت ابو امامہؓ ہی اکرمؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔ اور نہ انہیں گانا سکھایا کرو اور یہ بھی جان لو کہ انکی تجارت میں بہتری نہیں پھر انکی قیمت بھی حرام ہے اور یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ”وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي... الْآيَةَ“ (اور بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں تاکہ بن سمجھے اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسکی ہنسی اڑائیں ایسے لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ لقمان۔ آیت ۶۔) یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کو قاسم، ابو امامہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری کہتے ہیں کہ قاسم ثقہ اور علی بن یزید ضعیف ہیں۔

خلاصہ سورہ لقمان: ابو الجہدؓ کے معنی اور تفسیر میں مفسرین کے اقوال مختلف ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہم نے اس کی تفسیر گانے بجانے سے کی ہے جمہور صحابہ و تابعین اور عامہ مفسرین کے نزدیک

لہو الحدیث عام ہے تمام ان چیزوں کے لئے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور یاد سے غفلت میں ڈالے اس میں غنا، مزامیر بھی داخل ہے اور بیہودہ قصے کہانیاں بھی۔ مستدرک حاکم کتاب الجہاد میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے یعنی دنیا کا ہر لہو (کھیل) باطل ہے مگر تین ایک یہ کہ تم تیرکمان سے کھیلو۔ دوسرے اپنے گھوڑے کو سدھانے کے لئے کھیلو۔ تیسرے اپنی بی بی کے ساتھ کھیل کرو۔ حقیقت لہو (کھیل) ہے وہ باطل اور مذموم ہے اس کے مذموم ہونے کے مختلف درجات ہیں۔

تفسیر سورۃ السجدہ

وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي إِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

۱۱۲۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ”تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ... الْآيَةِ“ (جدار ہتی ہیں انکی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے۔ السجدہ آیت ۱۶۔) اس نماز کے انتظار میں نازل ہوئی جسے عتمہ (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۱۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسا انعام (جنت) تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے ان نعمتوں کے متعلق سنا اور نہ کسی کے دل میں ان چیزوں کا خیال آیا۔ اسکی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ...“ (پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں انکی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے۔ السجدہ آیت ۱۷۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبَجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَذْنَى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلْ فَيَقُولُ كَيْفَ ادْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ

۱۱۲۷: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبیؐ نے فرمایا: موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے رب جنتیوں میں سے سب سے کم درجے والا کون ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئیگا۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ داخل ہو جاؤ۔ وہ کہے گا کہ کیسے داخل ہو جاؤں سب لوگوں نے اپنے لیے گھر اور اپنی لینے کی چیزیں لے لی ہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ عطا کر دیا جائے جو دنیا میں ایک بادشاہ کے پاس ہوا کرتا تھا؟ وہ کہے گا۔ ہاں میں راضی ہوں۔ پھر اس سے کہا جائیگا

نَعَمْ أَيْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُولُ قَدْ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ امْتَالِهِ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيْ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذْتُ عَيْنِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَالْمَرْفُوعُ أَصَحُّ

تمہارے لیے یہ اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل ہے۔ وہ کہے گا اے رب میں راضی ہو گیا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ سب کچھ اور اس سے دس گناہ زیادہ ہے۔ وہ عرض کرے اے اللہ میں راضی ہوں۔ پھر کہا جائے گا کہ اس کے ساتھ ساتھ ہر وہ چیز بھی جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھوں کو لذت حاصل ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث شعبی سے اور وہ مغیرہ بن شعبہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ سورۃ سجۃ: یہ سورۃ مبارکہ بڑی پرہیز اور پر جلال انداز کی حامل ہے شاید یہی سبب ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا معمول یہی تھا کہ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اس سورۃ مبارکہ میں اللہ کی تخلیقی شان کا ذکر ہوا ہے۔

سورہ احزاب کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

۱۱۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَّانِيُّ نَا زُهَيْرُ نَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ مَا عَنِ بِذَلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا يُصَلِّي فَخَطَرَ خَطْرَةٌ قَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ أَلَا تَرَى أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ نَا زُهَيْرُ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۱۲۸: ابوظبیان کہتے ہیں کہ ہم نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے ”مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ ... الْآيَةِ“ (اللہ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے۔ الاحزاب۔ آیت ۴) انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے کہ کوئی چیز بھول گئے چنانچہ منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے تم لوگ دیکھ رہے ہو کہ ان کے دو دل ہیں۔ ایک تمہارے ساتھ اور ایک کسی اور کے ساتھ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ ... الْآيَةِ“ عبد بن حمید بھی احمد بن یونس سے اور وہ زہیر سے اسی کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۲۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور یہ بات ان پر بہت گراں گزری۔ وہ کہنے لگے کہ پہلی جنگ جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے میں نہ

۱۱۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سَمِيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ

عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُبْتُ عَنْهُ أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيْنَ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ قَالَ وَاهَا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجْدُهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحْيًى إِلَّا بَيْنَانِهِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غُبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لِأَنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ لَيَرَيْنَ اللَّهَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ وَابِهِ هَوْلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَاعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَوْلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدُ فَقَالَ يَا أَحْيَى مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعُ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بَضْعًا وَثَمَانِينَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ بِسِيفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمَحٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةُ هَذَا

جاسکا۔ اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ آئندہ مجھے کسی جنگ میں شریک کریں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ کہنے سے ڈر گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جو ایک سال بعد ہوا۔ وہاں راستے میں انہیں سعد بن معاذ ملے تو انہوں نے فرمایا: اے ابو عمرو (انس) کہاں جا رہے ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا: واہ واہ میں احد میں جنت کی خوشبو پارہا ہوں۔ پھر انہوں نے جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ انکے جسم پر چوٹ، نیزے اور تیروں کے اسی (۸۰) سے زیادہ زخم تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی ربیع بنت نصر کہتی ہیں کہ میں اپنے بھائی کی لاش صرف انگلیوں کے پوروں سے پہچان سکی اور پھر یہ آیت نازل ہوئی ”رِجَالٌ صَدَقُوا... الْآيَةُ“ (ایمان والوں میں کتنے مرد ہیں کہ سچ کر دکھلایا جس بات کا عہد کیا تھا اللہ ہے پھر کوئی تو ان سے پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے ان میں راہ دیکھ رہا ہے اور بدلا نہیں ایک ذرہ۔ الاحزاب آیت ۲۳)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۱۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے چچا جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے تو کہنے لگے کہ پہلی جنگ جو نبی اکرم ﷺ نے کی میں اس میں شامل نہیں ہوا اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک ہونے کا موقع دیں تو دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ احد ہوئی تو مسلمان شکست کھا گئے اور اس موقع پر انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس بلا سے پناہ مانگتا ہوں جسے یہ مشرک لائے ہیں۔ اور صحابہؓ کے فعل پر معذرت چاہتا ہوں۔ پھر بڑھے (یعنی انس بن نصرؓ) تو حضرت سعدؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا بھائی آپ نے کیا کیا؟ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں کہ) میں وہ نہ کر سکا جو انہوں نے کیا۔ ان کے جسم پر تلوار، نیزے اور تیر کے اسی (۸۰) سے زیادہ زخم تھے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ حضرت انس بن نصرؓ اور انکے ساتھیوں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ”فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ... الْآيَةُ“

یزید کہتے ہیں کہ اس سے مراد پوری آیت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور انس بن مالک کے چچا کا نام انس بن نضر ہے۔

۱۱۳۱: حضرت موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے ہاں گیا تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہے۔ جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو حضرت معاویہؓ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کو موسیٰ بن طلحہ بھی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۲: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے ایک اعرابی سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ جو لوگ اپنا کام کر چکے ہیں وہ کون ہیں؟ صحابہ کرامؓ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے اور آپؐ سے ڈرتے تھے۔ جب اعرابی نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے اسکی طرف سے رخ پھیر لیا۔ پھر اس نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپؐ نے اسکی طرف سے رخ پھیر لیا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہی پوچھا تو بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا، میرے بدن پر سبز کپڑے تھے۔ آپؐ نے فرمایا سوال کرنے والا کون ہے؟ اعرابی نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا یہ (یعنی طلحہؓ) ان لوگوں میں سے ہے جو اپنا کام کر چکے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یونس بن بکیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۳۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپؐ نے مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہؓ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جانتے تھے کہ

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاسْمُ عَمِّهِ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ.

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَاعِمُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاِنَّمَا رَوَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ ابْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا غَرَابِيَّ جَاهِلٍ سَلَهُ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرُونَ عَلَى مَسْئَلَتِهِ يُوَقِّرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنْنِي اَطْلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خُضْرٍ فَلَمَّا رَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ.

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ اَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّي ذَا كِرْلِكَ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى

میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ سے علیحدگی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زُورَاجِكُمْ... الْآيَةُ“ (اے نبی اپنی بیویوں سے کھدوا کر تمہیں دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش منظور ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک بختوں کے لیے بڑا اجر تیار کیا ہے (الاحزاب آیت: ۲۸-۲۹) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس میں کس چیز کے متعلق اپنے والدین سے مشورہ کروں میں اللہ اور اسکے رسول (ﷺ) سے

اور آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ پھر دوسری ازواج نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے کیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی اس حدیث کو عروہ سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۴: حضرت عمر بن ابوسلمہ جو نبی اکرم ﷺ کے ربيب ہیں فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ... الْآيَةُ“ (اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندی باتیں اے نبی کے گھر والوں اور تمہیں خوب پاک کرے۔ الاحزاب۔ آیت ۳۳) تو آپ ام سلمہؓ کے گھر میں تھے۔ آپ نے فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی۔ حضرت علیؓ آپ کے پیچھے تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی اور عرض کیا یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے گناہ کی نجاست دور کر دے اور انکو بخوبی پاک کر دے۔ ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی ان کیساتھ ہوں (یعنی چادر میں آنے کا ارادہ کیا) آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی جگہ رہو تم خیر پر ہو۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ علماء اس حدیث کو عمر بن ابوسلمہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۳۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ ماہ تک یہ عادت رہی کہ جب فجر کی نماز کیلئے نکلتے تو حضرت فاطمہؓ کے گھر کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے: اہل بیت اللہ تعالیٰ تم سے گناہ کی گندگی کو دور

تَسْتَأْمِرُنِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زُورَاجِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتَّى بَلِّغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُمُ اجْرًا عَظِيمًا قُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا اسْتَأْمَرُ أَبَوَايَ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَلَلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَتْ أَنْتَ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتَ عَلَى خَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ.

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ

الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

کرنا چاہتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی حضرت عائشہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ اس باب میں ابو حمراء، معقل بن یسار، اور ام سلمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا دَاوُدَ بْنَ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَغْنَى بِالْإِسْلَامِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَغْنَى بِالْعَتَقِ فَأَغْنَتْهُ أَمْسَكَ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ إِلَى قَوْلِهِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا فَقَالُوا تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَاهُ وَهُوَ صَاحِبُ فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَائِهِمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَلَانِ مَوْلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ أَخُو فُلَانٍ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْأَيَّةُ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ هَذَا الْخَرْفُ لَمْ يُرَوْ بِطَوِيلِهِ.

۱۱۳۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ وحی میں سے کچھ چھپاتے ہوتے تو یہ آیت ضرور چھپاتے۔ ”وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي...“ (اور جب تو نے اس شخص سے کہا جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا۔ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر۔ اور تو اپنے دل میں ایک چیز چھپاتا تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر جب زید اس سے حاجت پوری کر چکا تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی گناہ نہ ہو جبکہ وہ ان سے حاجت پوری کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا ہے۔ الاحزاب - آیت ۳۷)۔ اللہ کے انعام سے مراد اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے انعام سے مراد انہیں آزاد کرنا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے زید کی بیوی سے (ان کی طلاق کے بعد) نکاح کیا تو لوگ کہنے لگے کہ دیکھو اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ...“ (محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے خاتمے پر ہیں اور اللہ ہر بات جانتا ہے۔ الاحزاب - آیت ۴۰)۔ جب زید چھوٹے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں متنبی (منہ بولا بیٹا) بنایا تھا پھر وہ آپ ہی کے پاس رہے۔ یہاں تک کہ جوان ہو گئے اور لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ

الآیہ“ (یعنی انہیں اس طرح پکارا کہ وہ فلاں شخص فلاں شخص کا دوست ہے اور فلاں، فلاں کا بھائی ہے) اور اقسط عند اللہ سے مراد یہی ہے کہ اللہ کے نزدیک یہی عدل کی بات ہے۔ یہ حدیث داؤد بن ہند سے منقول ہے وہ شععی سے وہ مسروق سے اور وہ حضرت عائشہ سے نقل

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَصَّاحِ الْكُوفِيِّ نَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَأَنَا
مُحَمَّدُ ابْنُ أَبَانَ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ
لَكُنَّا هَذِهِ الْآيَةَ وَادْتَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْلَمَةَ
بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ
فِي قَوْلِ اللَّهِ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ قَالَ
مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرَ:

۱۱۳۹: حضرت عامر شعبی اللہ تعالیٰ کے قول: ”مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ..... الْآيَةِ“ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس
سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا تم لوگوں
میں زندہ نہیں رہا۔

.....الخ“ الاحزاب۔ آیت۔ ۳۵۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۴۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِلِ نَا ۱۱۴۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

”فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا... الْآيَةُ“ (پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض۔ ہم نے اسکو تیرے نکاح میں دے دیا۔ الاحزاب۔ آیت۔ ۳۷۔) تو حضرت زینبؓ دوسری ازواج مطہرات پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ تم لوگوں کا نکاح تو تمہارے عزیزوں نے کیا جبکہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان سے کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۲: حضرت ام ہانی بنت ابوطالبؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو میں نے معذوری ظاہر کر دی۔ آپؐ نے میرا عذر قبول کر لیا اور پھر یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّا أَخْلَلْنَا... الْآيَةُ“ (اے نبی! ہم نے حلال رکھیں تجھ کو تیری عورتیں جن کے مہر تو دے چکا ہے اور جو مال ہو تیرے ہاتھ کا، جو ہاتھ لگا دے تیرے اللہ (یعنی لونڈیاں) اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالائوں کی بیٹیاں جنہوں نے وطن چھوڑا تیرے ساتھ۔ الاحزاب۔ ۵۰) حضرت ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ اس طرح آپؐ کیلئے حلال نہیں رہی کیونکہ میں نے آپؐ کے

ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۴۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت ”وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ... الْآيَةُ“۔ زینب بنت جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زیدؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شکایت کی اور طلاق کا ارادہ ظاہر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کرنے والی اور مؤمن عورتوں کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوْجَنَا كَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَحِرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ زَوْجُكُنْ أَهْلُو كُنْ وَزَوْجِنِي اللَّهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۱۱۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّا أَخْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي أَتَيْتِ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةُ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَجِلُّ لَهُ لِأَنِّي لَمْ أَهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطَّلَاقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ.

ساتھ ہجرت نہیں کی تھی اور ان لوگوں میں سے تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُوهُمْ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ نَارُوحُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ

ہے ”لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ... (الآیہ)“ (حلال نہیں تجھ کو عورتیں اسکے بعد اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور عورتیں۔ اگرچہ خوش لگے تجھ کو انکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھ کا اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان۔ الاحزاب - ۵۲۔) اور مؤمن جوان عورتیں حلال کیس اور وہ ایمان والی عورت جس نے خود کو آپ کے سپرد کر دیا۔ پھر اسلام کے علاوہ کسی بھی دین سے تعلق رکھنے والی عورت کو حرام کیا اور پھر فرمایا کہ جو شخص (ایمان لانے سے) انکار کرے گا اس کا عمل برباد ہو گیا۔ اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہے۔ نیز فرمایا ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا... (الآیہ)“ (احزاب - آیت: ۵۰) یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الحمید بن بہرام کی روایت سے جانتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبد الحمید بن بہرام کی شہر بن حوشب سے منقول احادیث میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۴۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تک آپ کے لیے تمام عورتیں حلال ہو گئیں تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے کسی کے ساتھ سہاگ رات گزاری اور مجھے کچھ لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کیلئے بھیجا۔ جب وہ لوگ کھا چکے اور جانے کے لیے نکل گئے تو نبی اکرم ﷺ اٹھ کر حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف چل دیے۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ لہذا واپس تشریف لے گئے۔ اس پر وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا... (الآیہ)“ (اے ایمان والو مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو کھانے کے واسطے، نہ راہ دیکھنے والے اسکے پکنے کی لیکن جب تم کو بلائے تب جاؤ۔ الاحزاب - ۵۲۔) یہ

إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبْدُلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَاحِلَ اللَّهُ فِتْيَانَكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِنَفْسِي وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي أَتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۱۱۴۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ نَا ابْنِي عَنْ بَيَانَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرًا مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرِنَا ظَرِئِنَا إِنَّهُ وَفَى الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ وَرَوَى ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ.

حدیث حسن غریب ہے اور اس میں ایک قصہ ہے۔ ثابت انس سے یہی حدیث طویل نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپؐ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ جن کے ساتھ شادی کی تھی۔ آپؐ نے انکے پاس ایک گروہ کو پایا تو واپس تشریف لے گئے۔ اپنا کوئی کام کیا پھر واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ لوگ ابھی تک موجود ہیں۔ لہذا پھر چلے گئے اور اپنا کوئی کام کر کے دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ لوگ جا چکے تھے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسکا ذکر ابو طلحہؓ سے کیا تو وہ فرمانے لگے کہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر اس بارے میں کچھ نازل

۱۱۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَأَحْتَبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا قَالَ فَدَخَلَ وَأَرَخَى بَيْتِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَنْ كَانَ كَمَا تَقُولَ لَيَنْزِلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ قَالَ فَتَزَلَّتْ آيَةُ الْحِجَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَمْرِو بْنُ سَعِيدٍ يُقَالُ لَهُ الْأَصْلَعُ.

ہوگا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر پردے کے متعلق آیت نازل ہوئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

۱۱۴۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے حبس تیار کی (کھجور اور ستو کا کھانا) اور اسے کسی پتھر کے پیالہ میں ڈال کر مجھے دیا اور کہا کہ اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جاؤ اور کہو کہ میری ماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپؐ کو سلام کہتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ آپؐ کے لیے بہت تھوڑا ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اسے لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کا سلام پہنچایا اور وہ بات بھی عرض کر دی جو انہوں نے کہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اسے رکھ دو۔ پھر مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور فلاں فلاں کو بلا کر لاؤ۔ میں گیا اور جن جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا انہیں بھی اور جو مجھے مل گئے انہیں بھی بلا کر لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے آدمی ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا تین سو، کے قریب ہوں گے

۱۱۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبَعِيُّ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنْ قَلِيلٍ فَقَالَ ضَعُوهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ فَسَمِّي رَجُلًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِّي وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءُ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ

بِالتَّوَرِّ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقُوا
عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ
فَاكْلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ
طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ
قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَم
حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي
بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا
إِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ فَابْتَدَرُوا
الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي
الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَى
وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ
غَيْرِنَا ظَرِئْنَ إِيَّاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا
طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ بِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ
كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ
أَنَسُ أَنَا أَحَدُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَةِ وَحُجِبْنَ
نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْجَعْدُ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ
دِينَارٍ وَيُكْنَى أَبَا عُثْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا
کہ وہ برتن لاؤ۔ اتنے میں وہ سب لوگ داخل ہو گئے۔
یہاں تک کہ چبوترہ اور حجرہ مبارک بھر گیا۔ پھر آپؐ نے انہیں
حکم دیا کہ دس، دس آدمیوں کا حلقہ بنالیں اور ہر شخص اپنے سامنے
سے کھائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان سب نے کھایا
اور سیر ہو گئے۔ پھر ایک جماعت نکل گئی اور دوسری آگئی
یہاں تک کہ سب نے کھالیا۔ پھر آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ انس
(برتن) اٹھاؤ۔ میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا کہ جس وقت
لایا تھا اس وقت زیادہ تھا یا اٹھاتے وقت زیادہ تھا۔ راوی کہتے ہیں
کہ پھر کئی لوگ وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ نبی اکرم ﷺ
بھی تشریف فرما تھے۔ اور آپؐ کی زوجہ محترمہ بھی دیوار کی طرف
رخ کیے ہوئے بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپؐ پر ان کا اس طرح بیٹھے رہنا
گراں گزرا لہذا آپؐ نکلے اور تمام ازواج مطہرات کے حجروں پر
گئے اور سلام کر کے واپس تشریف لے آئے۔ جب انہوں نے
نبی اکرم ﷺ کو واپس آتے ہوئے دیکھا تو سمجھ گئے کہ آپؐ پر
ان کا بیٹھنا گراں گزرا ہے۔ لہذا جلدی سے سب (لوگ)
دروازے سے باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ تشریف لائے اوپر پردہ
ڈال کر اندر داخل ہو گئے۔ (حضرت انسؓ فرماتے ہیں) میں بھی
حجرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ آپؐ واپس
میرے پاس آئے اور یہ آیات نازل ہوئیں اور آپؐ نے باہر
جا کر لوگوں کو یہ آیات سنائیں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَدْخُلُوا..... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو نبی کے گھروں میں اس
وقت تک مت جایا کرو۔ جب تک تمہیں کھانے کی دعوت نہ دی
جائے (وہ بھی) اس طرح کی اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن
جب تم بلایا جائے تب جاؤ اور کھالینے کے بعد اٹھ کر چلے جاؤ
۔ اور باتوں میں دل لگا کر بیٹھے نہ رہا کرو کیونکہ یہ نبی (ﷺ) کو
ناگوار گزرتا ہے وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف بات
کہنے سے لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے

کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ پھر تمہارے لیے جائز نہیں کہ نبی ﷺ کو تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات سے کبھی نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔ الاحزاب - آیت: ۵۳) جعد کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا یہ آیات سب سے پہلے مجھے پہنچیں اور ازواج مطہرات اسی دن سے پردہ کرنے لگیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جعد، عثمان کے بیٹے ہیں۔ انہیں ابن دینار بھی کہتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یونس بن عبید، شعبہ اور حماد بن زید ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ بشیر بن سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ ہم کسی طرح درود بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کہ کاش یہ سوال نہ پوچھا جاتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ..... بِحَمِيدٍ مَّجِيدٍ" (ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور انکی آل پر اس طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ تو محمد ﷺ اور انکی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور انکی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو تعریف والا اور بزرگ و برتر ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام اسی طرح ہے جس طرح تم (التحیات میں) جان ہی چکے ہو۔ اس باب میں

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ حُمَيْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عُثَيْدٍ وَاللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

علی بن حمید، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن خارجه رضی اللہ عنہ اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ زید بن خارجه ابن جار یہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام بہت حیوانی اور پردہ پوش (یعنی پردہ کرنے والے) تھے انکی شرم کی وجہ سے انکے بدن کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا۔ انہیں بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے تکلیف پہنچائی۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ اپنے بدن کو اس لیے ڈھانپے رکھتے ہیں

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيًّا سَتِيرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ إِسْتَحْيَاءَ مِنْهُ فَإِذَا هُوَ مِنْ ابْنِي إِسْرَائِيلَ

کہ انکی جلد میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص کے ہیں یا انکے خھیے بڑے ہیں یا پھر کوئی اور عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس عیب سے بری کریں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ غسل کرنے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر غسل کرنے لگے۔ جب غسل کر کے فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کے لیے پتھر کی طرف آئے لیکن پتھر انکے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے کہنے لگے: اے پتھر میرے کپڑے.... یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس پہنچ گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نگاہ دیکھ لیا کہ وہ صورت شکل میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا اور پتھر بھی رک گیا۔ پھر انہوں نے اپنے کپڑے لیے اور پہن کر عصا سے مارنے لگے اللہ کی قسم انکی مار سے پتھر پر تین یا چار نشان پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ... الْآيَةُ“ (اے ایمان

فَقَالُوا مَا يَسْتَرُ هَذَا التَّسْتَرِ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أَذْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّتَهُ مِمَّا قَالُوا وَإِنَّ مُوسَىٰ خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَىٰ حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَىٰ ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرٌ ثَوْبِي حَجَرٌ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ غُرْيَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَاهُ مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبَسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَبَوَّاهُ اللَّهُ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِئَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَىٰ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری کر دیا اور وہ اللہ کی نزدیک بڑے معزز تھے۔ الاحزاب۔ ۶۹۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے واسطے سے منقول ہے۔

خلاصہ سورۃ الاحزاب: اس سورۃ میں غزوہ احزاب جو پانچ ہجری میں پیش آیا، کا ذکر ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اہل ایمان کے لئے یہ شدید مصائب اور آزمائش کا دور تھا۔ لگ بھگ بارہ ہزار کاشکرمہینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اس وقت اہل ایمان آزمائش اور منافقین کے دل کا روگ ان کی زبان پر آ گیا۔ (۲) دوسرا موضوع امہات المؤمنین سے خطاب پر مشتمل ہے۔ اور ان کی وساطت سے تمام مسلمان خواتین کو ہدایات دی گئی ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن بالخصوص مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کے متعلق بڑی تفصیلی ہدایات موجود ہیں۔ اسی سورۃ میں مسلمانوں کو حکم ہوا کہ اگر کبھی نبی ﷺ کی ازواج سے کوئی چیز تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ آیت مبارکہ میں جو لفظ حجاب وارد ہوا ہے اس پر غور کرنا چاہئے ان لوگوں کو جنہیں یہ مغالطہ ہو گیا ہے کہ قرآن میں پردے کا حکم نہیں ہے۔ (۳) نبی کریم کی شان بڑی جامعیت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ (۴) سورۃ مبارکہ کے افتتاح پر ختم نبوت کا بھی اعلان ہوا ہے۔

تفسیر سورۃ سبا

سُورَةُ السَّبَا

۱۱۵۱. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا أَبُو ۱۱۵۱: حضرت عروہ بن مسیک مرادیؒ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا میں اپنی قوم کے اسلام قبول کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان لوگوں سے جنگ نہ کروں جو اسلام سے منہ موڑیں؟ آپؐ نے مجھے اسکی اجازت دے دی اور مجھے اپنی قوم کا امیر بنا دیا۔ پھر جب میں آپؐ کے پاس سے نکلا تو آپؐ نے پوچھا کہ غطفی نے کیا کہا؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ چلا گیا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے واپس بلوالیا۔ جب آپؐ کے پاس پہنچا تو کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ لوگوں کو اسلام کی دعوت دو۔ جو لوگ اسلام لے آئیں انہیں قبول کر لو اور جو نہ لائیں ان کے متعلق جلدی نہ کرو یہاں تک کہ میں دوسرا حکم دوں راوی کہتے ہیں کہ سباء کی کیفیت اس وقت نازل ہو چکی تھی۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ سب کیا ہے؟ کوئی عورت یا کوئی زمین؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہ زمین اور نہ عورت بلکہ یہ عرب کا ایک آدمی ہے جس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چھ کو (اس نے) مبارک جانا اور چار کو منحوس، جنہیں منحوس جانا وہ یہ ہیں۔ لحم، جذام، غسان اور عاملہ اور جنہیں مبارک جانا وہ یہ ہیں۔ ازد، اشعری، حمیم، کندہ مذحج اور انمار۔ ایک شخص نے پوچھا: انمار کون سا قبیلہ ہے آپؐ نے فرمایا جس سے لحم اور بحیلہ ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۱۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ آسمانوں میں کوئی حکم سناتا ہے تو فرشتے گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے پر مارتے ہیں جس سے ایک زنجیر پتھر پر کھڑکانے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں۔ کہ تمہارے رب نے کیا حکم فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا اور وہ سب سے بڑا اور عالیشان ہے تیز شیطان اوپر نیچے جمع ہو جاتے ہیں (تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن سکیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک

أَسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ قَالَ ثَنِي أَبُو سُبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرُوقَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلْتُ عَنِّي مَا فَعَلَ الْغُطَفِيُّ فَأَخْبَرَ أَنِّي قَدْ سِرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرَدَّ نَبِيَّ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْغُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلَمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأَنْزَلَ فِي سَبَاءٍ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَاءٌ أَرْضٌ أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فْتِيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءُ مِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مُوْافَلَحَهُمْ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَبَا مَنُوفَالًا رُذُومًا الْأَشْعَرِيُّونَ وَحَمِيرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَأَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارُ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ حَتْمٌ وَبَجِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ:

۱۱۵۲. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خَضَعَانًا لِقَوْلِهِ كَانَتْهَا سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ وَالشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۱۱۵۳. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ

ستارہ ٹوٹا جس سے روشنی ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا تم لوگ زمانہ جاہلیت میں اگر ایسا ہوتا تھا تو کیا کہتے تھے؟ عرض کیا گیا۔ ہم کہتے تھے کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارا رب اگر کوئی حکم دیتا ہے تو حاملین عرش (یعنی فرشتے) تسبیح کرتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے جو اسکے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تسبیح کا شور اس آسمان تک پہنچتا ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتوں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر نیچے والے، اوپر والوں سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا والوں تک پہنچتی ہے اور شیاطین کان لگا کر سنتے ہیں تو اس ستارے سے انہیں مارا جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں (یعنی غیب کی خبروں کے دعویداروں) کو آ کر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جو بات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ تحریف بھی کرتے ہیں اور اس میں اضافہ بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بھی منقول ہے وہ علی بن حسین سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ کئی انصاری حضرات سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

سورۃ فاطر کی تفسیر

۱۱۵۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ”ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ...“ (پھر ہم نے اپنی کتاب کا ان کو وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس بعض ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے اور بعض ان میں سے میانہ رو ہیں اور بعض ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں پیش قدمی کرنے والے ہیں۔ فاطر۔ ۲۳) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں اور سب جنتی ہیں۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

ابن عباس قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس في نفر من أصحابه إذ رمى بنجم فاستنار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنتم تقولون لمثل هذا في الجاهلية إذ رأيتموه قالوا كنا نقول يموت عظيم أو يولد عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنه لا يرمى به لموت أحد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك اسمه وتعالى إذا قضى أمرا سبح حملة العرش ثم سبح أهل السماء الذين يلونهم ثم الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح إلى هذه السماء ثم سأل أهل السماء السادسة أهل السماء السابعة ماذا قال ربكم قال فيخبرونهم ثم يستخبر أهل كل سماء حتى يبلغ الخبر أهل السماء الدنيا وتخطف الشياطين السمع فيرمون فيقفونه إلى أوليائهم فما جاء وأبه على وجهه فهو حق ولكنهم يحرفونه ويزيدون هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن الزهري عن علي ابن حسين عن ابن عباس عن رجال من الأنصار قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم

سورۃ فاطر

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذْنُ اللَّهِ قَالَ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

سورۃ فاطر اور سبباً: (۱) توحید کی دعوت آخرت کا اثبات نبوت اور رسالت کا اثبات۔ (۲) میل ارم یعنی وہ سیلاب جو آب پاشی کے لئے تعمیر شدہ ایک بڑے بند کے ٹوٹنے سے یمن کی سرزمین میں آیا اور جس کے بعد وہاں لوگ ایک بڑی عظیم ہلاکت سے دوچار ہوئے اور وہ زمین ویران ہو گئی۔

تفسیر سورۃ یسین

سُورَةُ يَسٍ

۱۱۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلم مدینہ کے کنارے آباد تھے انکی چاہت تھی کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ”إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ...“ (بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا اسکو لکھتے ہیں۔ یسین آیت: ۱۲) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چونکہ تمہارے اعمال لکھے جاتے ہیں اس لیے منتقل نہ ہو۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے اور ابوسفیان سے مراد طریف سعدی ہیں۔

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا الثَّقَلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتُبُ فَلَا تَتَّقِلُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفُ السَّعْدِيِّ.

۱۱۵۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے دے دی جاتی ہے۔ اور گویا کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں سے طلوع ہو۔ اس طرح وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی ”ذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا.....“ (اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے ہوئے رستہ پر۔ یسین) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهُمَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلَعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأُ ذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا قَالَ وَذَلِكَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ یسین: اس سورۃ کو قرآن مجید کا دل کہا جاتا ہے۔ توحید کے مضامین پر مشتمل یہ آیت اہل توحید کے لئے راحت کا سامان لئے ہوئے ہے۔ اس سورۃ کو پڑھتے ہوئے ایک خاص کیفیت کا احساس ہوتا ہے جو ایک دھڑکتے ہوئے دل سے مشابہ ہے۔ توحید معاد کے علاوہ دواہم سائنسی حقیقتوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے ایک علم فلکیات اور دوسرا علم حیاتیات۔ فلکیات میں سورج اور چاند کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”سب اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں“۔ یہ تمام اجرام سماویہ اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں اور ان کی گردش کسی تیرنے والے سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ اسی

سے ہے علم حیاتیات کی اہم حقیقت ”اور جس شخص کو ہم لمبی عمر دیتے ہیں تو اس کی طبعی حالت کو ہم الٹی کر دیتے ہیں“۔ ایک خاص عمر کے بعد جب عمر میں اضافہ ہوتا ہے تو جسم میں تخریبی عمل بڑھتا جاتا ہے اور تعمیری عمل کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ ذہن و فطین لوگ بھی عمر کی ایک حد پر آ کر گویا کہ اپنے اس تمام علم ذہانت اور فطانت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

سُورَةُ الصَّافَاتِ

تفسیر سورہ صافات

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْفُوفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمَالَهُ لَا يَفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَارَ جُلٌّ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۱۵۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شرکت یا فجور کی دعوت دینے والا ایسا نہیں کہ قیامت کے دن اسے روکا نہ جائے اور اس پر اس کا وبال نہ پڑے وہ (جسے دعوت دی گئی) کسی قیمت پر اس سے الگ نہیں ہوگا۔ اگرچہ کسی ایک شخص نے دوسرے ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَقِفُوهُمْ...“ (الآیہ) اور انہیں کھڑا کرو، ان سے دریافت کرنا ہے۔ تمہیں کیا ہوا کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ الصافات آیت (۲۵) یہ حدیث غریب ہے۔

(۱) ۱۱۵۷: حضرت ابی بن کعبؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ...“ (اور ہم نے اسکو (یعنی یونس کو) ایک لاکھ یا اس سے زیادہ۔ لوگوں کے پاس بھیجا۔ الطفت: ۱۴۷)۔ کی تفسیر پوچھی کہ زیادہ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: بیس ہزار۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۵۸: حضرت سمرہؓ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ...“ (اور ہم نے اسکی اولاد ہی کو باقی رہنے والی کر دیا۔ والصفی: ۷۷) کی تفسیر میں نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: نوح علیہ السلام کے تین بیٹے حام، سام اور یافث تھے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یافث بھی کہا جاتا ہے۔ یافث بھی اور یفث بھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سعید بن بشیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

(۱) ۱۱۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ قَالَ عَشْرُونَ أَلْفًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالنَّاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ بِالنَّاءِ وَالنَّاءُ وَيُقَالُ يَفِثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ بِشِيرٍ.

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ

۱۱۵۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ سام عرب کا باپ، حام حبشیوں کا باپ اور

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ.

تفسیر سورہ ص

سُورَةُ ص

۱۱۶۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب بیمار ہوئے تو قریش اور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے۔ ابو طالب کے پاس ایک ہی آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل نبی اکرم ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرنے لیے اٹھا اور لوگوں نے ابو طالب سے رسول اللہ ﷺ کی شکایت کی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا بھتیجے اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو۔ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ ایک کلمہ کہنے لگیں اگر یہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کر لیں گے تو عرب پر حاکم ہو جائیں گے اور عجمیوں سے جزیہ وصول کریں گے۔ ابو طالب نے پوچھا ایک ہی کلمہ۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ایک ہی کلمہ۔ چچا ”لا الہ الا اللہ“ کہہ لیجئے۔ وہ سب کہنے لگے کیا ہم ایک ہی خدا کی عبادت کرنے لگیں ہم نے تو کسی پچھلے دین میں یہ بات نہیں سنی (بس یہ من گھڑت ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں ”ص وَالْقُرْآنِ“ فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ ... الآیہ (قرآن کی قسم جو سراسر نصیحت ہے بلکہ جو لوگ منکر ہیں وہ

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ عَبْدُ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَهُ تَهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كُنِيَ يُمْنَعَةُ قَالَ وَشَكَوهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجْمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَاعَمِّ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا إِلَهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ إِلَى قَوْلِهِ مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دی ہیں۔ سوانہوں نے بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہیں میں سے ڈرانے والا آیا اور منکروں نے کہا کہ یہ تو ایک بڑا جادوگر ہے۔ کیا اس نے کئی معبودوں کو صرف ایک معبود بنا دیا۔ بے شک یہ بڑی عجیب بات ہے اور ان میں سے سردار یہ کہتے ہوئے چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بے شک اس میں کچھ غرض ہے۔ ہم نے یہ بات اپنے پچھلے دین میں نہیں سنی۔ یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔ ص۔ آیت ۱۔ ۷) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات (خواب میں) میرا رب میرے پاس اپنی بہترین صورت میں آیا (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خواب کا لفظ بھی فرمایا) اور پوچھا کہ محمد

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ دَرَّازٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

(ﷺ) کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا ”نہیں“ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی چھاتی یا فرمایا ہنسی میں محسوس کی چنانچہ میں جان گیا کہ آسمان وزمین میں کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا محمد (ﷺ) کیا تم جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“ کفاروں کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات یہ ہیں مسجد میں نماز کے بعد ٹھہرنا، جماعت کیلئے پیدل چلنا اور تکلیف میں بھی اچھی طرح وضو کرنا۔ جس نے یہ عمل کیے وہ خیر ہی کے ساتھ زندہ رہا اور خیر کے ساتھ مرا۔ نیز وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے وقت تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) جب تم نماز پڑھ چکو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ سَعَةً مِّنْ فَتَنِ الْمَسْكِينِ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے نیک کام کی توفیق مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے برے کام سے دور رکھ، مسکینوں کی محبت) (میرے دل میں) پیدا فرما اور اگر تو اپنے بندوں کو کسی فتنے میں مبتلا کرے تو مجھے اس سے بچا کر اپنے پاس بلا لے) پھر نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا: اور درجات یہ ہیں سلام کو رواج دینا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نمازیں پڑھنا۔ کچھ راوی ابو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَذَرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَائَةُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَعَضَّ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَذَرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَائَةُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكُفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ الْمُكُتِّ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَةٍ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالذَّرَجَاتِ إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةَ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي قِلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْجَلَّاحِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

قِلَابَةُ اور ابن عباسؓ کے درمیان ایک شخص کا اضافہ کرتے ہیں۔ قتادہ، ابو قلابہ سے وہ خالد سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم (ﷺ) سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد (ﷺ) میں نے عرض کیا: یا رب حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کیلئے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْجَلَّاحِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَائَةُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ وَ
سَعْدُكَ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي
الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى
الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاحِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ
وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ
عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ
وَلَدَتْهُ أُمُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ إِنِّي نَعَسْتُ
فَاسْتَشَقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ
فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى.

محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ
جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ) میں نے عرض
کیا اے رب حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض
کیا درجات اور کفارات میں مساجد کی طرف (باجماعت نماز
کیلئے) پیدل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے
میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنے میں۔ جو ان
چیزوں کی حفاظت کرے گا بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر
ہی اسکو موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا
گویا کہ آج ہی اسکی ماں نے اسے جنا ہے۔ یہ حدیث اس سند
سے حسن غریب ہے۔ معاذ بن جبلؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی

کی مانند طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں سو گیا اور گہری نیند میں ڈوب گیا تو
میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

سُورَةُ الصَّفَاتِ اور سُورَةُ ص: ان دونوں میں سورۃ مریم اور سورۃ انبیاء کے مانند انبیائے کرام کا
ذکر ہے۔ اور یہ ذکر ان کی شخصی عظمتوں اور ان کے کردار کی رفعتوں کے اعتبار سے ہے۔ الصفت میں حضرت نوح کے بعد
حضرت ابراہیم کی اس حجت کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنی قوم پر ان کی بت پرستی کے خلاف قائم کی۔ حضرت ابراہیم کی زندگی
کے آخری دور کا وہ واقعہ بھی اس سورۃ مبارکہ میں نقل ہوا جو ان کے امتحانات میں سب سے کڑا اور آخری امتحان تھا۔
سورۃ ص میں وہ مضمون دوبارہ آیا جو اس سے پہلے چودھویں پارہ میں سورہ حجر میں آچکا ہے۔ یعنی حضرت آدم کی
عظمت کی اصل بنیاد یہ ہے کہ ان کے خاکی جسد میں روح ربانی پھونکی گئی۔

سورۃ الزمر کی تفسیر

سُورَةُ الزُّمَرِ

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے
ہیں کہ جب ”اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ...“ (الآیہ
(پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے ہاں آپس میں
جھگڑو گے۔ الزمر۔ آیت ۳۱) نازل ہوئی تو میں نے پوچھا کہ
کیا دنیا میں جھگڑنے کے بعد دوبارہ آخرت میں بھی ہم لوگ
جھگڑیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ زبیر کہنے لگے پھر تو یہ کام
بہت مشکل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا
نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ
قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَكْبِرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةَ بَعْدَ
الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذَنْ
لَشَدِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۳: حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا "يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ..... (الآیہ)" (کہہ دے میرے بند و جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ سب کو بخش دے گا۔ بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔ الزمر۔ آیت ۵۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ثابت کی روایت سے جانتے ہیں وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۶۵: حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اٹھانے کے بعد کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر نبی اکرم ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو گئے اور آپ نے فرمایا "وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ" (اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اسکی قدر کرنے کا حق ہے۔ الزمر: آیت ۶۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۶: بندار بھی یہ حدیث یحییٰ سے وہ فضیل بن عیاض سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ہنسنا تعجب اور تصدیق کی وجہ سے تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے پاس سے گزرے تو اس سے کہا اے یہودی کوئی بات کرو۔ اس نے کہا: اے ابو قاسم آپ کیسے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اس (انگلی) پر، زمین کو اس پر، پانی کو اس پر، پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس (یعنی انگلی) پر رکھتا ہے اور محمد بن صلت ابو جعفر نے پہلے اپنی چھنگلیا سے بالترتیب اشارہ کیا یہاں تک کہ انگوٹھے

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبَالِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ.

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ ثَنِي مَنْصُورٌ وَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْجِبَالِ عَلَى إصْبَعٍ وَالْأَرْضِضِينَ عَلَى إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا فَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصَدِيقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ نَا أَبُو كُذَيْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الصُّحْحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيٌّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرْضِضِينَ عَلَى ذِهِ وَالْمَاءَ عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالِ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ وَأَشَارَ

تک پہنچ گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ حدیث حسن بن شجاع سے محمد بن صلت کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح آرام کروں جبکہ صور پھونکنے والے نے صور کو منہ لگا لیا ہے۔ وہ اپنی پیشانی جھکائے اور کان لگائے انتظار کر رہا ہے کہ کب اسے پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ پھونکے۔ مسلمانوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: ہم کیا کہیں (اس وقت)۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ“ یعنی ہمیں اللہ کافی ہے وہ بہترین وکیل ہے۔ ہم اپنے رب اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں کبھی آپؐ نے یہ بھی فرمایا: ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صور کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سینک ہے جس میں پھونکا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلیمان تیمی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا: اس اللہ کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں میں پسند کر لیا۔ اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس کے منہ پر طمانچہ مار دیا اور کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہو۔ (پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَنُفِخَ فِي الصُّورِ... الْآيَةُ“ (اور صور پھو

مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخُنْصَرِهِ أَوْلَا ثُمَّ تَابَعَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ شَجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدْ أَلْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَمَنْى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يُنْفَخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ الْعَجَلِيِّ عَنْ بَشْرِ بْنِ شَعَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ.

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوْقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ نَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَضَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ
فَإَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَىٰ اخِذُ بِقَائِمَةٍ
قَبْلَ مَنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرَىٰ أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَمْ
كَانَ مِمَّنِ اسْتَشْنَىٰ اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ
مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہوئے ہیں۔ مجھے علم نہیں کہ انہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا یا وہ ان میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا اور جس نے یہ
کہا کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِيُّ نَا أَبُو اسْحَاقَ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا
أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَصْحَوْا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ
تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَنَعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا
أَبَدًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي
أُورِثُكُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ
وغيره هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ عَبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرَةَ
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ
قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلُ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا
سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قُبُضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِمِثْنِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ
وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

نکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائے گا جو کچھ آسمانوں اور جو کوئی
زمین میں ہے مگر جسے اللہ چاہے گا۔ پھر وہ دوسری دفعہ پھونکا
جائے گا تو یکا یک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔ الزمر۔
آیت (۶۸) اس موقع پر سب سے پہلے سر اٹھانے والا میں
ہوں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے

۱۱۷۱: حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے
نقل کرتے ہیں کہ (جنت میں) ایک اعلان کرنے والا اعلان
کرے گا کہ تمہارے لیے زندگی ہے تم کبھی نہیں مرو گے،
تمہارے لیے تندرستی ہے تم کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تمہارے
لیے نعمتیں ہیں تم کبھی تکلیف نہ پاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس
قول کا یہی مطلب ہے ”وَتِلْكَ الْجَنَّةُ... الْآيَةُ (اور یہی وہ
جنت ہے جس کے تم اپنے اعمال کے بدلے وارث ہوئے۔)
ابن مبارک وغیرہ یہ حدیث ثوری سے روایت کرتے ہوئے
مرفوع نہیں کرتے۔

۱۱۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجاہد سے پوچھا کہ
جانتے ہو جہنم کتنی وسیع ہے؟ مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ”
نہیں“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کی قسم تم
نہیں جانتے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”وَالْأَرْضُ جَمِيعًا...“
الآیہ۔ کے بارے میں پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس دن لوگ کہاں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: جہنم کے پل پر ہوں گے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے
اور یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱: اس سے دو چیزیں مراد ہو سکتی ہیں۔ ۱۔ یہ کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو حضرت یونس علیہ السلام سے افضل جانے۔ تو یہ صحیح نہیں اس لئے کہ نبوت میں سب
انبیاء برابر ہیں۔ ۲۔ یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت یونس علیہ السلام سے افضل جانے اور کسی شخص کا کسی نبی سے افضل ہونا محال ہے۔ (واللہ اعلم مترجم)

سورۃ النور: قرآن مجید کی نہایت عظیم سورتوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے اور یہ بڑی جامع تمہید ہے ان سات سورتوں کے لئے جو اس کے بعد آئی ہیں۔ اس سورۃ مبارکہ کا مرکزی مضمون خدائے واحد کی اطاعت اور اطاعت کامل ایسی اطاعت کہ جس میں کسی طرح کا کوئی کھوٹ شامل نہ ہو۔ یہی وہ توحید عملی ہے جس کی دعوت کے لئے تمام انبیاء کرام تشریف لاتے رہے۔ (۲) انبیاء کرام اور صدیقین عظام کی شخصیتوں کا یہ پہلو بیان ہوا ہے کہ سچ، راستی اور صداقت ان کی سیرتوں کے اہم ترین اجزاء کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۳) شرک کی شدید مذمت کہ اگر نبی بھی اس کا ارتکاب کرے تو اس کے سارے اعمال جبط ہو جائیں۔ (۴) قیامت کا نقشہ کہ جن لوگوں نے کفر کی روشنی اختیار کی وہ گروہ درگروہ جہنم میں ہانکے جائیں گے۔ اور جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے وہ جنت میں جائیں گے جہاں دراونہ جنت ان کا عہد اور مبارک باد کے ساتھ ان کا استقبال کرے گا۔

سورۃ المؤمن کی تفسیر

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الدَّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۱۷۳: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دعا ہی تو عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي“..... (الآیہ) اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔ المؤمن: ۶۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ مؤمن یا سورۃ عاف: سلسلہ حوامیم کی پہلی سورۃ جو ہر اعتبار سے جامع اور اہم ترین سورۃ ہے۔ اس کا نام سورۃ الغافر بھی ہے اس لئے کہ اس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہ گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور بڑی قدرت والا ہے۔ اس کی سزا اور پکڑ سے بچ جانا کسی طرح ممکن نہیں۔ اس سورۃ مبارکہ میں ایک اور عجیب حقیقت بیان ہوئی ہے کہ اہل جہنم فریاد کریں گے اے رب ہمارے تو نے ہمیں دو مرتبہ جلایا اور دو مرتبہ مارا اب یہاں سے بھی نکلنے کا کوئی راستہ ہے یا نہیں۔ معلوم ہوا کہ انسان کی زندگیاں دو ہیں ایک وہ مختصر سی زندگی ارواح کی تخلیق کے بعد جس کے دوران کا اہم واقعہ عہد الست ہے جو سورۃ الاعراف میں بیان ہوا۔ دوسری اس دنیا کی عارضی زندگی ہے۔ اس سورۃ مبارکہ میں آل فرعون میں سے ایک ایسے صاحب کے حالات اور ان کی تقریر خاص طور پر ذکر فرمائی جو حضرت موسیٰؑ پر ایمان لے آئے تھے لیکن اپنے ایمان کو چھپائے رکھا۔ جب فرعون نے اہل دربار سے یہ کہا کہ اب کسی کو مزید مہلت نہ دی جائے۔ اس وقت وہ صاحب ایمان موقع کی نزاکت کے اعتبار سے بھرے دربار میں کھڑے ہوئے اور انہوں نے تقریر کی اس کی عظمت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ قرآن میں جن انسانوں کے اقوال و صیغے یا نصیحتیں نقل ہوتی ہیں اور جس قدر تفصیل سے مؤمن آل فرعون کی تقریر قرآن مجید میں نقل ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید بنا دی گئی اتنی تفصیل کے ساتھ کسی اور کا قول نقل نہیں ہوا۔

سُورَةُ السَّجْدَةِ

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ أَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فَقَهَّ قُلُوبَهُمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اتَرُونَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حَمَّ السَّجْدَةِ كِتَابُ تَفْسِيرِ

۱۱۷۴: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمیوں میں جھگڑا ہو گیا۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا۔ قریشی موٹے اور کم سمجھ تھے۔ ان (تینوں) میں سے ایک نے کہا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ جو باتیں ہم کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر زور سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر زور سے سنتا ہے تو آہستہ بھی سنتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ... الْآيَةُ“ (اور تم اپنے کانوں اور آنکھوں اور چمڑوں کی اپنے اوپر گواہی دینے سے پردہ نہ کرتے تھے۔ لیکن تم نے یہ گمان کیا تھا، جو کچھ تم کرتے ہو اس میں سے بہت سی چیزوں کو اللہ نہیں جانتا۔ حم السجدہ آیت۔ ۲۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: حضرت عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا کہ تین آدمی آئے جن کے پیٹ زیادہ چربی والے اور دل کم سمجھ والے تھے۔ ایک قریشی اور دو اسکے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی اور دو اس کے داماد قریشی تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ایک کہنے لگا کیا خیال ہے کیا اللہ تعالیٰ ہماری یہ بات سن رہا ہے؟ دوسرا کہنے لگا اگر ہم اپنی آواز بلند کریں تو سنتا ہے اور اگر پست کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا کہ اگر وہ تھوڑا سن سکتا ہے تو پورا سنتا ہے۔ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ...“ خسرین تک۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو محمود بن غیلان نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے اور انہوں نے عبد اللہ سے اسی مانند نقل کیا ہے۔

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ قَلِيلٌ فَقَهَّ قُلُوبَهُمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمُهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْآخَرَانِ إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْآخَرَانِ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلُّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَاصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ.

۱۱۷۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا... الْآيَةَ“ (بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم۔ حم السجدہ۔ آیت ۳۰) اور فرمایا کہ بہت سے لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر منکر ہو گئے چنانچہ جو شخص اس پر مراودہ قائم رہا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو زرہ کہتے ہیں کہ عفان نے عمرو بن علی سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ نَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَيْبِيُّ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنْ اسْتَقَامَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا.

سورۃ الشوریٰ: اس سورۃ میں ایک چونکا دینے والی بات بیان ہوئی کہ قیامت کے دن جب انسانوں کا محاسبہ ہوگا تو ان کے لئے اپنے اعضاء و جوارح ہی ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ (۲) کفار کی مشاورت کہ اس قرآن کو مت سنو اور جب نبی کریم ﷺ تمہیں قرآن سنائیں تو شور و شغب کر دیا کرو اس میں تمہاری فلاح ہے۔ اسی میں غالب آنے کی کوئی شکل پیدا ہو سکتی ہے۔ (۳) صاحب استقامت لوگوں کا بیان کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر جمنے رہے ان پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ (۴) داعی کی صفات کہ جس بات کی دعوت دے اس پر خود بھی عمل پیرا ہو۔

سُورَةُ الشُّورَى

سورۃ شوریٰ کی تفسیر

۱۱۷۷: طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ ”قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ... الْآيَةَ“ (کہہ دو میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا بجز رشتہ داری کی محبت کے۔ الشوریٰ۔ آیت ۲۳) سعید بن جبیرؓ نے فرمایا اہل قرابت سے مراد آل محمد (ﷺ) ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرمانے لگے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ عرب کا کوئی گھرانہ ایسا نہ تھا جس میں رسول اللہ ﷺ کی قرابت نہ ہو۔ چنانچہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں تم لوگوں سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا۔ ہاں البتہ تم لوگ اس قرابت کی وجہ سے جو میرے اور تمہارے درمیان ہے (آپس میں) حسن سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ سِئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى إِلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۷۸: قبیلہ بنو مرہ کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ گیا تو

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَازِعِ قَالَ ثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأَخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مَحْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنِي قَالَ وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَأَيْتُكَ وَأَنْتَ تَمُرُّنَا وَتُمْسِكُ بِأَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هَذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةَ بْنِ عَبَادٍ فَقَالَ أَلَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَدِيثًا عَنِ اللَّهِ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ فَقُلْتُ هَاتِ قَالَ ثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا قَوْفَهَا أَوْ دُونَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُوا اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ۔

مجھے بلال بن ابو بردہ کے حال کے متعلق بتایا گیا میں نے کہا کہ اس میں عبرت ہے میں ان کے پاس گیا وہ اپنے اسی گھر میں قید تھے جو انہوں نے بنوایا تھا۔ اذیتیں پہنچانے اور مار پیٹ کی وجہ سے انکی شکل و صورت بدل گئی تھی اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا (کپڑا) تھا۔ میں نے کہا ”الحمد للہ“ اے بلال میں نے تمہیں دیکھا کہ تم ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے غبار نہ ہوتے ہوئے بھی ناک پکڑ کر گزرا کرتے تھے اور آج اس حال میں ہو۔ کہنے لگے تم کون ہو؟ میں نے کہا: ابن عباد ہوں اور بنو مرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ بلال نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں شاید اللہ تعالیٰ اس سے تمہیں نفع پہنچائیں۔ میں نے کہا سناؤں۔ انہوں نے فرمایا: ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو کوئی تکلیف یا چوٹ اس کے گناہوں کی وجہ سے ہی پہنچتی ہے خواہ کم ہو یا زیادہ۔ اور جو (گناہ) اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ”وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيكُمْ“ (اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ الشوریٰ آیت۔ ۳۰) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

سورۃ شوریٰ: اس سورۃ میں اولاً اس بات کی حقیقت بیان ہوئی کہ نبی اکرم ﷺ جو دین دنیا میں لے کر آئے ہیں وہ کوئی نیا نو یا دین نہیں بلکہ یہ وہی دین ہے جو حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ کو دیا گیا۔ جو بھی اس دین کو قبول کرے یا جو بھی اس کے ماننے اور اس کے حامل ہونے کے دعویدار ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ اس دین کو قائم کریں اور اس میں تفرقے نہ پیدا کریں۔ یہ دین کل کا کل ایک وحدت ہے اس میں تفریق نہیں کی جاسکتی اور سب سے بڑا فتنہ جس میں امت مبتلا ہو سکتی ہے وہ یہی تفرقہ کا فتنہ ہے۔ اس کے بعد وضاحت فرمائی کہ رسولوں کی امتوں میں اضمحلال اور زوال عمل کیوں پیدا ہوتا ہے۔ (۲) مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کے بارے میں ایک اہم ہدایت کہ وہ اپنے معاملات باہمی مشاورت سے چلائیں۔

سورۃ الزخرف کی تفسیر

سُورَةُ الزُّخُرِفِ

۱۷۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ

۱۷۹: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی

جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا....“ (الآیہ) اور کہا کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ، یہ ذکر صرف آپؐ سے جھگڑنے کے لیے کرتے ہیں بلکہ وہ تو جھگڑا ہی ہیں۔ (الزخرف۔ آیت ۸۵) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حجاج بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور حجاج ثقہ اور مقارب الحدیث ہیں۔ نیز ابو غالب کا نام حذور ہے۔

سورۃ دخان کی تفسیر

۱۱۸۰: مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک واعظ بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے قریب زمین میں سے ایسا دھواں نکلے گا کہ اس سے کافروں کے کان بند ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا۔ مسروق کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہؓ غصے ہو گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے (پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے) اور فرمایا: اگر کسی سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا اس کے پاس علم ہو تو بیان کرے یا فرمایا بتادے اور اگر نہ جانتا ہو تو کہہ دے کہ اللہ جانتا ہے۔ یہ بھی انسان کا علم ہے کہ جو چیز نہیں جانتا اسکے بارے میں کہے کہ ”اللہ اعلم“ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ کہہ دیجئے میں تم لوگوں سے اجرت نہیں مانگتا اور میں اپنے پاس سے بات بنانے والا نہیں ہوں۔ اس دھوئیں کی حقیقت یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ قریشی نافرمانی پر تل چکے ہیں تو دعا کی کہ یا اللہ ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات سال کا قحط نازل فرما۔ چنانچہ قحط آیا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں۔ یہاں تک کہ لوگ کھالیں اور مردار کھانے لگے۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ ہڈیاں بھی کھانے لگے۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ پھر زمین سے ایک دھواں نکلنے لگا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابو سفیان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ آپؐ کی قوم ہلاک ہو گئی ہے۔ ”یَوْمَ تَأْتِي

غَالِبٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزْزُورٌ.

سُورَةُ الدُّخَانِ

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّي نَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ سَمِعَا أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقْصُ يَقُولُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنْ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِ يَوْسُفَ فَاخْذُ تُهْمَ سَنَةٍ فَاحْصَصْتُ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَخَذَهُمَا الْعِظَامُ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاتَّاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا لِقَوْمِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ

الْآخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخِرُ الرُّومُ قَالَ أَبُو عِيسَى اللَّزَامُ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ..... (الآية) (سواس دن کا انتظار کیجئے کہ آسمان دھواں ظاہر لائے۔ جو لوگوں کو ڈھانپ لے۔ یہی دردناک عذاب ہے۔ الدخان آیت: ۱۰-۱۱) منصور کہتے ہیں یہ

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ لوگ دعا کریں گے ”رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ.....“ یہ (اے ہمارے رب ہم سے یہ عذاب دور کر دے، بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔) (الدخان آیت ۱۲) کیونکہ قیامت کا عذاب تو دور نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی یہ آیت بھی عبد اللہ کے قول کی تائید کرتی ہے) عبد اللہ فرماتے ہیں کہ بطشہ لزام اور دخان کے عذاب گزر چکے ہیں۔ اعمش یا منصور کہتے ہیں کہ چاند کا پھٹنا بھی گزر گیا۔ اور پھر ان دونوں میں سے ایک یہ بھی کہتے ہیں کہ روم کا غالب ہونا بھی گزر گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ لزام سے مراد جنگ بدر کے موقع پر جو لوگ قتل ہوئے ہیں، وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بِأَبَانَ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكِيًّا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعِّقَانِ فِي الْحَدِيثِ۔

۱۱۸۱: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مؤمن کے لیے آسمان میں دو دروازے ہیں ایک سے اس کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں اور دوسرے سے اس کا رزق اترتا ہے۔ جب وہ مرجاتا ہے تو دونوں اسکی موت پر روتے ہیں۔ چنانچہ کفار کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ“ (نہ آسمان رویا، نہ زمین اور نہ انکو مہلت دی گئی اور ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلت کے عذاب سے نجات دی۔ الدخان۔ آیت ۲۹) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی حدیث میں ضعیف ہیں۔

خَلَا صَاحِبُهُ سَمْعًا وَخُشْفًا لَوْرُ الدُّخَانِ: اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ کا اجمالی ذکر ہے اور کفار کا ایک عجیب قول بھی سورۃ الزخرف میں نقل ہوا ہے کہ اگر قرآن نازل کرنا ہی تھا تو یہ جو دو بڑے بڑے شہر ہیں مکہ اور طائف ان میں بڑے بڑے سردار اور صاحب ثروت لوگ موجود ہیں اللہ اگر نازل کرتا تو ان میں نازل کرتا۔ یہ بنی ہاشم کا ایک یتیم اللہ کو کیسے پسند آ گیا۔ جواباً اللہ کا ارشاد کہ کیا یہ آپ کے رب کی رحمت کو تقسیم کرنے کے ٹھیکیدار بن گئے ہیں؟ اللہ خوب جانتا ہے کہ نبوت اور رسالت کے لئے جو اوصاف مطلوب ہیں وہ کس میں موجود ہیں۔ الدخان کا آغاز ہوا اس لیلہ مبارکہ کے ذکر سے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ یہ وہی شب ہے جو آخری پارے میں لیلۃ القدر کے نام سے موسوم ہے۔ جو ماہ مبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔

سورۃ احقاف کی تفسیر

سُورَةُ الْاِحْقَافِ

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحَيَّةٍ ۱۱۸۲: حضرت عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَحْيَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانَ فَسَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ قَامَنَ وَاسْتَكْبَرَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَتْ فِيَّ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفُ اللَّهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن سلامؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ عبد اللہ کہنے لگے آپ کی مدد کے لیے۔ حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ آپ جائیں اور لوگوں کو مجھ سے دور رکھیں کیونکہ آپ کا باہر رہنا میرے لیے اندر رہنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ عبد اللہ بن سلام باہر نکلے اور لوگوں سے کہنے لگے کہ لوگو زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبد اللہ رکھا اور میرے بارے میں کئی آیات نازل ہوئیں چنانچہ ”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ“ (اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ ایسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان بھی لے آیا اور تم اکڑے ہی رہے۔ بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ الاحقاف - آیت ۱۰) اور ”كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ....“ (آیت ۱۰) یہ دونوں آیتیں میرے بارے میں ہی نازل ہوئیں۔ (اور جان لو) کہ تم سے اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں جس میں تمہارے نبی رہے پڑوسی ہیں۔ لہذا تم لوگ اس شخص (عثمانؓ) کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگوں نے اسے قتل کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے، اور تم لوگوں پر اللہ کی وہ تلوار نکل آئے گی جو چھپی ہوئی تھی اور پھر اسکے بعد قیامت تک میان

میں نہیں ڈالی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر لوگ کہنے لگے کہ اس یہودی (یعنی عبد اللہ بن سلامؓ) اور عثمانؓ دونوں کو قتل کر دو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن صفوان، عبد الملک بن عمیر سے وہ ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بادل دیکھتے تو اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب بارش ہونے لگتی تو خوش ہو جاتے۔ فرماتی ہیں میں نے آپؐ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا معلوم نہیں شاید یہ اسی طرح ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”فَلَمَّا رَأَوْهُ غَارِضًا

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً أَوَّلَ وَادْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سَرَى عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَذْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ

تَعَالَى فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا مُسْتَقْبِلُ الْآيَةِ (پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک ابر عارِط مُمطرُنَا ہذا حَدِیثُ حَسَنٌ ہے جو ہم پر برسے گا۔) (نہیں) بلکہ یہ وہی ہے جسے تم جلدی

چاہتے تھے یعنی آندھی جس میں دردناک عذاب ہے۔ الاحقاف آیت: ۲۴) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ قَدْ افْتَدَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا أُغْيِلْ اسْتَطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ فَبَشَّرَ لَيْلَةَ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيئُ مِنْ قَبْلِ حَرًّا قَالَ قَدْ كَرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ قَالَ فَقَالَ اتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَاتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَآثَارَ نِيرَانِهِمْ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَلَوَهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جَنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ فَرَّ مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عُلِفَ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجُوبَا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادَا إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْجِنِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

۱۱۸۴: حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود سے پوچھا کہ جس رات جن آئے تھے کیا آپ لوگوں میں سے کوئی نبی اکرم کے ساتھ تھا؟ انہوں نے کہا ”نہیں“ لیکن ایک مرتبہ مکہ میں نبی اکرم گم ہو گئے۔ ہم لوگ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ کو پکڑ لیا ہے یا کوئی اغوا کر کے لے گیا ہے۔ وہ رات بہت بری گزری جب صبح ہوئی تو نبی صبح ہی صبح غار حراء کی طرف سے آرہے تھے چنانچہ لوگوں نے نبی سے اپنی گھبراہٹ بیان کی تو آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک جن مجھے بلانے کیلئے آیا تھا۔ میں وہاں چلا گیا اور انکو قرآن پڑھ کر سنایا۔ پھر آپ ہمیں لے گئے اور انکے اور انکی آگ کے نشانات دکھائے پھر جنوں نے نبی اکرم سے توشہ مانگا وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے۔ آپ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جائیگا تمہارے لیے ہوگی اور خوب گوشت لگا ہوا ہوگا اور ہر اونٹ کی بینگنیاں اور گوبر تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔ پھر رسول اللہ نے ہمیں ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الاحقاف: جو سلسلہ حواصیم کی آخری سورۃ ہے۔ جس طرح شوری میں ذکر ہوا کہ اسلام کوئی نیا نو یلادین نہیں ہے بلکہ یہ وہی دین ہے جو نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ لے کر آئے اسی طرح سورۃ الاحقاف میں فرمایا کہ اے نبی فرما دیجئے میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ انبیاء و رسل کے سلسلے کی آخری کڑی ہوں اور یقیناً مکمل اور مکمل کڑی ہوں جو آدم سے چلا آ رہا ہے۔

سورۃ الاحقاف میں انسان کی شعوری زندگی کے آغاز کے وقت دو مختلف نقطہ ہائے نظر کا ذکر ہوا۔ چالیس برس کی عمر میں قرآن مجید کی دور و سے انسان کے شعور کی پختگی اور عقلی بلوغ کی عمر ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو رب کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہیں اور اپنے والدین کے احسانات کا۔ اس کے برعکس دوسری روش یہ ہے کہ مسلمان والدین اپنی اولاد کو دین کی طرف دعوت دیتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسی احمقانہ باتیں کرتے ہو۔ کیا تم مجھے بتا رہے ہو کہ جب میں مرجاؤں اور مٹی میں مل جاؤں گا تو پھر دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ معلوم ہوا یہ دو مختلف راستے ہیں جو لوگ بلوغ میں پہنچنے کے بعد اختیار کرتے ہیں۔

اس سورۃ میں ہود علیہ السلام کا ذکر بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک واقعہ کہ جنوں کی جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی۔

سُورَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۸۵. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاسْتَفْغَرَ لِدُنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَا سَتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

۱۱۸۶. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَبْدِلْ بِنَا قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

۱۱۸۷. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُوا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَذَّ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنْوُطًا بِالثَّرْيَا لَتَنَا وَلَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى

سورة محمد (ﷺ) کی تفسیر

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ واستغفر لذنوبک... (الآیہ) (اور اپنے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ کی معافی مانگیے۔ سورہ محمد (ﷺ)۔ آیت ۱۹) کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو مرتبہ مغفرت مانگتا ہوں۔ محمد بن عمرو بھی یہ حدیث ابو سلمہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا... (الآیہ) (اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم سوائے تمہارے بدل دے گا) پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے۔ سورہ محمد (ﷺ)۔ آیت ۳۸) صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جگہ کون لوگ آئیں گے۔ آپؐ نے سلمانؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، یہ اور اسکی قوم یہ اور اسکی قوم۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں کلام ہے۔ عبد اللہ بن جعفر بھی یہ حدیث علاء بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگ روگردانی کریں گے تو وہ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے گا۔ وہ کون لوگ جو ہماری طرح نہیں ہوں گے؟ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے سلمانؓ کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ اور اسکے ساتھی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا (بلند ستارہ) میں بھی لٹکتا ہوتا تو اہل فارس میں سے چند لوگ اسے لے آتے۔ عبد اللہ بن جعفر بن کجج، علی بن مدینی کے والد ہیں، علی بن حجر، عبد اللہ بن جعفر

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَثِيرِ وَثَنَا
عَلِيُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ نَجِيحٍ:

سے بہت کچھ روایت کرتے ہیں۔ پھر علی یہی حدیث
اسماعیل بن جعفر سے اور وہ عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے نقل
کرتے ہیں۔

شوق و محنت: اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ یہ مدد
کا معاملہ یکطرفہ نہیں چل سکتا۔ اس کے دین کو غالب کرنے کے لئے جان و مال کھپاؤ گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور
تمہارے قدموں کو جمادے گا۔ اس سورہ مبارکہ کے اختتام پر تنبیہی انداز میں یہ فرمایا کہ اگر تم نے اغراض کیا تو اللہ تمہیں بھی
رانہ درگاہ کر کے کسی اور قوم کو اپنی امانت دے دے گا اور اپنے دین کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں تھما دے گا۔

سورہ الفتح کی تفسیر

سُورَةُ الْفَتْحِ

۱۱۸۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ
کہا۔ آپؐ چپ رہے۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو اس مرتبہ بھی
آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں
نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا پھر (حضرت عمرؓ
اپنے آپ سے) کہنے لگے اے ابن خطاب تیری ماں تجھ پر
روئے تو نے نبی اکرم (ﷺ) کو تین مرتبہ سوال کر کے تنگ کیا
اور کسی مرتبہ بھی آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ تو اسی لائق ہے کہ
تیرے بارے میں قرآن نازل ہو۔ (حضرت عمرؓ) فرماتے
ہیں کہ میں ابھی ٹھہرا بھی نہیں تھا کہ کسی پکارنے والے کی آواز سنی
جو مجھے بلارہا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو
آپؐ نے فرمایا: اے ابن خطاب آج رات مجھ پر ایک سورت
نازل ہوئی جو میرے نزدیک ان سب چیزوں سے پیاری ہے
جن پر سورج نکلتا ہے اور وہ یہ ہے ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا
مُبِينًا“ (بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔ الفتح۔ آیت
۱)۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۸۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ
ابْنُ عُثْمَةَ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ
فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ
ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ
فَقُلْتُ ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ
لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بَانَ يَنْزِلُ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ
فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ
فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ نَزَلَ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا
أَحَبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا
فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
صَحِيحٌ:

۱۱۸۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ پر یہ
آیت نازل ہوئی ”لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ الْآيَةَ“ (تا کہ اللہ آپ
کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔ الفتح۔ آیت ۲) تو آپ
حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: مجھ پر ایسی آیت

۱۱۸۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ
لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرَّ جَعَهُ
مِنَ الْحَدِيثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ

نازل ہوئی ہے کہ مجھے زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ خوشگوار بات مبارک ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں تو بتا دیا لیکن معلوم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ فَوْزًا عَظِيمًا“ تک (تاکہ ایمان والے مردوں اور عورتوں

نَزَلَتْ عَلَىٰ آيَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَيْئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَيَّنَّ لَكَ اللَّهُ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ فَوْزًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ.

کو بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان پر سے ان کے گناہ دور کر دے گا اور اللہ کے ہاں یہ بڑی کامیابی ہے۔ الفتح۔ آیت۔ ۵) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۹۰: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تنعیم کے پہاڑ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی طرف اسی (۸۰) کافر نکلے۔ صبح کی نماز کا وقت تھا وہ لوگ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں لیکن سب کے سب پکڑے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَائِذَ يَكُمُ عَنْهُمْ..... الْآيَةُ“ (یعنی وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے تم سے اور تمہارے ان سے ہاتھ روک دیئے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَىٰ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَخَذُوا أَخْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَائِذَ يَكُمُ عَنْهُمْ أَلَايَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۹۱: حضرت ابی ابن کعبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ”وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ.... الْآيَةُ“ (اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اس کے لائق اور قابل بھی تھے۔ الفتح۔ آیت: ۲۶) کَلِمَةَ التَّقْوَىٰ سے مراد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن قزح کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) کہ میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اس حدیث کو اسی سند سے مرفوع جانا۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ نَا سُفْيَانُ حَبِيبُ بْنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

سورۃ التَّحْوِی: یہ سورۃ مبارکہ بیعت رضوان اور صلح حدیبیہ کے گرد گھومتی ہے۔ اس کا آغاز صلح حدیبیہ سے ہوتا ہے۔ اس صلح کی شکل میں جو اگرچہ بظاہر دب کر کی جارہی ہے۔ آپ کو ایک عظیم فتح حاصل ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد اسلام کو دورِ عروج حاصل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندرون عرب اور بیرون عرب بھی اسلام کی دعوت پر اپنی توجہات مرکوز کرنے کا موقع ملا۔ جس کے

نہایت دور رس نتائج نکلے۔ صلح حدیبیہ سے قبل بیعت رضوان ہوئی تھی۔ حضرت عثمانؓ کے بارے میں یہ خبر اڑ جانے کے بعد کہ وہ شہید کر دیئے گئے ہیں جو حضور ﷺ نے ان کے انتقام کے لئے بیعت لی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ سے اپنی رضا کا اظہار کیا۔ سورۃ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نبی اکرم کی بعثت کا مقصد بتاتے ہیں کہ ہم نے اپنے نبی کو مبعوث ہی اس لئے کیا ہے کہ دین کو غالب کرے کیونکہ یہ دین مغلوب رہنے کے لئے نہیں غالب ہونے کے لئے آیا ہے۔

سورۃ الحجرات کی تفسیر

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

۱۱۹۲: حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس، نبی اکرم ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: انہیں ان کی قوم پر عامل مقرر کر دیجئے اور حضرت عمرؓ نے کہا انہیں عامل نہ بنائیے۔ چنانچہ دونوں میں تکرار ہو گئی یہاں تک کہ انکی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ سے کہنے لگے کہ تمہارا مقصد صرف مجھ سے اختلاف کرنا ہے۔ انہوں نے فرمایا میرا مقصد آپکی مخالفت نہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا... (الآیہ)“ (اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے رسول اللہ ﷺ سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کیا کرتے ہو۔ الحجرات آیت ۲) راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمرؓ کا یہ حال تھا کہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی بات کرتے تو انکی آواز اس وقت سنائی نہ دیتی جب تک سمجھا کہ بات نہ کرتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ نے اپنے دادا ابو بکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے مرسل نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن زبیرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُوَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْمَعْ كَلَامُهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۱۱۹۳: حضرت براء بن عازبؓ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ... (الآیہ)“ (بے شک جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے۔ الحجرات۔ آیت ۴) کا سبب نزول بیان فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ: میری تعریف، عزت اور میری مذمت، ذلت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنْ ذَمِّي شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

یہ شان تو اللہ رب العزت کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۹۴: حضرت ابو جبرہ بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کے دو دو تین تین نام ہوا کرتے

تھے۔ چنانچہ بعض ناموں سے پکارا جانا وہ اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ“

(اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو۔ الحجرات آیت: ۱۱) یہ

حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابو سلمہ، بشیر بن مفضل سے

وہ داؤد بن ابی ہند سے وہ ابو شعبی سے وہ ابو جبرہ بن ضحاک

سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ ابو جبرہ، ثابت بن ضحاک

النصاری کے بھائی ہیں۔

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ

نَا أَبُو زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي

هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ

الضَّحَّاكِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِمَّا يَكُونُ لَهُ الْأَسْمَانِ

وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى أَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَزَلْتُ

هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا بِشْرُ بْنُ

الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الشَّعْبِيَّ عَنْ أَبِي

جَبْرِةَ بْنِ الضَّحَّاكِ نَحْوَهُ وَأَبُو جَبْرِةَ بْنُ الضَّحَّاكِ

هُوَ أَخُو ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ

الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَرَأَ أَبُو سَعِيدٍ

الْخُدْرِيُّ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ

فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُمْ قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ يُوْحَىٰ إِلَيْهِ

وَحَيَارُائِمَتُكُمْ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُوا

فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَأَلْتُ يَحْيَىٰ بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ

عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثَقَّةٌ.

ہوگا۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے مستمر بن دیان کے بارے میں پوچھا تو انہوں

نے فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں۔

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَقَالَ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبْيَةَ الْجَاهِلِيَّةِ

وَتَعَاضَمَهَا بِأَبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقَىٰ كَرِيمٌ

عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنَ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ

وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا

۱۱۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فتح مکہ کے موقع پر نبی

اکرم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو

اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباؤ اجداد کی

وجہ سے تکبر کرنا دور کر دیا ہے۔ اب لوگ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ

جو اللہ کے نزدیک متقی اور کریم ہے۔ دوسرا وہ جو اللہ کے نزدیک

بدکار، بد بخت اور ذلیل ہے۔ تمام لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں کہ ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ.....
الآیہ“ (اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا
ہے اور تمہارے خاندان اور قوم میں جو بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں
پہچان ہو۔ بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ
ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ بے شک اللہ سب کچھ
جاننے والا خبردار ہے۔ الحجرات۔ آیت۔ ۱۳۔) یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اس حدیث کو عبد اللہ بن دینار کی ابن عمرؓ سے روایت کے
متعلق صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس
باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ الْأَعْرَجُ
وغير واحد قالوا نا يونس بن محمد عن سلام بن
أبي مطيع عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال الحسب المال والكرم
التقوى هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
سمرة لا نعرفه إلا من حديث سلام بن أبي مطيع.

۱۱۹۷: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب مال ہے اور عزت
تقویٰ ہے۔ یعنی حسب مال سے ہے اور عزت تقویٰ سے
ہے۔ یہ حدیث سمرہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم
اس حدیث کو صرف سلام بن ابی مطیع کی روایت سے جانتے
ہیں۔

سورۃ حجرات: اس سورہ مبارکہ میں مسلمانوں کی اجتماعی اور عملی زندگی کے اصول بیان ہوئے پہلا اصول اللہ کی
اطاعت کلی اور اس کا تقویٰ (۲) احترام نبی اکرم۔ (۲) مسلمانوں کی باہمی محبت اور الفت اور ان کے مابین شفقت و محبت اور
رحمت کا رشتہ۔ اس سورب میں ان تمام رذائل سے روکا گیا جن سے معاشرہ تقسیم ہوتا اور مسلمانوں کے دلی تعلقات میں رخنہ پیدا
ہو۔ اسلامی معاشرے میں عزت و شرافت کا معیار تقویٰ ہے۔ کامیاب لوگوں کی صفت کا بیان کہ وہ ایمان لائے اور پھر شک نہیں
کرتے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

سورۃ ق کی تفسیر

۱۱۹۸: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کہ جہنم کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے اور اس وقت تک اس
طرح (هل من مزيد) کہتی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ
اس میں اپنا قدم نہیں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس میں قدم رکھیں
گے وہ کہے گی: تیری عزت کی قسم ہرگز نہیں اور پھر ایک دوسرے
میں گھس جائے گی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

سورۃ ق

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نا يونس بن محمد نا
شيبان عن قتادة نا انس بن مالك نا نبي الله صلى
الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من
مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فتقول قط قط
وعزتك ويروى بعضها الى بعض هذا حديث
حسن غريب من هذا الوجه.

سورۃ ق: سورۃ ق سے درحقیقت قرآن حکیم کی سات حسین و جمیل سورتوں کا آغاز ہوتا ہے جن کی آیات بہت چھوٹی مگر بڑی روانی لئے ہوئے ہیں اور شوکتِ الفاظ کی بندش کا حسن بھی اپنے عروج پر پہنچا ہوا ہے۔ اس سورۃ کا اختتام ہوا اس حکم پر کہ اے نبی لوگوں کو تلقین تذکیر یاد دہانی کرائیے اس قرآن کے ذریعے جس میں ذرا بھی خوفِ خدا ہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

سُورَةُ الذَّارِيَاتِ

سورۃ ذاریات کی تفسیر

۱۱۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ آیا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں قوم عادیہ کے قاصد کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں بھی اسکی طرح ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ قوم عادیہ کا قاصد کیسا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اچھے واقف کار سے آپ کا واسطہ پڑا ہے۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ جب قوم عادیہ پر قحط پڑا تو قیل (ایک آدمی کا نام) کو بھیجا گیا وہ بکر بن معاویہ کے پاس ٹھہرا۔ اس نے اسے شراب پلائی اور دو خوش آواز گانے والیوں نے اسے گانا سنایا پھر وہ مہرہ کے پہاڑوں کا ارادہ کر کے نکلا اور چل دیا۔ پھر دعا کی کہ یا اللہ میں کسی بیماری کے علاج یا کسی قیدی کو چھڑانے کیلئے نہیں آیا کہ میں فدیہ دوں۔ لہذا تو اپنے بندے کو جو پلانا ہو پلا۔ ساتھ ہی ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا۔ اس طرح وہ بکر بن معاویہ کے شراب پلانے کا شکریہ ادا کرتا تھا۔ پھر اس کے لیے کئی بدلیاں آئیں جن میں سے اس نے کالی بدلی پسند کی پھر کہا گیا کہ جلی ہوئی راکھ لے لو جو قوم عادیہ کے کسی فرد کو نہ چھوڑے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قوم عادیہ پر صرف اس انگٹھی کے حلقے کے برابر ہوا چھوڑی گئی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ... الْآيَةَ“ (اور قوم عادیہ بھی) (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی جو کسی چیز کو نہ چھوڑتی جس پر سے وہ گزرتی مگر

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِبِيعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَنْدَهُ وَإِذْ عَادِيَةُ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَإِذْ عَادِيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَإِذْ عَادِيَةُ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتُ إِنْ عَادَا لَمَّا أَفْجَطْتُ بَعَثْتُ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتُهُ الْجَرَادُ تَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَتِكَ لِمَرِيضٍ فَأَدَاوِيهِ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأَفَادِيهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ فَرَفَعَ لَهُ سَحَابَاتٍ فَقِيلَ لَهُ اخْتَرُ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رَمَدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادِيَةِ أَحَدًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدْرُ هَذِهِ الْحَلَقَةِ يَعْنِي حَلَقَةَ الْحَاتِمِ ثُمَّ قَرَأَ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَلَامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ ابْنُ يَزِيدَ.

اسے بوسیدہ ہڈیوں کی طرح کر دیتی۔ (الذاریات آیت: ۴۱-۴۲) یہ حدیث کئی راوی سلام ابو منذر سے وہ عاصم بن ابوالنجود سے وہ ابوہریرہ سے اور وہ حارث بن حسان سے نقل کرتے ہیں۔ انہیں حارث بن یزید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا سَلَامٌ ۱۲۰۰: حضرت حارث بن یزید بکری کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا

ابن سلیمان النخوی أبو المنیر نا عاصم بن ابی النجود عن
ابی وائل عن الحارث بن یزید البکری قال قدمت
المدينة فدخلت المسجد فإذا هو غاص بالناس وإذا
آیات سود تخفق وإذا بلال متقلد السیف بین یدئ
رسول الله قلت ما شأن الناس قالوا يريد أن یبعث عمرو
بن العاص وجها فذكر الحديث بطوله نحوامن حديث
سفيان بن عیینة بمعناه ويقال له الحارث بن حسان.

اور مسجد میں گیا وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور کالے جھنڈے
لہرا رہے تھے اور بلال تلوار الزکائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا: لوگ کیوں اکٹھے
ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن
عاص کو کسی علاقے میں بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پھر سفیان بن
عیینہ کی حدیث کے ہم معنی طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔
حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

سورۃ النور: اس سورۃ کا افتتاح ہوتا ہے: ”قسم ہے ہواؤں کی جو گرد اڑاتی ہے پھر بادلوں کا بوجھ اٹھاتی
ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہے پھر تقسیم کرتی ہے حکم سے بے شک جو وہ وعدہ کیا ہے تم سے وہ سچ ہے بے شک انصاف کرنا
ضروری ہے۔“ لوگوں کو یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ وہ قیامت کو محض کوئی خالی دھونس نہ خیال کریں یہ ہونے والی ہے یہ ایک
شدنی امر ہے۔ یہ اٹل واقعہ ہے جو ہو کر رہے گا اور لوگوں کو اپنے اعمال سے دوچار ہونا پڑے گا۔ دوسری اہم بات یہ کہ
انسانوں اور جنوں کی تخلیق عبادت کے لئے کی گئی ہے۔

سُورَةُ الطُّورِ

سورۃ طور کی تفسیر

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَارَ النُّجُومُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ
الْفَجْرِ وَ إِذَا بَارَ السُّجُودِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ سَأَلْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ رِشْدِينَ ابْنِي كُرَيْبٍ
أَيُّهُمَا أَوْثَقُ فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَ مُحَمَّدٌ عِنْدِي
أَرْحَجُ وَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَذَا
فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَ رِشْدِينَ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا
عِنْدِي.

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ
ستاروں کے بعد (یعنی فجر سے پہلے) دو سنتیں اور سجود (مغرب)
کے بعد بھی دو رکعت سنتیں ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس
حدیث کو صرف محمد بن فضل کی روایت سے اسی سند سے مرفوع
جانتے ہیں۔ محمد بن فضل، رشدین بن کریم سے نقل کرتے
ہیں۔۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے پوچھا
کہ محمد اور رشدین بن کریم میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟
تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں ہی ایک جیسے ہیں لیکن محمد میرے
نزدیک زیادہ راجح ہیں پھر میں نے (یعنی امام ترمذی نے) عبد
اللہ بن عبد الرحمن سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ
دونوں ایک جیسے ہیں لیکن رشدین میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

سورۃ طہ: اس سورۃ میں ایک بہت اہم آیت وارد ہوئی ہے منکرین خدا کے لئے ایک بات مثبت۔ کیا یہ لوگ
بغیر خالق کے پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں۔ ذرا لوگ یہ تو سوچیں کہ یہ بغیر کسی کے پیدا ہو گئے ہیں یا انہوں نے
خود اپنے آپ کو پیدا کر لیا ہے؟ ظاہر بات ہے ان دونوں چیزوں میں سے کوئی بھی ممکن نہیں۔ نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ
کوئی بقائگی ہوش و حواس اس بات کا مدعی ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنا خالق ہے۔ تیسری بات یہ کہ اللہ ہی ہم سب کا خالق ہے۔

سُورَةُ النَّجْمِ

سورة نجم کی تفسیر

۱۲۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُتَهَيِّ قَالَ انْتَهَى إِلَيْهَا مَا يَعْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ فَوْقِ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فَرَضْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لَأُمَّتِهِ الْمُفْجِحَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فِرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَعَدَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہی تک پہنچے (یعنی شب معراج میں) اور منتہی سے مراد وہ چیز ہے جس کی طرف زمین سے چڑھا اور اس سے زمین کی طرف اتر جائے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور نبی کو نہیں دیں۔ آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ ﷺ کی امت کے سارے کبیرہ گناہ معاف کر دیئے گئے بشرطیکہ وہ لوگ اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں۔ پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی اذ یغشی السدرة ما یغشی..... (جب کہ اس سدرۃ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا۔ النجم آیت ۱۶۔) اور فرمایا کہ سدرہ چھٹے آسمان پر ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ لپٹنے والی چیز ہونے کے پروانے تھے اور پھر ہاتھ بلا کر بتایا کہ اس

طرح اڑ رہے تھے۔ مالک بن غلول کے علاوہ دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مخلوق کے علم کی انتہا ہے اسکے بعد کوئی کسی چیز کے متعلق نہیں جانتا۔

۱۲۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ نَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرَائِيلَ وَلَهُ سِتْمَانَةُ جَنَاحٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۲۰۳: شبیبانی سے روایت ہے کہ میں نے زہر بن حبیشؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى ... الْآيَةُ“ (پھر فاصلہ کمان کے برابر تھا اس سے بھی کم۔ النجم۔ آیت ۹) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مسعودؓ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُوهَا شِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤُوتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ

۱۲۰۴: شعبی سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ کی عرفات میں کعبؓ سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے (یعنی عباسؓ نے) کعبؓ سے کوئی بات پوچھی تو وہ تکبیر کہنے لگے یہاں تک کہ انکی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ کعبؓ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو محمد (ﷺ) اور موسیٰ علیہ السلام پر تقسیم کیا۔ چنانچہ موسیٰ

فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَهُ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَةٍ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي جِيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةٍ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ وَقَدْ رَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَقْصَرُ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

علیہ السلام سے اللہ نے دو مرتبہ کلام کیا اور محمد ﷺ نے اللہ کا دو مرتبہ دیدار کیا۔ مسروق کہتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم نے ایسی بات کی ہے جس سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا ٹھہریے جلدی نہ کیجئے اور پھر یہ آیت پڑھی ”لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى... الْآيَةُ“ (بے شک اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ النجم: آیت ۱۸۔) حضرت عائشہ نے فرمایا: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے وہ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں کس نے بتایا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ یا آپ نے کوئی ایسی چیز (امت سے) چھپائی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم

دیا ہے یا یہ کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ... الْآيَةُ“ (یعنی بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی بارش برساتا اور وہی جانتا ہے کہ رحم (ماں کے پیٹ) میں کیا ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔) جس نے یہ کہا تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔ ہاں البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور انہیں بھی انکی اصلی صورت میں صرف دو بار دیکھا ہے۔ ایک بار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک بار جیاد کے مقام پر کہ ان کے سو پر تھے۔ جنہوں نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا ہے۔ داؤد بن ابی نہد بھی ابو ہند سے وہ شععی سے وہ مسروق سے وہ عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو مجالد کی روایت سے مختصر ہے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نُبَهَانَ بْنُ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ نَائِحِيُّ بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تَذَرُكَ الْإِبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْإِبْصَارَ قَالَ وَيَحْكُ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۲۰۵: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس نے مجھے کہا کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتے ”لَا تَذَرُكَ الْإِبْصَارُ“ (تیرا ستیا ناس ہو یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۰۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا أَبِي نَاصِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اللَّهُ تَعَالَى كَعِ اس قَوْل

”وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً ... الخ (اور اس نے اس کو ایک بار اور بھی دیکھا ہے۔ النجم۔ آیت ۱۳۔) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۷: حضرت ابن عباسؓ ”مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ ... الْآيَةَ“ (دل نے جھوٹ نہیں کہا جو دیکھا تھا۔ النجم۔ آیت ۱۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۸: حضرت عبد اللہ بن شقیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ اگر میں نبی اکرم ﷺ کو پاتا تو آپ سے ایک سوال پوچھتا۔ حضرت ابو ذرؓ نے پوچھا کہ کیا پوچھتے؟ فرمانے لگے: میں پوچھتا کہ کیا محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کرام ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے جواب دیا: وہ نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۰۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ”مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ ... الْآيَةَ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ان کے وجود نے آسمان وزمین کا احاطہ کر لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۰: حضرت ابن عباسؓ ”الَّذِينَ يَجْتَبُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ ... الْآيَةَ“ (وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں مگر صغیرہ گناہ ہوں سے۔ بے شک آپ کا رب بڑا وسیع بخشش والا ہے۔ النجم ۳۲۔) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ اگر تو بخشتا ہے تو سارے گناہ بخش دے تیرا کونسا ایسا بندہ ہے جو گناہوں سے آلودہ نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زکریا بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَاهُ بِقَلْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوْرٌ إِنِّي أَرَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرَائِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَجْتَبُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّئِمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَغْفِرُ اللَّهُ تَغْفِرُ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ.

سورۃ النّٰجِد: (۱) نبی کریم اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے۔ یہ تو ایک وحی ہے جو ان پر نازل کی جاتی ہے۔ گویا آپ کا ہر عمل امت کے لئے واجب الاتباع ہے اسی طریقہ سے آپ کا ہر فرمان خود وہ وحی خفی ہو یا وحی جلی وہ امت کے لئے واجب الاتباع ہے۔ (۲) معراج آسمانی کا ذکر۔ سدرۃ المنتہی کے پاس اللہ کے ان انوار کی بارش ہو رہی تھی جن کے بارے میں نطق آسمان کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ اس وقت نبی کریم کے مشاہدہ کے شان یہ تھی کہ نہ نگاہ کج ہوئی نہ حد ادب سے تجاوز کیا اس لئے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کی عظیم آیات کا مشاہدہ کیا۔ (۳) انسان کو اپنے اعمال کا بوجھ خود اٹھانا ہے۔ اس کی محنت کو اللہ ضائع کرنے والا نہیں۔

سورۃ قمر کی تفسیر

سُورَةُ الْقَمَرِ

۱۲۱۱: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ کے معجزے سے) چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس پار اور دوسرا اس پار۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ گواہ رہنا یعنی ”اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ...“ (قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ القمر۔ آیت ۱۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجْرٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ فَلَقْتَيْنِ فَلَقَةً عَنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلَقَةً دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْهَدُوا يَعْنِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو چاند مکہ میں دو مرتبہ پھٹا (دو ٹکڑے ہوا) پھر یہ آیات نازل ہوئیں ”اَقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ“ (قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھ لیں تو اس سے منہ موڑ لیں اور کہیں یہ تو ہمیشہ سے چلا آتا جادو ہے۔ القمر آیت ۱-۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَاِنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ يَقُولُ ذَاهِبْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ ہو جاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِلِيُّ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْهَدُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ گواہ رہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِلِيُّ بْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْهَدُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ نَا
سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ
وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَ
قَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ
بْنِ مُحَمَّدٍ بَنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ نَحْوَهُ.

۱۲۱۵: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا۔ ایک
ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا اس پہاڑ پر۔ اس پر کفار نے کہا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض کہنے
لگے کہ اگر ہم پر جادو کر دیا ہے تو وہ سب لوگوں پر تو جادو نہیں
کر سکتے۔ یہ حدیث بعض حضرات نے حصین سے وہ جبیر
سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا جبیر بن مطعم سے اسی کی
مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ وَأَبُو بَكْرِ بُنْدَارٌ قَالَا لَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبَّادٍ بَنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ
عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ أَنَا كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ
بِقَدْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
مشرکین تقدیر کے متعلق جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ”يَوْمَ
يُسْحَبُونَ... الْآيَةُ“ (جس دن گھسیٹے جائیں گے آگ میں
اوندھے منہ، چکھوڑا آگ کا۔ ہم نے ہر چیز بنائی پہلے ٹھہرا
کر۔ القمر آیت: ۴۸، ۴۹)
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ الْقَمَرِ: اس سورۃ میں متعدد مرتبہ ایک ہی آیت کو دہرایا گیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ قرآن کی عظمت بیان
کرتے ہیں گویا کہ انسان پر حجت ہے ”اور ہم نے قرآن کو یاد دہانی کے لئے آسان کر دیا ہے پھر ہے کوئی سوچے سمجھے۔“

سُورَةُ الرَّحْمَنِ

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ نَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ
مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَكَتُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى
الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجَنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ
كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمْ تَكْذِبَانِ قَالَ
لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعْمِكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ هَذَا

سُورَةُ الرَّحْمَنِ کی تفسیر

۱۲۱۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
ﷺ صحابہ کرامؓ کی طرف آئے اور سورۃ الرحمن شروع سے آخر
تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ خاموش رہے تو آپؐ نے فرمایا:
میں نے یہ سورت جنوں کے سامنے پڑھی تھی تو ان لوگوں نے تم
سے بہتر جواب دیا۔ چنانچہ جب میں ”فَبَايَ الْآءِ... الْآيَةُ“
پڑھتا تو وہ کہتے اے ہمارے پروردگار ہم تیری نعمتوں میں سے
کسی چیز کو نہیں جھٹلاتے اور تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم کی

حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرَوَّى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قَلَّبُوا اسْمَهُ يَعْْنَى لِمَا يَرَوْنَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَائِكِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ يَرَوْنَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاكِيرَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَرَوْنَ عَنْهُ أَحَادِيثَ مُقَارِبَةً.

روایت سے جانتے ہیں۔ ولید بن مسلم زبیر بن محمد سے نقل کرتے ہیں۔ احمد بن زبیر کا خیال ہے کہ زبیر بن محمد وہ نہیں ہیں جو شام کی طرف گئے ہیں۔ اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں بلکہ شاید کوئی اور ہیں۔ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا ہے کیونکہ لوگ ان سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ شام کے لوگ زبیر بن محمد سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور اہل عراق ان میں سے ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جو صحت کے قریب ہوتی ہیں۔

سورة الرحمن: اس سورة کو قرآن کی دہن قرار دیا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں قرآن کی عظمت بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمان کا مظہر قرآن ہے۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا اسے اشرف المخلوقات بنایا اور قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ ان چاروں آیات کو اگر جمع کر لیا جائے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ جسے بھی اللہ نے قوتِ گویائی عطا فرمائی ہو جسے بھی کچھ قادر الکلامی عطا فرمائی ہو اسے اپنی قوت کا اور اپنے اس بہترین وصف کا بہتر مصرف یہی بنایا چاہئے کہ ”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور سکھائیں“۔ انسان کی قوتِ بیانیہ کا اس سے بہترین مصرف اور کوئی نہیں۔ اللہ کی نعمتوں کے حوالے سے نصیحت اور یاد دہانی کی کوشش اس کی بڑی ہی حسین مثال سورة الرحمن ہے۔

سورة الواقعة

سورة واقعه کی تفسیر

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَغْدُثُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاکِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز (جنت) تیار کی ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے۔ نہ کسی کان نے (اسکے متعلق) سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال آیا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ... الْآیہ“ (یعنی کوئی نہیں جانتا کہ ان کیلئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔) اور جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سائے میں چلنے لگے تو سو سال تک چلنے کے باوجود بھی اسے طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ”وَوَظِلٌّ مَمْدُودٌ“ (اور لمبا سایہ۔ الواقعہ۔ آیت ۳۰) اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام

صَحِيحٌ.

چیزوں سے بہتر ہے لہذا چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "فَمَنْ رُحِزَ"

عَنِ النَّارِ.... الْآيَةِ" (یعنی جو شخص دوزخ سے دور کر دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سودا ہے۔)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر کوئی سوار اسکے سائے میں سو سال تک بھی چلتا رہے تو طے نہ کر سکے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وَوَظِلَّ مِمْدُودٍ" (اور لمبا سایہ اور پانی بہتا ہوا۔ الواقعہ۔ آیت ۳۰-۳۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۲۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "فَرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ" (اور پھونے والے)۔ الواقعہ آیت ۳۴ کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ ان کی بلندی ایسی ہوگی جیسے زمین سے آسمان اور دونوں کے درمیان کا فاصلہ پانچ سو برس کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم اس بلندی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس سے مراد درجات ہیں۔ یعنی ہر دو درجات کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

۱۲۲۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ.... الْآيَةِ" (اور اپنا حصہ تم یہی لیتے ہو کہ اسکو جھٹلاتے ہو۔ الواقعہ۔ آیت ۸۲)۔ پھر فرمایا کہ تم اپنے رزق کا شکر یوں ادا کرتے ہو کہ تم کہتے ہو کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سفیان یہ حدیث عبد اللہ الاعلیٰ سے اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ "إِنَّا أَنْشَأْنَا هُنَّ.... الْآيَةِ" (اور ہم نے اٹھایا ان عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر۔ الواقعہ۔ آیت ۳۵) کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ سے نقل

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ يَقْطَعُهَا وَاقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ وَظِلَّ مِمْدُودٍ وَمَاءٌ مَسْكُوبٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفَرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدَيْنٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ ارْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَاللَّرَجَاتِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكَذِّبُونَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُولُونَ مُطَرْنَا بِنَوْءٍ كَذَا وَكَذَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ الْمُرُوزِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ إِنَّا أَنْشَأْنَا هُنَّ أَنْشَاءً قَالَ إِنَّ
مِنَ الْمُنْشَأَاتِ الَّتِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشَارٍ مَصَّا
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبَانَ
الرَّقَاشِيُّ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ.

کرتے ہیں کہ خاص طور پر بنائی جانے والی عورتیں وہ ہیں جو
دنیا میں بوڑھی تھیں انکی آنکھیں کمزور تھیں اور ان کی آنکھوں
سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو
صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موسیٰ
بن عبیدہ اور یزید بن ربان رقاشی دونوں محدثین کے نزدیک
ضعیف ہیں۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ عَنْ
شَيْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتْ قَالَ شَيْبَتِي
هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا
الشَّمْسُ كُوِّرَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَلِيُّ
بْنُ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي
جُحَيْفَةَ نَحْوَ هَذَا قَدْ رَوَى عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي
مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِنْ هَذَا مُرْسَلًا.

۱۲۲۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ
نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ: آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔
آپ نے فرمایا مجھے ”سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت“ نے بوڑھا کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباسؓ کی روایت سے صرف
اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح بھی یہ حدیث ابواسحق
سے اور وہ ابو حنیفہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ پھر کوئی
راوی ابواسحق سے ابومیسرہ کے حوالے سے بھی کچھ مرسلاً نقل
کرتے ہیں۔

سورة الواقعة: اس میں تین قسم کے لوگ بیان ہوئے ہیں۔ (۱) مقربین: یہ اللہ کی رحمتوں میں ہوں گے۔
پھلوں اور پھولوں میں ہوں گے نعمتوں والی جنت میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ (۲) اصحاب الیمین: یہ مقربین کے درجہ کی
جماعت تو نہیں مگر ان کے لئے بھی سلامتی اور خیر ہے۔ (۳) اصحاب الشمال: گم کردہ راہ بھٹکے ہوئے۔ جھٹلائے
ہوئے۔ ان کا انجام کھولتا ہوا پانی ہے اور بالاخر جہنم میں جھونکا جاتا ہے۔ اے لوگو یہ خالی خولی دھمکیاں نہیں ہیں بلکہ یہ یقینی
اور قطعی ہیں۔

سُورَةُ الْحَدِيدِ

سورة حدید کی تفسیر

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى
وَاحِدٌ قَالُوا نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ الْحَسَنُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ أَتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ

۱۲۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی
اکرم ﷺ اور صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے کہ بادل آ گئے۔ نبی
اکرم ﷺ نے پوچھا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے
عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ اچھی طرح جانتے ہیں۔
آپ نے فرمایا: یہ بادل زمین کو سیراب کرنے والے ہوتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان لوگوں کی طرف ہانکتے ہیں جو اس کا شکر

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْعَنَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ
يَسْأَلُهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
فَإِنَّهَا الرِّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَذَرُونَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مِيسِرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَائَيْنِ مَابَيْنَهُمَا مِيسِرَةٌ
خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ مَابَيْنَ كُلِّ
السَّمَائَيْنِ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ
تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَابَيْنَ
سَمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ
تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مِيسِرَةٌ خَمْسِ
مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضَيْنِ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ
مِيسِرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ
عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَهُو الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَيُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ
زَيْدٍ قَالُوا لَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَسَرَّ
بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالُوا إِنَّمَا هَبَطَ عَلَى
عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ
وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا
وَصَفَّ فِي كِتَابِهِ:

ادا نہیں کرتے اور اسے پکارتے نہیں۔ پھر آپؐ نے پوچھا:
جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول
ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ رقیع یعنی اونچی
چھت ہے جس سے حفاظت کی گئی۔ اور یہ موج کی طرح ہے
جو بغیر ستون کے ہے۔ پھر پوچھا: کیا جانتے ہو کہ تمہارے
اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ
اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا
تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔
پھر آپؐ نے پوچھا: کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ
کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے
ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اس سے اوپر دو آسمان ہیں جنکے درمیان
پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے اسی طرح سات
آسمان گنوائے اور بتایا ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان
وزمین کے درمیان کے فاصلے کے برابر فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ
نے پوچھا کہ کیا جانتے ہو کہ اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ
نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ
نے فرمایا: اسکے اوپر عرش ہے اور وہ آسمان سے اتنا دور ہے
جتنا زمین سے آسمان۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم
ہے کہ تمہارے نیچے کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس
کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ زمین
ہے۔ پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسکے نیچے کیا ہے۔
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے
ہیں۔ آپؐ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے پہلی زمین اور
دوسری زمین کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر
پوچھا آپؐ نے سات زمینیں گنوائیں اور بتایا کہ ہر دو کے
درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم
جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم لوگ
نیچے کی زمین کی طرف رسی پھینکو گے تو وہ اللہ تک پہنچے گی اور پھر

یہ آیت پڑھی ”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ... الْآيَةُ“ (وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ الحدید۔ آیت ۳) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید سے منقول ہے کہ حسن نے ابو ہریرہؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس رسی کا اللہ کے علم، اسکی قدرت اور حکومت تک پہنچنا ہے کیونکہ اللہ کا علم، اسکی قدرت اور اسکی حکومت ہر جگہ ہے اور وہ عرش پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرمایا ہے۔

سورۃ الحکیم: اس سورۃ مبارکہ سے مدنی سورتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے جو اٹھائیسویں پارے کے اختتام تک چلا گیا ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی چھ ابتدائی آیات ہیں جن میں اعلیٰ ترین عقلی سطح پر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا انتہائی جامعیت کے ساتھ بیان ہوا ہے اس کے بعد دین کے تقاضے دو الفاظ میں بیان ہوئے ہیں۔ ان تقاضوں سے اغراض کا نتیجہ نفاق ہے اور یہ انتہائی دردناک انجام سے دو چار کرنے والی چیز ہے۔

سورۃ المجادلہ کی تفسیر

سُورَةُ الْمُجَادِلَةِ

۱۲۲۵: حضرت سلمہ بن صحر انصاریؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسا مرد ہوں جسے عورتوں سے جماع کی (وہ قوت) عطا کی گئی ہے جو کسی اور کو نہیں دی گئی۔ چنانچہ جب رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا تا کہ رمضان ٹھیک سے گزر جائے اور ایسا نہ ہو کہ میں اس سے رات کو جماع شروع کروں اور دن ہو جائے اور میں اسے چھوڑ بھی نہ سکوں۔ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ اسکی کوئی چیز منکشف ہو گئی۔ پھر میں نے اسکے ساتھ جماع کیا اور صبح ہوئی تو اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں بتا کر کہا کہ میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلو تاکہ میں آپ ﷺ کو اپنے اس فعل کے متعلق بتاؤں۔ وہ کہنے لگے ”نہیں“ اللہ کی قسم ہم ڈرتے ہیں کہ ہمارے متعلق قرآن نازل ہو، یا، نبی اکرم ﷺ ہمیں کوئی ایسی بات کہہ دیں جو ہمارے لیے باعث ندامت و رسوائی ہو۔ لہذا تم خود جا کر جو مناسب ہو عرض کر دو۔ فرماتے ہیں کہ میں نکل کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے (قصہ سننے کے بعد) فرمایا: کیا تم ہی نے ایسا کیا؟ میں نے عرض کیا ”جی ہاں“۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ

۱۲۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيَتْ مِنْ جَمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُوْتْ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي حَتَّى يَنْسَلَخَ رَمَضَانُ فَرَقَا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَاتَّبَعَ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَالنَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوُتِبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ بِأَمْرِي فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا تَفْعَلْ تَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا وَلَكِنْ إِذْهَبْ أَنْتِ فَاصْنَعِ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي

فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ فَقُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ
قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ
وَهَا أَنَا ذَا فَا مَضَى فِي حُكْمِ اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِدَلِيلِكَ
قَالَ أَعْتَقَ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي
فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ
غَيْرَهَا قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ
أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَاطْعِمُ سِتِّينَ
مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَتْنَا لَيْلَتَنَا
هَذِهِ وَخَشِيَ مَالُنَا عَشَاءً قَالَ اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ
صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَاطْعِمُ
عَنْكَ مِنْهَا وَسُقَا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَغْنِ بِسَائِرِهِ
عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي
فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ
وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السَّعَةَ وَالْبَرَكَاتِ أَمَرَنِي بِصَدَقَتِكُمْ فَأَدْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ سُلَيْمَانُ بْنُ
يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ قَالَ وَيُقَالُ
سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَانُ بْنُ صَخْرِ وَفِي الْبَابِ
عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ.

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ امام بخاریؒ کے نزدیک سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صححر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ان کا کہنا ہے کہ سلمہ بن صححر کو سلیمان بن صححر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی منقول ہے۔

۱۲۲۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے پاس آیا اور کہا ”السلام علیکم (یعنی تم پر موت آئے)“ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ اس نے سلام کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس نے ایسی ایسی بات کہی ہے اسے

١٢٢٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ جُمَيْدٍ نَا يُونُسُ عَنْ شَيْبَانَ
عَنْ قَتَادَةَ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ
عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهَا الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالُوا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَاوَكْذَا
أَرَدُوهُ عَلَى فَرَدُّوهُ فَقَالَ قُلْتُ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ

قَالَ نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتُ قَالَ وَإِذَا جَاوَزَ وَكَ حَيْوُكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

میرے پاس لاؤ۔ جب اسے لائے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے ”السلام علیکم“ کہا۔ اس نے کہا کہ ہاں ”السلام علیکم“ کہا تھا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اہل کتاب میں سے جو بھی سلام کرے اسے یہ جواب دیا کرو کہ

”عَلَيْكَ مَا قُلْتُ ... الْآيَةُ“ (یعنی جو تم نے کہا تم ہی پر ہو) پھر یہ آیت پڑھی ”وَإِذَا جَاوَزَ وَكَ حَيْوُكَ ... الْآيَةُ“ (اور جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو ایسے لفظوں سے سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں دیا اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ اس پر کیوں عذاب نہیں دیتا جو ہم کر رہے ہیں۔ المجادلہ - آیت ۸)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِيحِي بْنُ أَدَمَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَا جَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ مَا تَرَى دِينَارًا قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكُمُ قُلْتُ شَعِيرَةٌ قَالَ إِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ أَسْهَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَحْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةُ قَالَ فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةٌ يَعْنِي وَزْنَ شَعِيرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ

۱۲۲۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَا جَيْتُمُ الرَّسُولَ ... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو جب تم رسول اللہ ﷺ سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر اور زیادہ پاکیزہ بات ہے۔ المجادلہ آیت ۱۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے مشورہ لیا کہ صدقہ کی کتنی مقدار مقرر کی جائے، ایک دینار۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ ایک دینار نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نصف دینار۔ میں نے عرض کیا نصف دینار بھی نہیں دے سکیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر کتنی مقدار مقرر کی جائے۔ میں نے عرض کیا: ایک جو۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تو بہت کمی کرنے والے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”أَسْهَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا ... الْآيَةُ“ (کیا تم

اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈر گئے۔ پھر جب تم نے نہ کیا اور اللہ نے تمہیں معاف بھی کر دیا تو (بس) نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ المجادلہ آیت ۱۳) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور ایک جو سے مراد جو کے برابر سونا ہے۔

سورۃ المجادلہ: اس سورۃ میں عائلی زندگی کے ضمن میں ظہار کا قانون اور کفارہ کی تفصیلات کا بیان ہے۔ دوسرے نقشہ کھینچا گیا ہے کہ اس دنیا میں ہر آن ایک کشمکش برپا ہے حق اور باطل کے درمیان۔ ایک طرف حزب الشیطان ہے اور دوسری طرف حزب اللہ۔ حزب الشیطان میں کفار اہل کتاب بھی اور منافقین بھی۔ جبکہ حزب اللہ صرف اللہ کے خالص بندوں پر مشتمل ہے جبکہ اللہ طے کر چکا ہے کہ اس کا رسول اور اس کی جماعت ہی غالب رہے گی۔

سُورَةُ الْحَشْرِ

سورة حشر کی تفسیر

۱۲۲۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر جلادیا۔ اس مقام کا نام بوریہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ (مسلمانوں نے جو کھجور کا پیڑ کاٹ ڈالا یا اسکو اسکی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ کے حکم سے ہوا اور تاکہ وہ نافرمانوں کو ذلیل کرے۔ الحشر آیت: ۵) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۹: حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لینۃ، کھجور کا درخت ہے اور ”وَلِيُخْرِىَ الْفَاسِقِينَ“ سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان (یہودیوں) کو ان کے قلعوں سے اتار دیا پھر جب ان کے درختوں کے کاٹنے کا حکم ہوا تو ان کے دلوں میں خیال آیا کہ ہم نے کچھ درخت کاٹے ہیں اور کچھ چھوڑ دیئے ہیں۔ لہذا مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جو درخت ہم نے کاٹے ہیں۔ ان کا ثواب عث ثواب اور جو چھوڑ دیئے ہیں۔ ان پر عذاب ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا... الْآیۃ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اس حدیث کو حفص بن غیاث سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ لیکن ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم سے اس حدیث کو عبداللہ بن عبد الرحمن نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابو عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے یہ حدیث مجھ ہی سے سنی ہے۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے پاس ایک مہمان آیا تو اس کے پاس صرف اتنا ہی کھانا تھا

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيحٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِىَ الْفَاسِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ نَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا قَالَ اللَّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْرِىَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأَمِرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسَّالَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وَزْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمْوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ

الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبِيَانِهِ فَقَالَ لَا مَرَاتِهِ نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفَى السِّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَيُوْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کہ خود کھا سکے اور بچوں کو کھلا سکے۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچوں کو سلا دو اور چراغ گل کر کے جو کچھ ہے مہمان کے آگے رکھ دو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وَيُوْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ... الْآيَةُ“ (اور مقدم رکھتے ہیں انکو اپنے جان سے اور اگر چہ ہوا اپنے اوپر فاقہ۔ الحشر۔ آیت ۹)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة الحشر: یہ گویا شرح ہے سورہ حدید کی آخری آیت کی۔ فرمایا کہ یہود اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ انہیں اللہ کے فضل پر کوئی اختیار ہے اب جبکہ وہ راندہ درگاہ حق کر دیئے گئے ہیں تو وہ تہ تیغ بھی کئے جائیں گے ان کو جلا وطن بھی کیا جائے گا اور ان کو اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اس سرزمین سے نکلنا ہوگا۔ آخر میں فرمایا کہ مسلمانوں ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے رب کو بھلا دیا اور پھر اللہ نے ان کو خود سے بھی غافل کر دیا۔ وہ اپنی عظمت اور اصل مقام کو بھول گئے۔ سورہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا حسین گلدستہ اتنی کثیر تعداد میں ہے کہ قرآن کے کسی دوسرے مقام پر اتنے نام جمع نہیں ہوئے۔

سُورَةُ الْمُمتَحِنَةِ

تفسیر سورة الممتحنة

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ حَنْفِيَّةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا ظِعِينَةَ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَاتَوْنِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظِعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ قُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَخَرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاتَيْنَاهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأًا مُلْصِقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

۱۲۳۱: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے زبیرؓ اور مقداد بن اسودؓ کو حکم دیا کہ روضہ خاخ کے مقام پر جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہے۔ اسکے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے کر میرے پاس لاؤ۔ ہم لوگ نکلے ہمارے گھوڑے دوڑ لگاتے ہوئے روضہ خاخ کے مقام پر پہنچے تو ہمیں وہ عورت مل گئی ہم نے اس سے کہا کہ خط دو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ کپڑے اتار دو۔ اس پر اس نے اپنی چوٹی سے خط نکالا اور ہم لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ (خط) حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کو لکھا گیا تھا۔ جس میں اس نے نبی اکرم ﷺ کے کسی راز کا ذکر کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حاطب یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے متعلق جلدی نہ کریں: میں ایسا شخص ہوں کہ قریش سے ملا ہوا ہوں اور ان میں نہیں ہوں۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انکے رشتہ دار مکہ میں ہیں۔ جو انکے اہل و مال کی حفاظت کرتے

ہیں۔ چونکہ میرا ان سے کوئی نسب کا تعلق نہیں لہذا میں نے سوچا کہ ان پر احسان کروں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کی حمایت کریں۔ اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ اور نہ ہی میں نے کفر سے راضی ہو کر کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے پاس دوستی کے پیغام بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو سچا دین آیا ہے اس کے یہ منکر ہو چکے ہیں۔ الممتحنہ۔ آیت۔ ۱) راوی عمر و کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے وہ حضرت علیؓ کے کاتب تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبد اللہ سے احادیث منقول ہیں۔ کئی حضرات یہ حدیث سفیان بن عیینہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے بھی

لَهُمْ قَرَائِبَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْيَيْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَائِبِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضَى بِالْكَفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمُودَّةِ السُّورَةَ قَالَ عُمَرُ وَقَدْ رَأَيْتُ بَنَ أَبِي رَافِعٍ كَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَ هَذَا وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ فَقَالُوا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْلَتْ لِقَيْنَ الثِّيَابِ قَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْلَتْ لِقَيْنَ دَنَكٍ.

حضرت علی بن ابی طالبؓ کے حوالے سے اسی کے مثل منقول ہے۔ بعض حضرات یہ الفاظ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس عورت سے کہا کہ خط نکال، ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے۔

۱۲۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے ”إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ... الْآيَةُ“ (اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو، اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعُنَكَ الْآيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَمْرًا يَمْلِكُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ۔ کام میں تو ان کی بیعت کر لے اور معافی مانگ انکے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (القصف۔ آیت ۱۲) معبر کہتے ہیں کہ ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک نے ان عورتوں کے علاوہ جو آپ کی ملکیت میں تھیں کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنْسُخَنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي فَلَانٍ قَدْ أَسْعَدُوا بَنِي عَلِيٍّ عَلَى عَمِيٍّ وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِمْ فَأَبَى عَلِيٌّ فَعَاثَبْتُهُ مَرَارًا فَادْنِ فِي قَضَائِهِمْ فَلَمْ أَنْحُ بَعْدَ قَضَائِهِمْ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ هِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ.

۱۲۳۳: حضرت ام سلمہ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ وہ معروف کیا چیز ہے جس میں ہمارے لیے آپ ﷺ کی نافرمانی کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یہی ہے کہ تم نوحہ مت کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں قبیلے کی عورتیں میرے چچا کی وفات پر میرے ساتھ نوحہ میں شریک تھیں لہذا ان کا بدلہ دنیا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے کئی مرتبہ عرض کیا تو اجازت دے دی کہ ان کے احسان کا بدلہ دے دوں۔ اس کے بعد میں نے کبھی کسی پر نوحہ نہیں کیا اور عورتوں میں سے میرے علاوہ ایسی کوئی عورت باقی نہ رہی جس نے بیعت کی ہو اور پھر نوحہ بھی کیا ہو۔ یہ حدیث

حسن غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہؓ سے بھی روایت ہے۔ عبد اللہ بن حمید کہتے ہیں کہ ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء بنت یزید بن سکن ہے۔

سُورَةُ الْمُتَحَنِّنِ: اس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمہیں اپنے تعلقات اپنی دوستیاں ان سب کا مرکز و محور اللہ کو بنانا چاہئے۔ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ کوئی تعلق اور دوستی برقرار نہ رکھیں۔ یہی تمہارے ایمان کی کسوٹی ہے۔ اگر مسلمان خواتین ہجرت کر کے آئیں تو ذرا چھان بین کر لیا کرو۔ اگر وہ واقعی مسلمان ہیں تو تم انہیں کفار کو نہ لوٹاؤ۔

تفسیر سورۃ القصف

وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَقْرَأُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدَاكُرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ نَسَبَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ

۱۲۳۴: حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ ہم چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی کرتے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں "سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْآیۃ" (اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں اور وہی ہے

زبردست حکمت والا، اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے۔ (الصف۔ آیت ۱-۲) عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ سورت پڑھائی اور ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن سلام نے یہ سورت پڑھی۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر ابوسلمہ نے ہمارے سامنے تلاوت کی، ابن کثیر کے سامنے اوزاعی نے اور عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے ابن کثیر نے پڑھ کر سنائی۔ محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابن مبارک، اوزاعی سے وہ یحییٰ بن کثیر سے وہ ہلال بن ابی میمونہ سے وہ عطاء سے اور وہ عبد اللہ بن سلام سے یا ابوسلمہ کے واسطے سے عبد اللہ بن سلام سے روایت کرتے ہیں۔ ولید بن مسلم بھی یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں۔

الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ وَقَدْ خُوِّلَفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ فَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَلَامٍ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَ رَوَايَةٍ.

سورة الصف: یہ بڑی عظیم سورہ ہے۔ اس لئے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کے مقصد بعثت کو بیان کیا گیا ہے جو دین آپ لے کر آئے ہیں اس کو بالفعل دنیا پر غالب کرنا اور قائم کرنا آپ کے فرض منصبی ہے۔ اس مقصد میں وہ لوگ آپ کے دست و بازو بنیں گے جو آپ پر ایمان لائے۔ چنانچہ انتہائی پر زور دعوت ہے کہ اے اہل ایمان اگر تم چاہتے ہو کہ واقعاً اللہ کے عذاب سے چھٹکارا پانا ہے تو تمہارے لئے ایک ہی راستہ کھلا ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اپنے جان و مال اس راہ میں کھپا دو۔

سورة الجمعة

سورة جمعة کی تفسیر

۱۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے اسکی تلاوت کی۔ جب اس آیت پر پہنچے ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ... الْآيَةَ“ (اور اٹھایا اس رسول کو ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ الجمعہ آیت ۳۔) تو ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں جواب تک ہم میں شامل نہیں ہوئے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدَّيْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بَنَا فَلَمْ يُكَلِّمَهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَا وَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ

المَدِينِي ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ وَثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ.

اللہ ﷺ سے منقول ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع کے مولیٰ ہیں۔ ثور بن زید مدنی اور ثور بن یزید کا تعلق شام سے ہے۔

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوً نَفَضُوا إِلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک مدینہ کا قافلہ آیا۔ صحابہؓ اسکی طرف دوڑ پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے جن میں ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے اور یہ آیت نازل ہوئی ”وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوً ...“ (الآیہ) اور جب دیکھیں سودا بکتایا کچھ تماشہ، متفرق ہو جائیں اسکی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا۔ تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے اور سودا گری سے اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہے۔ (الجمعة آیت۔ ۱۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ حصین سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الجمعہ: سابقہ سورت میں جو مضمون ذکر ہوا اس کا دوسرا رخ سامنے آتا ہے دین کے غلبے کے لئے نبی اکرم کا بنیادی طریق کار اور اساسی منہاج کیا ہے لوگوں کے سامنے اللہ کی آیات پڑھنا، ان کو پاک کرنا اور ان کو کتاب و حکمت سکھانا، گویا یہ سارا عمل قرآن مجید کے گرد گھومتا ہے۔ اسی کو ذہنوں میں اتارنا، دلوں میں بٹھانا، اسی کے ذریعے سے افراد کے دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا، ان کے اخلاق و کردار میں انقلاب لانا اور اسی سے معاشرے میں تبدیلی لانا ہے۔ آخر میں جمعہ کے احکام ہیں اور اس کی مناسبت یہی ہے کہ جمعہ میں اصل اہمیت خطبہ جمعہ کی ہے جمعہ کو جمعہ بنانے والی چیز خطبہ جمعہ اور خطبہ جمعہ کی غرض و غایت ہے۔ اللہ کی کتاب کی تعلیم یعنی کوئی نائب رسول منبر رسول پر کھڑا ہو کر وہی تعلیم و تزکیہ کی تعلیم دے۔

سورۃ منافقون کی تفسیر

۱۲۳۸: حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى

ساتھ تھا کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں ان پر خرچ مت کرو۔ یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ جائیں۔ اور اگر ہم مدینہ واپس آئے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں (یعنی صحابہ و مہاجرین) کو نکال دیں گے۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا سے کیا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچادی۔ اس پر آپ ﷺ نے مجھے بلوا کر پوچھا۔ میں نے پوری بات بیان کی تو آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کو بلوایا۔ انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور انکو سچا تسلیم کر لیا۔ حضرت زید فرماتے ہیں مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ کبھی زندگی میں اتنا دکھ نہیں ہوا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا تو چچا کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں جھٹلا دیں اور تجھ سے خفا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی ”اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ... الخ“ (جب آئیں تیرے پاس

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهِنِ سَلُولٍ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفُضُوا لِيَنَّ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذَلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ قَطُّ مِثْلَهُ لَمْ يُصِبْنِي فَبَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَقَدْ صَدَّقَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ:

منافق کہیں ہم قائل ہیں، تو رسول ہے اللہ کا اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ المنافقون آیت ۱) پھر آپ ﷺ نے مجھے بلوایا اور یہ سورت پڑھنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۹: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے گئے، ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی بھی تھے۔ ہم لوگ تیزی سے پانی کی طرف دوڑے۔ دیہاتی ہم سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک دیہاتی نے پہنچ کر حوض بھرا اور اسکے گرد پتھر لگا کر اس پر چڑا ڈال دیا۔ (تاکہ کوئی اور پانی نہ لے سکے) صرف اسکے ساتھی ہی وہاں آئیں۔ ایک انصاری اسکے پاس گیا اور اپنی اونٹنی کی مہار ڈھیلی کردی تاکہ وہ پانی پی لے۔ لیکن دیہاتی نے انکار کر دیا۔ اس پر انصاری نے پانی کی روک ہٹا دی (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر

۱۲۳۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْأَزْدِيِّ نَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أَنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حَجَارَةً وَيَجْعَلُ النَّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ قَالَ فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْضَى زَمَامَ نَاقَتِهِ لِيَتَشَرَّبَ فَأَبَى أَنْ يَدْعَهُ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشْبَةً فَضْرَبَ بِهَا رَأْسَ

پر ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور وہ منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی کے پاس آیا۔ یہ قصہ سن کر عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس سے چلے جائیں۔ یعنی دیہاتی لوگ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ جا چکیں تاکہ صرف وہ اور ان کے ساتھی ہی کھا سکیں۔ پھر کہنے لگا کہ جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگوں کو چاہیے کہ ذلیل لوگوں (یعنی اعراب) کو وہاں سے نکال دیں حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے عبد اللہ کی بات سنی اور پھر اپنے چچا کو بتادی۔ چچا نے رسول اللہ ﷺ کو بتادی اور آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلوایا تو اس نے آ کر قسم کھائی اور اس بات کا انکار کر دیا کہ اس نے یہ نہیں کہا۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سچا سمجھ کر مجھے جھٹلادیا۔ پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تم سے ناراض ہوں اور آپ ﷺ اور مسلمان تمہیں جھٹلا دیں۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کا اتنا دکھ ہوا کہ کسی اور کو نہ ہوا ہوگا۔ پھر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سر جھکائے چل رہا تھا کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا کان کھینچ کر میرے سامنے ہنسنے لگے۔ مجھے اگر دنیا میں ہمیشہ رہنے کی خوشخبری بھی ملتی تو بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا جتنا اس وقت ہوا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ مجھے ملے اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا: کچھ فرمایا تو نہیں بس میرا کان ملا

الْأَنْصَارِي فَشَجَّهَ فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَاسٍ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَعَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأَتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَا كُلُّهُ وَ مَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْكُمْ الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَارِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَاذْهَبْتُ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَيَّ أَنْ مَقَّتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيَّ أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَ يَسْرُنِي أَنْ لِي بِهَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لِحَقْنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لِحَقْنِي عَمْرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور ہنسنے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ پھر حضرت عمرؓ مجھ سے ملے۔ انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور میں نے بھی وہی جواب دیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے سورۃ منافقون پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرْظِيَّ مِنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَلَفَ مَا قَالَهُ فَلَا مَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذِهِ فَاتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَثِيبًا حَزِينًا فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْاتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةُ هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

لا تُنْفِقُوا... (الآیہ) وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر، جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔ (المنافقون آیت: ۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۰: حکم بن عتیبہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زید بن ارقم کے حوالے سے یہ حدیث سنی کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک کے موقع پر کہا کہ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات بتائی تو عبد اللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ اس پر میری قوم کے لوگ مجھے ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس جھوٹ بولنے سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ میں گھر آیا اور غمگین و حزين ہو کر سو گیا۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے یا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہاری بات کی تصدیق کی ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”هُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا...“ (وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو ان پر، جو پاس رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ متفرق ہو جائیں۔ (المنافقون آیت: ۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ غزوہ بنی مطلق کا واقعہ ہے۔ اس میں ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا۔ اس پر مہاجر کہنے لگے اے مہاجر و اور انصاری انصار کو پکارنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا کیا بات ہے یہ جاہلیت کی پکاری کیا وجہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھتکار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی (اس عادت) کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے۔ یہ بات عبد اللہ بن ابی نے سنی تو کہنے لگا کہ ان لوگوں نے اس طرح کیا ہے؟ جب ہم مدینہ جائیں گے تو وہاں کے معززین، ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن اتار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو، ورنہ لوگ کہیں گے کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے علاوہ دوسرے

۱۲۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرُونَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي مُصْطَلِقٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعَايَ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَايَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنُ سَلُولٍ فَقَالَ أَوْقَدْ فَعَلُوا هَذَا وَاللَّهِ لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عُقَّ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عُمَرُو فَقَالَ لَهُ

راوی کہتے ہیں کہ اس پر عبد اللہ بن ابی کے بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ اللہ کی قسم ہم اس وقت تک یہاں سے نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہ کرو کہ تم ذلیل اور نبی اکرم ﷺ معزز ہیں۔ پھر اس نے اقرار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۴۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ حج بیت اللہ کے لیے جاسکے یا اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ نہ حج کرے اور نہ زکوٰۃ دے تو موت کے وقت اسکی تمنا ہوگی کہ کاش میں واپس دنیا میں چلا جاؤں۔ ایک شخص نے عرض کیا: ابن عباسؓ اللہ سے ڈرو (دنیا میں) لوٹنے کی تمنا تو کفار کریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں اسکے متعلق تمہارے سامنے قرآن مجید پڑھتا ہوں پھر یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ... الْآيَةُ“ (اے ایمان والو غافل نہ کر دیں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں خسارے میں اور خرچ کرو کچھ ہمارا دیا ہوا، اس سے پہلے کہ آپہنچے تم میں کسی کو موت۔ تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دئی تو نے مجھ کو ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا

ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا تَنْقَلِبُ حَتَّى تُقِرَّ أَنَّكَ الدَّلِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزِيزُ فَفَعَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَنَا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبْلَغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَأَلُوا عَلَيْكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتِينَ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيرُ.

نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو۔ جب آپہنچا اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ آیت: ۱۱۳۹) اس شخص نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر دو سو درہم یا اس سے زیادہ ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ حج کب فرض ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ز اور راہ اور سواری ہونے پر۔

۱۲۴۳: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے وہ ثوری سے وہ یحییٰ بن ابی حنیہ سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو خباب سے وہ ضحاک سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح انہی کا قول نقل کرتے ہیں اور عبد الرزاق کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب کا نام یحییٰ ہے، وہ

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَنِئَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَأَبُو جَنَابٍ الْقَصَابُ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَنِئَةَ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ

فی الْحَدِیْثِ۔ حدیث میں قوی نہیں۔

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ: نفاق کے موضوع پر قرآن مجید کی انتہائی مختصر مگر جامع سورۃ ہے۔ اس کے ایک رکوع میں نفاق کی علامت اس کی ہلاکت خیزیاں جبکہ دوسرے رکوع میں اس مرض سے بچاؤ کی تدابیر اور اگر کوئی چھوٹ لگ بھی جائے تو اس کے علاج اور معالجہ کی صورت بتائی گئی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۃ التغابن

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا إِسْرَائِيلُ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هَؤُلَاءِ رِجَالٌ اسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَارَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اتَّوَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا النَّاسَ قَدْ فَفَهُوا فِي الَّذِينَ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ الْآيَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۴۴: حضرت ابن عباسؓ سے کسی نے اس آیت: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ“ (اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشے والا نہایت رحم والا ہے۔ التغابن: آیت ۱۴) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوں لیکن انکی بیویوں اور اولاد نے روک دیا۔ چنانچہ وہ لوگ مدینہ آئے تو دیکھا کہ لوگ دین کو کافی سمجھنے لگے ہیں تو انہوں نے چاہا کہ آپ ﷺ ان کو سزا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ ان سے ہوشیار رہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ التَّغَابُنِ: یہ نفاق کے بالکل برعکس ایمان کی حقیقت اور اس کے ثمرات و لوازم اس کے نتائج اس کے مضمومات کو بیان کرتی ہے کہ ایمان کے اجزاء کیا ہیں اور ایمان اگر واقعتاً دلوں میں جاگزیں ہو جائے تو زندگیوں میں کیا انقلاب آئے گا، کیا کیا تبدیلیاں برپا ہوں گی۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

سورۃ تحریم کی تفسیر

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ

۱۲۴۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ عمرؓ سے ان دو عورتوں کے متعلق پوچھوں کہ ازواج مطہرات میں سے کون ہیں جن کے متعلق یہ آیات نازل ہوئی ”إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ...“ (اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو جھک پڑے ہیں دل تمہارے۔ التحريم آیت: ۴) یہاں تک کہ

صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُو حَجَّجْتُ مَعَهُ
فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ
صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَعَجَبًا لَكَ يَا بَنَ عَبَّاسٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ
فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي
الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ
النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ
نِسَاءٌ وَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءً نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ
فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي
فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ
فَوَاللَّهِ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْهُنَّ
وَخَسِرْتُ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ
وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَّابُونَ النُّزُولَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَاتِيَهُ بِمِثْلِ
ذَلِكَ قَالَ فَكُنَّا نَحَدِّثُ أَنْ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ
لِتَغْزُونَا قَالَ فَجَاءَ نَبِيٌّ يَوْمًا عِشَاءً فَضْرَبَ عَلَى الْبَابِ
فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ
غَسَّانُ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي
قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا
قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَى ثِيَابِي ثُمَّ
انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي
فَقُلْتُ أَطَلَقَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرؓ نے حج کیا میں ان کے ساتھ ہی تھا۔ پھر میں نے
برتن سے ان کو وضو کرانے کے لیے پانی ڈالنا شروع کیا اور اسی
دوران ان سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنینؓ وہ دو بیویاں کون
سی ہیں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ فرمانے
لگے تعجب ہے ابن عباسؓ کہ تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ زہری
کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو یہ برا لگا لیکن انہوں نے چھپایا نہیں
اور فرمایا وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں
کہ پھر قصہ سنانے لگے کہ ہم قریش والے عورتوں کو دبا کر رکھتے
تھے۔ جب ہم لوگ مدینہ آئے تو ایسے لوگوں سے ملے جن کی
عورتیں ان پر غالب رہتی تھیں۔ اس وجہ سے ہماری عورتیں بھی
ان سے عادتیں سیکھنے لگیں۔ میں ایک دن اپنی بیوی کو غصہ ہوا
تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ مجھے یہ بہت ناگوار گزرا۔ وہ کہنے لگی
تمہیں کیوں ناگوار گزرا ہے۔ اللہ کی قسم ازواج مطہرات بھی
رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہیں دن سے رات تک آپ
ﷺ سے (بات کرنا) ترک کر دیتی ہیں۔ میں نے دل میں
سوچا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو نقصان میں رہ گئی۔ میں قبیلہ
بنو امیہ کے ساتھ عوالی کے مقام پر مقیم تھا۔ میرا ایک انصاری
پڑوسی تھا۔ میں اور وہ باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں
حاضر رہا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اور ایک دن میں اور دونوں
ایک دوسرے کو وحی وغیرہ کے متعلق بتایا کرتے تھے۔ ہم لوگوں
میں (ان دنوں) اس بات کا چرچا تھا کہ غسان ہم لوگوں سے
جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک دن میرا پڑوسی آیا اور رات کے
وقت میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نکلا تو کہنے لگا کہ ایک بڑی بات
ہو گئی ہے۔ میں نے کہا کیا ہوا۔ کیا غسان آ گیا ہے۔ کہنے لگا
اس سے بھی بڑی اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو
طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حفصہؓ کا کام
اور محروم ہو گئی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز پڑھی اور کپڑے

وغیرہ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ جب حصہ کے ہاں پہنچا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔؟ کہنے لگی مجھے نہیں معلوم۔ نبی اکرم ﷺ اس جھروکے میں الگ تھلک ہو کر بیٹھ گئے ہیں، پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے عمر کے لیے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور واپس آ کر بتایا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں مسجد گیا تو دیکھا کہ منبر کے گرد چند آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوچ غالب ہوئی تو وہ دوبارہ اس لڑکے کو اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا۔ میں دوبارہ مسجد کی طرف آ گیا لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس فکر کا غلبہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے واپس آ کر وہی جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کیلئے مڑا تو دفعۃً اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہا کہ اندر چلے جائیں رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ جس کے نشانات نبی اکرم ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دیکھئے ہم قریش والے عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آ گئے تو ہم ایسی قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب ہوتی ہیں۔ اور انکی عادتیں ہماری عورتیں بھی سیکھنے لگیں۔ چنانچہ میں ایک مرتبہ اپنی بیوی پر غصہ ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو مجھے بہت برا لگا تو کہنے لگی کہ تمہیں کیوں برا لگتا ہے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔

قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَذَا مُعْتَرِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ فَاتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاذِنُ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا ضِدُّ فَاتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَحَدُ فَاتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاذِنُ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعَشَرُ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضُّبْتُ يَوْمًا عَلَى أَمْرَاتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ فَوَاللَّهِ إِنْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ أَحَدًا هُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ أَحَدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ أَحَدًا كُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيُغْضِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

اور ایسی بھی ہیں جو پورا پورا دن نبی اکرم ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں اور ہم میں سے ایسی بھی ہیں۔ جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے خفا رہتی ہیں۔ میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد ہوگئی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتی کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ اس سے ناراض نہ ہو جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ میں نے حفصہؓ سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے مت بولنا، ان سے کوئی چیز مت مانگنا۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ (یعنی اسکی برابری نہ کر) اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں بیٹھا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”ہاں“ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے سراٹھا کر دیکھا تو گھر میں تین کھانوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت پر کشادگی (وسعت رزق) کرے اس نے فارس اور روم کو اسکی عبادت نہ کرنے کے باوجود خوب مال دیا ہے۔ اس مرتبہ نبی اکرم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب کیا تم ابھی تک شک میں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی

تَسَالِيهِ شَيْئًا وَسَلِّينِي مَا بَدَا لَكَ وَلَا يَغُرُّكَ أَنْ كَانَتْ صَاحِبُكَ أَوْ سَمَ مِنْكَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمْ أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَارَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهْبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ أَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجَلْتُ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَيَّ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعَ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَنِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكَ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ قَالَتْ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زُوجَ لَكَ الْآيَةَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوِي لَمْ يَكُونَا يَا مُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدارَ الْآخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرْ أَزْوَاجَكَ إِنِّي اخْتَرْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَعَثَنِي اللَّهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَبْعَثْنِي مُتَعَبِّتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

نیکوؤں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا اور آپ ﷺ کو قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے بتایا کہ جب انیس دن گزرے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے ابتداء کی اور فرمایا: عائشہؓ میں تمہارے سامنے ایک بار کا ذکر کرتا ہوں تم جواب دینے ہیں جلدی نہ کرنا اور اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَا زُوجَ لَكَ“ (یعنی اے نبی اپنی

بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اسکی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ متاع (مال) دے کر بخوبی رخصت کر دوں اور اگر اللہ، اس کے رسول ﷺ اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ تعالیٰ نے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ اچھی طرح جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑنے کا حکم نہیں دیں گے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا کہ اس میں والدین سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت ہے۔ میں اللہ اور اسکے رسول اللہ ﷺ اور آخرت کو ترجیح دیتی ہوں۔ معمر کہتے ہیں کہ مجھے ایوب نے بتایا کہ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دوسری بیویوں کو نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ کہ مشقت میں ڈالنے کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ اور سُورَةُ التَّحْرِيرِ : یہ دونوں سورتیں مسلمانوں کی عائلی زندگی سے بحث کرتی ہیں۔ ازدواجی زندگی میں وہ انتہائی حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں جس کا نتیجہ طلاق ہے۔ اس صورت سے سورۃ الطلاق بحث کر رہی ہے جبکہ ایک دوسری کیفیت یہ کہ ان بیویوں کی رضا جوئی اور دل جوئی اس درجہ مطلوب ہو جائے کہ اللہ کے احکام ٹوٹنے لگیں۔ اس پر سورۃ التحریم میں توجہ دلائی گئی ہے اور اس کے آخر میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ وہ پوری طرح مامور اور ذمہ دار ہستیاں ہیں۔ اللہ کے ہاں انہیں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ وہ اپنے شوہروں کے تابع نہیں ہیں۔ اس ضمن میں تین عمدہ مثالیں بھی دی گئی ہیں بہترین شوہروں کے ہاں بہترین بیویاں اور بدترین شوہروں کے ہاں بہترین بیوی۔ اور کیا کہنے ہیں حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے کہ وہ خود بھی انتہائی نیک سرشت تھیں اور انہیں اللہ نے ماحول بھی انتہائی عمدہ اور اعلیٰ عطا فرمایا۔ چنانچہ وہ نور علی نور کی مثال بن گئیں۔

سورۃ قلم کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ الْقَلَمِ

۱۲۴۶: عبد الواحد سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ آیا تو عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی تو عرض کیا: اے ابو محمد ہمارے ہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری ایک مرتبہ ولید بن عبادہ بن صامت سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ لکھو۔ اس نے ہمیشہ ہمیشہ ہونے والی ہر چیز لکھ دی اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔ یہ حدیث ابن عباسؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَنَا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ يَنْبَى أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى الْأَبَدِ وَفِي الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

سُورَةُ الْقَلَمِ : اس کا دوسرا نام سورۃ نون ہے اس کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی تعریف کی گئی ہے جس میں دوسری دوسری وحی کی آیات شامل ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں لوگوں کے اقوال کہ آپ مجنون ہیں آپ کو تسلی دی گئی کہ آپ غمگین نہ ہوں آپ تو اخلاقی کی بلند یوں پر فائز ہیں اور آپ کے رب کے پاس آپ کے لئے اجر غیر ممنون یعنی کبھی منقطع نہ ہونے والا اجر ہے۔ سورۃ کے اختتام پر آپ کو صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

سورة حاقہ کی تفسیر

۱۲۴۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ قَالَ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبُطْحَاءِ فِي عَصَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٍ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ كَمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَذَرِي قَالَ فَإِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةً وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَدَ هُنَّ سَبْعُ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَغْلَاةٍ وَاسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكْبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِ هُنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اسْفَلِهِ وَأَغْلَاةٍ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ لَا يُرِيدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ أَنْ يَحْجَّ حَتَّى يَسْمَعَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَفَعَهُ وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَوْقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الرَّازِي حَدَّثَنَا

۱۲۴۷: حضرت عباس بن عبد المطلبؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہؓ کی ایک جماعت بطحاء کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بدلی گزری لوگ اسکی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا ”جی ہاں“ یہ بادل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ”مزن“ بھی۔ عرض کیا جی ہاں ”مزن“ بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور ”عنان“ بھی۔ عرض کیا جی ہاں ”عنان“ بھی پھر پوچھا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض کیا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں اکہتر، بہتر (۷۲) یا تہتر (۷۳) برس کا فرق ہے۔ پھر اس سے اوپر کا آسمان بھی اتنا ہی دور ہے اور اسی طرح ساتوں آسمان گنوائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ساتوں آسمان پر ایک سمندر ہے اسکے نچلے اور اوپر کے کناروں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا۔ اسکے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کی طرح ہیں۔ ان کے کھروں اور ٹخنوں کا درمیانی فاصلہ بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا ہے اور ان کی پیٹھ پر عرش ہے اسکے نچلے اور اوپر کے کنارے کے درمیان بھی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا فاصلہ ہے اور اس کے اوپر اللہ ہے۔ عبد بن حمید، یحییٰ بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن سعد حج کے لیے کیوں نہیں جاتے تاکہ لوگ ان سے یہ حدیث سن سکیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ولید بن ابی ثور بھی سماک سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں، یہ مرفوع ہے۔ شریک بھی سماک سے اس کا کچھ حصہ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ، عبد الرحمن بن سعد رازی سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ

يَحْيَىٰ بْنُ مُوسَىٰ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ
الرَّازِي أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بُخَارِي عَلَى
بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور سر پر
سیاہ عمامہ تھا۔ وہ کہتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے
پہنایا ہے۔

سورۃ الحاقۃ: اس میں بڑے بڑے شکوہ انداز میں آخرت کا اثبات کیا گیا ہے وہ ایک شدنی چیز ہے۔ واقع ہو کر
رہنے والی ہے۔

سورۃ معارج کی تفسیر

۱۲۳۸: حضرت ابوسعیدؓ اس آیت ”كَالْمُهْلِ“ (جس دن
ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا المعارج۔ آیت۔ ۸) کی تفسیر
نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مہل سے
مراد تیل کی تلچھٹ ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب
کرے گا تو اس کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف رشدین کی روایت
سے جانتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ سَالِ سَائِلٍ

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا رِشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي
الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى
وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدَيْنِ.

سورۃ الشحارح: اس میں اللہ کے نیک بندوں کے اوصاف اور خصائص کا ذکر ہے جیسا کہ اس سے قبل سورۃ المؤمنون
میں بھی قدرے تفصیل کے ساتھ ان صفات و خصوصیات کا ذکر ہو چکا ہے۔

تفسیر سورۃ الجن

۱۲۳۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
نہ جنوں کو دیکھا اور نہ ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی۔
رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ عکاظ کے بازار جانے
کے لیے نکلے تو شیطانوں اور وحی کے درمیان پردہ حائل کر دیا
گیا اور ان پر شعلے برسنے لگے اس پر شیاطین اپنی قوم کے پاس
واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگے ہم سے
آسمان کی خبریں روک دی گئی ہیں اور شعلے برسائے جا رہے
ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ یہ کسی نئے حکم کی وجہ سے ہے لہذا تم لوگ
مشرق و مغرب میں گھوم پھر کر دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے۔ جسکی وجہ
سے ہم سے خبریں روک دی گئی ہیں وہ نکلے تو جو لوگ تہامہ کی

وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ نَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَأَاهُمْ أَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى
سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ
الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا
مَا حَالُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا
الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَاَنْطَلَقُوا
يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَتَّبِعُونَ مَا هَذَا
الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ
أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَحْلَةٍ عَامِدًا إِلَى
سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ
فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ
الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهَذَا لَنَا
رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
أَحَدًا فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
وَإِنَّمَا أُوْحِيَ عَلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يَصَلِّي
وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ
تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ
عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

طرف جار ہے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نخلہ کے مقام
پر پہنچے۔ آپ ﷺ عکاظ کے بازار کی طرف جارہے تھے کہ
اس جگہ فجر کی نماز پڑھنے لگے۔ جب جنوں نے قرآن سنا تو
کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم یہی چیز ہے جو تم
لوگوں تک خبریں پہنچنے سے روک رہی ہے پھر وہ واپس اپنی قوم
کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے اے قوم ہم نے ایک عجیب
قرآن سنا ہے جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے ہم اس پر ایمان
لائے اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اس
موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی:
”قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ...“ (تو کہہ مجھ کو حکم آیا کہ سن
گئے کتنے لوگ جنوں کے۔ پھر کہنے لگے ہم نے سنا ہے ایک
قرآن عجیب کہ سمجھاتا ہے نیک راہ۔ سو ہم اس پر یقین لائے
اور ہرگز نہ شریک بتلائیں گے ہم اپنے رب کا کسی کو۔ الجن
۱-۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے جنوں کا قول ہی نازل کر دیا۔ پھر اسی
سند سے ابن عباسؓ ہی سے منقول ہے کہ یہ بھی جنوں کا ہی قول
تھا ”لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ... الْآيَةُ“ (اور یہ کہ جب
کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اسکو پکارے لوگوں کا بندھنے لگتا ہے اس
پر ٹھٹھ۔ الجن آیت: ۱۹) فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے رسول
اللہ اور صحابہؓ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ جب رسول اللہ
ﷺ تو صحابہ کرامؓ بھی پڑھنے لگے پھر جب آپ ﷺ سجدہ

کرتے تو صحابہؓ بھی سجدہ کرتے اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو صحابہؓ بھی رکوع کرتے۔ تو ان لوگوں کو صحابہ کرامؓ کی
اطاعت پر تعجب ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگے ”لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ... الْآيَةُ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جن آسمان کی
طرف چڑھا کرتے تھے کہ وحی کی باتیں سن سکیں چنانچہ ایک کلمہ
سن کر نو بڑھادیے۔ لہذا جو بات سنی ہوتی وہ تو سچ ہو جاتی اور جو
زیادہ کرتے تو جھوٹی ہو جاتی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ
مبعوث ہوئے تو انکی بیٹھک چھن گئی۔ انہوں نے ابلیس سے
اسکا تذکرہ کیا۔ اس سے پہلے انہیں تاروں سے بھی نہیں مارا

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ نَا
إِسْرَائِيلُ نَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ إِنْ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ
فَإِذَا بَلَغُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ
حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادَ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعُوا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَّرُوا ذَلِكَ

جاتا تھا۔ ابلیس کہنے لگا کہ یہ کسی نئے حادثے کی وجہ سے ہوا ہے جو زمین پر واقع ہوا ہے پھر اس نے اپنے لشکر روانہ کئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو شاید مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے ہوئے پایا۔ چنانچہ واپس آئے اور اس سے ملاقات کر کے بتایا۔ وہ کہنے لگے یہی نیا واقعہ ہے جو زمین پر ہوا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وحی کے متعلق بتاتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں چلا جا رہا تھا کہ آسمان سے ایک آواز آتی سنائی دی میں نے سرائٹھا تو دیکھا کہ وہی فرشتہ ہے جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا۔ وہ آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا۔ پھر میں نے کہا کہ مجھے کبل اوڑھاؤ۔ پھر مجھے کبل اوڑھا دیا گیا اور یہ آیات نازل ہوئیں ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ثُمَّ فَاذْكُرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ“ (اے لحاف میں لیٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا دے اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ۔ المدثر۔ آیت ۱-۵)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صعود“ جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے دوزخی کو اس پر ستر برس میں چڑھایا جائے گا۔ اور پھر دھکیل دیا جائے گا اور پھر ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اس کا کچھ حصہ عطیہ نے بھی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

۱۲۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ چند یہودیوں نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَ فِي بَحْرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَذَكَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ثُمَّ فَاذْكُرْ إِلَى قَوْلِهِ وَالرُّجُزُ فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تَفْرُضَ الصَّلَاةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيْضًا.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوَى بِهِ كَذَلِكَ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَقَدْ رَوَى شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ.

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِنَاسٍ مِنْ

کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہمیں علم نہیں لیکن ہم پوچھیں گے۔ پھر ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ ﷺ کے صحابہؓ آج ہار گئے آپ ﷺ نے فرمایا کس طرح؟ کہنے لگا کہ یہودیوں نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ صحابہؓ نے کیا جواب دیا؟ کہنے لگا کہ انہوں نے کہا کہ ہم نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر نہیں بتا سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو وہ نہیں جانتے؟ (یعنی اس میں تو ہارنے والی کوئی بات نہیں) بلکہ یہودیوں نے تو اپنے نبی سے کہا تھا کہ ہمیں اعلانیہ اللہ کا دیدار کرایے۔ اللہ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ اور وہ میدہ ہے۔ پھر جب وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ سے پوچھنے لگے کہ جہنم کے کتنے خزانچی ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھوں سے دو مرتبہ اشارہ کیا۔ ایک مرتبہ دس انگلیوں سے اور ایک مرتبہ نو انگلیوں سے (یعنی

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غَلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَ غَلِبُوا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُودٌ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغَلِبَ قَوْمٌ سُلُوا عَمَلًا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرَنَا اللَّهُ جَهْرَةً عَلَى بَاعِدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ ثُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاؤُا قَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشْرَةٍ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ مَا ثُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَتُوا هُنِيئَةً ثُمَّ قَالُوا خُبْرَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْرُ مِنَ الدَّرْمَكِ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

(۱۹) یہودی کہنے لگے ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کس چیز کی ہے؟ وہ چند لمحے چپ رہے اور پھر کہنے لگے اے ابوقاسم روٹی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے اس سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى... (الآیہ)“ (وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشش کے لائق۔ آیت۔ ۵۶) کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں۔ پس جو مجھ سے ڈرا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو میں اس کا اہل ہوں کہ اسے معاف کر دوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سہیل محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور سہیل نے یہ حدیث ثابت سے نقل کی ہے۔

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَا سَهِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُطَيْبِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَيْبِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقِيَ فَمَنْ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا فَإِنَّا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَسَهِيلٌ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَرَّدَ إِسْمَاعِيلُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ.

سورۃ الحج: جنوں کی ایک جماعت کی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری قرآن مجید کا سننا اور پھر جا کر اپنی قوم میں نبوت محمدی کی تبلیغ کرنا یہ تمام حالات بیان ہوئے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَانُ شَفْتَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحَسِّنُ الثَّنَاءَ عَلَى مُوسَى بْنِ عَائِشَةَ خَيْرًا.

سورة قیامہ کی تفسیر

۱۲۵۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو اپنی زبان ہلاتے تاکہ اسے یاد کر لیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ... الْآیہ“ (نہ چلاتو اس کے پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ جلدی اسکو سیکھ لے۔ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع رکھنا تیرے سینہ میں اور پڑھنا تیری زبان سے القیامہ آیت: ۱۷۱۶) چنانچہ راوی اپنے ہونٹ ہلا کر بتاتے اور سفیان نے بھی اپنے ہونٹ ہلا کر بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری، موسیٰ بن ابی عائشہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

۱۲۵۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ادنیٰ درجے کا جنتی بھی اپنے باغوں، بیویوں، خادموں اور تختوں کو ایک برس کی مسافت سے دیکھ سکے گا اور ان میں سب سے زیادہ بلند مرتبے والا وہ ہوگا جو اللہ رب العزت کا صبح و شام دیدار کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں ”وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ... الْآیہ“ (کتنے منہ اس دن تازہ ہیں، اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔ القیامہ آیت: ۲۲، ۲۳) یہ حدیث غریب ہے۔ اسے کئی لوگ اسرائیل سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ عبد الملک بن ابجر نے اسے ثور کے حوالے سے ابن عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔ پھر اشجعی نے بھی اسے سفیان سے انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے انہی کا قول نقل کیا ہے اور اس سند میں ثوری کے علاوہ کسی نے مجاہد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنِي شَبَابَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبِرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرَرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هَذَا مَرْفُوعًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَرْرٍ عَنْ ثَوْبِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ.

سورۃ قیامت: مرکزی مضمون قیامت اور احوال قیامت جنت و دوزخ کے احوال اور ان کی کیفیات ہیں۔ سورۃ قیامت میں اللہ تعالیٰ قسم کھاتے ہیں قیامت کے دن کی۔

سورۃ عبس کی تفسیر

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

۱۲۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سورۃ عبس عبد اللہ بن ام مکتوم (نابینا صحابی) کے متعلق نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دین کا راستہ بتائیے۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت مشرکین کا ایک بڑا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اس سے باتیں کرتے رہے اور عبد اللہ بن ام مکتوم سے اعراض کیا۔ انہوں نے عرض کیا: کیا میری بات میں کوئی مضائقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ یہ حدیث غریب ہے بعض لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ عبس حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم کے متعلق نازل ہوئی۔ اس سند میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں۔

۱۲۵۸: حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم لوگ ننگے سر ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ کیا سب ایک دوسرے کا ستر دیکھیں گے۔ آپ ﷺ فرمایا: اے فلاں عورت ”لِکُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ الْآيَةُ“ (ہر مرد کو ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اسکے لئے کافی ہے۔ عبس۔ آیت ۳۷)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ هَذَا مَا عَرَضْنَا عَلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنْزَلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيَقْبَلُ عَلَى الْآخِرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَاسًا فَيَقُولُ لَا فَفِي هَذَا أَنْزَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْزَلَ عَبَسَ وَتَوَلَّى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدًا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ نَا قَابِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْشَرُونَ خُفَاةَ عُرَاةٍ غُرْلًا فَقَالَتْ امْرَأَةٌ أَبْصِرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فَلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُغْنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سورۃ عبس: نبی اکرم ﷺ کو تلقین فرمائی گئی کہ کفار میں جو صاحب حیثیت لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے ان کو اپنا مقام ہے لیکن ان کی طرف التفات اتنا نہ بڑھ جائے کہ مسلمانوں کا حق تلف ہو جائے۔

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيِّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيُقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ.

سورة تکویر کی تفسیر

۱۲۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہے وہ سورہ تکویر، سورہ انفطار اور سورہ انشقاق پڑھ لے۔

سورة التکویر: التکویر میں وحی اللہ کی سند بیان کی گئی ہے اس کے پہلے راوی حضرت جبریل امین اور دوسرے حضرت محمد ﷺ ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٍ لِلْمُطَفِّفِينَ

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَثَ فِي قَلْبِهِ نُكْثَةً سَوْدَاءٌ فَإِذَا هُوَ لَزَعٌ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سَقَلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى يَعْثُرَ قَلْبُهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَقْلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة مطففين کی تفسیر

۱۲۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھادی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اسکے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ”رَانَ“ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ”كَلَّا بَلْ رَانَ... الْآيَةِ“ (ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے۔ سورہ مطففين۔ آیت ۱۲) میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ ”يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ...“ (جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ مطففين آیت ۶) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس روز لوگ اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ وہ نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادُ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُونَ فِي الرُّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أَذَانِهِمْ.

۱۲۶۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ... الْآيَةِ“ کے متعلق

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا کہ ان میں سے کوئی نصف کانوں تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سورۃ الانشقاق کی تفسیر

۱۲۶۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے حساب کتاب میں پوچھ گچھ کر لی گئی وہ برباد ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ ”فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا...“ (سو جس کو ملا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لینے آسان حساب۔ سورۃ الانشقاق آیت: ۸۷) آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف نیکوں کا پیش ہونا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کئی راوی بھی عبد الوہاب ثقفی سے وہ ایوب سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔

۱۲۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔ یہ حدیث قتادہ کی روایت سے غریب ہے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

سورۃ المطففين اور الانشقاق: یہ بہت حسین جوڑا ہے دونوں میں انسان کی گمراہی کے دو پہلو سامنے آتے ہیں، مطففين میں کم تولنا۔ یہ درحقیقت علامت ہے آخر کے انکار کی اور الانشقاق میں نقشہ کھینچ دیا گیا ہے ایک شخص اپنے اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم بھولا ہوا ہے کہ ایک دن وہ بھی آنا ہے جب اسے جواب دہی کرنی ہے۔

سورۃ بروج کی تفسیر

۱۲۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یوم موعود“ قیامت کا دن ہے اور ”یوم مشہود“ عرفات کا دن اور ”شاہد“ جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے

وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ يَقُومُ أَحَدٌ هُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ إِلَى قَوْلِهِ يَسِيرًا قَالَ ذَلِكَ الْعَرَضُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْهَمْدَانِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِبَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

افضل (یعنی سے افضل) دن میں نہ طلوع ہوا اور نہ غروب۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مؤمن اس وقت اللہ تعالیٰ سے اچھی دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر کسی چیز سے (بندہ مؤمن) پناہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے جبکہ شعبہ، سفیان ثوری اور کئی ائمہ، موسیٰ بن عبیدہ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ علی بن حجر بھی قرآن بن تمام اسدی سے اور وہ موسیٰ بن عبیدہ سے اسی سند سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبد الرزاق ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اس کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۱۲۶۶: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد آہستہ آہستہ کچھ پڑھا کرتے تھے۔ (ہمس کے معنی بعض کے نزدیک اس طرح ہونٹ ہلانا ہے کہ ایسا معلوم ہو کہ کوئی بات کر رہے ہیں۔) عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ: آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی کو امت کی کثرت کا عجب ہو تو انہوں نے دل ہی دل میں کہا کہ ان کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ انہیں اختیار دے دیں کہ یا تو خود پر کسی دشمن کا مسلط ہونا اختیار کر لیں یا پھر ہلاکت۔ انہوں نے ہلاکت اختیار کی اور ان میں سے ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ ہوا کرتا تھا جس کا ایک کاہن تھا وہ اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ اس کاہن نے کہا کہ میرے لیے ایک سمجھدار لڑکا تلاش کرو یا کہا کہ ذہین و فطین لڑکا تلاش کرو جسے میں اپنا یہ علم سکھاسکوں، تا کہ ایسا نہ ہو کہ اگر میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیامۃ والیوم المشہود یوم عرۃ والشاہد یوم الجمعة قال و ما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منه فیہ ساعة لا یوافقہا عبد مؤمن یدعوا اللہ بخیر الا استجاب اللہ لہ ولا یتعبد من شیء الا اعاده اللہ منہ ہذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث موسیٰ بن عبیدہ وموسى بن عبیدہ یضعف فی الحدیث ضعفہ یحییٰ بن سعید وغیرہ من قبل حفظہ وقدر وی شعبہ وسفیان الثوری وغیر واحد من الائمة عن موسیٰ بن عبیدہ حدثنا علی بن حجر نا قرآن بن تمام الاسدی عن موسیٰ بن عبیدہ بهذا الإسناد نحوه وموسى بن عبیدہ الربدی یکنی ابا عبد العزیز وقد تکلم فیہ یحییٰ بن سعید القطان وغیرہ من قبل حفظہ۔

۱۲۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَ الْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكَ شَفْتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأَمْتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهَوْلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ هُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلِّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخِرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوا إِلَيَّ غَلَامًا فَهَمَّا أَوْقَالَ فَطِنًا لَقِينَا فَأَعْلَمَهُ

مرجاؤں تو تم لوگوں میں سے یہ علم اٹھ جائے اور اس کا جاننے والا کوئی نہ رہے۔ لوگوں نے اس کے بتائے ہوئے اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کیا اور اسے کہا کہ روزانہ اس کا ہن کے پاس حاضر ہوا کرو اور اس کے پاس آتے جاتے رہا کرو۔ اس نے آنا جانا شروع کر دیا۔ اس کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب ہوتا تھا۔ معمر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان دنوں عبادت خانوں کے لوگ مسلمان ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا جب بھی وہاں سے گزرتا تو اس راہب سے دین کے بارے میں کچھ باتیں سیکھتا یہاں تک کہ اس راہب نے اسے بتایا کہ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس پر اس لڑکے نے راہب کے پاس زیادہ ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس کم۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو پیغام بھیجا کہ اب وہ کم حاضر ہوتا ہے۔ لڑکے نے راہب کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ ایسا کرو کہ اگر تمہارے گھر والے پوچھیں کہ کہاں تھے۔ تو تم کہو کہ کاہن کے پاس اگر کاہن پوچھے تو کہو کہ گھر تھا۔ وہ اسی طرح کرتا رہا کہ ایک دن اس کا ایک ایسی جماعت پر گزر رہا تھا جنہیں کسی جانور نے روک رکھا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ جانور شیر تھا۔ اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا کہا کہ یا اللہ اگر راہب کی بات سچ ہے تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسے قتل کر سکوں۔ پھر اس نے پتھر مارا جس سے وہ جانور مر گیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ اسے کس نے قتل کیا کہنے لگے کہ اس لڑکے نے۔ لوگ حیران ہو گئے اور کہنے لگا کہ اس نے ایسا علم سیکھ لیا ہے جو کسی نے نہیں سیکھا۔ یہ بات ایک اندھے نے سنی تو اسے کہنے لگا کہ اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا، اتنا مال دوں گا۔ لڑکا کہنے لگا کہ میں تم سے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہتا کہ اگر تمہاری آنکھیں تمہیں مل جائیں تو تم اس پر ایمان لے آؤ جس نے تمہاری بینائی لوٹائی ہو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ پس لڑکے نے دعا کی اور اس کی آنکھوں میں بینائی آ گئی اور وہ اس پر ایمان لے آیا۔ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو اس نے سب کو بلوایا اور کہنے لگا

عِلْمِي هَذَا فَأَتَنِي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقُطَعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونُ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا أَيُّومَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُتُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيَطْبِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَاذُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ بِلَكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْأَلْكَ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِي فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصْرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهِ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصْرَهُ فَأَمَّنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَالَ لَا قَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا

کہ میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ چنانچہ اس نے راہب اور اس سابق نابینا شخص میں سے ایک کو آڑے سے چروا (قتل کر) دیا اور دوسرے کو کسی اور طریقے سے قتل کروا دیا۔ پھر لڑکے کے متعلق حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر گرا دو۔ وہ لوگ اسے پہاڑ پر لے گئے اور جب اس جگہ پہنچے جہاں سے اسے گرانا چاہتے تھے تو خود گرنے لگے یہاں تک کہ لڑکے کے علاوہ سب مر گئے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس واپس گیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف چل پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب کو غرق کر دیا اور اس لڑکے کو بچا لیا۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے جب تک مجھے باندھ کر تیر نہ چلاؤ اور تیر چلاتے وقت یہ نہ پڑھو ”بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ“ (اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے۔) چنانچہ بادشاہ نے اسے باندھنے کا حکم دیا اور تیر چلاتے وقت اسی طرح کیا جس طرح لڑکے نے بتایا تھا۔ جب تیر مارا گیا تو اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا لوگ کہنے لگے کہ اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا جو کسی کے پاس نہیں تھا۔ لہذا ہم سب بھی اسی کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ تم تو تین آدمیوں کی مخالفت سے گھبرا رہے تھے لویہ سارا عالم تمہارا مخالف ہو گیا ہے۔ اس پر بادشاہ نے خندق کھدوائی اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگوا دی۔ پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ جو اپنے نئے دین کو چھوڑ دے گا۔ ہم بھی اسے چھوڑ دیں گے اور جو اس پر قائم رہے گا ہم اسے آگ میں پھینک دیں گے۔ اس

فَالْقُوَّةُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَهَا فُتُونٌ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدُّونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَهُ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرِقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَانْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلْنِي حَتَّى تَصْلُبْنِي وَتَرْمِيْنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَهُ فَصَلَبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْغِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عِلْمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُوْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزَعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةً فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ قَالَ فَخَدَّ أَخَذُ وَذَا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ الْقَيْنَاهُ فِي هَذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ قَالَ فَيَذْكُرُ أَنَّهُ أَخْرَجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاصْبُعُهُ عَلَى صَدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

طرح وہ انہیں اس خندق میں ڈالنے لگا۔ (اس کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوُقُودِ حَتَّى بَلَغَ الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ“ (خندقوں والے ہلاک ہوئے، جس میں آگ تھی بہت ایندھن والی، جبکہ وہ ان کے کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ایمانداروں سے جو کچھ کہہ رہے تھے اسکو دیکھ رہے تھے اور ان سے اسی کا تو بدلہ لے رہے تھے کہ وہ اللہ زبردست خوبیوں والے پر ایمان لائے تھے۔ البروج۔ آیت ۴-۸) راوی کہتے ہیں کہ لڑکا تو دفن کر دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی نعش حضرت عمرؓ کے زمانے میں نکلی تھی اور اسکی انگلی اسوقت بھی اسی طرح اسکی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جس طرح اس نے قتل ہوتے وقت رکھی تھی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

۱۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة غاشیہ کی تفسیر

۱۲۶۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ کہنے لگیں۔ اگر ان لوگوں نے اسکا اقرار کر لیا تو مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ... الْآيَةُ“ (سو تو سمجھائے جا تیرا کام تو یہی سمجھانا ہے، تو نہیں ان پر داروغہ۔ الغاشیہ۔ آیت نمبر ۲۱-۲۲) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة الغاشیہ: نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ یاد دہانی کراتے رہئے۔ آپ کا فرض منصبی یہی ہے۔ دعوت و تبلیغ میں لگے رہئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان دونوں سورتوں کو نماز جمعہ میں تلاوت فرماتے تھے۔ اس لئے کہ ان دونوں نمازوں کے ساتھ خطبہ ہے اور خطبہ کی غرض غایت تذکیر ہے یاد دہانی۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ وَقَدَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ أَيْضًا عَنْ قَتَادَةَ.

سورة فجر کی تفسیر

۱۲۶۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ“ (یعنی جفت اور طاق۔ الفجر آیت ۳) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد نمازیں ہیں۔ یعنی بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف قتادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ خالد بن قیس بھی اسے قتادہ ہی سے نقل کرتے ہیں۔

وَمِنْ سُورَةِ الشَّمْسِ وَضَحْهَا

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُمَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيْعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زُمَعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ إِلَى

سورة الشمس کی تفسیر

۱۲۶۹: حضرت عبد اللہ بن زمعہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت صالح علیہ السلام کی اوٹنی اور اسے ذبح کرنے والے کے متعلق بیان کرتے ہوئے سنا پھر آپ ﷺ نے ”إِذَا انْبَعَثَ أَشْقَاهَا... الْآيَةُ“ پڑھا (جب اٹھ کھڑا ہو ان میں کا بڑا بد بخت۔ الشمس آیت ۱۲) اور فرمایا ایک بد بخت، شریر اور اپنی قوم کا طاقتور ترین شخص (جو ابو زمعہ کی طرح

تھا) اٹھا پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی کیوں اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارے اور پھر دوسرے دن اسکے ساتھ سوئے بھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ ٹھٹھہ مار کر مت ہنسا کرو اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے ہی کیے پر کیوں ہنسا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ واللیل کی تفسیر

۱۲۷۰: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے ہم بھی بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانہ لکھانہ جا چکا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: تو کیا پھر ہم لوگ اپنے بارے میں لکھے گئے پر بھروسہ کیوں نہ کر بیٹھیں؟ جو نیکی والا ہو گا وہ نیک عمل ہی کرے گا اور جو بد بخت ہو گا وہ اسی طرح کے عمل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو۔ ہر ایک کے لیے وہی آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیک بخت ہے اس کے لیے بھلائی کے کام آسان کر دیئے گئے اور جو بد بخت ہے اسکے لیے برائی کے کام آسان کر دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں ”فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ... الخ“ (پھر جس نے دیا اور پرہیز گاری کی اور نیک بات کی تصدیق کی تو ہم اس کے لیے جنت کی راہیں آسان کر دیں گے لیکن جس نے بخل کیا اور بے پرواہ رہا اور نیک بات کو جھٹلایا تو ہم اس کے لیے جہنم کی راہیں آسان کر دیں گے۔ واللیل۔ آیت ۴-۱۰) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ الضحیٰ کی تفسیر

۱۲۷۱: حضرت جناب بجلیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک نماز میں تھا کہ آپ ﷺ کی انگلی سے خون نکل آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایک انگلی ہے۔ تجھ

مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ إِلَىٰ مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَا يَفْعَلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُوذَةُ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخُلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَتَكَلَّى عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلْ اِعْمَلُوا فِكُلُّ مُيَسَّرٍ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنِيسِرُهُ لِلْيُسْرَىٰ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنِيسِرُهُ لِلْعُسْرَىٰ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَىٰ

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِثْتُ إصْبَعَهُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا اصْبَعِ
دَمِيتِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ قَالَ وَأَبْطَاءَ عَلَيْهِ
جِبْرِئِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ.

سے اللہ کی راہ میں اس تکلیف کی وجہ سے خون نکل آیا ہے راوی
کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ تک آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ
السلام نہ آئے تو مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا
گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ...“
الح“ (آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار
ہوا ہے۔) (الفصحی آیت ۳) یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری
اس حدیث کو اسود بن قیس سے نقل کرتے ہیں۔

سورة الم نشرح کی تفسیر

۱۲۷۲: حضرت انس بن مالک اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن
صعصعہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نہ سو رہا تھا
اور نہ ہی جاگ رہا تھا کہ ایک شخص کی آواز سنی۔ اس کے ساتھ
دو اور بھی تھے۔ وہ لوگ ایک طشت لائے جس میں زمزم تھا۔
اس نے میرے سینے کو چاک کیا۔ یہاں تک کہ قنادہ کہتے کہ
میں نے انس سے پوچھا کیا مطلب تو انہوں نے فرمایا کہ پیٹ
کے نیچے تک پھر میرے دل کو نکالا اور آب زمزم سے دھونے
کے بعد واپس اسی جگہ لگا دیا پھر اس میں ایمان اور حکمت بھر دیا
گیا۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور اس باب میں ابو ذر سے بھی روایت ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمِ النَّشْرِحْ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صُعَصَعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ
الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ
أَحَدَ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ
زَمْزَمٌ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ
لَأَنَسٍ مَا يَعْْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ
قَلْبِي فَعَسَلَ بِمَاءِ زَمْزَمٍ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ
إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ:

الشمس. الليل. الضحى. الانشراح: یہ چار سورتیں جنہیں چہار سورہ نور و ظلمات کہا جائے تو
غلط نہ ہوگا اس لئے کہ یہاں متضاد چیزوں کا بیان ہے آسمان کی بلندی ہے تو زمین کی پستی ہے۔ دن کی روشنی ہے تو رات کی
تاریکی بھی ہے۔ آسانی ہے تو مشکل بھی ہے۔ جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب و بامراد ہوا اور جس نے اس کو اپنے
خاک و جود میں دفن کر دیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔ مقام صدیقیت کا ذکر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب اور آپ کی تسلی و دل
جوئی اس طریقہ سے کی گئی جس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔

سورة والتین کی تفسیر

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ والتین
پڑھے ”أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ“ تک پہنچے تو یہ

وَمِنْ سُورَةِ وَالتَّيْنِ

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أُمِيَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدْوِيًّا أَعْرَابِيًّا يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَاهِرِيْرَةَ يَرْوِيهِ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَائِيْنَ وَالزُّيْتُوْنَ
فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيُقْلُ بَلَىٰ وَأَنَا
عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا يُرْوَى
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا
يُسَمَّى.

کہے ”بَلَىٰ أَنَا عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ“ (یعنی میں بھی
اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں) یہ حدیث اس سند
سے اعرابی کے واسطے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی
ہے۔ اس اعرابی کا نام نہیں لیا گیا۔

سورة التين: اس میں یہ بات لائی گئی کہ انبیاء و رسل در حقیقت ان شخصیتوں کے اعتبار سے ثبوت ہیں اس کا کہ نوع
انسانی کی جو تخلیق ہوتی ہے وہ گھٹیا پیمانے پر نہیں ہوتی بلکہ نہایت اچھی شکل و صورت میں ہوتی ہے۔ حضرت محمد اور حضرت موسیٰ اللہ
تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور عیسیٰ زیتون کے جھنڈوں میں دعوت و تبلیغ کرتے رہے۔ نوح علیہ السلام جو انجیر کے درختوں میں
دعوت و تبلیغ کرتے رہے۔

سورة علق کی تفسیر

۱۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ ”سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ“ (ہم بھی
موکلین دوزخ کو بلا لیں گے۔ العلق آیت ۱۸) کی تفسیر
میں فرماتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا کہ اگر محمد (ﷺ) کو نماز
پڑھتے ہوئے دیکھا تو انکی گردن روند دوں گا۔ آپ (ﷺ)
نے فرمایا اگر اس نے ایسا کیا تو فرشتے اسے دیکھتے ہی پکڑ لیں
گے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۲۷۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں نے
تمہیں اس سے منع نہیں کیا (تین مرتبہ یہی جملہ دہرایا) آپ
ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اسے ڈانٹا۔ وہ کہنے لگا: تم جانتے ہو
کہ مجھ سے زیادہ کسی کے ہم نشین نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ
آیات نازل فرمائیں ”فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ... الْآيَةُ“ (پس وہ اپنی مجلس
والوں کو بلا لے، ہم بھی موکلین دوزخ کو بلا لیں گے۔ العلق آیت:
۱۸) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اگر وہ اپنے
دوستوں کو بلا لیتا تو اللہ کے فرشتے اسے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

سورة اقرأ باسم ربك

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لِّئِنْ رَأَيْتُ
مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَا طَائَنَ عَلَيَّ عَنْقُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ فَعَلَ لَا خَذَتْهُ الْمَلَكَةُ عَيَانًا هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ
الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ
عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ
مَا بِهَا نَادَا أَكْثَرُ مِنِّي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فَلْيَدْعُ
نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ
لَوْ دَعَانَا دِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَفِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَمِنْ سُورَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

سورة قدر کی تفسیر

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوِّدْتُ وَجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤَيِّسْنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فِسَاءً هَذَا ذَلِكَ فَنَزَلْتُ أَنَا أَعْطَيْتُكَ الْكُوْثُرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلْتُ أَنَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَذْرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوا أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَّدَ نَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ هُوَ ثِقَةٌ وَثِقَةٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُونُسُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۷۶: حضرت یوسف بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسن بن علیؓ سے حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لینے کے بعد کہا کہ آپ نے مسلمانوں کے منہ پر کالک مل دی۔ انہوں نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے مجھے الزام مت دو۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر بنو امیہ کے لوگ نظر آئے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثُرَ“ (اے محمد ﷺ ہم نے آپ کو (جنت کی ایک نہر) کوثر عطا کی ہے) پھر یہ سورت نازل ہوئی ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ... الخ“ (بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (قدر۔ آیت ۱-۳) اے محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے بعد بنو امیہ بادشاہ ہوں گے۔ قاسم کہتے ہیں کہ ہم نے انکی (یعنی بنو امیہ کی) حکومت کے دن گنے تو انہیں پورے کے پورے ایک ہزار ماہ پایا۔ نہ ایک دن کم نہ زیادہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے جانتے ہیں بعض اسے قاسم بن فضل سے اور وہ یوسف بن مازن سے نقل کرتے ہیں۔ قاسم بن فضل حدانی

کو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس سند میں یوسف بن سعد مجہول ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمِ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُولُ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ

۱۲۷۷: حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ تمہارے بھائی عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سال بھر جاگے گا (یعنی رات کو عبادت کرے گا) وہ شب قدر کو پا لے گا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ) کی مغفرت کرے وہ جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور یہ کہ یہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ

وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بَايَ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا
الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا
شُعَاعَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ اتَّذَرُونَ مَا أَخْبَارَهَا قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ
عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ عَمَلٌ يَوْمَ كَذَا
كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْهَٰكُمِ التَّكَاثُرُ

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطْرِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقْرَأُ الْهَٰكُمِ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ
لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ

اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ
وہی ستائیسویں شب ہے۔ میں نے عرض کیا اے ابو منذر
(یعنی ابی بن کعب) تم کس طرح کہہ سکتے ہو۔ انہوں نے فرمایا
: اس نشانی یا فرمایا: اس علامت کی وجہ سے جو نبی اکرم ﷺ
نے ہمیں بتائی کہ اس دن سورج اس طرح نکلتا ہے کہ اس میں
شعاع نہیں ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

۱۲۷۸: حضرت مختار بن قفلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس
بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے رسول اللہ
ﷺ کو اس طرح پکارا ”يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ“ (اے تمام مخلوق
سے بہتر) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ إِذَا زُلْزِلَتْ

۱۲۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
یہ آیت پڑھی ”يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا...“ (اس دن وہ
اپنی خبریں بیان کرے گی۔ الزلزلہ۔ آیت ۴) اور فرمایا کہ
جانتے ہو کہ اسکی خبریں کیا ہیں؟ عرض کیا: اللہ اور اسکا رسول ﷺ
زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسکی خبریں یہ ہیں کہ یہ
ہر مرد و عورت کے متعلق بتائے گی کہ اس نے اس پر (یعنی زمین
پر) کیا کیا اور کہے گی کہ اس نے اس طرح کیا، اس طرح
کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سُورَةُ التَّكَاثُرِ

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ سورہ تکاثر پڑھ
رہے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے۔ یہ میرا
مال ہے حالانکہ (اے ابن آدم) تیرا مال تو صرف وہی ہے جو
تو نے صدقے کے طور پر دے دیا، یا کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر

پرانا کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عذاب قبر کے بارے میں شک ہی میں تھے یہاں تک کہ یہ سورت نازل ہوئی ”الْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ“ ابو کریب اپنی سند میں عمرو بن قیس سے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے منہال سے روایت کرتے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”لَمَّ لَتْسُلْنُ“ (پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ التکاثر - آیت ۸۔) تو زبیرؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کوئی نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے علاوہ ہے کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ”لَمَّ لَتْسُلْنُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ“ تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس دو ہی چیزیں ہیں پانی اور کھجور۔ پھر ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ دشمن حاضر ہے اور تلواریں ہمارے کاندھوں پر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ نعمتیں عنقریب تمہیں ملیں گی۔ ابن عیینہ کی محمد بن عمرو سے منقول حدیث میرے نزدیک اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن عیاش سے احفظ اور زیادہ صحیح ہیں۔

۱۲۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سب سے پہلے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا کہ کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت عطا نہیں کی۔ کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ضحاک، ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب ہیں۔ انہیں ابن عرزم بھی کہا جاتا

قَالَتْ أَوَلَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاحِيكًا بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشْكُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ الْهَيْكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعِيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَمَّ لَتْسُلْنُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيُ النَّعِيمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمَرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَاحِيكًا عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَمَّ لَتْسُلْنُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ آيِ النَّعِيمِ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ وَحَاضِرٌ وَسَيُوفُنَا عَلَى عَوَاقِبِنَا قَالَ إِنْ ذَلِكَ سَيَكُونُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ هَذَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاشِبَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِغْ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هَذَا

حَدِيثُ غَرِيبٌ وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَرْزَبٍ وَيُقَالُ عَرْزَمٌ.

وَمِنْ سُورَةِ الْكَوْثَرِ

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّا أُعْطِينَاكَ الْكَوْثَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ
قَبَابُ اللَّوْلُوءِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ
الَّذِي أُعْطَاكَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِرِيُّ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَا
الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ
إِذْ عَرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوءِ قُلْتُ لِلْمَلِكِ مَا
هَذَا قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَهُ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ
بِيَدِهِ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا مِسْكَثًا ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةٌ
الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ
السَّائِبِ عَنْ مَخَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي
الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ
تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاءُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ
وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورة کوثر کی تفسیر

۱۲۸۵: حضرت انسؓ سورة کوثر کی تفسیر میں نبی اکرمؐ سے نقل
کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے راوی
کہتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے مزید فرمایا: میں نے جنت میں ایک نہر
دیکھی جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں
نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو
اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو عطا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا۔ میں جنت میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک نہر دیکھی جس
کے دونوں کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے
سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ
نے آپؐ کو عطا کی ہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ مارا اور اسکی
مٹی نکالی، تو وہ مشک تھی۔ پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہی آگئی
اور میں نے اس کے قریب عظیم نور دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

۱۲۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس
کے دونوں جانب سونے کے خیمے ہیں۔ اس کا پانی موتی اور یا
قوت پر بہتا ہے۔ اسکی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس
کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

سورة الكوثری: ابتدا میں حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کثیر عطا کئے جانے کا بیان ہے اور یہ بات
اظہر من الشمس ہے کہ جو وحی اور علوم الہیہ رشد و ہدایت اور فلاح و سعادت آپؐ کو دیئے گئے ان کی عظمت و برتری اور بہتری
کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ جس علم و حکمت نے دنیا کو انسانیت سکھادی ان کو عقائد اعمال و اخلاق کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ بلاشبہ
وہ ایسی خیر کثیر ہے جس سے بڑھ کر کسی خیر کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس خیر کثیر کے عملی پہلوؤں کی تکمیل اور صلوة اور قربانی
سے ہوتی ہے اور حضور ﷺ کی مقبولیت کا یہ مقام ہے کہ آپؐ کا دشمن اور بدخواہ ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو کر رہے گا۔

وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

سورہ فتح کی تفسیر

۱۲۸۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل پوچھتے تھے۔ ایک مرتبہ عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا: آپ ان سے مسائل پوچھتے ہیں۔ جبکہ یہ ہماری اولاد کے برابر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کیوں اس سے پوچھتا ہوں۔ پھر ابن عباسؓ سے ”إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ“ (جب اللہ کی مدد اور فتح آچکی۔ النصر آیت: ۱) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا: اس میں نبی اکرمؐ کو اللہ کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر پوری سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بِشْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُسَالِنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ نَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا أَغْلَمَ مِنْهَا إِلَّا مَا نَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو بشر سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اسکے یہ الفاظ ہیں۔ ”أَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ....“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بِشْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَسْأَلُهُ وَلَنَا أَبْنَاءُ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

سورۃ النصر: اس سورت میں فتح و نصرت کی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے غلبہ دین اور ظہور اسلام کی خبر دی گئی ہے۔ رسول خدا کی غرض بعثت کی تکمیل ہو گئی اور آپ امت کے کام سے فارغ ہو گئے لہذا آپ کلیتاً اپنا رخ اللہ کی طرف کر لیجئے اور اس کی یہی صورت ہے کہ تمام تر مشغولیت انہماک اللہ کے لئے ہو جائے۔ حتیٰ کہ یہ انہماک اصلاً و ذاتاً بھی رجوع الی اللہ ہو جائے جس کی صورت دنیا سے رحلت کر کے رفیق کے ساتھ ملحق ہو جانا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

سورہ لہب کی تفسیر

۱۲۹۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صفا پر چڑھے اور پکارنے لگے ”یا صباحا“ اس پر قریش آپ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ دیکھو اگر میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن صبح یا شام کو تم تک پہنچنے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ ابولہب کہنے لگا۔ کیا تم نے ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا، تیرے

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصُّفَا فَنَادَى يَا صَبَاحَا فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوَأْنِي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَذَابَ

۱: حضرت ابن عباسؓ سے مسائل اس لیے پوچھتے تھے کہ نبی اکرمؐ نے ابن عباسؓ کے لیے دعا کی تھی کہ یا اللہ انہیں دین کی سمجھ عطا فرما۔ واللہ اعلم۔

(مترجم)

مَمْسِيكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكْتُمْتُمْ تُصَدِّقُونِي فَقَالَ أَبُو
لَهَبٍ الْهَذَا جَمَعْتَنَا تَبَالَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ
وَتَبَّ“ نازل فرمائی (ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ
ہلاک ہو گیا۔ اللہب آیت: ۱) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سورۃ اللہب: اس سورۃ میں اہم تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب آپ نے قبائل عربی کو اللہ کا پیغام پہنچانے کا ارادہ
فرمایا اور قبائل عرب کو پکارا ”یا صباحا یا صباحا“ جس پر قریش کے تمام قبائل جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! ذرا یہ بتاؤ کہ اگر
میں تم سے یہ کہوں کہ دشمن کا ایک لشکر تم پر صبح کو حملہ آور ہونے والا ہے یا شام کو حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم میری تصدیق کرو گے۔
سب نے جواب دیا ہم نے آپ سے سوائے صداقت اور سچائی کے کوئی تجربہ نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں ایک سامنے آنے
والے عذاب سے ڈرانے والا ہوں تو یہ بد بخت ابولہب کہنے لگا تمہارے ہاتھ ٹوٹیں کیا اس لئے تم نے ہمیں جمع کیا تھا۔ اس سورت میں
اس بد بخت کی بد تمیزی اور شقاوت کی مذمت اور اس پر وعید فرمائی جا رہی ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

سورۃ اخلاص کی تفسیر

۱۲۹۱: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین نبی اکرم
ﷺ سے کہنے لگے کہ اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ اس پر
اللہ تعالیٰ نے ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ... الخ“ نازل فرمائی (کہہ
دو وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ
وہ کسی کی اولاد ہے اور اسکے برابر کا کوئی نہیں ہے۔ سورۃ اخلاص
: آیت ۱-۴) صد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس سے
کوئی پیدا ہوا۔ اس لیے کہ ہر پیدا ہونے والی چیز یقیناً مرے
گی۔ اور جو مرے گا اسکا وارث بھی ہوگا۔ لیکن اللہ نہ مرے گا
اور نہ ان کا کوئی وارث ہوگا۔ ”کفو“ کے معنی مشابہ اور برابری
کے ہیں یعنی اسکے مثل کوئی چیز نہیں۔

۱۲۹۲: حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
مشرکین کے معبودوں کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ اپنے رب کا
نسب بیان کیجئے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ
اخلاص لے کر نازل ہوئے۔ پھر اسی کی مانند حدیث بیان
کرتے ہوئے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ
حدیث ابوسعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ ابوسعید کا نام محمد
بن میسر ہے۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو سَعْدٍ هُوَ
الصُّنْعَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ
قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْسَبُ
لَنَارَبِّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
اللَّهُ الصَّمَدُ فَالصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ
لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا
سَيُورَثُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ
كَمِثْلِهِ شَيْءٌ.

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ إِلَهُتَهُمْ فَقَالُوا
أَنْسَبُ لَنَارَبِّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ
السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ
عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ
وَأَبُو سَعْدٍ إِسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ.

سورۃ الاخلاص: اس سورت میں توحید خداوندی اور اس کی ذات و صفات کی عظمت کا بیان ہے اور یہ کہ اس کی الوہیت اور ذات و صفات میں کوئی اس کا مشابہ اور نمونہ نہیں۔ اس ضمن میں یہ بات ظاہر کی جا رہی ہے کہ اسلام کی خصوصیت توحید ہے اور اس خصوصیت کے باعث اسلام دوسرے مذاہب سے ممتاز اور جدا ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جس کی بنا پر اسلام دنیا کے تمام مذاہب سے بہتر اور عین عقل و فطرت کے مطابق ہے۔

معوذتین کی تفسیر

۱۲۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے شر سے اللہ سے پناہ مانگا کرو کیونکہ یہی اندھیرا کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۴: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند ایسی آیات نازل فرمائی ہیں۔ جن کے مثل نہیں دیکھی گئیں۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۳۸۱

۱۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی۔ انہوں نے کہا الحمد للہ۔ چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم سے الحمد للہ کہا۔ جس کے جواب میں انکے رب نے فرمایا ”یرحمک اللہ“ (اللہ تم پر رحم کرے) اے آدم ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ وہ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند

وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْفَاسِقُ إِذَا وَقَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ نَا قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۳۸۱

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى نَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَأٍ مِنْهُمْ جُلُوسٌ فَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرَايَهُمَا شِئْتَ قَالَ

اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكَلْنَا يَدَيَّ رَبِّي مَبَارَكَةً ثُمَّ
بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ
قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُ هُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَائِهِمْ
قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كُتِبَتْ
لَهُ عُمُرُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ
ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ
لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ
أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ
لِنَفْسِهِ قَالَ فَاتَّاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ
عَجَلْتُ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ
جَعَلْتَ لَابْنِكَ دَاوُدَ سِتِينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ
ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيتُ ذُرِّيَّتَهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمٍ يُؤْمِدُ أَمْرٌ
بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کبر کے فرمایا: ان میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔ انہوں نے
عرض کیا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کیا اور میرے
رب کے دونوں ہاتھ ہی داہنے اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ
تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں آدم اور انکی ذریت (اولاد)
تھی۔ پوچھنے لگے کہ یا رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمہاری اولاد
ہے اور ان سب کی پیشانیوں پر انکی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان
میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن چہرے والا تھا۔ پوچھا یہ
کون ہے؟ فرمایا یہ آپ کے بیٹے داؤد ہیں۔ میں نے انکی عمر
چالیس سال لکھی ہے۔ عرض کیا اسے رب انکی عمر زیادہ
کر دیجئے۔ فرمایا: اتنی ہی ہے جتنی لکھی جا چکی ہے۔ عرض کیا یا
اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت۔ پھر وہ اللہ کی مشیت کے مطابق
جنت میں رہے۔ پھر وہاں سے اتارے گئے اور پھر اپنی عمر گننے
لگے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر ان کے (آدم علیہ السلام
کے) پاس موت کا فرشتہ آیا۔ تو آدمؑ ان سے کہنے لگے کہ تم
جلدی آگئے میری عمر تو ہزار سال ہے۔ فرشتے نے عرض کیا
کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے
داؤد کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدمؑ نے انکار کر دیا۔ چنانچہ
ان کی اولاد بھی منکر ہو گئی اور آدمؑ سے بھول ہوئی چنانچہ انکی
اولاد بھی بھولنے لگی۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے
اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن
غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب: ۳۸۲

باب: ۳۸۲

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِرِيذِيُّ بْنُ هَارُونَ أَنَا
الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيذُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ
بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

۱۲۹۶: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ
نے زمین بنائی تو وہ حرکت کرنے لگی۔ چنانچہ پہاڑ بنائے
اور انہیں حکم دیا کہ زمین کو تھامے رہو۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی
مضبوطی پر تعجب ہوا۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے رب کیا آپ

فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ
 نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ
 مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ
 شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ
 خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ
 فَهَلْ فِي خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ
 تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخَفِّفُهَا مِنْ شِمَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ
 غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

کی مخلوقات میں پہاڑوں سے زیادہ سخت بھی کوئی چیز ہے۔ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا، ہاں لوہا، عرض کیا: لوہے سے زیادہ سخت بھی
 کوئی چیز ہے۔ فرمایا ہاں آگ۔ عرض کیا اس سے سخت؟ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا پانی۔ فرشتوں نے عرض کیا اس سے سخت۔ فرمایا
 ہوا۔ عرض کیا: اس سے بھی سخت کوئی چیز ہے فرمایا: ہاں اس سے
 بھی سخت ہے اور وہ ابن آدم ہے جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا
 ہو اور اسکے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوتی ہو۔ یہ حدیث غریب
 ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔

سُورَةُ النَّاسِ اور الشَّقِيقِ: کلام اللہ کی یہ دو سورتیں معوذتین کہلاتی ہیں۔ جب نبی اکرم پر یہود نے سحر کر دیا تو اس
 جادو سے آپؐ پر ایک طرح کا مرض لاحق ہو گیا۔ اس دوران کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپؐ کو اپنے کسی دنیاوی کام کے معاملہ میں خیال ہوتا
 کہ میں نے یہ کام کر لیا حالانکہ وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ کبھی کوئی چیز نہیں کی اور خیال ہوتا کہ میں نے یہ بات کر لی ہے۔ اس کے علاج کے
 لئے یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں۔

أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دُعَاوٍ كَ بَابِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۳۸۳: باب دعا کی فضیلت کے بارے میں

۱۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمران قطان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اس حدیث کو عبد الرحمن بن مہدی سے اور وہ عمران قطان سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۳۸۴: باب اسی سے متعلق

۱۲۹۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۲۹۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا ہی تو عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”وَقَالَ رَبُّكُمْ... الْآيَةُ“ (یعنی تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ عنقریب وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ منصور اور عمش نے اس حدیث کو حضرت ذر سے نقل کیا ہے۔ ہم اس حدیث کو

۳۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانَ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِنَحْوِهِ.

۳۸۴: بَابُ مِنْهُ

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا وَلَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ.

۱۲۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

ذَرَّ

صرف ذریہ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۸۵: باب اسی کے متعلق

۱۳۰۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ کیج اور کئی راوی یہ حدیث ابو صالح سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہم سے اس حدیث کو اسحاق بن منصور نے ابو عاصم کے حوالے سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۸۶: باب ذکر کی فضیلت کے بارے میں

۱۳۰۱: حضرت عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے اختیار کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۸۷: باب اسی سے متعلق

۱۳۰۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کس کا درجہ سب سے افضل ہوگا؟ آپ نے فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں کا۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کفار اور مشرکین کو قتل کرے یہاں تک کہ اسکی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ اس (غازی) سے افضل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف

۳۸۵: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى وَكِيعٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُسْرَانَ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبُّتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مَنْ ذَكَرَ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۳۸۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا أَفْضَلُ دَرَجَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجٍ.

درج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۳۸۸: باب اسی کے بارے میں

۱۳۰۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک (یعنی اللہ) کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات میں سب سے بلند اور اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ نیز وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارے کفار کی گردنیں مارنے اور ان کے تمہاری گردنیں مارنے سے بھی افضل ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا وہ اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے عذاب سے بچانے والی ذکر الہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ بعض حضرات نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے اور بعض نے عبد اللہ بن سعید سے مرسل روایت کیا ہے۔

۳۸۹: باب مجلس ذکر کی فضیلت

کے بارے میں

۱۳۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے۔ اور ان پر تسکین (اطمینان قلب) نازل کر دی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس (یعنی فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے پوچھا۔ کیا اللہ کی قسم: اللہ کے ذکر کے لیے ہی بیٹھے

۳۸۸: بَابُ مِنْهُ

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ مَوْلَى بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْبِيَكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ انْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقُوا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرَ اللَّهُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى رِضَاهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هَذَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ.

۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ

فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ أَلَا اللَّهُ مَا

اجْلِسْكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي مَا اسْتَحْلِفُكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى خَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ لِمَا هَذَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسْتَ إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ اسْتَحْلِفْكُمْ لِتَهْمَةٍ لَكُمْ إِنَّهُ إِنِّي جَبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي يُسَاهِي بِكُمْ الْمَلَكَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو نُعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلٍ.

ہو۔ انہوں نے کہا اللہ قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا: سنو میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور تم لوگ تو جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ایک مرتبہ صحابہ کے حلقے کی طرف تشریف لائے اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اسکی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ جان لو کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر

کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو نعامة سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ اور ابو عثمان نهدی کا نام ابو عبد الرحمن بن مل ہے۔

۳۹۰: باب جس مجلس میں اللہ کا ذکر

نہ ہو اس کے بارے میں

۱۳۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مجلس میں اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے تو اس مجلس والے نقصان میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں بخش دے۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۳۹۱: باب اس بارے میں کہ

مسلمان کی دعا مقبول ہے

۱۳۰۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ

۳۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ

وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَبَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۳۹۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ

الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسے وہ چیز عطا فرماتا ہے جو اس نے مانگی یا اس کے برابر کسی برائی کو اس سے دور فرماتا ہے بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحم کے لیے دعا نہ کی ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی میں اسکی دعا قبول کرے تو اسے چاہیے کہ راحت کی حالت میں بکثرت دعا کرے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ اور افضل دعا ”الحمد للہ“ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے نقل کی ہے۔

۱۳۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہی کا نام عبد اللہ ہے۔

۳۹۲: باب اس بارے میں کہ دعا کرنے

والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

۱۳۱۱: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا ذکر کرتے ہوئے

يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ شَوْءٍ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِأَتَمٍّ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ نَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ نَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْمُخَارِبِيُّ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبُهَيْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَالْبُهَيْ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ.

۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو قَطَنِ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بِدَأْ بِنَفْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قُطَيْنٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ.

اس کے لیے دعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ ابو قطن کا نام عمرو بن ہشیم ہے۔

۳۹۳: باب دعا کرتے وقت ہاتھ

اٹھانے کے بارے میں

۱۳۱۲: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو انہیں اپنے چہرہ اقدس پر پھیرے بغیر واپس نہ لوٹاتے۔ محمد بن ثنی بھی اپنی حدیث میں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ حماد بن عیسیٰ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں جبکہ وہ قلیل الحدیث ہیں ان سے کئی راوی روایت کرتے ہیں۔ حظلہ بن ابوسفیان جمحی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۳۹۴: دُعا میں جلدی کرنے والے کے متعلق

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا مانگی اور وہ قبول نہ ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبیدہ کا نام سعد ہے۔ وہ عبد الرحمن بن ازہر کے مولیٰ ہیں۔ انہیں عبد الرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۹۵: باب صبح اور شام کی

۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ

الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا حَمَّادُ بْنُ عَيْسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ ثِقَةٌ وَثَقَّةٌ يَحْنِي بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ.

۳۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِي دُعَائِهِ

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۳۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ الطَّبَالِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفٌ فَالَجَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللَّهُ عَلَى قَدَرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدِ الْمُرْزُبَانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِيَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَآمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَرَاهُ قَالَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ

دعا کے متعلق

۱۳۱۴: حضرت عثمان بن عفانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات (دعا) پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي... السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تک“ (اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) راوی حدیث حضرت ابان کو فاج تھا چنانچہ جو شخص ان سے یہ حدیث سن رہا تھا تعجب سے انکی طرف دیکھنے لگا۔ حضرت ابان نے فرمایا کیا دیکھتے ہو۔ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی اور اس (فاج) کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعائیں پڑھی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۳۱۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہے ”رَضِيتُ بِاللَّهِ...“ سے ”نَبِيسًا تَك“ (ترجمہ۔ میں اللہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں)۔ تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ اس سے راضی ہو۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۳۱۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”أَمْسَيْنَا... عَذَابِ الْقَبْرِ“ (یعنی ہم نے اور پوری کائنات نے اللہ کے لیے شام کی۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ اس کیلئے بادشاہت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد بہتری کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے اس رات کے شر اور اسکے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ

مانگتا ہوں۔ پھر جہنم اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگتا ہوں) اور جب صبح کرتے تو بھی یہی دعا پڑھتے لیکن ”اُمِّسینَا“ کی جگہ ”اَصْبَحْنَا“ فرماتے۔ شعبہ نے یہ حدیث، ابن مسعود سے اسی سند سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۱۳۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو سکھایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرو: ”اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا..... إِلَيْكَ الْمَصِيرُ“ (یعنی اے اللہ ہم نے تیرے ہی حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ہی حکم سے شام کی اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے) اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا..... إِلَيْكَ النُّشُورُ“ (یعنی اے اللہ تیرے ہی بھروسے پر شام کی ہے، تیرے ہی بھروسے پر صبح کی تھی۔ تیرے ہی بھروسے پر جیتے ہیں اور تیرے ہی حکم سے مریں گے پھر تیری ہی طرف اکٹھے ہو کر آئیں گے۔) یہ حدیث حسن ہے۔

۳۹۶: باب اسی سے متعلق

۱۳۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صبح و شام کوئی دعا پڑھنے کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو ”اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ..... وَشَرِّكَهِ“ (یعنی اے اللہ، اے غیب اور کھلی باتوں کے جاننے والے، آسمان و زمین کے پالنے والے، ہر چیز کے مالک اور پروردگار میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تجھ سے اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک سے پناہ مانگتا ہوں) آپ نے فرمایا: اسے صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۷: باب

۱۳۱۹: حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں استغفار کے سردار کے متعلق نہ بتاؤں وہ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۳۹۶: بَابُ مِنْهُ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ عَاصِمٍ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرِّنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۹۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

یہ ہے ”اللَّهُمَّ..... اَلَا اَنْتَ“ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک میری استطاعت ہے تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، تجھ سے اپنے کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔) پھر فرمایا کہ اگر کوئی آدمی شام کو یہ دعا پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے مرجائے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جو آدمی صبح کو یہ کلمات کہے اور شام سے پہلے پہلے اسے موت آجائے وہ بھی جنتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن ابزیؓ، اور بریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ عبدالعزیز بن حازم سے مراد ابن ابی حازم زاہد ہیں۔

۳۹۸: باب سوتے وقت

پڑھنے والی دعائیں

۱۳۲۰: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو اگر تم سوتے وقت پڑھ لو تو اگر تم اس رات کو مر جاؤ گے تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر صبح ہوگی تو وہ بھی خیر پر ہوگی ”اللَّهُمَّ..... اَرْسَلْتَ“ (یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کردی، تیری ہی طرف متوجہ ہوا اور اپنا کام بھی تجھے سونپ دیا، رغبت کی وجہ سے بھی اور تیرے ڈر سے بھی اور میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف پناہ دی کیونکہ تجھ سے بھاگ کر نہ کہیں پناہ ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ۔ میں تیری بھیجی ہوئی کتاب پر ایمان لایا۔) حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا تیرے بھیجے ہوئے رسول پر آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تیرے بھیجے ہوئے نبی پر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے منقول ہے،

أَبُو حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوؤُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبِي بَرْزَى وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الرَّاهِدُ.

۳۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ

إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجْهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجِي مِّنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ

منصور بن معتمر اسے سعد سے وہ براء سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب تم سونے کے لیے آؤ اور با وضو ہو تو یہ کلمات کہو۔

۱۳۲۱: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھے اور پھر اسی رات میں مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ”اللَّهُمَّ..... بِرَسُولِكَ“ (یعنی اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر لیا۔ اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا، اپنے کام تجھے سونپ دے گا۔ کیونکہ تیرے عذاب سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں، میں تیری کتاب اور تیرے رسول ﷺ پر ایمان لایا۔) یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۲۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ..... وَلَا مُوَدِّي“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہمیں مخلوق کے شر سے بچایا اور ہمیں ٹھکانہ دیا، بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ ان کا ٹھکانہ ہے۔) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۳۹۹: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سوتے وقت یہ دعا ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ..... اِلٰح“ (ترجمہ: میں اللہ کی مغفرت کا طلبگار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے اور سنبھالنے والا ہے، میں اس سے توبہ کرتا ہوں) تین مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمادے گا خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا درخت کے پتوں کے برابر یا (صحراء) عالج کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں

خَدِيْجٍ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَنْتَ عَلَى وَضوءٍ.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اسْحَاقَ بْنِ أَحْمَدَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِنْ بَيْتِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ.

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَدِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۳۹۹: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ يَا وَيُّ إِلَهِي فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا هَذَا

کے برابر ہی ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد اللہ بن ولید و صافی کی سند سے جانتے ہیں۔

۴۰۰: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۴: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ لیتے اور یہ کلمات کہتے ”اللَّهُمَّ..... اَلْحِ“ (یعنی اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کو تکیہ بناتے اور یہ کلمات کہتے۔ ”رَبِّ قِنْسِي..... اَلْحِ“ (یعنی اے اللہ مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا اٹھائے گا۔) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ثوری نے اسے ابواسحق سے وہ براء سے نقل کرتے ہیں لیکن ابواسحق اور براء کے درمیان کسی راوی کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ اسے ابواسحق سے نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث ابواسحق سے ابو عبیدہ کے واسطے سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۴۰۱: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر کوئی سونے لگے تو یہ کلمات کہے ”اللَّهُمَّ..... اَلْحِ“ (یعنی اے اللہ، اے آسمانوں اور زمینوں کے پروردگار، اے ہمارے رب، اے ہر چیز کے رب، اے دانے اور گٹھلی کو پھرنے والے اور اے تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے، میں تجھ سے ہر شر پہنچانے والی چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اسے اس کے بالوں سے پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں

حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيِّ.

۴۰۰: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِّي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنْسِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۰۱: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عُمَرُ وَ بَنُ عَوْنٌ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ

اور تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ تو سب سے اوپر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں اور تو ہی باطن میں ہے تجھ سے مخفی کوئی چیز نہیں۔ (اے اللہ) میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز (غنی) کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۰۲: باب اسی کے بارے میں

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بستر پر سے اٹھ کر جائے اور پھر دوبارہ لیٹنے لگے تو اسے اپنے ازار کے پلو سے تین مرتبہ جھاڑے کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ اسکے جانے کے بعد وہاں کوئی چیز آئی۔ اور پھر جب لیٹے تو یہ دعا پڑھے ”بِاسْمِكَ رَبِّي..... صَالِحِينَ“ (اے میرے رب میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی نام سے اسے اٹھاتا ہوں لہذا اگر تو میری جان لے لے تو اس پر رحم کرنا اور اگر چھوڑ دے تو اسکی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔) اور جب جاگے تو یہ کلمات کہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ..... الْح“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی) اس باب میں حضرت جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

۴۰۳: باب سوتے وقت قرآن

پڑھنے کے بارے میں

۱۳۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتھیلیاں جمع کرتے پھر سورۃ اخلاص، الفلق اور سورۃ الناس تینوں سورتیں پڑھ کر ان میں پھونکتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو جہاں تک ہو سکتا بدن پر مل لیتے۔ پہلے سر اور چہرے پر پھر جسم کے اگلے حصے پر اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔

وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَقْصَى عَنِّي الدِّينِ وَأَغْنِيَنِ مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۰۲: بَابُ مِنْهُ

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَآذَنَ لِي بِذِكْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَوَّلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَذَا حَدِيثٌ

حسن غریب صحیح.

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۴۰۴: باب مِنْهُ

۴۰۴: باب

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ
أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ
نُوفَلٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي
شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا
يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا.

۳۲۹: حضرت فروہ بن نوفلؓ فرماتے ہیں کہ نوفلؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی چیز سکھائیے جسے میں بستر پر جاتے وقت پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”سورہ کافرون“ پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں شرک سے براءت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ ابو اسحقؓ کبھی ایک بار (پڑھنے) کا کہتے اور کبھی نہ کہتے۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ
فِرْوَةَ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَقَدْ
إِضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي إِسْحَاقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ قَدَرَوَاهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ نُوفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو فِرْوَةَ بْنِ نُوفَلٍ.

۱۳۳۰: موسیٰ بن حزام نے یحییٰ سے وہ اسرائیل سے وہ ابو اسحق سے وہ فروہ سے اور وہ اپنے والد نوفل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور پھر اسکے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث مذکورہ بالا روایت سے زیادہ صحیح ہے زہیر اسے اسحق سے وہ فروہ سے وہ نوفل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں یہ روایت شعبہ کی روایت سے شبہ اور اصح ہے۔ ابو اسحق کے ساتھیوں نے اس میں اضطراب کیا ہے اور یہ اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ عبد الرحمن بن نوفل (فروہ کے بھائی) بھی اسے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُنُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِ
بِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ
السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ وَهَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا
الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ
جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتَهُ مِنْ
صَفْوَانَ أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ
مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ.

۱۳۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک ”سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے۔ ثوری اور کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح ابوزبیر سے وہ جابر سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ زہیر نے ابوزبیر سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے تو انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ صفوان یا ابن صفوان سے سنی ہے۔ شبابہ بھی مغیرہ سے وہ ابوزبیر سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے لیث ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۳۳۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورہ زمر اور سورہ اسراء پڑھنے سے پہلے نہیں سوتے تھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) کہ مجھے امام بخاریؒ نے بتایا کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے احادیث سنی ہیں اور ان سے حماد بن زید کا سماع ثابت نہیں۔

۱۳۳۳: حضرت عرباض بن ساریہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سَبَّحَ، یُسَبِّحُ اور سبحان سے شروع ہونے والی سورتیں نہ پڑھ لیتے اور فرماتے کہ ان سورتوں میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۰۵

۱۳۳۴: قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شداد بن اوسؓ سے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، ہدایت کی سختگی، تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق اور اچھی طرح عبادت کرنے کی توفیق کا طلبگار ہوں اے اللہ میں تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا جاننے والا ہے) حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتے ہیں۔ چنانچہ تکلیف دینے والی کوئی چیز اسکے بیدار ہونے تک اسکے قریب نہیں آتی۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو علاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن خثیر ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرُ وَبَنَى إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرْوَانُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعَرَبِيَّاتِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۰۵

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ بَشَرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكًَا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَّ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ.

۴۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ

وَالْتَكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَرْهَرُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكْتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَجَلَّ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ آتَيْتِ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا مَا فَقَالَ إِلَّا أَدْلُكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَرْهَرُ السَّمَانُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوا مَجَلَّ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ.

۴۰۷: بَابُ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فِتْلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فِتْلِكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفُ

۴۰۶: بَابُ سَوْتِ وَقْتِ تَسْبِيحٍ، تَكْبِيرٍ، أَوْ

تَحْمِيدِ كَهْنِ كِ بَارِے مِیں

۱۳۳۵: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ فاطمہؑ نے مجھ سے اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت کی تو میں نے کہا اگر تم اپنے والد سے کوئی خادم مانگ لیتیں تو اچھا ہوتا (وہ گئیں اور غلام مانگا) آپؑ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم دونوں کیلئے خادم سے افضل ہے۔ تم سوتے وقت تینتیس مرتبہ الحمد للہ، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث ابن عون کی روایت سے حسن غریب ہے اور یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۳۳۶: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور اپنے ہاتھوں کے چھل جانے کی شکایت کی تو آپؑ نے انہیں سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۰۷: بَابُ اِیْنِے مَتَعَلَقِ

۱۳۳۷: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی مسلمان انہیں اختیار کر لے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، وہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے کم ہیں، ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ اپنی انگلیوں پر گنا کرتے تھے پھر فرمایا کہ وہ زبان پر ڈیڑھ سو اور میزان پر ڈیڑھ ہزار ہیں۔ دوسری خصلت یہ بیان فرمائی کہ جب تم سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ پس یہ زبان پر تو ایک سو ہیں لیکن میزان پر ایک ہزار

فِي الْمِيزَانِ فَإِنَّكُمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سِنَّةٍ قَالُوا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْتَفِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَنْوُمُهُ حَتَّى يَنَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنْسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو دن رات میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے ان کا خیال نہیں رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز میں ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا۔ (جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) پھر جب وہ سونے کے لیے بستر کی طرف جاتا ہے تو شیطان وہاں بھی آتا ہے۔ تو وہ اسے سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن ابی سائب سے مختصر نقل کیا ہے اور اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَا عِثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

۱۳۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”سبحان اللہ“ انگلیوں پر گنتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اعمش کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَجْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تَسْبِيحُ اللَّهِ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِيرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ.

۱۳۳۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ چیزیں ایسی ہیں جو اگر نماز کے بعد پڑھی جائیں تو ان کا پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ - ۳۳ - مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ اور حافظ ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حکم سے نقل کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے جبکہ منصور بن معتمر اسے حکم سے مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۴۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعَاءِ

۴۰۸: باب رات کو آنکھ کھل جانے

إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

پر پڑھی جانے والی دعا

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ نَا

۱۳۴۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو اور یہ دعا پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (یعنی اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے، تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تعریفیں اسی کیلئے ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے) پھر کہے کہ یا اللہ مجھے بخش دے یا فرمایا کہ کوئی دعا بھی کرے تو قبول ہوتی ہے۔ اور اگر ہمت کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے تو نماز قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۴۱: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مسلمہ کہتے ہیں کہ عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار سجدے کرتے اور ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھتے تھے۔

۴۰۹: باب اسی کے بارے میں

۱۳۴۲: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ پھر بہت دیر تک سنتا رہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے اور ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۰: باب اسی کے بارے میں

۱۳۴۳: حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا ہوں اور تیرے نام سے جیتا ہوں) اور جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں۔ جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَعِيُّ ثَنَى عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ ثَنَى جَنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَى عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفٍ تَسْبِيحَةً.

۴۰۹: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا أَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَى رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطِيَهُ وَضُوءَهُ فَاسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْمَعُهُ الْهُوَّى مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۰: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ نَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَى نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

لوٹ کر جانا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

۴۱۱: باب اس بارے میں کہ رات کو نماز

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(تہجد) کیلئے اٹھے تو کیا کہے؟

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمْنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُتُ وَمَا أَخَوْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۴۴: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ..... الخ (یعنی اے اللہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ تو ہی آسمانوں اور زمین کا قائم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تو ہی آسمان وزمین اور ان میں موجود چیزیں کا رب ہے۔ تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے، تیری ملاقات حق ہے، اے اللہ میں تیرے ہی لیے اسلام لایا، تجھ ہی پر ایمان لایا، تجھ ہی پر بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا، تیرے ہی لیے لڑا اور تجھے ہی حاکم تسلیم کیا تو میری بخشش فرمادے، میرے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے، میرے ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ معاف فرمادے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۴۱۲: بَابُ مِنْهُ

۴۱۲: باب اسی کے بارے میں

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنِي قَالَ ثَنِي بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلْمُ بِهَا تَهْدِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَايِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمْنِيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمْنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا

۱۳۴۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کو نماز تہجد سے فراغت کے بعد یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا۔ ”اَللّٰهُمَّ..... الخ“ (ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسی رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس سے تو میرے دل کو ہدایت دے، میرے کام کو جامع بنادے، اس کی برکت سے میری پریشانی کو دور کر دے، میرے غیبی کاموں کو اس سے سنوار دے، میرے موجودہ درجات کو بلند کر دے، مجھے اس سے سیدھی راہ سکھا، میری الفت لوٹا دے اور مجھے ہر برائی سے بچا، اے اللہ مجھے ایسا ایمان و یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا فرما کہ اس

اَلْقَبْرِ وَتَغْصِمْنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ
اِيْمَانًا وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً اَنَالَ بِهَا شَرَفَ
كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
الْفُوزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشَّهَادَةِ وَغَيْشَ السَّعْدَاءِ
وَالنَّصْرَ عَلٰى الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ
وَ اِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَ ضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ اِلَيْ
رَحْمَتِكَ فَاَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْر وَيَا شَافِيَ
الصُّدُوْر كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْر اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ
عَذَابِ الْمَسْعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْر وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْر
اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ
مَسْئَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرِ
اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ
فِيْهِ وَاَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ
يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَلَجَنَّةَ يَوْمِ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ
الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُؤَفِّيْنَ بِالْعَهُوْدِ اَنْتَ رَحِيْمٌ وَذُوْدٌ
وَ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ
غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سَلَامًا لَا وَلِيَّائِكَ وَعَدُوًّا لَا
غَدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ
بَعْدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الْاِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
لِيْ نُورًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُورًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَنُورًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُورًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَنُورًا عَنْ شِمَالِيْ
وَنُورًا مِنْ فَوْقِيْ وَنُورًا مِنْ تَحْتِيْ وَنُورًا فِيْ سَمْعِيْ
وَنُورًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُورًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُورًا فِيْ بَشْرِيْ
وَنُورًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُورًا فِيْ دَمِيْ وَنُورًا فِيْ عِظَامِيْ
اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَاَعْظِيْ نُورًا وَاَجْعَلْ لِيْ نُورًا
سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ

سے میں دنیا و آخرت میں تیری کرامت کے شرف کو پہنچوں۔ اے
اللہ میں تجھ سے قضاء میں کامیابی، شہداء کے مرتبے، نیک لوگوں کی
زندگی اور دشمنوں پر تیری مدد کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں
تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کر رہا ہوں اگرچہ میری عقل کم اور
میرا عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے امور
کو درست کرنے والے، اے سینوں کو شفاء عطا کرنے والے میں
تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے دوزخ کے عذاب سے اسی طرح
بچا جس طرح تو سمندروں کو آپس میں ملنے سے بچاتا ہے۔
اور ہلاک کرنے والی دعا قبر کے فتنے سے بھی اسی طرح بچا۔ اے
اللہ جو بھلائی میری عقل میں نہ آئے میری نیت اور سوال بھی اس
وقت تک نہ پہنچا ہو لیکن تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے وعدہ کیا ہو یا
اپنے کسی بندے کو دیے والا ہو تو میں بھی تجھ سے اس بھلائی کو
طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں
اے تمام جہانوں کے پروردگار، اے اللہ اے سخت قوت والے
اور اے اچھے کام والے میں تجھ سے قیامت کے دن کے چین
اور ہیشگی کے دن مقربین کے ساتھ جنت کا سوال کرتا ہوں۔ جو
گواہی دینے والے، رکوع و سجود کرنے والے او وعدوں کو پورا
کرنے والے ہیں۔ بے شک تو بڑا مہربان اور محبت کرنے والا
ہے۔ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ ہمیں ہدایت یافتہ
ہدایت دینے والے بنا، گمراہ ہونے اور گمراہ کرنے والے نہ بنا، تو
ہمیں اپنے دوستوں سے صلح کرنے والا اور دشمنوں کا دشمن بنا۔ ہم
تیری محبت کے سبب ان سے محبت کریں جو تجھ سے محبت کریں
اور تیری مخالفت کرنے والے سے دشمنی کریں کہ وہ تیرے دشمن
ہیں۔ اے اللہ یہ دعا ہے اب قبول کرنا تیرا کام ہے اور یہ کوشش ہے
بھروسہ تو تجھ ہی پر ہے۔ یا اللہ میرے دل میں، میری قبر میں،
میرے سامنے، میرے پیچھے، میرے دائیں بائیں، میرے اوپر
نیچے، میرے کانوں میری آنکھوں، میرے بالوں میں، میرے
بدن میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میری ہڈیوں

لَيْسَ الْمَجْدُ وَتَكْرَمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي
التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ
ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ
وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ
هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطَوِيلِهِ.

میں میرے لیے نور ڈال دے۔ اے اللہ میرا نور بڑھا دے، مجھے
نور عطا فرما اور میرے لیے نور بنا دے، وہ ذات پاک ہے جس نے
عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنی ذات سے مخصوص کر دیا، پاک
ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا اور مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ
ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں۔ پاک ہے وہ فضل
اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا اور پاک ہے وہ جلال
اور بزرگی والا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن ابی لیلیٰ
کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ شعبہ اور سفیان
ثوری اسے سلمہ بن کہیل سے وہ کریم سے وہ ابن عباسؓ سے
اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کا بعض حصہ نقل کرتے ہیں۔ لیکن
پوری روایت نقل نہیں کرتے۔

۴۱۳: باب تہجد کی نماز شروع کرتے

وقت کی دعا کے متعلق

۱۳۴۶: حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ
سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز پڑھنی شروع
کرتے تو کیا پڑھا کرتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھتے
تھے ”اللَّهُمَّ ... الخ“ (یعنی اے جبرائیل، میکائیل
اور اسرافیل کے رب، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے
والے اور اے پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو اپنے بندوں
کے درمیان ان کے اختلاف کا فیصلہ کرے گا جن کے متعلق ان
میں اختلاف تھا۔ مجھے اپنے حکم سے وہ راستہ بتا دے جس میں
حق سے اختلاف کیا گیا ہے۔ بیشک تو ہی صراطِ مستقیم پر ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۱۴: باب

۱۳۴۷: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو فرماتے ”وَجْهِي
وَجْهِي ... اَتُوبُ إِلَيْكَ“ (یعنی میں نے اپنے چہرے کو

۴۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا
عَمْرُ بْنُ يُونُسَ نَا عِكْرِمَةَ بْنَ عَمَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
كَثِيرٍ قَالَ ثَنَى أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاءَ شَيْءٍ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ
مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي
لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِأُذُنِكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۱۴: بَابُ مِنْهُ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي
الشَّوَارِبِ نَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجِشُونِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ الْإِخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ أَمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ أَمَنْتَ بِكَ وَبِكَ أَمَنْتَ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ آخِرُ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهُدِ وَالسَّلَامِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں ماننے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس لیے کہ گناہوں کا بخشش والا صرف تو ہی ہے اور مجھے اچھے اخلاق عطا فرما۔ اچھے اخلاق صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ مجھ سے گناہوں کو دور کر دے اور گناہوں کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا، تو بڑی برکت والا اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) پھر آپ ﷺ جب رکوع کرتے تو فرماتے ”اللَّهُمَّ... الْحُ“ (اے اللہ میں نے، تیرے ہی لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے) پھر آپ رکوع سے ہر اٹھاتے تو کہتے ”اللَّهُمَّ... مِنْ شَيْءٍ“ (اے اللہ، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریف ہے آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں ہے کے برابر اور جتنی تو چاہے) پھر آپ جب سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ... الْحُ“ (یا اللہ میں نے تیرے ہی لیے

سجدہ کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اسکی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے۔ پس وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے۔ پھر آپ التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي... الْحُ“ (اے اللہ میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور ظاہری و باطنی گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

۱۳۳۸: حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ”وَجَّهْتُ وَجْهِي

وَيُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ ثَنِي عَمِّي
وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي الْأَعْرَجُ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى
الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ خَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي
وَنُفْسِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاعْفُ رُفِي ذَنْبِي
جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِحَسَنِ
الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ
وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ
لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ
لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ
قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَمِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ
الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ
بَعْدَ فَإِذَا اسْجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ
أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ
صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ
وَالْتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا
أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

..... الخ“ (میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو
آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل)
نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بیشک میری نماز
، میری ساری عبادت ، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کیلئے ہے جو
تمام جہانوں کا رب ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم
دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مسلمان ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ
ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ
ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اعتراف
کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے اس لیے کہ گناہوں کا
معاف کرنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے بہترین اخلاق عطا فرما
تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ مجھ سے میری برائیاں دور
کر دے کیونکہ یہ بھی صرف تو ہی کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا، تو
بڑی برکت والا ہے اور بلند ہے۔ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی
مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) پھر آپ
جب رکوع کرتے تو کہتے (اے اللہ میں نے تیرے ہی لیے رکوع
کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرے تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ
، میرا دماغ میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے
(پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (اے اللہ اے ہمارا رب تیرے
لیے تعریف ہے، آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کے برابر
اور مزید جتنی تو چاہے)۔ پھر آپ سجدہ کرتے تو کہتے (اے اللہ میں
نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا اور تیرا ہی تابع ہوا۔
میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا
کیا، اسکی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ پیدا کئے، پس وہ بڑا
برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا ہے، پھر آخر میں
التحیات کے بعد اور سلام سے پہلے یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میرے
اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور ظاہر و پوشیدہ گناہ اور وہ بھی جو تو مجھ سے
زیادہ جانتا ہے تو ہی مقدم اور مؤخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود
نہیں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا سُلَيْمَانَ
 بَنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
 مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ
 إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ
 ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَآرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا
 رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ
 صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ
 كَذَلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ
 التَّكْبِيرِ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي
 وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
 شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ
 رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَا
 غْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ جَمِيعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ
 وَاهْدِنِيْ لَا حَسَنَ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لَا حُسْنَهَا اِلَّا
 اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا
 اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ لَا
 مَنَجِيْ مِنْكَ وَلَا مَلْجَاةَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ
 وَاَتُوبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي
 رُكُوعِهِ اَنْ يَقُولَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ
 وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصْرِيْ
 وَمَخِيَ وَعَظُمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ
 الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلُ
 مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ

۱۳۴۹: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے اختتام پر رکوع میں جاتے وقت بھی ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھوں کو شانوں تک اٹھاتے لیکن آپ تشہد اور سجدوں کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی رفع یدین نہ کرتے) پھر دو رکعتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے بعد یہ کلمات کہتے ”وَجْهْتُ وَجْهِي اَتُوبُ اِلَيْكَ“ (میں نے اپنے چہرے کو اسی کی طرف متوجہ کر لیا جو آسمانوں اور زمین کا پالنے والا ہے۔ میں کسی کجی کی طرف (مائل) نہیں ہوں اور نہ ہی میں مشرکین میں سے ہوں۔ بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں ماننے والوں میں سے پہلے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے اس لیے کہ گناہوں کا بخشنے والا صرف تو ہی ہے اور مجھے اچھے اخلاق عطا فرما تیرے علاوہ یہ کسی کے بس کی بات نہیں۔ مجھ سے برائیاں دور کر دے کیونکہ برائیاں تو ہی دور کر سکتا ہے۔ اے اللہ میں حاضر ہوں اور تیری ہی اطاعت کرتا ہوں۔ تیرے عذاب سے صرف تو ہی پناہ دے سکتا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔ پھر آپ قرأت کرتے اور رکوع میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے (اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرا تابع ہوا۔ میرے کان، میری آنکھ، میرا دماغ اور میرے اعصاب تیرے لیے جھک گئے) پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے (اے اللہ، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں۔ آسمانوں و زمین اور جو کچھ ان میں

اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ
وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ
وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ
إِنْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا
أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
وَلَا يَقُولُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ يَعْني
الْتَرْمِذِي يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيَّ
يَقُولُ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَذَا عِنْدَنَا مِثْلُ
حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ.

ہے، کے برابر اور مزید جتنا تو چاہے (پھر سجدہ کرتے تو یہ دعا
پڑھتے) (اے اللہ میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا
اور تیرا ہی تابع ہوا۔ میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا
جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس میں کان آنکھ
پیدا کیے۔ پس وہ بڑا برکت والا ہے جو سب سے اچھا بنانے والا
ہے) (پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے) (اے اللہ
میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما اور میرے ظاہر اور پوشیدہ گناہ
اور وہ بھی جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم اور مؤخر ہے
تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے
بعض اصحاب اور امام شافعیؒ کا اسی پر عمل ہے۔ اہل کوفہ میں سے
بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ دعائیں نوافل میں پڑھی جائیں فرائض
میں نہیں۔ میں نے ابوالاسمعیل ترمذی سے سنا وہ سلیمان بن داؤد
دہاشمی کا قول نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور فرمایا
کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک زہری کی سالم سے ان کے والد کے
حوالے سے منقول حدیث کے مثل ہے۔

۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
۱۳۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا
الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ
لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي
أَصْلَيْتُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ
لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا
عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعُ عَيْنِي بِهَا وَزُرْ أَوْ اجْعَلْهَا لِي عِنْدَ
ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلُ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ

۴۱۵: باب اس متعلق کہ سجود قرأت میں کیا پڑھے
۱۳۵۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول
اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ
رہا ہوں۔ جب میں نے سجدہ کیا تو اس درخت نے بھی میرے
ساتھ سجدہ کیا اور میں نے اسے یہ ہتے ہوئے سنا (اے اللہ
میرے لیے اس کا اجر لکھ دے اور اس کے سبب مجھ سے میرا بوجھ
اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا اور اسے مجھ
سے اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد علیہ
السلام سے قبول کیا تھا) ابن جریجؒ عبید اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ
سے نقل کرتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کی آیت پڑھی
اور سجدہ کیا تو میں نے آپؐ کو وہی دعا پڑھتے ہوئے سنا جو اس شخص
نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم

اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۵۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو سجدہ تلاوت کرتے تو یہ دعا پڑھتے (میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی قدرت و طاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنا کیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: باب اس متعلق کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے ۱۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات کہے ”بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ... الْح“ (ترجمہ اللہ کے نام سے میں نے اس پر بھروسہ کیا، گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۱۷: باب اسی بارے میں

۱۳۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ”بِسْمِ اللَّهِ... الْح“ (اللہ کے نام سے، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ میں تجھ سے اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا بھٹک جاؤں یا میں کسی پر یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں جہالت میں پڑھاؤں یا کوئی مجھ سے جہالت کرے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: باب بازار میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا

۱۳۵۴: سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں،

الشَّجَرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ ۱۳۵۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَغْنَى إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالَ لَهُ كُفِّتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۱۷: بَابُ مِنْهُ

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نُصِلَّ أَوْ نُظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا أَزْهَرُ بْنُ سَنَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِينِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بادشاہت اور تمام تعریفیں صرف اسی کیلئے ہیں، وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا، خیر اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہزار، ہزار (یعنی دس لاکھ) نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ہزار، ہزار (یعنی تقریباً دس لاکھ) برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے ہزار ہزار درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو (آل زبیر کے خزانچی) عمرو بن دینار نے سالم بن عبد اللہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

۱۳۵۵: احمد بن عبدہ ضعی، حماد بن زید اور معتمر بن سلیمان سے وہ دونوں عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ اپنے والد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو بازار میں جائے اور یہ دعا پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ“ قَدِيرٌ تَک“ تو اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

۴۱۹: باب کوئی بیمار ہو تو یہ دعا پڑھے

۱۳۵۶: حضرت ابو سعیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں۔ اور جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے ”أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے

قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَهُ.

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرَمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۴۱۹: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُجَّادَةَ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا أَشْهَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ

إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمُهُ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهِذَا.

۴۲۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلَى

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَأَنَّا مَا كَانَ مَا عَاشَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَهْرَمَانِ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخُ بَصْرِيٍّ وَلَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ.

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمَنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُطَرِّفُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

سوا کوئی معبود نہیں بادشاہی اور تعریف میرے لیے ہے۔ جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف میری ہی طرف سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بیمار ہو اس میں یہ کلمات پڑھے اور پھر مر جائے تو اسے آگ نہیں کھائے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابو اسحق سے وہ ایک اعرابی مسلم سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ ابو سعید سے اس کے ہم معنی غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار نے یہ حدیث محمد بن جعفر سے اور انہوں نے شعبہ سے نقل کی ہے۔

۴۲۰: باب اس متعلق کہ مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے

۱۳۵۷: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کو مصیبت و آزمائش میں مبتلا دیکھ کر یہ کلمات کہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي... الخ“ (تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں۔ جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت دی) تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے بھی روایت ہے۔ آل زبیر کے خزانچی بصری شیخ ہیں۔ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور وہ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے اکثر ایسی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں وہ منفرد ہیں۔ ابو جعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو سخت مصیبت یا بدنی تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس سے پناہ مانگے اس کے سامنے نہیں۔

۱۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي... الخ“ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن

رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۲۱: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفْرَتَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُخَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُصْمَرَ قَالَ كَانَ تَعْدِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۴۲۲: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَى أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

غريب ہے۔

۴۲۱: باب اس متعلق کہ مجلس سے کھڑا ہو تو کیا کہے

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں اور پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمت ”سُبْحَانَكَ... الخ“ (تیری ذات پاک ہے، اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) پڑھ لے تو اس نے جو لغو باتیں اس مجلس میں کہی ہوتی ہیں وہ معاف کر دی جاتی ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سہیل کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس سے اٹھتے وقت سو مرتبہ یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”رَبِّ اغْفِرْ لِي... الخ“ (اے رب میری مغفرت فرما تو ہی معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۲۲: باب اس متعلق کہ پریشانی کے وقت کیا پڑھے

۱۳۶۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... الخ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار اور حکیم ہے اسکے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔)

۱۳۶۲: محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ قتادہ سے وہ ابو عالیہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں، اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی وجہ سے سخت فکر میں مبتلا ہوتے تو آسمان کی طرف سراٹھا کر کہتے: ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ اور جب دعا میں زیادہ کوشش فرماتے تو کہتے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ“۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۴۲۳: باب اس بارے میں کہ جب کسی

جگہ ٹھہرے تو کیا دعا پڑھے

۱۳۶۴: حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (سفر میں) کسی جگہ اترے تو یہ کلمات ”أَعُوذُ... إلخ“ (میں مخلوق کے شر سے اللہ کے تمام کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) پڑھ لے تو اسے وہاں سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ بھی یعقوب انشج سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث ابن عجلان سے بھی یعقوب بن عبد اللہ بن انشج کے حوالے سے منقول ہے وہ اسے سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں اور وہ خولہ سے روایت کرتے ہیں۔ لیث کی حدیث ابن عجلان کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۴۲۴: باب اس بارے میں کہ سفر

میں جاتے وقت کیا کہے

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۴۲۳: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوبَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السَّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجْلَانَ.

۴۲۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا

خَرَجَ مُسَافِرًا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا

جب سفر کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے (آسمان کی طرف) اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا) پھر فرماتے ”اللّٰهُمَّ الخ“ (اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ زمین کی (مسافت) کو ہمارے لیے چھوٹا کر دے اور سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے پناہ مانگتا ہوں۔) سوید بن نصر بھی عبد اللہ بن مبارک سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن عدی کی شعبہ کے حوالے سے منقول حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۶۶: حضرت عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللّٰهُمَّ الخ“ (اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر والوں کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر میں ہمارا رفیق اور ہمارے گھر والوں کی نگہبانی فرما۔ یا اللہ میں تجھ سے سفر کی مشقت اور پریشان یا نامراد لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے یا اطاعت سے نافرمانی کی طرف لوٹنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مظلوم کی بددعا اور اہل مال میں کوئی برائی دیکھنے سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ“ کے الفاظ بھی منقول ہیں۔ اس سے مراد خیر سے شر کی طرف لوٹنا ہے۔

۴۲۵: باب اس بارے میں کہ سفر سے

واپسی پر کیا کہے

۱۳۶۷: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

ﷺ جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے ”اَيُّوْنَ الخ“

ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأُصْبِعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً أَصْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَأَقْلَبْنَا بِذِمَّةِ اللَّهِ أَرْوَلَنَا الْأَرْضَ وَهَوَّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ.

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ نَاحِمًا ذُو زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ أَصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ أَيْضًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكُوْنِ أَوِ الْكُوْرِ وَكَلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ وَإِنَّمَا هُوَ الرَّجُوعُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي الرَّجُوعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ.

۴۲۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنَ

عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ أَتَبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرِوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۴۲۶: بَابُ مِنْهُ

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُذُرِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَّ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۴۲۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُيَيْدٍ اللَّهُ السَّلِيمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَهُ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَنْ اذْنُ مِنِّي أَوْ دَعَاكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِّعُنَا

(ہم سفر سے سلامتی کے ساتھ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسکی تعریف کرنے والے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ثوری یہی حدیث ابوالحق سے اور براء سے نقل کرتے ہوئے ربیع بن براء کا ذکر نہیں کرتے۔ شعبہ کی روایت زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر، انس اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔

۴۲۶: باب اسی کے بارے میں

۱۳۶۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے لوٹتے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر اپنی اونٹنی کو دوڑاتے اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اسے بھی تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۴۲۷: باب اس بارے میں کہ کسی کو

رخصت کرتے وقت کیا کہے

۱۳۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ پھر فرماتے: ”أَسْتَوْدِعُ... الخ“ (میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری عمل کا امین بناتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔

۱۳۷۰: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ابن عمر جب کسی کو رخصت کرتے تو فرماتے میرے قریب آؤ تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت کیا کرتے تھے پھر ”أَسْتَوْدِعُ“ سے آخر تک کہتے

(یعنی میں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین و ایمان اور آخری اعمال کا امین بناتا ہوں)۔ یہ حدیث سالم بن عبد اللہ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

فَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۴۲۸: بَابُ مِنْهُ

۴۲۸: باب اسی کے بارے میں

۱۳۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں سفر کے لیے روانہ ہو رہا ہوں مجھے زور اور تیرے دیکھئے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زور اور تیرے عطا فرمائے اس نے عرض کیا اور زیادہ دیکھئے۔ آپؐ نے فرمایا اور تیرے گناہ معاف کرے۔ اس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں اور زیادہ دیکھئے۔ آپؐ نے فرمایا تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے خیر کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي يَا بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۲۹: بَابُ مِنْهُ

۴۲۹: باب اسی کے بارے میں

۱۳۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو، ہر بلندی پر تکبیر (اللہ اکبر) کہو۔ اور جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کے لیے زمین کی مسافت کو کم کر دے اور اس پر سفر آسان کر۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۴۳۰: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

۴۳۰: باب مسافر کی دعا کے متعلق

۱۳۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، مظلوم، مسافر اور اولاد کے خلاف باپ کی دعا۔ علی بن حجر نے یہ حدیث اسمعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے اور انہوں نے یحییٰ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے ”کہ اسکی قبولیت میں کوئی شک نہیں“۔ یہ

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی ہے۔ انہیں ابو جعفر مؤذن کہتے ہیں۔ ہمیں ان کا نام معلوم نہیں۔

هَشَامُ الدُّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ.

۴۳۱: باب اس بارے میں کہ سواری

۴۳۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ

پر سوار ہوتے وقت کیا کہے

إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

۱۳۷۴: حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کے سوار ہونے کیلئے سواری لائی گئی۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ”بِسْمِ اللَّهِ“ پھر جب اس پر بیٹھ گئے تو پھر کہا ”سُبْحَانَ الَّذِي ... الخ“ (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم تو اسے قابو میں کرنے کی قوت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر تین تین مرتبہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھی ”سُبْحَانَكَ ... الخ“ (تیری ذات پاک ہے۔ میں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا)۔ پھر ہنسنے لگے۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین آپ کس بات پر ہنسے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر تبسم فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے رب کو اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيُعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَهْسٍ پڑے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر تبسم فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے رب کو اپنے بندے کا یہ کہنا بہت پسند ہے کہ اے رب مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کے لیے جاتے اور سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہتے اور پھر سُبْحَانَ الَّذِي ... الخ“ کہتے (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا، ہم تو اسے قابو میں کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی

الْمُبَارَكِ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

طرف لوٹ کر جانا ہے) پھر یہ دعا پڑھتے ”اللّٰهُمَّ الخ“ (اے اللہ مجھے اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے لیے چلنا آسان کر اور زمین کی مسافت کو چھوٹا کر دے، اے اللہ تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل و عیال کا خلیفہ ہے۔ اے اللہ سفر میں ہماری رفاقت اور اہل و عیال کی حفاظت فرما۔) پھر جب واپس تشریف لاتے تو فرماتے ”اٰیُّوْنَ الخ“ (اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے، تو بہ کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف بیان کرنے والے ہیں۔) یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۲: باب آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا

۱۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آندھی دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللّٰهُمَّ الخ“ (اے اللہ میں تجھ سے اس آندھی سے بھلائی اور اس میں موجود خیر کا سوال کرتا ہوں اور میں اسکے ساتھ بھیجی گئی خیر کا بھی طلبگار ہوں۔ پھر میں اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۳۳: باب اس بارے میں کہ بادل کی

آواز سن کر کیا کہے

۱۳۷۷: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادل کی گرج اور کڑک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے ”اللّٰهُمَّ الخ“ (اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور ہمیں اس (یعنی عذاب وغیرہ) سے پہلے معاف فرما دے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۴۳۴: باب اس بارے میں کہ چاند دیکھ کر کیا کہے

۱۳۷۸: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اَسْأَلُكَ فِي سَفَرِيْ هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنْ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاَطْوِعْنَا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ اَبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَابُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۳۲: باب مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ كَعْبٍ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۴۳۳: باب مَا يَقُوْلُ

اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةٍ عَنْ اَبِيْ مُطَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۴۳۴: باب مَا يَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهَالِالِ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا

سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ ... اَلْح“ (اے اللہ ہم پر اس چاند کو خیر، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔) (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۵: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاقِبُصَةً نَا سُفْيَانَ عَنِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عَرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَمْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَمَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأَاهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُكْنَى أَبَا عَيْسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ يَسَارٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ أَذْرَكْتُ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۵: باب اس متعلق کہ غصہ کے وقت کیا پڑھے

۱۳۷۹: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ دو شخص نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے یہاں تک کہ ایک کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کلمہ کہہ دے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ہے۔ اس باب میں حضرت سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشار نے عبد الرحمن سے اور وہ سفیان سے اس کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ معاذ بن جبلؓ سے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کا سماع ثابت نہیں کیونکہ معاذ بن جبلؓ کا انتقال حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوا اور اس وقت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی عمر چھ سال تھی۔ شعبہ بھی حکم سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ عبد الرحمن نے عمر بن خطابؓ سے بھی روایت کی ہے اور ان کو دیکھا بھی ہے۔ عبد الرحمن کی کنیت ابو عیسیٰ اور ان کے والد ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔ عبد الرحمن سے منقول ہے کہ انہوں نے انصار میں سے ایک سو بیس صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔

خلاصۃ الابی ابی: بندوں کے مقامات میں سے بلند مقام عبدیت (بندگی) کا ہے اور سیدنا حضرت محمد ﷺ اس مقام کے امام ہیں یعنی اس وصف میں سب پر فائق ہیں اور دعاء چونکہ عبدیت کا جوہر اور خاص مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے وقت (بشرطیکہ حقیقی دعاء ہو) بندے کا ظاہر و باطن عبدیت میں ڈوبا ہوتا ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ کے احوال و اوصاف میں غالب ترین وصف اور حال دعاء کا ہے اور امت کو آپ ﷺ کے ذریعہ روحانی دولتوں کے جو عظیم خزانے ملے ہیں

ان میں سب سے بیش قیمت خزانہ ان دعاؤں کا ہے جو مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ سے خود آپ ﷺ نے کیں یا امت کو ان کی تلقین فرمائی ان میں سے کچھ دعائیں ہیں جن کا تعلق خاص حالات یا اوقات اور مخصوص مقاصد اور حاجات سے ہے ان دعاؤں کی قدر و قیمت اور افادیت کا ایک عام عملی پہلو تو یہ ہے کہ ان سے دعاء کرنے اور اللہ سے اپنی حاجتیں مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ معلوم ہوتا ہے اور اس باب میں وہ رہنمائی ملتی ہے جو کہیں سے نہیں مل سکتی اور ایک دوسرا خاص علمی اور عرفانی پہلو یہ ہے کہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روح پاک کو اللہ تعالیٰ سے کتنی گہری اور ہمہ وقتی وابستگی تھی اور آپ ﷺ کے قلب پر اس کا جلال و مجال کس قدر چھایا ہوا تھا اور اپنی اور ساری کائنات کی بے بسی و لا چاری اور اس مالک الملک کی قدرت کاملہ اور ہمہ گیر رحمت و ربوبیت پر آپ ﷺ کو کس درجہ یقین تھا کہ گویا یہ آپ ﷺ کے لئے غیب نہیں شہود تھا۔ حدیث کے ذخیرے میں رسول اللہ ﷺ کی جو سیکڑوں دعائیں محفوظ ہیں ان میں اگر غور کیا جائے تو کھلے طور پر محسوس ہوگا کہ ان میں سے ہر دعاء مغفرت الہی کا شاہکار اور آپ ﷺ کے کمال روحانی و فدا آشنائی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ ﷺ کے صدق (سچے) تعلق کا مستقل برہان ہے اور اس لحاظ سے ہر ماثور دعاء بجائے خود آپ ﷺ کا ایک روشن معجزہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور دعاء عبادت کا مغز ہے اور عبادت ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعاء ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے۔ ذکر اللہ اپنے وسیع معنی کے لحاظ سے نماز تلاوت قرآن اور دعاء استغفار وغیرہ سب کو شامل اور یہ سب اس کی خاص شکلیں ہیں لیکن مخصوص عرف اور اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس تو حید و تمہید اس کی عظمت و کبریائی اور اس کی صفات و کمال کے بیان اور دھیان کو ذکر اللہ کہا جاتا ہے قرآن و حدیث کے نصوص سے ظاہر ہے کہ نماز سے لے کر جہاد تمام اعمال صالحہ کی روح اور جان ذکر اللہ ہے اور یہی ذکر اللہ کی یاد کا وہ پروانہ ولایت ہے جس کو عطاء ہو گیا وہ اصل ہو گیا اور جس کو عطاء نہیں ہوا وہ دور اور محروم رہا۔ یہ ذکر اللہ والوں کے قلوب کی غذا اور ذریعہ حیات ہے ذکر ہی سے دلوں کی دنیا کی آبادی ہے اگر دلوں کی دنیا اس سے خالی ہو جائے تو بالکل ویرانہ ہو کر رہ جائے دلوں کو نورانی بنانے اور اوصاف ردیہ کو اوصاف حمیدہ میں تبدیل کر دینے میں سب عبادات سے زیادہ زود اثر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ بیشک ذکر اللہ اس لحاظ سے کہ وہ اصلاً بالذات مقصد اعلیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے تقرب کا سب سے قریبی ذریعہ ہے وہ دوسرے تمام اعمال سے بہتر اور بالاتر ہے اور یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ کسی خاص حالت میں اور کسی ہنگامی موقع پر صدقہ اور انفاق لوجہ اللہ یا جہاد فی سبیل اللہ کو زیادہ اہمیت حاصل ہو جائے اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عمل ایک اعتبار سے اصل و اہم ہو اور دوسرے اعتبار سے کوئی دوسرا عمل زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔ دعاء کے آداب میں سے ایک ادب یہ کہ کسی دوسرے کے لئے دعاء کرنی ہو تو پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے مانگے اس کے بعد دوسرے کے لئے اگر صرف کسی دوسرے کے لئے مانگے گا تو اس کی حیثیت محتاج سائل کی نہ ہوگی بلکہ صرف سفارشی کی سی ہوگی اور یہ بات دربار الہی کے کسی منگتا کے لئے مناسب نہیں ہے اور دعاء میں یا تو ہاتھ اٹھانا اور آخر میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ ﷺ سے قریب قریب تواتر سے ثابت ہے۔ ختم تہجد پر آپ ﷺ کی دعاء نہایت جامع ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطاء فرماویں بندہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم اور اس کی حفاظت و نگہبانی کا محتاج ہے اس لئے جب گھر سے قدم باہر نکالے یا باہر سے گھر میں آئے یا سونے لگے یا سو کر اٹھے تو برکت اور استعانت کے لئے خدائے پاک کا نام لے اور اس سے دعاء کرے۔

۴۳۶: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى

رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمُدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيَحْدِثْ بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ بِمَا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ.

۴۳۷: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى

الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ وَنَاقِئَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمِدْنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوا أَصْغَرَ وَلَيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۸: بَابُ مَا يَقُولُ

۴۳۶: بَابُ اسْ بَارِئِ فِي مَا يَكْرَهُ

كُتُبُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور خواب لوگوں کو سنائے اور اگر کوئی برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اور اسے چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس باب میں حضرت ابوقنادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد مدنی ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور ان سے امام مالک اور بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں۔

۴۳۷: بَابُ اسْ بَارِئِ فِي مَا يَكْرَهُ

كُتُبُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا

۱۳۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے اور آپؐ دعا پڑھتے ”اللَّهُمَّ ... اِنِّیْ“ (اے اللہ ہمارے لیے، ہمارے پھلوں، ہمارے شہر، ہمارے صاع اور ہمارے مد (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت پیدا فرما۔ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے دوست، بندے اور نبی تھے انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ میں تجھ سے مدینہ کیلئے وہی کچھ مانگتا ہوں جو انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے مانگا تھا بلکہ اس سے دو گنا۔) راوی کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ کسی چھوٹے بچے کو جو نظر آتا بلا تے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۳۸: بَابُ اسْ بَارِئِ فِي مَا يَكْرَهُ

اِذَا اَكَلَ طَعَامًا

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِأَنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوَثِّرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَمْرُو بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ.

۴۳۹: بَابُ مَا يَقُولُ

اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ نَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْنُ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ

کوئی کھانا کھائے تو کیا کہے؟

۱۳۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور خالد بن ولید نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپؐ نے دودھ پیا۔ میں آپؐ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپ ﷺ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے ”اَللّٰهُمَّ ... اَلْح“ (اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض روایوں نے یہ حدیث علی بن زید سے عمر بن حرمہ کے حوالہ سے نقل کی اور بعض انہیں عمرو بن حرمہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

۴۳۹: باب اس بارے میں کہ کھانے

سے فراغت پر کیا کہے؟

۱۳۸۳: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپؐ یہ دعا پڑھتے تھے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا... اَلْح“ (یعنی تمام تعریفیں، بہت زیادہ تعریف اور پاک تعریف اسی کے لیے ہے) (اے اللہ) اس میں برکت پیدا فرما ہم اس سے بے پرواہ اور بے نیاز نہیں ہیں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے یا پانی نوش

فرماتے تو یہ کلمات کہتے: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ... الخ“ (یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔)

۱۳۸۵: حضرت مسہل بن معاذ بن انس اپنے والد (معاذ بن انس) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ...“ (یعنی تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے میری قدرت و طاقت نہ ہونے کے باوجود یہ عنایت فرمایا) تو اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

۴۴۰: باب اس بارے میں کہ گدھے

کی آواز سن کر کیا کہا جائے

۱۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۱: باب تسبیح، تکبیر، تہلیل

اور تحمید کی فضیلت

۱۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں جو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے تو اسکے تمام (چھوٹے) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو بلج

عَبِيدَةَ قَالَ حَفْصٌ عَنْ ابْنِ أَخِي أَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ نَ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ.

۴۴۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ

نَهْيَ الْحِمَارِ

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ

وَالْتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدٍ

سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن یہ روایت غیر مرفوع ہے۔ ابو بلج، یحییٰ بن ابی سلیم ہیں۔ بعض انہیں ابن سلیم کہتے ہیں۔ محمد بن بشار بھی ابن عدی سے وہ حاتم سے وہ ابو بلج سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر محمد بن بشار ہی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ ابو بلج سے اس کی مثل غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۸: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سوار یوں کے سروں کے درمیان ہے پھر آپؐ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل اور ابو نعامة کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔ یہ قول کہ ”اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہاری سوار یوں کے سروں کے درمیان ہے“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت ہے۔

باب: ۴۴۲

۱۳۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میری ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دیجئے اور ان سے کہہ دیجئے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ہموار میدان ہے۔ اس کے درخت ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ایوبؓ سے بھی روایت

الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو بَلَجٍ نِ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ نَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ قَيْسٍ أَلَا أَعْلَمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَأَبُو نَعَامَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَمَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ إِنَّمَا يَعْنِي عِلْمَهُ وَقُدْرَتَهُ.

باب: ۴۴۲

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَّارُ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَى أُمَّتِكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيَعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي

ہے۔ یہ حدیث اس سند سے یعنی حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۹۰: حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہم مجلس (صحابہ کرامؓ) سے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کمانے سے بھی عاجز ہے؟ کسی شخص نے سوال کیا کہ وہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو اس کے بدلے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اسکے ایک ہزار (صغیرہ) گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

باب: ۴۴۳

۱۳۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہتا ہے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۳۹۲: محمد بن رافع اس حدیث کو مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو زبیر سے انہوں نے جابرؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ“ کہا اسکے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴: حضرت ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان

الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ نَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ ثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ جَلَسَ مِنْكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحْطَ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۴۳

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَائِمُؤْمَلٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَامَالِكُ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةِ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ قَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِزْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب: ۴۴۴

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِّي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ

پر آسان، میزان پر بھاری اور رحمن کو پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اسکے سو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور یہ اس کے لیے اس روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہوگا۔ اس سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا اسکے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۴۴

۱۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح و شام ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ سو مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے دن اس سے افضل عمل وہی شخص لا سکے گا جو اس سے زیادہ مرتبہ یا اتنی ہی مرتبہ پڑھے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: کہ سو مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ پڑھا کرو اس لیے کہ جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دی

جاتی ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے سوا اور جو سو مرتبہ پڑھتا ہے اسکے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور جو اس سے زیادہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ بھی اسے زیادہ عطاء فرمائیں گے اور جو اللہ سے مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۴۵

۱۳۹۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک سو مرتبہ صبح اور ایک سو مرتبہ شام ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ پڑھا گویا کہ اس نے سو حج کیے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہا گویا کہ اس نے سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا یا فرمایا گویا کہ اس نے سو جہاد کیے۔ اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا گویا کہ اس نے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھا۔ قیامت کے دن اس سے بہتر اعمال وہی پیش کر سکے گا جس نے اس سے زیادہ مرتبہ اس کے برابر پڑھا ہو گا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۹: حسین بن اسود عجل، یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے اور وہ زہری سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں۔ زہری کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنا رمضان المبارک کے علاوہ ہزار مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے سے افضل ہے۔

باب: ۴۴۶

۱۴۰۰: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دس مرتبہ ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا“ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس

قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ غُفِرَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۴۵

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُو سُفْيَانَ الْجَمِيرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْزَادَ عَلَى مَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ.

باب: ۴۴۶

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا

أَحَدُ عَشَرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةٍ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُفْلَهُ فِي حَرَزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحَرَسَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِدَنْبٍ أَنْ يُذْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشَّرْكَ بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۴۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ الثَّعْلَبِيِّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِأَسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُه لِرُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ

کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔

۱۴۰۱: حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس طرح بیٹھ کر (جیسے نماز میں تشهد میں بیٹھتا ہے) کسی سے بات کیے بغیر دس مرتبہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھے گا اسکے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ اس دن ہر برائی سے محفوظ رہے گا اور اسے شیطان کی پہنچ سے دور کر دیا جائے گا اور اسے اس دن شرک کے علاوہ کوئی گناہ ہلاک نہیں کر سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۴۰۲: بَابُ جَامِعِ دَعَاوَل

کے بارے میں

۱۴۰۲: حضرت بریدہ اسلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ سے دعا مانگتے ہوئے سنا ”اللَّهُمَّ..... كُفُّوا أَحَدٌ“ (یعنی اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے مانگتا ہوں کہ میں نے گواہی دی ہے کہ تو اللہ ہے؟ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تنہا اور بے نیاز ہے۔ جو نہ خود کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے۔ اگر اس کے وسیلے سے دعا کی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور اگر کچھ مانگا جائے تو عطاء کیا جاتا ہے۔ زید کہتے ہیں

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهِ لِسُفْيَانَ
فَعَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَإِنَّمَا أَخَذَهُ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

کہ میں نے کئی سال کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ کے
سامنے کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث ابواسحاق نے مالک
بن مغول کے حوالے سے سنائی تھی۔ پھر میں نے سفیان کے
سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی مالک بن مغول سے روایت کی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شریک اس حدیث کو ابواسحاق سے وہ ابن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ ابواسحاق
نے یہ حدیث مالک بن مغول سے روایت کی ہے۔

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان
دو آیات میں ہے ”وَالْهَكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ اور سورہ آل عمران کی ابتدائی آیت
”أَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

باب: ۴۴۸

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرِيفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَانِيَةَ
الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ
بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ
رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا
صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى ثَمَّ
ادْعُهُ قَالَ ثَمَّ صَلَّيْ رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجِبُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِيَةَ
الْخَوْلَانِيِّ وَأَبُو هَانِيَةَ اسْمُهُ حَمِيدُ بْنُ هَانِيَةَ وَأَبُو عَلِيٍّ
الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ.

۱۴۰۴: حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے
نماز پڑھی پھر اللہ سے مغفرت مانگنے اور اسکی رحمت کا سوال
کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو نے
جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی اس طرح حمد و ثناء بیان کرو
جیسا کہ اسکا حق ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا
کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی پھر اللہ
کی تعریف بیان کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ تو آپؐ نے
فرمایا: اے نمازی دعا کرو، قبول کی جائے گی۔ یہ حدیث حسن
ہے۔ اس حدیث کو حیوہ بن شریح، ابوہانی سے روایت کرتے
ہیں۔ ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی الجنبی کا نام عمرو
بن مالک ہے۔

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَيْهِ نَا
صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۴۰۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے
یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو

ولعب میں مشغول دل کی دعا قبول نہیں فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۰۶: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔ اس نے درود شریف نہیں پڑھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جلدی کی ہے پھر اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو کہا کہ اگر تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اسکے بعد جو چاہیے دعا کرے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۴۹

۱۴۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اللّٰهُمَّ عَافِنِي... الخ“ (یعنی اے اللہ میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطاء فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو برد بار اور کریم ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لیے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حبیب بن ثابت نے عمرو بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب: ۴۵۰

۱۴۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خادم مانگا آپ نے فرمایا ”اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ... الخ“ (یعنی۔ اے اللہ۔ اے سات آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک اے ہمارے اور ہر چیز کے رب۔ اے تورات، انجیل اور قرآن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْعُوا اللَّهَ وَ اَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَ اعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمُقَرِّيُّ نَا حَيَّوَةً قَالَ ثَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا تَمْ دَعَا فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۴۹

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّداً يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا.

باب: ۴۵۰

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ

نازل کرنے والے، دانے کو اور گٹھلی کو اگانے والے، میں ہر اس چیز کے فساد سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسکی پیشانی (باگ ڈور) تیرے دست قدرت میں ہے۔ تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو ہی آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ہی ظاہر ہے تجھ سے اوپر کچھ نہیں، تو ہی باطن ہے، تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی نہیں۔ میرا قرض ادا فرما اور مجھے فقر سے مستغنی کر دے (یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اعمش کے بعض ساتھی اس حدیث کو اعمش سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات اعمش سے ابو صالح کے حوالے سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس میں حضرت ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب: ۴۵۱

۱۴۰۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ... آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ مانگتا ہو جو قبول نہ ہوتی ہو اور ایسا نفس جو سیر نہ ہوتا ہو اور ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۵۲

۱۴۱۰: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ عرض کیا سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا: پھر امید و خوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا: اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تجھے فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہوئے تو

وَالْاَنْجِلِ وَالْقُرْآنَ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوْیِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اِخْذُ بِنَا صِیْتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اَقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَهَكَذَا رَوٰی بَعْضُ اصْحَابِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مُّرْسَلًا وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

باب: ۴۵۱

۱۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ اِذَمَّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ وَفِی الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبْنِ مَسْعُوْدٍ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

باب: ۴۵۲

۱۴۱۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیعٍ نَا أَبُو مُعَاوِیَةَ عَنْ شَبِیْبِ بْنِ شَبَّابَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَیَّ یَا حُصَیْنُ كُمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةَ سِتَّةَ فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدٌ فِی السَّمَاۗءِ قَالَ فَاَیُّهُمْ تَعْبُدُ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَاۗءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَّا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ کَلِمَتَیْنِ

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: مجھے دو کلمات سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اللَّهُمَّ... آخِرَتِكَ کہو“ (یعنی اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عمران بن حصینؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

باب: ۴۵۳

۱۴۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ... آخِرَتِكَ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے فکر غم، تھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند یعنی عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۱۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ... آخِرَتِكَ“ (یعنی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، بزدلی، بخل، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۵۴: انگلیوں پر تسبیح گننے کے بارے میں

۱۴۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے یعنی اعمش کی عطاء سے روایت سے۔ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے لمبی حدیث نقل کی اور اس باب میں یسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

۱۴۱۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ پرندے کے بچے

تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّيْ رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

باب: ۴۵۳

۱۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ نَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

۱۴۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

باب: ۴۵۴: مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

۱۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطَوِيلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ

۱۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ نَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَنَا مُحَمَّدٌ

بُنُ الْمُثَنَّى نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهَدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ وَأَمَّا كُنْتَ تَدْعُو مَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کی طرح لاغر ہو گئے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ جو عذاب تو نے مجھے آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے دے۔ آپ نے فرمایا: ”سبحان اللہ“ تم اسکی طاقت نہیں رکھتے تھے اور تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں۔ پس تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ...“ یعنی اے اللہ ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت انسؓ ہی سے منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۵۵

باب: ۴۵۵

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَ التَّقَى وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۱۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ ... الخ تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، حرام سے احتراز اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۵۶

باب: ۴۵۶

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ ثَنِي عَائِدُ اللَّهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَ الْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَ أَهْلِي مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَغْبَدُ الْبَشَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۴۱۶: حضرت ابوودراءؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے ”اللَّهُمَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ“ تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری اور ہر اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ میرے لیے اپنی محبت کو میری جان و مال، اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز کر دے۔) راوی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۵۷

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ كَعْبٍ الْقُرْطَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا فَاجَعَلَهُ قُوَّةً
لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَمَا رَزَوْتَنِي عَنْهُ مِمَّا أُحِبُّ فَاجَعَلَهُ
فِرَاقًا لِي فِيمَا تُحِبُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو
جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ اسْمُهُ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ.

باب: ۴۵۷

۱۴۱۷: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاریؒ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ ...
آخر تک“ یعنی اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اسکی محبت
بھی عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک فائدہ مند ہو۔ اے
اللہ جو کچھ تو نے مجھے میری پسند کی چیز عطا کی ہے اسے اپنی پسند
کی چیز کے لیے میری قوت بنا دے اے اللہ تو نے میری پسند
یدہ چیزوں میں سے جو مجھے عطا نہیں کیا اسے اپنی پسند یدہ
چیزوں کے لیے میری فراغت کا سبب بنا دے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

باب: ۴۵۸

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ
قَالَ ثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ
شَيْبَرِ بْنِ شَكْلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَآخِذْ بِكَفِّي فَقَالَ قُلْ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ
شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى.

باب: ۴۵۸

۱۴۱۸: حضرت شکل بن حمیدؒ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ:
مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا
کروں۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ”اللَّهُمَّ مَنِيِّ“
تک پڑھا (یعنی۔ اے اللہ میں اپنے کانوں آنکھوں، زبان
دل اور منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) منی سے مراد شرم
گاہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف
اسی سند سے جانتے ہیں یعنی سعد بن اوس، بلال بن یحییٰ سے
روایت کرتے ہیں۔

باب: ۴۵۹

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ السَّمَكِيِّ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

باب: ۴۵۹

۱۴۱۹: حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ دعا اس طرح سکھایا کرتے
تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت یاد کراتے ہوں ”اللَّهُمَّ
..... آخر تک (یعنی اے اللہ میں دوزخ، قبر، دجال کے فتنے،
زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَهُ بَنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَانْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا انْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَا عَذْبِي وَبَيِّنْ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۲۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ نَا عَبْدَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ وَفَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۶۰: بَابُ

۱۴۲۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التِّيمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا

۱۴۲۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ سے آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب، قبر کے فتنے، امیری کے فتنے، فقر کے فتنے اور دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے۔ اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کر دی۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۲۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ..... آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اللہ تعالیٰ) سے ملا دے)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۰: بَابُ

۱۴۲۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ کے ساتھ سو رہی تھی کہ میں نے آپ کو نہ پا کر ہاتھ سے ٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں مبارک پر پڑا۔ آپ سجدے میں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے ”اَعُوْذُ..... آخر تک“ (یعنی اے اللہ میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کے سبب تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہ سے منقول ہے۔ قتیبہ بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعد سے اسی سند

اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ
وَزَادَ فِيهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً
عَلَيْكَ.

سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے
ہیں ”وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي“ (یعنی میں تجھ سے
تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا.....)

باب: ۴۶۱

باب: ۴۶۱

۱۴۲۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي
الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ
لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مَكْرَهَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ.

۱۴۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس طرح دعا نہ کرے کہ اے
اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ
پر رحم فرما۔ بلکہ اسے چاہیے کہ سوال کو کسی چیز کے ساتھ معلق نہ
کرے کیونکہ اسے روکنے یا منع کرنے والا کوئی نہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۶۲

باب: ۴۶۲

۱۴۲۴: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ
يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ
مَنْ يُسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ
سَلْمَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرَفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي
الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ.

۱۴۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ روزانہ رات کو جب
تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو دنیا کے آسمان پر آ جاتے ہیں اور
پھر فرماتے ہیں کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تاکہ میں اسے
قبول کروں اور کون ہے جو مجھ سے مغفرت مانگے تاکہ میں
اسے بخش دوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاعرج
کا نام سلمان ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبد
اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو مسعود، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ،
رفاعہ جہنیری رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ اور عثمان بن ابی
العاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّقْفِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ نَا
حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ
أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَذُبُرُ الصَّلَوَاتِ
الْمَكْتُوبَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ
وَأَبْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفُ
الَّيْلِ الْآخِرِ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ وَأَرْجَى وَنَحْوُ هَذَا.

۱۴۲۵: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
سے پوچھا گیا کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا
رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے
والی (دعا)۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابو ذرؓ اور ابن عمرؓ نبی اکرم
ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رات کو آخری حصے میں مانگی جانے
والی دعا افضل ہے اور اسکی قبولیت کی امید ہے۔ اور اسی کی مانند
نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۶۳

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْحَمَصِيُّ عَنْ بَقِيَّةِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۶۴

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهَلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنْكَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضَرِيبُ بْنُ نَقِيرٍ وَيُقَالُ نَفِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۶۵

۱۴۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ زَخْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ أَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحْزُلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَا صِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا

باب: ۴۶۳

۱۴۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح یہ دعا پڑھے گا اس کے اس دن کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر شام کو پڑھے گا تو اس رات اس سے سرزد ہونے والے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے ”اللَّهُمَّ رَسُوْلُكَ“ تک (یعنی اے اللہ ہم نے صبح کی ہم تجھے تیرے عرش کے اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب: ۴۶۴

۱۴۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آج رات آپ کی دعا سنی چنانچہ جو میں سن سکا وہ یہ ہے ”اللَّهُمَّ“ (یعنی اے اللہ میرے گناہ معاف فرما، میرے گھر میں کشادگی پیدا فرما اور جو کچھ مجھے یاد ہے اس میں برکت پیدا فرما۔) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس میں دیکھا کہ کوئی چیز چھوٹ گئی ہو۔ ابو السلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے انہیں نفیر بھی کہا گیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب: ۴۶۵

۱۴۲۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مجلس سے یہ دعا کیے بغیر اٹھے ہوں ”اللَّهُمَّ ... آخر تک (یعنی اے اللہ ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی فرمانبرداری ہم میں اتنی تقسیم کر دے کہ وہ ہمیں جنت تک پہنچا دے اور اتنا یقین تقسیم کر دے کہ ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان

تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَ مِنْ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنَا بِأَسْمَاءِ عَنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قَوَّتَنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّمَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحُمُنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ الشَّحَامُ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بُكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَ أَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْكَسَلِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الزَّمَهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۶۶

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَ إِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

ہو جائیں اور جب تک ہم زندہ رہیں ہماری سماعت، بصر اور قوت سے مستفید کر اور اسے ہمارا وارث کر دے۔ اے اللہ ہمارا انتقام اسی تک محدود کر دے جو ہم پر ظلم کرے۔ ہمیں دشمنوں پر غلبہ عطاء فرما، ہمارے دین میں مصیبت نازل نہ فرما، دنیا ہی کو ہمارا اصل مقصد نہ بنا اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ (یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو خالد بن ابی عمران سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمیر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۴۲۹: حضرت مسلم بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے یہ دعا کرتے ہوئے سنا ”اللَّهُمَّ.....“ تو پوچھا کہ بیٹے یہ دعا تم نے کس سے سنی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے۔ فرمانے لگے تو پھر ہمیشہ اسے پڑھتے رہا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ (ترجمہ۔ اے اللہ میں تجھ سے غم، سستی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۶۶

۱۴۳۰: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ ”أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....“ (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے) علی بن خشرم کہتے ہیں کہ علی بن حسین بن واقد بھی اپنے والد سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں آخر میں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابوالحق کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوالحق، حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۶۷

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ مَرَّةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ فَقَالُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ بْنِ يُونُسَ.

باب: ۴۶۸

۱۴۳۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ يُونُسُ وَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: ۴۶۹

۱۴۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

باب: ۴۶۷

۱۴۳۱: حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دعا ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول فرمائیں گے۔ وہ یہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ (یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔) محمد بن یوسف کبھی یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن سعد کے واسطے سے سعد سے نقل کرتے ہیں اور کئی راوی یہ حدیث یونس بن ابوالحق سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ سعد سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں یہ نہیں کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ پھر ابوالاحمد زبیری اسے یونس سے وہ ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ اپنے والد سے اور وہ سعد سے محمد بن یوسف ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۶۸

۱۴۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونا نام ہیں۔ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یوسف، عبدالاعلیٰ سے وہ ہشام سے وہ محمد بن حسان سے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

باب: ۴۶۹

۱۴۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونا نام ہیں جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ ”هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةَ
وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ
الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ
الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ
الْمُقِيتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ
الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ
الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ
الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ
الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ
الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْغَفُورُ
الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمَغْنَى الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ
النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

..... الخ“ (وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، رحمن،
رحیم، بادشاہ، برائیوں سے پاک، بے عیب، امن دینے والا،
محافظ، غالب، زبردست، بڑائی والا، پیدا کرنے والا، جان
ڈالنے والا، صورت دینے والا، درگزر فرمانے والا، سب کو قابو
میں رکھنے والا، بہت عطا فرمانے والا، بہت روزی دینے والا،
سب سے بڑا مشکل کشا، بہت جاننے والا، روزی تنگ کرنے
والا، روزی فراخ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے
والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سب کچھ سننے والا،
دیکھنے والا، حاکم مطلق، سراپا انصاف، لطف و کرم والا، باخبر،
بردار، بڑا بزرگ، بہت بخشنے والا، قدر دان، بہت بڑا، محافظ،
قوت دینے والا، کفایت کرنے والا، بڑے مرتبے والا، بہت
کرم والا، بڑا نگہبان، دعائیں قبول کرنے والا، وسعت والا،
حکمتوں والا، محبت کرنے والا، بڑا بزرگ، مردوں کو زندہ
کرنے والا، حاضر و ناظر، برحق کارساز، بہت بڑی قوت والا،
شدید قوت والا، مددگار، لائق تعریف، شمار میں رکھنے والا، پہلی
بار پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، موت دینے والا،
قائم رکھنے والا، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، بے نیاز، قادر،
پوری طاقت والا، آگے کرنے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے
پہلے، سب کے بعد، ظاہر، پوشیدہ، متصرف، بلند و برتر، اچھے
سلوک والا، بہت توبہ قبول کرنی والا، بدلہ لینے والا، بہت معاف

کرنے والا، بہت مشفق، ملکوں کا مالک، جلال و اکرام والا، عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، بے نیاز، غنی بنانے والا، روکنے
والا، ضرر پہنچانے والا، نفع بخش ہدایت دینے والا، بے مثال ایجاد کرنے والا، باقی رہنے والا، نیکی کو پسند کرنے والا، صبر و تحمل والا۔
یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۴: حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ
أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ
فِي كَبِيرِ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هَذَا
۱۴۳۴: متعدد رواۃ نے صفوان بن صالح سے نقل کیا۔ ہم
اسے صرف صفوان کی روایت سے جانتے ہیں صفوان محدثین
کے نزدیک ثقہ ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد
سندوں سے مروی ہے لیکن اسماء الہی کا ذکر ہمارے علم کے
مطابق صرف اسی روایت میں ہے۔ آدم ابن ابی ایاس نے

الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ الْأَسْمَاءُ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَرِيحٌ.

۱۴۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْأَسْمَاءَ.

۱۴۳۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَازِدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ الْمَكِيِّ مَوْلَى ابْنِ عُلْقَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرِّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثُبِّي أَبِي قَالَ ثُبِّي مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ الْبَنَانِيُّ ثُبِّي أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَقُ الذِّكْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

۴۷۰: بَابُ

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَافِعُ بْنُ عَاصِمٍ نَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ اِحْتِسِبُ

دوسری سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسما کا ذکر بھی کیا لیکن اسکی سند صحیح نہیں۔

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث میں ناموں کا تفصیلی ذکر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو الیمان نے بواسطہ شعیب بن ابی حمزہ ابو الزناد سے یہ حدیث روایت کی لیکن اس میں ناموں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۴۳۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہاں چرا کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپ نے فرمایا مسجدیں۔ میں نے عرض کیا کہ ان میں چرا کس طرح ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جنت کے باغوں پر سے گزرو تو وہیں چرا کرو۔ صحابہ کرام نے پوچھا جنت کے باغ کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر کے حلقے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۴۷۰: بَابُ

۱۴۳۸: حضرت ام سلمہؓ، حضرت ابو سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ ”اِنَّا لِلّٰہِ.....خیراً“ تک پڑھے (یعنی ہم سب اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ اے اللہ میں اپنی مصیبت کا ثواب تجھ سے چاہتا ہوں۔ مجھے اس

مُصِيبَتِي فَأُجْرِنِي فِيهَا وَابْدِلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا
اِخْتَصَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي
فَلَمَّا قُبِضَ قَالَ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
عِنْدَ اللَّهِ اِخْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأُجْرِنِي فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ
غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو سَلَمَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ.

۴۷۱: بَابُ

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلِ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ
ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ
قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي
الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ.

۱۴۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الضُّبَعِيُّ عَنْ كُثَيْمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي
اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ
اللَّهُ قَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا

کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بہتر چیز عطا فرما) پھر جب
ابو سلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی کہ اے
اللہ میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا فرما۔ جب ابو سلمہ فوت
ہو گئے تو ام سلمہؓ نے ”إِنَّا لِلَّهِ... آخِرُ“ تک پڑھا۔ یہ حدیث
اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ اور سند سے بھی
ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کے واسطے سے منقول ہے۔ ابو سلمہ رضی
اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے۔

۴۷۱: بَابُ

۱۴۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دعا افضل ہے؟ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور دنیا و آخرت
میں معافی مانگا کرو۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر ہوا اور وہی سوال
کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ وہ تیسرے دن
پھر حاضر ہوا اور وہی سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر تجھے دنیا و آخرت میں معافی مل گئی پھر تو کامیاب ہو گیا۔ یہ
حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف
سلمہ بن وردان ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۴۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ۔ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کو کسی
رات ہے تو کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ إِنَّكَ
عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ (یعنی اے اللہ تو معاف
کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند فرماتا ہے۔ پس
مجھے معاف فرما دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۱۴۴۱: حضرت عباس بن عبد المطلبؓ سے روایت ہے کہ میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں رب
سے مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عافیت مانگا کرو۔ میں
تھوڑے دن بعد پھر گیا اور وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے

فرمایا: اے عباسؓ اے رسول اللہ ﷺ کے چچا اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل ہیں۔ ان کا حضرت عباسؓ سے سماع ثابت ہے۔

باب: ۴۷۲

۱۴۴۲: حضرت عائشہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے ”اَللّٰهُمَّ... سے آخر تک“ (یعنی اے اللہ میرے لیے خیر پسند فرما اور میرے کام میں برکت پیدا فرما۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زنفل کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ انہیں زنفل بن عبد اللہ العرفی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عرفات میں رہائش پذیر تھے۔ زنفل بن عبد اللہ اس حدیث میں منفرد ہیں۔ اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

باب: ۴۷۳

۱۴۴۳: حضرت ابومالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ میزان کو بھر دیتا ہے اور ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ“ آسمانوں اور زمین کو بھر دیتے ہیں، نماز نور ہے، صدقہ ایمان کی دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن (تیری) نجات یا ہلاکت کی حجت ہے اور ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو بچ رہا ہوتا ہے پھر یا تو وہ اسے (اطاعت و فرمانبرداری) کی وجہ سے آزاد کر لیتا ہے یا پھر (نا فرمانی کر کے) خود کو برباد کر لیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سبحان اللہ“ نصف میزان ہے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ اسے بھر دیتی ہے اور ”لا الہ الا اللہ“ اور ”اللہ“ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ تک سیدھا پہنچتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ

رَسُولُ اللّٰهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا اَسْأَلُهُ اللّٰهُ فَقَالَ لِيْ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ نُوْفَلٍ وَقَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

باب: ۴۷۲

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ نَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ امْرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَ اخْتِرْلِيْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَنْفَلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يَتَابِعُ عَلَيْهِ.

باب: ۴۷۳

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَا اَبَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ نَا يَحْيَى اَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأْنَ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۴۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنُ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ هَذَا

حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۴۴۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْفَى يَدِهِ التَّسْيِخُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

باب: ۴۷۴

۱۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَاعِلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَكَانَ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ الْأَعْرَبِيِّ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حَصِينٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا لَدَيْكَ تَقْوُلُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقْوُلُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَابِي وَلَكَ رَبِّ تَرَانِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَاسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

باب: ۴۷۵

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَاعِمَارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَالِثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا يَارَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتُ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلُّهُ تَقْوُلُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ

سند قوی نہیں۔

۱۴۴۵: قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یا میرے ہاتھ پر یہ چیزیں گن کر بتائیں کہ تسبیح (سبحان اللہ) نصف میزان "الْحَمْدُ لِلَّهِ" کامل میزان اور "اللَّهُ أَكْبَرُ" آسمان وزمین کے درمیان خلا کو بھر دیتا ہے اور روزہ نصف صبر ہے اور پاکی نصف ایمان ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے ابوالحق سے نقل کیا ہے۔

باب: ۴۷۴

۱۴۴۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وقوف عرفات کے موقع پر زوال کے بعد اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ "اللَّهُمَّ..... آخِرَتِكَ" (یعنی۔ اے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں جس طرح تو خود بیان کرے اور ہمارے بیان کرنے سے بہتر۔ اے اللہ میری نماز، میری، میری قربانی زندگی، میری موت اور میرا لوٹنا تیری ہی طرف ہے۔ اے اللہ میری میراث بھی تیرے ہی لیے ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر، سینے کے دوسوں اور (کسی) کام کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لاتی ہے یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور یہ سند قوی نہیں۔

باب: ۴۷۵

۱۴۴۷: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں جنہیں ہم یاد نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے تم یہ دعا کیا کرو۔ "اللَّهُمَّ..... آخِرَتِكَ" (یعنی اے اللہ ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا رسول اکرم ﷺ نے سوال کیا اور ہر اس چیز

سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۷۶

۱۴۳۸: حضرت شہر بن حوشبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس اکثر کیا دعا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ... عَلَى دِينِكَ“ (یعنی۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) پھر فرمانے لگیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: آپ اکثر یہی دعا کیوں کرتے ہیں؟۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ام سلمہؓ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو۔ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر حدیث کے راوی معاذ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ... الْآيَةَ“ (یعنی اے اللہ ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر۔)

اس باب میں حضرت عائشہؓ، نواس بن سمعان، انسؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور نعیم بن حمادؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ۴۷۷

۱۴۳۹: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ رات میں کسی وسوسے یا خوف کی وجہ سے سو نہیں سکا۔ آپ نے فرمایا کہ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو ”اَللّٰهُمَّ ... آخِرُ تَك“ (یعنی۔ اے اللہ اے سات آسمانوں اور ان کے سائے میں چلنے والوں کے رب، اے زمین والوں کو پالنے والے، اے شیاطین اور ان کے گمراہ کیے ہوئے لوگوں کے رب اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے نجات دے کہ ان میں

مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۷۶

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ قَالَ ثَبِيَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لَأَمْ سَلَمَةَ يَأْمُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَأْمُ سَلَمَةَ أَنَّهُ لَيْسَ أَدْمِي إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مَعَ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذُ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَانْسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب: ۴۷۷

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا الْحَكَمُ بْنُ ظَهِيرٍ نَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَكِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلُتُ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلُتُ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلْتُ كُنْ لِي جَارًا مِّنْ

سے کوئی مجھ پر زیادتی یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ میں آیا ہوا غالب ہے۔ تیری شاہد تر ہے اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، معبود صرف تو ہی ہے۔) اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکم بن ظہیر سے بعض محدثین نے احادیث نقل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر اسکے علاوہ ایک اور سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن وہ مرسل ہے۔

۱۴۵۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی نیند میں ڈر جائے تو یہ دعا پڑھے ”أَعُوذُ..... بِحَضْرُونِ“ تک (یعنی۔ میں اللہ کے غضب، عقاب، اسکے بندوں کے فساد، شیطانی وساوس اور ان (شیطانوں) کے ہمارے پاس آنے سے اللہ کے پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں) اگر وہ یہ دعا پڑھے گا تو وہ خواب اسے ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ عبد الرحمن بن عمرو یہ دعا اپنے بالغ بچوں کو سکھایا کرتے تھے اور نابالغ بچوں کے لیے لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

باب: ۴۷۸

۱۴۵۱: عمرو بن مرہ، ابو داؤد سے اور وہ عبد اللہ بن مسعود سے نقل کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سے پوچھا کہ کیا تم نے خود ابن مسعود سے سنا؟ انہوں نے فرمایا ہاں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔ اسی لیے اس نے طاہری اور چھپی ہوئی تمام فواحش کو حرام قرار دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سب سے زیادہ پسند ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان فرمائی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۷۹

۱۴۵۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت ابو بکر صدیقؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسی

شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارَكَ وَجَلَّ ثَنَا وَكَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهِيرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكِّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُقْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۷۸

۱۴۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۷۹

۱۴۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي بَكْرٍ

الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَذْعُوَابِهِ
فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا
كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفُرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ لَيْثِ بْنِ
سَعْدٍ وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيُّ.

۴۸۰: بَابُ

۱۴۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ
الْوَلِيدِ عَنِ الرَّحِيلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَخِي زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اظْطُؤْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ
مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا مُوَمَّلٌ عَنْ حَمَادِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اظْطُؤْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ حَمَادِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَموَمَّلٌ غَلَطَ فِيهِ
فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَا يَتَّبَعُ فِيهِ.

۱۴۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ
شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو أَبْهَاطَ
الْخَيْرِ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفُورُ

دعا بتایے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
”اللَّهُمَّ ظَلَمْتُ نَفْسِي آخر تک“ (یعنی۔ اے اللہ میں
نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو معاف کرنے والا
تیرے علاوہ کوئی نہیں۔ مجھے بھی معاف کر دے اور اپنی طرف
سے مغفرت اور رحم فرما کیونکہ تو غفور اور رحیم ہے) یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے۔ ابوالخیر کا نام مرثد بن عبد اللہ یزنی ہے۔

۴۸۰: بَابُ

۱۴۵۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم
ﷺ پر کوئی سخت کام آن پڑتا تو یہ دعا کرتے ”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
..... اَسْتَغِيثُ“ تک (یعنی اے زندہ اور (زمین و آسمان)
کو قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا ہوں)
اسی سند سے یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا ”يَا
ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کو لازم پکڑو (یعنی اے بڑائی
اور بزرگی والے) یہ حدیث غریب ہے اور انسؓ سے اور سند
سے بھی منقول ہے۔

۱۴۵۴: محمود بن غیلان اس حدیث کو موئل سے وہ حماد بن سلمہ
سے وہ انس بن مالکؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے
ہیں کہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ ”يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ پڑھتے
رہا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے اور غیر محفوظ ہے۔ حماد بن سلمہ سے
بھی حمید کے حوالے سے حسن بصری سے مرفوعاً منقول ہے اور یہ
زیادہ صحیح ہے۔ موئل نے اس میں غلطی کی ہے وہ حمید کے واسطے
سے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کوئی متابع نہیں۔

۱۴۵۵: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے ایک شخص کو اس طرح دعا مانگتے ہوئے دیکھا ”اللَّهُمَّ إِنِّي
..... النِّعْمَةِ“ تک (یعنی اے اللہ میں تجھ سے پوری نعمت
مانگتا ہوں) تو آپؐ نے پوچھا کہ پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے
عرض کیا: میں نے ایک بہتری کی دعا کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:
اس سے مراد دوزخ سے نجات اور جنت میں داخل ہونا ہے

پھر آپؐ نے ایک اور شخص کو ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے لہذا سوال کرو۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ سے صبر مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا یہ تو بلاء ہے اب اس سے عافیت مانگو۔ احمد بن منیع بھی اسماعیل سے اور وہ جریری سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب: ۴۸۱

۱۴۵۶: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے بستر پر سونے کے لیے پاک ہو کر جائے اور نیند آنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے وہ رات کے کسی بھی حصے میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ ضرور اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور شہر بن حوشب سے منقول ہے وہ ابو ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۸۲

۱۴۵۷: ابو راشد حمزانی کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی ایسی حدیث بیان کیجے جو آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے مجھے ایک ورق دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لکھوایا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صبح و شام پڑھنے کے لیے کوئی دعا بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو: ”اَللّٰهُمَّ ... آخِرَتِكَ“ (یعنی۔ اے اللہ۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور شرک

مِنَ النَّارِ وَ سَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسُئِلَ وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَاَسْأَلُهُ الْعَافِيَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

باب: ۴۸۱

۱۴۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَذُرَّكَ النَّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: ۴۸۲

۱۴۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ

شُرْكِهِ وَأَنْ أَتَرَفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرُهُ إِلَى مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ خود کوئی برائی کروں یا اسے کسی مسلمان سے کراؤں) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَا بَسَّةَ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرُ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتَسَاقُطَ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تُسَاقُطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدَرَاهُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ.

۱۴۵۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے سوکھ چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنی لاٹھی ماری تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ سے اسی طرح گناہ جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے جھڑے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اعمش نے انسؓ سے کوئی حدیث سنی یا نہیں۔ البتہ اعمش نے انسؓ کو دیکھا ہے۔

۱۴۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ السَّبَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُؤَبَّقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ شَيْبٍ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۵۹: حضرت عمارہ بن شیبہ سبائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ... قَدِيرٌ“ تک مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کی صبح تک شیطان سے حفاظت کریں گے۔ اس کے لیے دس رحمت کی نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے دس برباد کر دینے والے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسے دس مسلمان غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف لیث بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ عمارہ بن شیبہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنایا نہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) نیا پھل اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا سنت ہے (۲) نبی کریم ﷺ دائیں جانب سے ہر کام شروع کرنا پسند فرماتے تھے اس لئے ابن عباسؓ کو اکابر صحابہؓ پر ترجیح دی (۳) سبحان اللہ انسان اپنا پیٹ بھرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کرم نوازی کا معاملہ فرماتے ہوئے گزشتہ گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیتے ہیں (۴) گدھے کی آواز سب آوازوں سے منکر یعنی بری ہوتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور والوں کے قریب ہوتا ہے اس کے برعکس مرغ تمام حیوانات کے نسبت ذاکرین کے قریب ہے اس لئے کہ وہ تمام نمازوں کے اوقات کی نگہداشت کرتا ہے اور نماز کے لئے جگاتا ہے اس کی آواز سن کر اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے (۵) قرآن اور

احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آہستہ آواز سے ذکر کرنا چاہئے بلا وجہ اور جن مقامات میں اونچی آواز سے ذکر کرنا شریعت سے ثابت نہیں وہاں پر ذکر بالجہر مکروہ ہے (۶) اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت برکت ہے کہ معمولی سی محنت پر اتنا عظیم ثواب کا وعدہ ہے (۷) رسول اللہ ﷺ سے جو دعائیں ماثور اور منقول ہیں وہ تین قسم کی ہیں ایک وہ جن کا تعلق نماز سے ہے دوسری وہ جن کا تعلق خاص اوقات یا مواقع اور حالات سے ہے تیسری وہ جن کا تعلق نہ نماز سے ہے نہ خاص اوقات یا مواقع سے بلکہ وہ عمومی قسم کی ہیں ان میں سب سے زیادہ تر مضامین کے اعتبار سے ہمہ گیر اور جامع قسم کی ہیں اسی لئے ائمہ حدیث نے اپنی کتب میں ان دعاؤں کو جامع الدعوات کے زیر عنوان درج کیا ہے یہ دعائیں امت کے لئے رسول اللہ ﷺ خاص الخاص عطیہ اور بیش بہا تحفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم امتیوں کو قدر شناسی اور شکر کی توفیق دے جس بندے کو یہ توفیق مل گئی اُسے سب کچھ مل گیا۔

۴۸۳: باب توبہ اور استغفار کی فضیلت

اور اللہ کی اپنے بندوں پر رحمت

۱۴۶۰: حضرت زربن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس گیا تاکہ ان سے موزوں کے مسح کے بارے میں پوچھوں۔ وہ کہنے لگے: زربن کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا علم حاصل کرنے کیلئے۔ انہوں نے فرمایا فرشتے طالب علم کی طلب علم کی وجہ سے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ میں نے کیا۔ میں ایک صحابی ہوں میرے دل میں قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق تردد ہوا کہ کیا مسح کیا جاتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ میں تم سے یہی پوچھنے کے لیے آیا تھا کہ کیا اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہنے لگے: ہاں آپ ہمیں سفر کے دوران تین دن و رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم دیا کرتے تھے البتہ غسل جنابت اس حکم سے مستثنیٰ تھا۔ لیکن قضائے حاجت یا سونے کے بعد وضو کرنے پر یہی (یعنی مسح کا) حکم تھا۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور زور سے پکارنے لگا: یا محمد ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے اسی آواز سے حکم دیا کہ آؤ۔ ہم نے اس سے کہا: تیری بربادی ہو اپنی آواز کو پست کر۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہے اور تمہیں اس طرح آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ اعرابی کہنے لگا اللہ کی قسم میں آواز دھیمی نہیں کروں گا۔ پھر کہنے لگا کہ ایک آدمی ایک قوم سے محبت کرتا

۴۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَ

الِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذَكَرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

۱۴۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زُرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْبَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ أَنَّهُ حَكٌّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَ كُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَسْرِعَ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَ بَوْلٍ وَ نَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهُوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهُ وَ أَغْضَضُ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَغْضَضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا

ہے حالانکہ وہ ان سے اب تک ملا بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے اور مجھے بتایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جسکی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان وزمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا عَرْضُهُ أَوْ سَبْعِينَ رَاكِبٍ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلِ الشَّامِ خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۱: حضرت زر بن حبیشؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ علم کی تلاش میں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لئے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے کیا آپ کو نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں کچھ یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ہم سفر میں ہوتے یا (فرمایا) ہم مسافر ہوتے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم جنابت کے سوا پیشاب یا پاخانہ سے تین دن تک موزے نہ اتاریں۔ حضرت زر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے محبت کے متعلق بھی کچھ یاد ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے تو مجلس کے آخر سے ایک بے سمجھ سخت اعرابی نے بلند آواز سے پکارا۔ اے محمد (ﷺ) صحابہ کرامؓ نے کہا چپ کر اس طرح پکارنا منع ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ادھر متوجہ ہو کر فرمایا ہاں آؤ۔ اس نے کہا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ابھی تک ان سے مل نہیں سکا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكٍ أَوْ حَكٌّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَخْلَعُ خِفَافَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَابِيٍّ جَلَفَ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَحْوِ مَنْ صَوْتِهِ هَاوَمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ زُرٌّ فَمَا بَرَحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى

حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يَغْلُقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا إِلَّا يَتَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

میں محبت کرتا ہوگا۔ حضرت زر فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان نے باتیں کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کا دروازہ بنایا۔ جسکی چوڑائی چالیس یا ستر برس کی مسافت ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ وہ دروازہ شام کی جانب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اسی دن پیدا کیا تھا جس دن آسمان و

زمین بنائے تھے اور وہ توبہ کے لیے اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے ”يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ“ (یعنی جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں پہنچائے گا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ ۴۸۴

بَابُ ۴۸۴

۱۴۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ الْحِمَصِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۴۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتے ہیں جب تک اسکی روح حلق تک نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو محمد بن بشار، ابو عامر عقدی سے وہ عبد الرحمن سے وہ اپنے والد ثابت سے وہ مکحول سے وہ جبیر بن نفیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۸۵

بَابُ ۴۸۵

۱۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۶۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ جو اپنا اونٹ کھونے کے بعد پانے پر خوش ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ ۴۸۶

بَابُ ۴۸۶

۱۴۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ

۱۴۶۴: حضرت ابو ایوب سے منقول ہے کہ جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: میں نے تم لوگوں سے ایک بات

چھپائی تھی وہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم لوگ گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے گا تا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن کعب بھی ابو ایوبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ قتیبہ نے یہ حدیث عبد الرحمن سے انہوں نے غفرہ کے مولیٰ عمرو سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابو ایوبؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل نقل کی ہے۔

باب: ۴۸۷

۱۴۶۵: حضرت انس بن مالکؓ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے مغفرت کی امید رکھے گا۔ میں تجھے معاف کرتا رہوں گا۔ خواہ تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک ہی پہنچ جائیں۔ تب بھی اگر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ کرنے کے بعد مجھ سے اس حالت میں ملے گا کہ تو نے شرک نہیں کیا تو میں تجھے اتنی ہی مغفرت عطا کروں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب: ۴۸۸

۱۴۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سور حمتیں پیدا کیں اور ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی مخلوق میں نازل فرمائی جسکی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں اللہ رب العلمین کے پاس ہیں۔ اس باب میں حضرت سلمانؓ اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرَ لَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: ۴۸۷

۱۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا كَثِيرُ بْنُ قَائِدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تِيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۴۸۸

۱۴۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَا حَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۴۸۹

۱۴۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ
مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ
وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ
الْجَنَّةِ أَحَدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

بَابُ ۴۹۰

۱۴۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّ
رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ثَلَجٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ
الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو
وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ
بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ
أَعْطِيَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

بَابُ ۴۹۱

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَارِبَعِيُّ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

بَابُ ۴۸۹

۱۴۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کے متعلق جان لے کہ کتنی ہے تو وہ بھی اس سے ناامید نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علاء بن عبد الرحمن کی روایت سے جانتے ہیں وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۰

۱۴۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنی ذات کے متعلق تحریر فرمایا: کہ میری رحمت میرے غضب (غصے) پر غالب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۶۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد دعا کرتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا کہ (اے اللہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو ہی احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا اور عظمت و کرم والا ہے) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس نے کن الفاظ سے دعا کی ہے؟ اس نے اسم اعظم (کے وسیلے) سے دعا کی ہے۔ اگر اس (کے وسیلے) سے دعا کی جائے تو دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر سوال کیا جاتا ہے تو عطا کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی حضرت انسؓ سے ہی منقول ہے۔

بَابُ ۴۹۱

۱۴۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔ جس کے پاس میرا

سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَذْرَكَ عَنْدهُ أَبْوَاهُ الْكِبَرِ فَلَمْ يَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَظْنُهُ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو سَمْعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ثِقَّةٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةٍ وَيُرْوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ.

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

باب: ۴۹۲

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ نَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب: ۴۹۳

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسکی زندگی میں رمضان آیا اور اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے سامنے اس کے والدین کو بڑھاپا آئے اور وہ ان کے ذریعے جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے یہ بھی فرمایا (والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک)۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ربیع بن ابراہیم، اسمعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں، انکی کنیت ابوعلیہ ہے۔ ان سے منقول ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا کافی ہے۔

۱۴۷۱: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۹۲

۱۴۷۲: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ ... آخِرَتِكَ“ (یعنی اے اللہ میرے دل کو برف اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۴۹۳

۱۴۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے لیے دعا کے دروازے کھولے گئے اس کے

لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عافیت مانگنا ہر چیز مانگنے سے زیادہ محبوب ہے اور فرمایا: دعا اس مصیبت کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس کے لیے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی لہذا اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الرحمن بن ابی بکر قریشی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مکی ملکی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔ اسرائیل نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہیں۔ قاسم بن دینار کو فی حدیث اسحق بن منصور سے اور وہ اسرائیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۴: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ راتوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت بناؤ کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ کہ اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، گناہوں سے دوری پیدا ہوتی ہے یہ برائیوں کا کفارہ ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو بلال کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ محمد القرشی، محمد بن سعید شامی بن ابوقیس محمد بن حسان ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا گیا۔ معاویہ بن صالح یہ حدیث ربیعہ سے وہ ابوادریس سے وہ ابو امامہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۵: ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل نے عبد اللہ بن صالح کے حوالے سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ربیعہ سے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَتَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابَ الدَّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدَّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدَّعَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقُرَشِيِّ وَهُوَ الْمَكِّيُّ الْمَلِكِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهِذَا. ۱۳۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو النَّضْرِ نَابَكْرُ بْنُ خُنَيْشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلْسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ وَقَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ

انہوں نے ابو امامہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: رات کا قیام لازم پکڑو وہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے، قرب خداوندی، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے رکاوٹ ہے۔ یہ روایت ابو ادريس کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو انہوں نے بلالؓ سے نقل کی ہے۔

باب: ۴۹۴

۱۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر (سال) کے درمیان ہوں گے۔ بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عمرو اس حدیث کو ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ اور سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے۔

باب: ۴۹۵

۱۴۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”رَبِّ اعْنِي“ سے آخر تک (یعنی اے میرے رب میری مدد کر میرے خلاف دوسروں کی نہیں، میری نصرت فرما، میرے خلاف دوسروں کی نہیں۔ میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر کا رگرنہ ہو۔ مجھے ہدایت دے اور ہدایت پر چلنا میرے لیے آسان کر دے، مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ اے میرے رب مجھے اپنا ایسا بندہ بنا کہ تیرا ہی شکر کرتا رہوں، تیرا ہی ذکر کروں تجھ ہی سے ڈروں، تیری ہی اطاعت کروں، تیرے ہی سامنے آہ و زاری کروں اور تیری ہی طرف رجوع کروں اے رب میری توبہ قبول فرما، میرے گناہ دھو دے، میری دعا قبول فرما، اور میری حجت کو ثابت کر، میری زبان کو (برائیوں سے) روک دے، میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔ محمود بن غیلان، محمد بن بشر

يَزِيدُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمِنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ.

باب: ۴۹۴

۱۴۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ ثَنَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۴۹۵

۱۴۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحِقِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اعْنِي وَلَا تَعِنِ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَا عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَارًا لَكَ ذَكَارًا لَكَ زُهَابًا لَكَ مَطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْ آهًا مُنِيًّا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ خَوْبَتِي وَاجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسِدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ

حسن صحیح۔
عبدی سے اور وہ سفیان ثوری سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۴۹۶

۱۴۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظالم کے لیے بددعا کر دی اس نے بدلہ لے لیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو حمزہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے۔ یہ میمون اعور ہیں۔ قتیبہ یہ حدیث حمید سے وہ ابو احوص سے اور وہ ابو حمزہ سے اسی سند سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

باب: ۴۹۷

۱۴۷۹: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ سے قدیر“ تک پڑھا اسے اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ یہ حدیث ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

باب: ۴۹۸

۱۴۸۰: حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ان گٹھلیوں پر تسبیح پڑھی ہے۔ کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو؟ عرض کیا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ“ پڑھا کرو (یعنی اللہ کی ذات

باب: ۴۹۶

۱۴۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ انْتَصَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي حَمْزَةَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مَيِّمُونُ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب: ۴۹۷

۱۴۷۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَخَبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَتْ لَهُ عِدَلُ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْقُوفًا.

باب: ۴۹۸

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاهَاشِمٌ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ أَلْفِ نَوَافٍ أَسْبَحَ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهَذِهِ إِلَّا أَعْلَمُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَبَّحْتَ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلَّمَنِي

پاک ہے اسکی مخلوق کی تعداد کے برابر) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صفیہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں یعنی ہاشم بن سعید کوئی کی روایت سے۔ اسکی سند معروف نہیں اور اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۴۸۱: حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو۔ (یعنی تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں تم وہ پڑھا کرو ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ“ تین مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ“ (اللہ پاک ہے اسکے نفس کی چاہت کے مطابق) تین مرتبہ، ”سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ“ (اللہ پاک ہے۔ اسکے عرش کے وزن کے برابر) یہ بھی تین مرتبہ اور پھر فرمایا ”سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ“ (یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر بیان کرتا ہوں) یہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ کے مولیٰ ہیں۔ یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ مسعودی اور ثوری نے ان سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

۴۹۹: باب

۱۴۸۲: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا دار اور کریم ہے۔ جب کوئی بندہ اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی اور نامراد واپس کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض حضرات یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں۔

۱۴۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

فَقَالَ قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِ هَاشِمٍ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى خَالِكَ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِلَّا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْمَسْعُودِيُّ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ.

۴۹۹: باب

۱۴۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۴۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى نَا

ایک شخص اپنی دو انگلیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سے دعا کرو، ایک سے دعا کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دعا مانگتے ہوئے شہادت کے وقت (یعنی تشہد میں) صرف ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

دعاؤں کے بارے میں مختلف احادیث

۱۳۸۴: حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر رونے لگے پھر فرمایا: (ہجرت کے) پہلے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب منبر پر کھڑے ہوئے تو روئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں۔ یہ حدیث اس سند یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۳۸۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گناہ کے بعد استغفار کیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ اس نے ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو نصیر کی روایت سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۱۳۸۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئے کپڑے پہن کر یہ دعا پڑھی: "الْحَمْدُ لِلَّهِ..... حَيَاتِي" تک (یعنی تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے ستر ڈھانپنے اور زندگی سنوارنے کے لیے کپڑے پہنائے) اور پھر فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے نیا کپڑا پہننے پر یہ دعا پڑھی اور پھر پرانا کپڑا صدقے میں دے دیا وہ اللہ کی حفاظت، اسکی پناہ اور پردے میں رہے گا خواہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبُعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخَذَ اخَذَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِأَصْبُعِهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا بِأَصْبُعٍ وَاحِدَةٍ.

أَحَادِيثُ شَتَّى مِنْ أَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَارُ هَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقَيْلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلَى لِأَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ نَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى

الشُّوْبُ الَّذِي أُخْلِقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ
وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا هَذَا حَدِيثُ
غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ.

۱۴۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ
الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَعَنِمُوا
غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ
يَخْرُجْ مَارَيْنَا بَعَثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ
هَذَا الْبَعَثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
أَذْلِكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ
شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ حَتَّى
طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ
غَنِيمَةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَ
هُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي
الْحَدِيثِ.

۱۴۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ
عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَخِي أَشْرِكُنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا يَحْيَى
بْنُ حَسَّانَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
إِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مُكَاتِبًا
جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعْنِي قَالَ
أَلَا أَعْلِمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

وہ زندہ رہے یا مر جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یحییٰ بن
ایوب اس حدیث کو عبید بن زحر سے وہ علی بن یزید سے وہ
قاسم سے اور وہ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے
ہیں۔

۱۴۸۷: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم ﷺ نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ وہ لوگ بہت مال غنیمت
لوٹنے کے بعد جلد واپس آ گئے۔ چنانچہ ایک شخص جو ان کے
ساتھ نہیں گیا تھا کہنے لگا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی لشکر اتنی
جلدی واپس آئے اور اتنا مال غنیمت ساتھ لائے۔ نبی اکرم
ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان سے بھی جلد لوٹنے والوں
اور ان سے افضل مال غنیمت لانے والوں کے متعلق نہ
بتاؤں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے فجر کی نماز جماعت کے
ساتھ پڑھی اور پھر آفتاب طوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر
کرتے ہیں۔ یہ لوگ ان سے بھی جلد واپس آنے والے
اور افضل مال غنیمت لانے والے ہیں۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حماد بن
ابی حمید کا نام محمد بن ابی حمید اور کنیت ابو ابراہیم ہے۔ یہ
انصاری، مدینی ہیں اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۴۸۸: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں
نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کے لیے جانے کی
اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھائی
ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا بھولنا نہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

۱۴۸۹: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام انکے پاس حاضر
ہوا جو زر کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ
میری مدد فرمائیے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے
کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے
اگر تمہارے اوپر شہر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو بھی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صِيرَ دِينًا
أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ
حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۱۴۹۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي
قَدْ حَضَرَ فَأَرْحِنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي وَإِنْ
كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضْرَبَهُ
بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُ قَالَ
فَمَا اسْتَكَيْتُ وَجَعْنِي بَعْدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ

۱۴۹۱. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِيحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ
إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ
أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا
شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ

۱۴۹۲. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وَتَرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ
سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا
أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

تعالیٰ تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں کہا کرو کہ
”اللَّهُمَّ..... اِلْحِ“ (یعنی اے اللہ مجھے حلال مال دے کر حرام
سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے
بے نیاز کر دے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۴۹۰: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تو
نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں کہہ
رہا تھا کہ اے اللہ اگر میری موت آگئی ہے تو مجھے راحت دے
اور اگر کچھ تاخیر ہے تو تندرستی عطا فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو
مجھے صبر عطا فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علیؑ تم نے کیا کہا:
فرماتے ہیں میں نے دوبارہ وہی کلمات کہے تو نبی اکرم ﷺ
نے انہیں اپنے پاؤں سے مارا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے عافیت
عطا فرمایا فرمایا کہ اسے شفا دے۔ (شعبہ کوشک ہے)۔ حضرت
علیؑ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد کبھی مجھے اس مرض کی کی شکایت نہیں
ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۱: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب
کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے
”أَذْهَبِ الْبَاسَ... اِلْحِ“ (یعنی اے اللہ مرض کو دور کر۔
اے لوگوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا
صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی مرض
باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن ہے۔

۱۴۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں یہ دعا پڑھا کرتے
تھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي... اِلْحِ“ (یعنی اے اللہ میں تیرے غصے
سے تیری رضا کی اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ
مانگتا ہوں۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح
تو نے خود اپنی تعریف کی ہے)۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے حماد بن سلمہ کی
روایت سے جانتے ہیں۔

۵۰۰: بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَتَعَوُّذِهِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۴۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتَبُ الْغُلَمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَ ذُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرَذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَبُو اسْحَقَ اللَّهُمَّ إِنِّي يَضْطَرُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرٍو يَقُولُ عَنْ غَيْرِهِ وَيَضْطَرُّ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۴۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاقٍ أَوْ قَالَ خَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ إِلَّا أَخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا وَأَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ.

۱۴۹۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ

۵۰۰: بَابُ نَبِيِّ أَكْرَمَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَا

أَوْ فَرَضَ نَمَازَ كَ بَعْدَ تَعَوُّذِ كَ مُتَعَلِّقِ

۱۴۹۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹوں کو یہ دعا اس طرح یاد کرایا کرتے تھے جس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کو اور بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ کر پناہ مانگا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرَذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا..... الخ“ (یعنی۔ اے اللہ میں بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابواسحق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی کہتے کہ عمرو بن ميمون، عمر سے نقل کرتے ہیں۔ اور کبھی کچھ اور کہتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایک عورت کے پاس گیا اسکے سامنے گھٹلیاں یا کنکر پڑے ہوئے تھے اور وہ ان پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس سے آسان یا افضل چیز بتاتا ہوں۔ ”سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ... سے آخر تک“ (یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر پاکی ہے۔ پھر جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جس چیز کو وہ قیامت تک پیدا کرے گا اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اسکی تعریف بھی اتنی ہی تعداد میں اور اتنی ہی مرتبہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ) یہ حدیث سعد کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۴۹۵: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی صبح ایسی نہیں کہ اعلان کرنے والا اعلان نہ کرتا ہو کہ ملک قدوس (پاک بادشاہ) کی تسبیح بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۴۹۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان میرے سینے سے قرآن نکلتا جا رہا ہے۔ میں اس کے حفظ پر قادر نہیں رہا۔ آپؐ نے فرمایا: ابو حسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ تمہیں بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ اور جسے بتاؤ گے اس کے لیے بھی فائدہ مند ہوں گے اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں رہے گا عرض کیا: جی ہاں ضرور سکھائیے۔ آپؐ نے فرمایا: جمعہ کی شب کو اگر تم رات کے آخری حصے میں اٹھ سکو تو یہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اور دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے چنانچہ میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو یہی کہا تھا کہ میں عنقریب جمعہ کی رات کو تم لوگوں کے لیے مغفرت کی دعا کروں گا۔ لیکن اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو درمیانی حصے میں اٹھ جاؤ اور اگر اس وقت بھی نہ اٹھ سکو تو رات کے پہلے تہائی حصے میں ہی چار رکعت نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰسین دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ہم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو۔ پھر رجب (قعدہ اخیر میں) التحیات سے فارغ ہونے کے بعد خوب اچھے طریقے سے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ پھر اسی طرح مجھ پر اور تمام انبیاء پر درود بھیجو۔ پھر تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت مانگو، پھر ان بھائیوں کے لیے بھی جو تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو "اَللّٰهُمَّ..... الخ" (یعنی۔ اے اللہ مجھ پر جہنک میں زندہ ہوں اس طرح اپنا رحم فرما کہ میں ہمیشہ کے لیے گناہ چھوڑ دوں اور لا یعنی باتوں سے پرہیز کروں، مجھے اپنے پسندیدہ امور کے متعلق خوب غور و فکر

أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادِيْنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. ۱۴۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا أَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّیْ تَقُلْتُ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدْنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عِلْمَتَهُ وَيَثْبُتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَحْيَى يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يَاسٍ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمْدَ الدُّخَانِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمَفْصَلُ فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَأَحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تُخَوِّنْكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيْمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَ

ارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيُنِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ
النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ
أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ
أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي
أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ
الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ
وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصِيرَتِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ
لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي
وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يَعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُ
كَ لَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفَعَّلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ
أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجِبْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي
بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللَّهِ
مَا لَبِثْتُ عَلَى إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا
أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي
تَفَلَّتُنَّ وَأَنَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا
قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنِي وَلَقَدْ
كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتُ وَأَنَا الْيَوْمَ
أَسْمَعُ الْآحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرُمْ مِنْهَا
حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ
وَرَبُّ الْكُفَّةِ أَبَا الْحَسَنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

کرنا عطا فرما۔ اے اللہ، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے
والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اے ایسی عزت والے کہ
جس کی کوئی اور خواہش نہ کر سکے، اے اللہ، اے رحمن میں تجھ سے
تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا
ہوں کہ میرے دل پر اپنی کتاب (قرآن مجید) کا حفظ اس طرح
لازم کر دے جس طرح تو نے مجھے یہ کتاب سکھائی ہے اور مجھے تو
فیق دے کہ میں اسکی اسی طرح تلاوت کروں جس طرح تو پسند کرتا
ہے۔ اے آسمانوں اور زمین کے خالق، اے ذوالجلال ولاکرام
اور اے ایسی عزت والے جسکی کوئی خواہش بھی نہیں کر سکتا۔ اے
اللہ، اے رحمن تیری عظمت اور تیرے چہرے کے نور کے وسیلے
سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے پر نور
کر دے اسے میری زبان پر جاری کر دے۔ اس سے میرا دل اور
سینہ کھول دے اور اس سے میرا بدن دھو دے اس لیے کہ حق پر
میری تیرے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ صرف تو ہی ہے جو میری
مدد کر سکتا ہے۔ (کسی گناہ سے بچنے کی طاقت یا نیکی کرنے کی
قوت بھی صرف تیری ہی طرف سے ہے جو بہت بلند اور عظیم
ہے) پھر آپ نے فرمایا: اے حسن تم اسے تین، پانچ یا سات
جمعہ تک پڑھو۔ اللہ کے حکم سے تمہاری دعا قبول کی جائے گی۔
اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ بھیجا ہے۔ اسے
پڑھنے والا کوئی مومن کبھی محروم نہیں رہ سکتا۔ حضرت ابن عباسؓ
فرماتے ہیں کہ پانچ یا سات جمعے گزرنے کے بعد حضرت علیؓ ویسی
ہی مجلس میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ: میں پہلے چار آیتیں یاد کرتا تو جب پڑھنے لگتا
بھول جاتا اور اب چالیس آیتیں یاد کرنے کے بعد بھی پڑھنے لگتا
ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن میرے سامنے ہے۔ اسی طرح
جب میں کوئی حدیث سنتا تھا تو جب پڑھنے لگتا تو وہ دل سے نکل

جاتی۔ اور اب احادیث سنتا ہوں تو بیان کرتے وقت اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رب کعبہ کی
قسم ابو حسن مومن ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ولید بن مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۴۹۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل مانگا کرو کیونکہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت دعا کی قبولیت کا انتظار کرنا ہے۔ احمد بن واقد بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ حماد بن واقد کا حافظہ قوی نہیں۔ ابونعیم یہی حدیث اسرائیل سے وہ حکیم بن جبیر سے وہ ایک شخص سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہی۔ ابونعیم کی روایت اصح ہونے کے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۴۹۸: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ میں سستی، عجز اور بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں) اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھا ہے اور عذاب قبر سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۹۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ سے دعا کرے اور اللہ اسے وہی چیز عطا نہ کرے۔ یا اس سے اس کے برابر کوئی برائی دور نہ کرے بشرطیکہ اس نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے لیے دعا نہ کی ہو۔ اس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اگر ہم بہت زیادہ دعائیں کرنے لگیں تو؟ آپ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔ ابن ثوبان کا نام، عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے۔

۱۵۰۰: حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے کے لیے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ اسی طرح وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو اور یہ دعا پڑھو ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ“ (یعنی اے اللہ

۱۴۹۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ هَكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَرَوَى أَبُو نَعِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي نَعِيمٍ أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ.

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ نَا عَاصِمُ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ تَعَالَى بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشَّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَا تَمَّ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا نَكَّيْتُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ بْنُ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ.

۱۵۰۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ ثَنَى الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمَنِ

میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اپنا کام تجھ کو سونپا اور تجھ ہی کو امید اور خوف کے وقت اپنا پشت پناہ بنایا اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ سے فرار ہو کر نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ نجات۔ میں تیری نازل کی ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔) پھر اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو دین اسلام پر مرو گے، براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات یاد کرنے کے لیے دہرائے تو ”اَمَنْتُ بِرَسُولِكَ“ کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کہو میں تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔ ”اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے براء بن عازبؓ سے منقول ہے لیکن وضو کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے۔

۱۵۰۱: حضرت عبداللہ بن حبیبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم برسات کی اندھیری رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش کے لیے نکلے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کریں۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔ آپؐ نے فرمایا: کہو میں خاموش رہا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہو۔ میں اس مرتبہ بھی خاموش رہا تو آپؐ نے تیسری مرتبہ بھی فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا سورہ اخلاص سورہ خلق اور سورہ ناس روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ تمہاری ہر چیز کے لیے کافی ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے اور ابوسعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے والد کے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر کھجوریں لائی گئیں۔ چنانچہ آپؐ کھاتے اور گٹھلی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے رکھ دیتے شعبہ کہتے ہیں کہ آپؐ کا ان دو انگلیوں سے گٹھلیاں رکھنا میرا گمان ہے اور انشاء اللہ صحیح ہوگا۔ پھر کوئی پیئے کی چیز لائی گئی وہ بھی آپؐ نے پی اور پھر اپنے دائیں طرف والے کو دے دی۔ پھر میرے والد نے آپؐ کی سواری کی لگام

ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسَلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مُنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ فِي لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدَ تَهُنَّ لَا سَتَذَكِّرُهُ فَقُلْتُ اَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوءِ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي قُدَيْكٍ نَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَرَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَذْرَكُنْهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سَعِيدٍ الْبَرَادُ هُوَ أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَبِي فَقَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بِأَصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَالْقَى النَّوَى بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ

بِلِحَامِ دَابَّتِهِ اذْعُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

پکڑ کر عرض کیا کہ ہمارے لیے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ نے یہ دعا کی ”اللَّهُمَّ..... اَلْح“ (یعنی اے اللہ انہیں جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت پیدا فرما انکی مغفرت کر اور ان پر رحم فرما)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْبِيُّ ثَنِي أَبِي عُمَرَ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَارٍ بْنَ زَيْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ فَرَمِنْ الزُّخْفِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۳: حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص ”اسْتَغْفِرُ اللَّهَ..... اتَّوْبُ إِلَيْهِ“ تک پڑھ کر مغفرت مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے خواہ وہ جہاد ہی سے بھاگا ہو۔ (ترجمہ۔ میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے اسکے سامنے توبہ کرتا ہوں)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْعُ اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وَضُوهُ وَيَدْعُو بِهِذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضَى لِي اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ غَيْرُ الْخَطْمِيِّ.

۱۵۰۴: حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے لیے عافیت کی دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر چاہو تو اسی (نابینا پن) پر صبر کرو، اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا۔ آپ میرے لیے دعا ہی کیجئے چنانچہ آپ نے اسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اس طرح دعا کرو ”اللَّهُمَّ..... اَلْح“ (یعنی۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بارے میں انکی شفاعت قبول فرما)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے ابو جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ خطمی کے علاوہ کوئی اور نہیں۔

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنِي مَعْنُ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ ثَنِي عُمَرُ وَبْنُ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَبُ

۱۵۰۵: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو سکو تو ایسا کر لیا کرو۔ یہ

حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۶: حضرت عمارہ بن زکریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا بندہ وہ ہے جو مجھے اپنے مد مقابل سے قتال (جنگ) کرتے وقت یاد کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنِي عَفِيرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسٍ الْيَحْصَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَائِدٍ الْيَحْصَبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قَرْنَهُ يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۱۵۰۷: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت پر مامور کیا تھا۔ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو آپ میرے پاس سے گزرے اور مجھے اپنے پاؤں سے مار کر فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے متعلق نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ زَادَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۰۸: حضرت یسیرہ جو مہاجرہات میں سے تھیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ تم لوگ تسبیح تہلیل، اور تقدیس یعنی ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ“ یا ”سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ“ پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی۔ پھر غافل نہ ہونا کیونکہ اس سے تم اسباب رحمت بھول جاؤ گی۔ اس حدیث کو ہم صرف ہانی بن عثمان کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ نے بھی ہانی بن عثمان سے روایت کی ہے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ قَالَ سَمِعْتُ هَانِيَّ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْرُولاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَنْسِينَ الرَّحْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِيَّ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِيَّ بْنِ عُثْمَانَ.

۱۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي

صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں یہ دعا کرتے تھے ”اللّٰهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور میرا مددگار ہے۔ میں صرف تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أَقَاتِلُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۱۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ بہترین دعا وہ ہے جو عرفات کے دن مانگی جائے اور میرا اور پچھلے تمام انبیاء کا بہترین قول یہ ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“.... آخر تک۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ حماد بن ابی حمید، محمد بن ابی حمید ہیں اور محمد بن ابی حمید، ابو ابراہیم انصاری مدینی ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو الْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَمَادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو بَرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيَّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۵۰۱: بَابُ

۵۰۱: بَابُ

۱۵۱۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا: ”اللّٰهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ میرا باطن میرے ظاہر سے اچھا کر اور میرا ظاہر نیک کر دے۔ اے اللہ تو لوگوں کو جو مال اور اہل و عیال عطا فرماتا ہیں اس میں سے میں تجھ سے بہترین چیزیں مانگتا ہوں جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ کسی کو گمراہ کریں۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں ہے۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الصَّالِ وَلَا الْمُضِلِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيَّ.

۱۵۱۲: حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ دائیں

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَجْدَرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ

وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنِي أَبِي نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مَنْ وَجَعِي هَذَا ثُمَّ أَرْفَعُ يَدَكَ ثُمَّ أَعِذُ ذَلِكَ وَتَرَا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَايِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا آبَاهَا.

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ يَزِيدَ الصَّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ قَاسِمٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تُقْضَى إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ

ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر تھا۔ مٹھی بند کی ہوئی تھی اور شہادت کی انگلی پھیلا کر یہ دعا کر رہے تھے: ”يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ.....“ آخر تک یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۱۳: حضرت محمد بن سالم، ثابت بنانی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے محمد بن سالم اگر کہیں تکلیف ہو تو اس جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھا کرو ”بِسْمِ اللَّهِ.....“ ہذا“ تک (یعنی اللہ کے نام سے میں اس درد کے شر سے اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔) پھر ہاتھ ہٹا لو اور یہی عمل طاق تعداد میں کرو۔ (پھر فرمایا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ عمل بیان فرمایا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۱۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یعنی اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے کا وقت ہے اور تجھے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا بھی وقت ہے۔ لہذا میں تجھ سے اپنی مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حفصہ بنت ابی کثیر اور ان کے والد کو ہم نہیں جانتے۔

۱۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اخلاص کے ساتھ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہتا ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ (کلمہ) عرش تک پہنچ جاتا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کبار سے بچتا رہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۱۶: حضرت زیادہ بن علاقہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اللَّهُمَّ... الخ“

(یعنی اے اللہ میں تجھ سے بری عادات، برے اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔

۱۵۱۷: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے ”اللہ اکبر.....“ اصیلاً تک پڑھا۔ (یعنی اللہ بہت بڑا ہے، تمام اور بہت سی تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اللہ صبح و شام پاکی والا ہے) آپ نے (نماز کے بعد) پوچھا کہ کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے سنی۔ یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ابی عثمان، حجاج بن میسرہ صواف ہیں۔ انکی کنیت ابو صلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۵۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ اللہ کو کونسا کلام زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے پسند کر رکھا ہے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ“، سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم اس وقت کیا دعا کریں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ هُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فَبَحْتُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَ كُتُهْنَ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافِ وَيُكْنَى أَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجِسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَصْطَفَاهُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي إِيَّاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا

يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا الْحَرْفَ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَهَكَذَا رَوَى أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ.

۵۰۲: بَابُ

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُفْرِدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُبَيْعِيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُدَلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا

دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن یمان نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا تو ہم اس وقت کیا دعا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگا کرو۔

۱۵۲۰: محمود بن غیلان بھی وکیع اور عبدالرزاق سے وہ ابواحمد اور ابو نعیم سے وہ سفیان سے وہ زید سے وہ معاویہ سے وہ انس سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ابواسحق ہمدانی نے بھی یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم سے انہوں نے انس سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔ یہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۵۰۲: بَابُ

۱۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکے پھلکے لوگ آگے نکل گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذکر الہی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ذکر ان پر سے گناہوں کے بوجھ اتار دیتا ہے۔ لہذا وہ قیامت کے ہلکے پھلکے ہو کر حاضر ہوں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا مجھے ان سب چیزوں سے عزیز ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا و مافیہا سے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعائیں رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی افطار کے وقت اور عادل حاکم کی اور مظلوم کی دعا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم

کی بددعا کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری عزت کی قسم میں ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے عرصے کے بعد کروں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قتی سے مراد سعدان بن بشر ہیں۔ عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ابو مدلہ ہے یہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے مولیٰ ہیں۔ ہم انہیں اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ان سے اس سے زیادہ طویل اور مکمل مروی ہے۔

۱۵۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ... الخ“ (یعنی۔ اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا اس سے مجھے فائدہ عطا فرما اور مجھے مزید علم عطا فرما۔ ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور میں دوزخیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۲۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نامہ اعمال لکھنے والوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکر الہی میں مشغول پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ اپنے مقصود کی طرف آ جاؤ۔ چنانچہ وہ آتے ہیں اور انہیں دنیا کے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں تیری تعریف، تیری بزرگی بیان کرتے اور تیرا ذکر کرتے چھوڑا ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ شدت سے تحمید و بزرگی بیان کرنے اور اس سے زیادہ شدت

ثُمَّ لَا تَرُدُّ دَعْوَتَهُمُ الصَّائِمِ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامَ الْعَادِلَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعْدَانُ الْقَبِيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بَشَرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ سَعْدُ الطَّائِي وَأَبُو مُدَلَّةٍ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَطْوَلُ مِنْ هَذَا وَاتَّم.

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيَّ بُغْيَتُكُمْ فَيَجِئُونَ فَيُخْفُونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ أَيُّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَا هُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمَجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَآيُ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ

سے ذکر کرنے لگیں۔ پھر اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ تیری جنت کے طلبگار ہیں۔ اللہ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں اگر وہ جنت دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت اور حرص سے اسے مانگیں گے۔ پھر اللہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا انہوں نے دوزخ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ بھاگیں زیادہ ڈریں اور پہلے سے بھی زیادہ پناہ

فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ إِنِّي أَشْهَدُ كُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فَلَانًا الْخَطِيئَاءَ لَمْ يَرْدُهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي لَهُمْ جَلِيسٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

مانگیں۔ چنانچہ اللہ فرماتے ہیں میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ایک شخص ان میں ایسے ہی اپنے کسی کام سے آیا تھا اور انہیں دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی ذکر کرنے والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے اس کے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۵۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ زیادہ پڑھا کرو یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے مکحول کہتے ہیں کہ جو شخص ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مُنْجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ“ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ادنیٰ ترین فقر ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ مکحول کا حضرت ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں۔

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَارِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مُنْجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرَائِدِ هُنَّ الْفَقْرُ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک ”اختیاری“ دعا قبول کی جاتی ہے۔ میں نے اپنی دعا امت کی شفاعت کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ اور یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کیساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ حدیث حسن

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمَّتِي وَهِيَ نَاهِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

صحیح ہے۔

۱۵۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت کے سامنے اسے یاد کرتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اسکی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کہ ”میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں“ سے مراد یہ ہے کہ میں اپنی رحمت و مغفرت اسکے ساتھ کر دیتا ہوں۔ بعض علماء محدثین بھی اسکی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے۔

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَعْنِي بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَهَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالُوا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَبِمَا أَمَرْتُ تُسَارِعُ إِلَيْهِ مَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي.

۱۵۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگا کرو۔ اس طرح عذاب قبر، دجال کے فتنے اور زندگی اور موت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرو۔

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۵۰۳

باب: ۵۰۳

۱۵۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ”أَعُوذُ..... خَلَقَ“ تک تو اسے اس رات کوئی زہر اثر نہیں کرے گا۔ سہیل کہتے ہیں کہ ہمارے گھر والے اسے سکھایا کرتے اور ہر رات پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ

میں سے کسی لڑکی کو کسی چیز نے ڈنگ مارا تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ مالک بن انس اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ عبید اللہ بن عمر اور کئی راوی یہ حدیث سہیل سے روایت کرتے ہوئے اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

باب: ۵۰۴

۱۵۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی تھی۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑتا ”اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي ... الخ“ (یعنی اے اللہ مجھے تو فیتق دے کہ میں تیرا شکر ادا کروں، تیرا زیادہ سے زیادہ ذکر کروں، تیری نصیحت کی اتباع کروں اور تیری وصیت کو یاد رکھوں) یہ حدیث غریب ہے۔

باب: ۵۰۵

۱۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اسکی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے خواہ دنیا ہی میں اسے وہ چیز عطا کر دی جائے یا اسے اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ بنا دیا جائے یا پھر اس دعا کی وجہ سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جاتا ہے بشرطیکہ اسکی دعا کسی گناہ یا قطع رحم کے لیے نہ ہو اور وہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: جلدی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ کہ میں نے اللہ سے دعا کی لیکن اس نے قبول نہیں کی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اپنے ہاتھ یہاں تک بلند کرے کہ اس کے بغل کھل جائیں اور پھر اللہ سے جو کچھ مانگتا ہے وہ عطا فرماتا ہے جب تک کہ جلدی نہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ جلدی کس طرح کرے گا؟ فرمایا اس طرح کہنے

فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُونَهَا فَكَانُوا يَقُولُونَ هَا كُلُّ لَيْلَةٍ فَلَدِغَتْ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

باب: ۵۰۴

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكَيْعُ نَا أَبُو فَضَالَةَ الْفَرَجُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُهُ إِلَّا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَعْظَمُ شُكْرَكَ وَأَكْثَرُ ذِكْرَكَ وَآتَّبِعْ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظْ وَصِيَّتَكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب: ۵۰۵

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَمَا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَأَمَّا أَنْ يُدْخَلَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا أَنْ يُكْفَرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرٍ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ أَوْ يَسْتَعْجِلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعْوَتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ ابْطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا إِيَّاهُ مَا لَمْ يَعْجَلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلْتُهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ

سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتَ فَلَمْ
يَسْتَجِبْ لِي.

لگے کہ میں نے بہت مانگا لیکن مجھے کچھ نہیں دیا گیا۔ یہ حدیث
زہری بھی ابو عبیدہ اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اس
طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی
دعا قبول کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے یعنی یہ نہ کہنے
لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ نَا صَدَقَةُ
ابْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سَمِيرِ بْنِ نَهَارٍ
الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حُسْنِ
عِبَادَةِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنا اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت
ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

باب ۵۰۶

باب ۵۰۶

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ نَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا
الَّذِي يَتَمَنَّى فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أُمْنِيَّتِهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۵۳۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ دیکھے کہ وہ کیا تمنا کر رہا ہے۔ کیونکہ
وہ نہیں جانتا کہ اسکی تمناؤں میں سے کیا لکھ دیا جاتا ہے۔ یہ
حدیث حسن ہے۔

باب ۵۰۷

باب ۵۰۷

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ
نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا
فَيَقُولُ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا
لِوَارَثِ مَنِيَّ وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ يُظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ
بِئَارِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ..... آخِرَتِكَ (یعنی اے اللہ
مجھے میری سماعت اور بصارت سے فائدہ پہنچا اور انہیں میرا
وارث کر دے۔) (یعنی میری زندگی تک باقی رکھ) اور مجھ پر
جو ظلم کرے اسکے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے
لے۔) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب ۵۰۸

باب ۵۰۸

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ
السَّجَزِيُّ ثَنَا قُطْنُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ

۱۵۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ
اپنے رب سے اپنی ہر حاجت مانگے یہاں تک کہ اگر جوتے کا

اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا
انْقَطَعَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ

تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی رب سے مانگے۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو جعفر بن سلیمان سے وہ
ثابت بنانی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے
ہیں۔ اور اس سند میں وہ حضرت انس کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا جَعْفَرُ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى
يَسْأَلَهُ الْمَلَحُ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

۱۵۳۸: حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنی تمام ضروریات اللہ تعالیٰ سے
مانگنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ نمک اور جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ
جائے تو یہ بھی اس سے مانگے۔ یہ حدیث قطن کی روایت سے
زیادہ صحیح ہے۔ جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے نقل کی ہے۔

خلاصۃ الابواب: دعاء کی ایک خاص قسم استغفار و توبہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور خطاؤں
کی معافی اور بخشش مانگنا ہے توبہ گویا اس کے لوازم میں سے ہے۔ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ جو گناہ اور نافرمانی یا ناپسندیدہ عمل
بندے سے سرزد ہو جائے اس کے برے انجام کے خوف کے ساتھ اس پر اسے دلی رنج و ندامت ہو اور آئندہ کے لئے اس سے
بچے رہنے اور دور رہنے کا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اس کی رضا جوئی کا وہ عزم اور فیصلہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ خطا اور لغزش
تو گویا آدمی کی سرشت میں ہے آدم کا کوئی فرزند اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن وہ بندے بڑے اچھے اور خوش نصیب ہیں جو گناہ کے بعد
نادم ہو کر اپنے مالک کی طرف رجوع ہوں اور توبہ و استغفار کے ذریعہ اس کی رضا و رحمت حاصل کریں (۲) فرض نمازوں کے بعد
مختلف قسم کی دعائیں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں ایسی دعائیں بہت نافع اور قبولیت کے بہت قریب ہیں (۳) حضرت شاہ
ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا مقصد اپنے باطن اور اپنی زندگی کو ذکر کے رنگ میں رنگنا ہو اس کو کثرت ذکر کا طریقہ
اختیار کرنا چاہئے اور جس کا مقصد ذکر سے صرف ثواب اخروی حاصل کرنا ہو اس کو ایسے کلمات ذکر کا انتخاب کرنا چاہئے جو معنوی
لحاظ سے زیادہ فائق اور وسیع تر ہوں جیسے کہ حضرت سعد کی حدیث میں مذکور ہے۔ ان کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عہد نبوی
میں تسبیح کا رواج تو نہیں تھا لیکن بعض حضرات اس مقصد کے لئے گٹھلیاں یا سنگریزے استعمال کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے
ان کو اس سے منع نہیں فرمایا۔ ظاہر ہے کہ اس میں اور تسبیح کے دانوں کے ذریعہ شمار میں کوئی فرق نہیں بلکہ تسبیح دراصل اس کی ترقی
یافتہ اور سہل شکل ہے جن حضرات نے تسبیح کو بدعت قرار دیا ہے بلاشبہ انہوں نے شدت اور غلو سے کام لیا ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا فاضل الدین

جلد دوم ۵ حصہ سوم

ابواب العلل

ابواب المناقب

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور ۵ پاکستان

فَاَلْتَكْبِرُ لِلرَّسُولِ فَقَدْ رَوَاهُ وَفَانْهَبْكُمْ عَنْهُ فَاَنْتَهُوا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

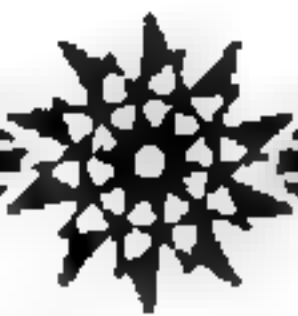
جامع ترمذی شریف

جلد دوم

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبہ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ جامع ترمذی شریف

تالیف: _____ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: _____ مولانا انیسم الدین

نظر ثانی: _____ حافظ محبوب احمد خان

طابع: _____ خالد مقبول

مطبع: زاہد بشیر



مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸۸	:۵۲۵ باب ۵۳۰ تا ۵۲۵		
۶۹۱	:۵۳۱ باب مہربوت کے متعلق		
۶۹۲	:۵۳۲ باب ۵۳۲ تا ۵۳۵		
۶۹۳	:۵۳۶ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے متعلق		
	:۵۳۷ باب ۵۳۷ تا ۵۳۹		
۶۹۴	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب		
۶۹۵	:۵۴۰ باب ۵۴۰ تا ۵۴۲		
۷۰۴	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ		
	:۵۵۳ باب ۵۵۳ تا ۵۶۲		
۷۱۱	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب		
۷۱۲	:۵۶۳ باب ۵۶۳ تا ۵۶۹		
۷۱۹	مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ		
۷۲۱	:۵۷۰ باب ۵۷۰ تا ۵۸۲		
۷۲۹	ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب		
	:۵۸۳ باب		
۷۳۱	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب		
	:۵۸۴ باب ۵۸۴ تا ۵۸۶		
۷۳۲	حضرت عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف زہریؒ کے مناقب		
۷۳۳	:۵۸۷ باب		
	حضرت ابوالفتح سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب		
	:۵۸۸ باب ۵۸۸ تا ۵۹۰		
۷۳۵	حضرت ابوعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ کے مناقب		
	حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب	۶۷۴	ابواب مناقب
۷۳۷	حضرت ابو فضل عباس بن عبد المطلبؓ کے مناقب		:۵۰۹ نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں
۷۳۸	:۵۹۱ باب	۶۷۶	:۵۱۰ باب
	:۵۹۲ باب	۶۷۹	:۵۱۱ باب
	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب		:۵۱۲ نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کے بارے میں
۷۴۰	حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابی طالبؑ کے مناقب		:۵۱۳ نبوت کی ابتداء کے متعلق
۷۴۱	:۵۹۳ باب ۵۹۳ تا ۵۹۵	۶۸۱	:۵۱۴ باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور عمر مبارک کے متعلق
۷۴۴	نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب	۶۸۲	:۵۱۵ نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے متعلق
	حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب اور	۶۸۳	:۵۱۶ باب ۵۱۶ تا ۵۲۳
۷۴۶	ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے مناقب	۶۸۶	:۵۲۳ نزول وحی کی کیفیت کے متعلق
۷۴۸	حضرت سلمان فارسیؓ کے مناقب	۶۸۷	:۵۲۴ نبی اکرم ﷺ کی صفات کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶۶	حضرت ابو موسیٰ اشعری کے مناقب	۷۴۸	حضرت عمار بن یاسر کے مناقب
	حضرت سہل بن سعد کے مناقب	۷۴۹	حضرت ابو ذر غفاری کے مناقب
۷۶۸	۵۹۶: صحابہ کرام کی فضیلت کے بارے میں	۷۵۰	حضرت عبداللہ بن سلام کے مناقب
۷۶۹	۵۹۷: بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بارے میں	۷۵۱	حضرت عبداللہ بن مسعود کے مناقب
	۵۹۸: اس کے بارے میں جو صحابہ کرام کو برا بھلا کہے	۷۵۳	حضرت حذیفہ بن یمان کے مناقب
۷۷۱	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں	۷۵۴	حضرت زید بن حارثہ کے مناقب
۷۷۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۷۵۵	حضرت اسامہ بن زید کے مناقب
۷۷۶	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۷۵۶	حضرت جریر بن عبداللہ بکلی کے مناقب
۷۷۷	ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت کے بارے میں	۷۵۷	حضرت عبداللہ بن عباس کے مناقب
۷۸۰	حضرت ابی بن کعب کی فضیلت		حضرت عبداللہ بن عمر کے مناقب
۷۸۱	قریش اور انصار کی فضیلت	۷۵۸	حضرت عبداللہ بن زبیر کے مناقب
۷۸۳	۵۹۹: انصار کے گھروں کی فضیلت کے بارے میں		حضرت انس بن مالک کے مناقب
۷۸۵	۶۰۰: مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۵۹	حضرت ابو ہریرہ کے مناقب
۷۸۸	۶۰۱: مکہ مکرمہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۶۲	حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے مناقب
۷۸۹	۶۰۲: عرب کی فضیلت کے بارے میں		حضرت عمرو بن عامر کے مناقب
۷۹۰	۶۰۳: عجم کی فضیلت کے بارے میں	۷۶۳	حضرت خالد بن ولید کے مناقب
۷۹۱	۶۰۴: اہل یمن کی فضیلت کے متعلق		حضرت سعد بن معاذ کے مناقب
۷۹۳	۶۰۵: قبیلہ غفار، اسلم، حمیمہ اور مزینہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۶۴	حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کے مناقب
	۶۰۶: بنو ثقیف اور بنو حنیفہ کے متعلق		حضرت جابر بن عبداللہ کے مناقب
۷۹۶	۶۰۷: شام اور یمن کی فضیلت کے متعلق	۷۶۵	حضرت مصعب بن عمیر کے مناقب
۷۹۹	کتاب حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل کے بارے میں		حضرت براء بن مالک کے مناقب

أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب مناقب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۵۰۹: باب نبی اکرم ﷺ

کی فضیلت کے بارے میں

۱۵۳۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسمعیل علیہ السلام کو چنا اور اولاد اسمعیل علیہ السلام سے بنو کنانہ، بنو کنانہ سے قریش، قریش سے بنو ہاشم، اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۴۰: حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا فرمایا اور مجھے ان میں سے بہترین جماعت میں پیدا فرمایا۔ پھر دو فریقوں کو پسند فرمایا۔ پھر تمام قبیلوں کو پسندیدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں۔ اور گھر انے میں بھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

۱۵۴۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن

۵۰۹. بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹. حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَصْعَبٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۴۰. حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِي كَبُورَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ وَخَيْرِ الْفِرْقَيْنِ ثُمَّ خَيْرَ الْقَبَائِلِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْقَبِيلَةِ ثُمَّ خَيْرَ الْبُيُوتِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ.

۱۵۴۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا

سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ ثَنِي وَائِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَى فِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدُ ابْنُ شَجَاعٍ ابْنُ الْوَلِيدِ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَادَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

عبدالمطلب نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر دو گروہ کیے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسمعیل بن ابی خالد کی انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۱۵۴۲: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب ۵۱۰

۱۵۴۴. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ مِلْدِ بَيْدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۴۵. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْجِلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

باب ۵۱۱

۱۵۴۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِي كَعْبٌ ثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرُ لَيْثٍ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

۱۵۴۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بَنٍ كَعْبٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا

باب ۵۱۰

۱۵۴۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں قبر سے سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ ناامید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ ابن آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ اسکے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۵۱۱

۱۵۴۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگا کرو۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیس بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔

۱۵۴۷: حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور تمام انبیاء کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا، اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ

اسکے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء کرام علیہم السلام میں اسی طرح ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا اور میں شفاعت کروں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۴۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الہی کا جھنڈا ہوگا۔ اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس دن آدم علیہ السلام سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ میں ہی وہ شخص ہوں جسکی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴۹: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجوں۔ اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ پھر میرے لیے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن جبیر قریشی ہیں۔ اور مصر کے رہنے والے ہیں۔ جبکہ نفیر کے پوتے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر شامی ہیں۔

۱۵۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند صحابہؓ نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو انکی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام

فاحسنہا واکملہا واجملہا وترک منها موضع لبنۃ فجعل الناس يطوفون بالبناء ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع تلك اللبنۃ وانا في النبیین موضع تلك اللبنۃ وبهذا الإسناد عن النبی ﷺ قال اذا كان يوم القيامة كنت امام النبیین وخطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر هذا حدیث حسن صحیح غریب۔

۱۵۴۸. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

۱۵۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيَّوَةُ أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا إِلَيَّ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنَّ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَالَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ هَذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ شَامِيٌّ۔

۱۵۵۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَضْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُ وَنَهَ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخِرُ مَاذَا بَاعَجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخِرُ فَعِيسَى كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ وَقَالَ آخِرُ آدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ حِلَقُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيَدْخُلْنِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنا لیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ اور ”کن“ سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ چنانچہ آپ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور اسکے کلمہ کن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ جان لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور یہ میں فخر یہ نہیں کہہ رہا۔ میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولیں گے۔

پھر میں اس میں مؤمن فقراء کیساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا اور میں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لیے کہہ رہا ہوں) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۵۱. حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ نَاعْثَمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيِّ.

۱۵۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مذکور ہیں یہ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کیساتھ دفن ہوں گے۔ ابو مودود کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدینی ہے۔

۱۵۵۲. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۱۵۵۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز

روشن ہو گئی تھی اور جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی۔ ہم نے ابھی آپ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا (یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپ کی حیات طیبہ میں تھا)۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۵۱۲: باب نبی اکرم ﷺ کی

پیدائش کے بارے میں

۱۵۵۳: حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل (ہاتھیوں والے سال) میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفان نے قبیلہ بنو یسر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے (مرتبہ میں) بڑے ہیں۔ لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔ میں نے ان سبز پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا) اس کا رنگ متغیر ہو گیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحاق کی روایت ہے جانتے ہیں۔

۵۱۳: باب نبوت کی ابتداء کے متعلق

۱۵۵۴: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابو طالب تجارت کے لیے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ چل دیے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے، لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیے۔ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کے پاس آیا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ

مَا لَكَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَيْدِيَّ وَأَنَا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبُنَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَاوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وَلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عام الفيل قال وسأل عثمان بن عفان قباث بن أشيم أخا بني يعمر بن ليث أنت أكبر أم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكبر مني وأنا أقدم منه في الميلاد قال ورأيت خذق الطير أخضر محيلاً هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن إسحاق.

۵۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاحٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْرُؤُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ

الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ
اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخُ مِنْ قُرَيْشٍ مَا
عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ
حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ
وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ
كَتِفِهِ مِثْلُ التَّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا
أَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رِغْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ
فَاقْبَلْ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ
قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فِيءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِيءِ
الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيَّ فِيءِ الشَّجَرَةِ مَالَ
عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَنَاشِدُهُمْ أَنْ
لَا يَذُ هُبُوبًا إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ
بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ
الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنَّ هَذَا
النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ
إِلَيْهِ بِأَنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ
هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلَفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا
أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ
اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدُّهُ قَالُوا
لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَنَشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّكُمْ
وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو
طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ وَزَوْدَةُ الرَّاهِبِ
مِنَ الْكَعْكَ وَالزَّيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا
نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام
جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام
جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ
کہنے لگے کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگا کہ جب تم
لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا
جو سجدے میں نہ گر گیا ہو اور یہ نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں
کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے
شانے کی اوپر والی ہڈی پر سب کی طرح ثبت ہے۔ پھر واپس
گیا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپ
اونٹ چرانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ راہب کہنے لگا کہ کسی
کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف
لائے تو بدلی آپ پر سایہ کئے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ
درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ جب بیٹھے تو
درخت جھک گیا اور آپ پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو
درخت بھی انکی طرف جھک گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ
وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے
جاؤ۔ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان
لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر راہب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ
سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو
؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لیے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں
(گھر سے) باہر نکلنے والے ہیں۔ لہذا ہر راستے پر کچھ لوگ
بٹھائے گئے ہیں جب ہمیں تمہارا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف
بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی
ہے جو تم سے بہتر ہو۔ کہنے لگے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ
(نبی) تمہارے راستے میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ

تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگا: نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو
اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ (راہب) اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا سر پرست کون ہے۔ انہوں نے کہا

ابوطالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابوطالب نے آپؐ کو واپس بھیج دیا اور ابوبکرؓ نے بلالؓ کو آپؐ کے ساتھ اس راہب کے پاس بھیجا اور راہب نے آپؐ کو زادراہ کے طور پر زیتون اور روٹیاں دیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۱۴: باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت

اور عمر مبارک کے متعلق

۱۵۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۵۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد بہت پست تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھرے یا لے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ چنانچہ آپ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، پھر دس سال مدینہ منورہ میں اور تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ یہ حدیث

۵۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً هَكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ هَذَا حَدِيثٌ

۱: محدثین میں سے بعض حضرات نے اس حدیث کو اس لیے ضعیف قرار دیا ہے کہ حضرت بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابوبکرؓ نبی اکرم ﷺ سے دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقاہ ہیں۔ لہذا ممکن ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ واللہ اعلم

حسن صحیح ہے۔

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب: (۱) حضور ﷺ کے تمام آباؤ اجداد اپنے اپنے زمانہ کے عقلاء اور حکماء اور سادات عظام اور قائدین کرام تھے فہم و فراست حسن صورت اور حسن سیرت مکارم اخلاق اور محاسن اعمال حلم اور بردباری اور خود و کرم و مہمان نوازی میں یکتائے زمانہ تھے ہر عزت و رفعت اور سیادت و وجاہت کے ماویٰ اور بلجائے اور سلسلہ نسب کے آباء کرام میں بہت سوں کے متعلق تو احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہ سے منقول ہے کہ ملت ابراہیمی پر تھے۔ حضور ﷺ اپنی نسلی، نسبی اور خاندانی عظمت و فضیلت کا اظہار کر کے گویا یہ واضح کیا کہ خدا کا آخری نبی بنے اور خدا کی آخری کتاب پانے کا سب سے زیادہ مستحق میں ہی تھا اس سے معلوم ہوا کہ حکمت الہی اس کا لحاظ رکھتی تھی کہ مرتبہ نبوت و رسالت پر فائز ہونے والی ہستی حسب و نسب اور خاندان کے اعتبار سے بلند درجہ اور عالی حیثیت ہو (۲) مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی اس وقت نبوت و رسالت کے لئے نامزد ہو چکی تھی جبکہ حضرت آدم کی روح ان کے پیکر خاکی سے متعلق بھی نہیں ہوئی تھی اور ان کا پتلا زمین پر بے جان پڑا تھا یہ جملہ دراصل اس بات سے کنایہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت حضرت آدم کے وجود میں آنے سے پہلے متعین و مقدر ہو چکی تھی (۳) حضور ﷺ کی عمر مبارک اور مکہ مکرمہ میں قیام کے بارے میں تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال کی روایتیں زیادہ ہیں علماء نے ان احادیث میں دو طرح تطبیق فرمائی اول یہ کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور تین سال بعد رسالت ملی اس کے دس سال بعد مکہ مکرمہ میں قیام ہوا اس بناء پر اس حدیث میں ان تین سال کا ذکر چھوٹ گیا جو نبوت اور رسالت کے درمیان تھے دوسری توجیہ یہ کہ جاتی ہے کہ عموماً اعداد میں کسر کو شمار نہیں کیا جایا کرتا اسی بناء پر حضرت انس کی روایت میں دونوں جگہ دہائیاں ذکر کر دیں اور کسر کو چھوڑ دیا اور پینسٹھ سال والی روایات میں سنہ ولادت اور سنہ وفات کو مستقل شمار کیا گیا چونکہ حضور ﷺ کی عمر شریف اصح قول کے موافق تریسٹھ سال کی ہوئی اس لئے باقی روایات کو بھی اس طرح رائج کیا جائے گا۔

۵۱۵: باب نبی اکرم ﷺ کے معجزات

اور خصوصیات کے متعلق

۱۵۵۸: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جن دنوں میں مبعوث ہوا، میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹: حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی کھا کر اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہ سے پوچھا

۵۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ

۱۵۵۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجْرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بَعَثْتُ إِنِّي لَا عَرَفُهُ الْآنَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۵۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوُلُ مِنْ قِضْعَةٍ مِنْ غُدُوَّةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُومُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ

عَشْرَةً قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَعْجَبُ
مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الشَّخِيرِ.

باب: ۵۱۶

۱۵۶۰. حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا الْوَلِيدُ أَبِي
ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ
وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ
عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَقَالُوا عَنْ عَبَادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ
مِنْهُمْ قُرُوءَةً بَنِي أَبِي الْمَغْرَاءِ.

باب: ۵۱۷

۱۵۶۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ
عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لُزُقٍ جَذْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مَنِيرًا
فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجَذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَبِي وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ
عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ
سَعِيدٍ نَا شَرِيكَ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ
دَعَوْتُ هَذَا الْعَبْدُ مِنْ هَذِهِ النَّيْخَةِ تَشْهَدُ أَنِّي

کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تم کس
بات پر تعجب کر رہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جا رہا
تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ ابو علاء کا نام یزید بن عبد اللہ الشخیر ہے۔

باب: ۵۱۶

۱۵۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے
روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی
گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام
کرتا کہ اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام
ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اس حدیث کو ولید
بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں، فروہ
بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابو مغراء ہے۔

باب: ۵۱۷

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا
کرتے تھے پھر صحابہ کرامؓ نے آپ کے لیے منبر بنا دیا جب
آپ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ ”تتا“ اس طرح رونے لگا جیسے
اونٹنی روتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اس پر
ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابر،
ابن عمر رضی اللہ عنہما، سہل بن سعد، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام
سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن
صحیح غریب ہے۔

۱۵۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں
کس طرح یقین کروں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر
میں کھجور کے اس درخت کے اس خوشے کو بلاؤں تو وہ گواہی
دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ آپ نے اسے بلایا تو

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَعَاَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب ۵۱۸:

۱۵۶۳: حضرت ابو زید بن اخطبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعا کی (راوی حدیث) عزہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

باب ۵۱۹:

۱۵۶۴: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو طلحہؓ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف (کمزوری) محسوس کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کیلئے ہے۔ وہ کہنے لگیں ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا دی اور مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں وہاں پہنچا تو نبی اکرم ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہو گیا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا یہاں تک کہ میں ابو طلحہؓ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابو طلحہؓ فرمانے لگے: ام سلیمؓ نبی اکرم ﷺ صحابہ اکرمؓ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس تو انہیں

باب ۵۱۸:

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نَا أَبُو زَيْدٍ بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بَيْضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ.

باب ۵۱۹:

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجْتُ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجْتُ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِنَعْصِهِ ثُمَّ دَسَتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِنَعْصِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطْعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا قَالَ فَاَنْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ

قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ
وَلَيْسَ عِنْدَ نَاسٍ نَاسًا نَطْعُهُمْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ حَتَّى لَقِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمُّ
سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَاتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْرِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ
بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ
فَإِذِنْ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ
لِعَشْرَةٍ فَإِذِنْ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ
قَالَ ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَإِذِنْ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ
خَرَجُوا فَآكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰: بَابُ

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ
نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَانَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ
وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ
وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ
تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ
آخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ
مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۱: بَابُ

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا

کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا
رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انسؓ
فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ باہر نکلے اور آپؐ سے ملاقات کی پھر
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ابو طلحہؓ بھی ساتھ تھے
یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیم
وہی روٹیاں لائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیم نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور
حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے
گئے۔ پھر دس کو بلا یا وہ بھی کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس
کو بلا یا..... اور اس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور وہ ستر
یا اسی (۸۰) آدمی تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابُ

۱۵۶۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا
لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ پا کر نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائے۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے برتن پر ہاتھ رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا
حکم دیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھوٹتے ہوئے
دیکھا اور تمام لوگوں نے اس سے وضو کیا یہاں تک کہ آخری
آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن
مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث
حسن صحیح ہے۔

۵۲۱: بَابُ

۱۵۶۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ ابتدائے نبوت میں جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور رحمت ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خواب روزِ روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا اور پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ حال رہا۔ ان دنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلوت (تنہائی) کو ہر چیز سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۲۲: باب

۱۵۶۷: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آج کل تم لوگ قدرت کی نشانیوں کو عذاب سمجھتے ہو اور ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہیں برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آپ کے ساتھ کھانا کھاتے اور کھانے کی تسبیح سنتے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے بہنے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وضو کے مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت آسمان سے (اللہ کی طرف سے) ہے۔ یہاں تک کہ ہم سب نے اس پانی سے وضو کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۳: باب نزول وحی کی

کیفیت کے متعلق

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور یہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آ جاتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے پھر میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سخت

يُونُسُ بْنُ بَكِيرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَبِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتَدَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَتْ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكَّتْ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۲۲: بَابُ

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ تَعُدُّونَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوُضُوءِ الْمُبَارَكِ وَ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَوْضَاْنَا كُلُّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۳: بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ هُوَ ابْنُ عِيْسَى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلَاسَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي

الْمَلِكُ رَجُلًا فَيَكْلِمُنِي فَأَعِنِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ
عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ
سِرِّيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں اور معجزات بیشمار ہیں امام ترمذیؒ چند بطور نمونہ کے نقل فرماتے ہیں۔ (۲) میں خدا کا حبیب ہوں کے ضمن میں بعض مشاریحین نے تو یہ لکھا ہے کہ خلیل اور حبیب دونوں کے معنی دوست کے ہیں لیکن حبیب اس دوست کو جو محبوبیت کے مقام کو پہنچا ہوا ہو جبکہ خلیل مطلق دوست کو کہتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی دوستی کسی غرض کے تحت ہو جبکہ حبیب وہ دوست ہے جو اپنی دوستی میں بالکل بے لوث ہو اور بے غرض ہو (۳) وحی کے اصل معنی ہے اشارہ کرنا، رمز و کنایہ میں بات کرنا آہستہ سے بات کرنا پیغام بھیجنا، القاء اور الہام کرنا۔ وحی کی کیفیت جو حدیث باب میں ذکر ہوئی ہے یہ حضور ﷺ پر سخت ترین وحی ہوتی تھی یعنی اس وحی کے الفاظ اور مفہوم و مقصد کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی تھی۔ فرشتہ انسان کی شکل اختیار کر کے اس کے تحت شاریحین نے یہ مشہور قول لکھا ہے کہ جب حضرت جبریلؑ انسان کی شکل میں آتے تھے تو زیادہ تر ایک صحابی حضرت وحیہ کلبی کی شکل و صورت میں آتے تھے۔ ایک صورت وحی کے القات کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بات اور کسی مضمون کا دل میں ڈالا جانا جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اُنْقِیْ فِی رُؤْعِی (یہ بات میرے دل میں ڈال دی گئی)۔

۵۲۳: باب نبی اکرم ﷺ

۵۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفات کے متعلق

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكَيْعٌ نَاسُفِيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ
فِي حُلَّةٍ خُمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ
الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَوِيلِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۵۶۹: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑے میں آپؐ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپؐ کے بال کندھوں سے لگتے تھے اور کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ آپؐ کا قد نہ لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: قد نہ تو بہت لمبا تھا نہ ٹھکنا، مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا قد میانہ مائل بہ درازی تھا جس کو ہمارے محاوروں میں نکلتا قد کہتے ہیں بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ آنحضرتؐ کسی مجمع میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند دکھائی دیتے تھے اگرچہ اس مجمع میں دراز قد لوگ بھی ہوتے تھے آپؐ کی اعجازی حیثیت کو بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ذات کو جو عظمت و رفعت عطا فرمائی تھی وہ ہر موقع پر آپؐ کے قد و قامت سے بھی ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ اگر آپؐ دراز قد لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپؐ ہی کے وجود کو سب سے نمایاں رکھتا تھا۔ آپؐ کی رنگت ایسی گندم گوں تھی جس کو سرخ سفید رنگ کہا جاتا ہے اسی طرح آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں

کے بچ بچ تھے۔ آنحضرت ﷺ کے سر کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں جب بالوں کی اصلاح کرائے ہوئے زیادہ دن گزر جاتے تو قدرتی طور پر بال لمبے ہو جاتے تھے اور جب اصلاح کرا لیتے تھے تو بالوں کی لمبائی کم ہو جاتی تھی۔ بہر حال حضور ﷺ نے بال لمبے بھی رکھے ہیں اور چھوٹے بھی نبی کریم ﷺ کا چال اور رفتار میں ایک خاص قسم کا ایسا وقار ہوتا تھا جس میں انکساری شامل ہو یا اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ جب آپ ﷺ چلتے تو اس اعتماد اور وقار کے ساتھ قدم اٹھاتے جس طرح کوئی بہادر اور قوی و توانا شخص اپنے قدم اٹھاتا ہے۔ مہر نبوت آنحضرت ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی اور اس کی صورت یہ تھی کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈوں کے برابر بیضوی شکل میں جسم مبارک سے کچھ ابھری ہوئی تھی یہی مخصوص ابھار خاتم نبوت یعنی نبوت کی مہر اور علامت کہلاتا تھا اس مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں روایتیں مختلف ہیں لیکن ان روایتوں کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اس کا حجم گھٹنا بڑھتا رہتا تھا اس کی رنگت بھی مختلف ہوتی رہتی تھی۔ بہر حال حضور ﷺ کی ذات اقدس ہر لحاظ سے کامل مکمل تھی۔

باب: ۵۲۵

باب: ۵۲۵

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ السِّيفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
۱۵۷۰: حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت براءؓ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۵۲۶

باب: ۵۲۶

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شُنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخَمَ الرَّأْسُ ضَخَمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرُوبَةِ إِذَا مَشَاتْكَفًا تَكْفِيًّا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَقْبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔
۱۵۷۱: حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے، آپؐ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت ہوتے تھے سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی، سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب آپؐ چلتے تو آگے کی طرف جھکتے گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور بعد میں آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اس حدیث کو ابی سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

باب: ۵۲۷

باب: ۵۲۷

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قَصْرِ الْأَخْنَفِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
۱۵۷۲: حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب نبی اکرم ﷺ کے اوصاف

الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ نَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غُفْرَةَ ثَنِي إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدٍ
مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ
الْمُمَغِطُ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدُ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ
وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطُ وَلَا بِالسَّيِّطِ كَانَ جَعْدًا
رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي
الْوَجْهِ تَذْوِيرٌ أَبْيَضٌ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ
الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتَدُ أَجْرَدُ ذُو مَسْرَبَةٍ
شَتْنُ الْكَفَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقْلَعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي
فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعَابِينَ كَتَفِيهِ خَاتَمُ
النَّبَوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ
النَّاسِ لَهْجَةً وَالْيَنُحُمُ عَرِيكَةٌ وَأَكْرَمُهُمْ عَشْرَةٌ مَنْ
رَأَاهُ بِدِيهَةِ هَابَةٍ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَا عِتَّةُ
لَمْ أَرَقْبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ
الْأَصْمَعِيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُمَغِطُ الذَّاهِبُ طَوْلًا قَالَ
وَسَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ فِي كَلَامِهِ تَمَغِطُ فِي نُسَابَتِهِ
أَيَّ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيدًا وَأَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالذَّاخِلُ بَعْضُهُ
فِي بَعْضٍ قِصْرًا وَأَمَّا الْقَطِطُ فَالشَّدِيدُ الْجُعُودَةُ
وَالرَّجُلُ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجُونَةٌ أَيْ يَنْحِنِي قَلِيلًا
وَأَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيرُ اللَّحْمِ وَأَمَّا الْمُكَلَّمُ
الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَأَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِي فِي بَيَاضِهِ
حُمْرَةٌ وَالْأَدْعَجُ الشَّدِيدُ سَوَادَ الْعَيْنِ وَالْأَهْدَبُ
الطَّوِيلُ الْأَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمِعُ الْكَفَيْنِ وَهُوَ
الْكَاهِلُ وَالْمَسْرَبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي كَانَتْ
قَصِيْبٌ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى الشَّرَةِ وَالشَّنُ الْغَلِيْظُ

بیان کرتے تو فرماتے کہ آپؐ نہ لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے
بلکہ میانہ قد تھے۔ آپؐ کے بال نہ بہت گھنگریالے تھے اور نہ
بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے تھوڑے گھنگریالے تھے۔ بہت موٹے
بھی نہیں تھے۔ آپؐ کا چہرہ بالکل گول تھا بلکہ چہرے میں
قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ و سفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی
، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان
گوشت تھا۔ آپؐ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے
سے ناف تک بالوں کی ایک لکیری تھی۔ ہتھیلیاں اور تلوے
بھرے بھرے تھے۔ جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ
نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو پورے گھوم کر
دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپؐ کے شانوں کے درمیان
مہرنبوت تھی۔ وہ خاتم النبیین اور سب سے اچھے سینے والے
(حسد سے پاک) سب سے بہترین لمحج والے، سب سے نرم
طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک
آپؐ کو دیکھتا وہ ڈرجاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپؐ کی
تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد
آپؐ سا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابو جعفر
کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپؐ کی صفات کی تفسیر کرتے
ہوئے سنا کہ ”مُمَغِطُ“ دراز قد۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک
اعرابی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”تَمَغِطُ فِي نُسَابَتِهِ“ اپنا تیر
بہت کھینچا ”مُتَرَدِّدُ“۔ جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے
ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو ”قَطِطُ“ بہت گھنگریالے اور
رَجُلُ“ بلکہ گھنگریالے بالوں والا۔ ”مُطَهَّمُ“ نہایت فرہ
اور زیادہ گوشت والا۔ ”مُكَلَّمُ“ گول چہرے والا۔ ”مُشْرَبُ“
سرخ مائل گورے رنگ والا۔ ”أَدْعَجُ“ جسکی آنکھیں خوب سیاہ
ہوں۔ ”أَهْدَبُ“ جسکی پلکیں لمبی ہوں۔ ”كَتَدُ“
دونوں شانوں کے درمیان جگہ اسے کابل بھی کہتے ہیں۔
”مُسْرَبَةُ“ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ ”الشَّنُ“

جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہوں۔ ”تَقْلَعُ“ پیر گاڑ کر چلنا ”الصَّبْبُ“ بلندی سے اترنا۔ ”جَلِيلُ الْمُشَاشِ“ بڑے جوڑوں والا۔ مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے۔ ”عَشِيرٌ“ اس سے مراد صحبت ہے اسلئے کہ عشیر صاحب کو کہتے ہیں۔ ”بَدَهْتُهُ“ اچانک۔

باب: ۵۲۸

۱۵۷۳: روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن یزید۔ اس حدیث کو زہری سے نقل کرتے ہیں۔

باب: ۵۲۹

۱۵۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ لوگ سمجھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد اللہ بن ثنی کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب: ۵۳۰

۱۵۷۵: حضرت عبد اللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے۔ وہ عبد اللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

الْأَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقْلَعُ أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبْبُ الْحُدُورُ تَقُولُ انْحَدَرْنَا مِنْ صُوبٍ صَبَّ وَقَوْلُهُ جَلِيلُ الْمُشَاشِ يُرِيدُ رُءُوسَ الْمَنَاقِبِ وَالْعَشِيرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيهَةُ الْمَفَاجَاةُ يَقُولُ بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ أَيْ فَجِئْتُهُ۔

باب: ۵۲۸

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَبُودِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يَبِينُهُ فَضْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

باب: ۵۲۹

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيَتَعَقَلَ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى۔

باب: ۵۳۰

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدَرُوهُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ مِثْلُ هَذَا۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا ۱۵۷۶: ہم سے روایت کی احمد بن خالد الخلال نے انہوں نے

یجی سے وہ لیث سے وہ یزید بن ابی حبیب سے اور وہ عبد اللہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی آپ کی مسکراہٹ تھی۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۳۱: باب مہر نبوت کے متعلق

۱۵۷۷: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ پھر آپ نے وضو کیا اور میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے۔ جیسے چھپر کٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔ اس باب میں حضرت سلمان، قرہ بن ایاس مزنی، جابر بن سمرہ، ابورمہ، بریدہ اسلمی، عبد اللہ بن سرجس، عمرو بن الخطاب اور ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۷۸: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدود تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۲: باب

۱۵۷۹: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں۔ آپ ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ جَزْءٌ قَالَ مَا كَانَ ضَحْكُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النَّبُوءَةِ

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبْتُ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجَعَ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبُرْكَاتِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَّاسٍ الْمُزْنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رَمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ وَعَمْرٍو بْنِ أَخْطَبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةَ حَمْرَاءٍ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۲: بَابُ

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَنَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ اكْحَلِ الْعَيْنَيْنِ

وَلَيْسَ بِأَكْهَلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب: ۵۳۳

باب: ۵۳۳

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو قَطَنِ نَا شُعْبَةُ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ
الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقَبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۱۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقَبِ
قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكِ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ
الْفَمِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِ الْعَيْنِ
قُلْتُ مَا مِنْهُوسَ الْعَقَبِ قَالَ قَلِيلُ اللَّحْمِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۵۳۴

باب: ۵۳۴

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي
وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا
لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِبٍ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ.

باب: ۵۳۵

باب: ۵۳۵

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَرِضَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى ضَرَبَ مِنَ الرِّجَالِ

۱۵۸۰: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپ کی
ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۱: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ روتھے، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں
میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے سہاک بن حرب
سے پوچھا کہ ”ضلیع الفم“ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے
فرمایا کہ ”کشادہ دھان“۔ میں نے پوچھا ”اشکل العینین“
سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا ”بڑی آنکھ والے“۔ میں
نے پوچھا ”منہوس العقب“ سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے
فرمایا ”کم گوشت والے“۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپ
کی شکل میں گھوم رہا ہو۔ پھر میں نے آپ سے تیز چلنے والا کوئی
شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ زمین آپ کے لیے لیٹی جارہی ہو۔
ہم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے) اپنی جانوں کو
مشقت میں ڈالتے اور آپ بے پروا چلتے جاتے تھے۔ یہ
حدیث غریب ہے۔

۱۵۸۳: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا کہ (شب معراج میں) انبیاء کرام علیہم السلام میرے سامنے
آئے تو (میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام چھری سے

بدن کے جوان تھے۔ (یعنی ہلکے پھلکے) جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہیں۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعودؓ کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو وحیہ کلبیؓ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۳۶: باب نبی اکرم ﷺ کی وفات

کے وقت عمر کے متعلق

۱۵۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمر پینسٹھ سال تھی۔

۱۵۸۵: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے وہ بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: باب

۱۵۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ، اور دغفل بن حظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دغفل کا نبی اکرم ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۵۳۸: باب

۱۵۸۷: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

كَانَهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِئِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهَا دَحِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۵۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ مَاتَ

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَاءِ قَالَ ثَنِي عَمَارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوْفِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بَشَرُ بْنُ الْمُفْضَلِ نَا خَالِدُ الْحَذَاءِ نَا عَمَارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

۵۳۷: بَابُ

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَوْمًا يَوْمًا يُوْحَى إِلَيْهِ وَتُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ.

۵۳۸: بَابُ

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ
يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُوْنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۹ باب

۱۵۸۸. حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعُبَيْرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ
الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ
جُرَيْجٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ ابْنُ أَحْمَرَ
الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا.
مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

۱۵۸۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا
الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلَةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيلًا لَا تَخْذُثُ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنْ صَاحِبُكُمْ
لَخَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ.

۱۵۹۰. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ أَحَبُّنَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب
کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تریسٹھ
برس کی عمر میں ہوئی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۹ باب

۱۵۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو زہری کے بھتیجے نے زہری
سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی
کے مثل نقل کیا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

ان کا نام عبد اللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

۱۵۸۹: حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔ اگر میں کسی کو
دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابو بکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا
ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن
عباس اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۹۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ ہمارے سردار ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب
میں بہتر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب
تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۹۱: حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا کہ ان کے بعد؟ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر۔ فرمایا: ابو عبیدہ بن جراحؓ سے۔ حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ ان کے بعد؟ لیکن اس مرتبہ حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

۵۴۰: باب

۱۵۹۳: حضرت ابن ابی معلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جو جی چاہے کھائے پئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کر لے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ نے لگے۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے کہ اس شیخ (یعنی ابو بکرؓ) پر تعجب ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپؓ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپؓ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بلکہ ہم آپؓ پر

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمَدَ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ صُهَبَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرُ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۵۴۰: باب

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي الشَّوَّازِ نَا أَبُو غَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِأَبَانَا وَأَمَوَانَا

اپنے آباء و اجداد اور اپنے اموال قربان کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکرؓ) سے زیادہ ہم پر احسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ (آپؐ نے فرمایا کہ) اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی (یعنی ابوبکرؓ) کو دوست بنایا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ یہ بات آپؐ (ﷺ) نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھر فرمایا کہ جان لو کہ تمہارا دوست (آنحضرتؐ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت

ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوعوانہ سے بھی منقول ہے۔ ابوعوانہ، عبد الملک بن عمیر سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں۔ ”امن الینا“ سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۱۵۹۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کر لے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کر لے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ہم اپنے آباء اور امہات کو آپؐ پر قربان کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اور لوگ کہنے لگے کہ اس شیخ کو دیکھو۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اور اخروی زندگی میں سے ایک چیز اختیار کرنے کے لیے کہا اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ چنانچہ (حقیقت میں) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اور سب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکر صدیقؓ اسکے مستحق تھے لیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔ (سنو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔ (اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جو لوگوں نے

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ أَمِنَ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ وَدَّوْا إِخَاءَ إِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عُوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَمِنَ إِلَيْنَا يَعْنِي أَمِنَ عَلَيْنَا.

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ أَخِيرَةَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجَبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرِ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خُوَّةٌ إِلَّا خُوَّةُ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مسجد میں آنے جانے کیلئے بنائی ہوئی تھیں یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۵۴۱: باب

۱۵۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابو بکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکرؓ ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۹۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری اسے عبد الملک بن عمیر وہ ربیع کے مولیٰ وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ اور وہ عبد الملک بن عمیر سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تالیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے عبد الملک سے اور کبھی بلا واسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعد بھی سفیان ثوری وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ ربیع کے مولیٰ ہلال وہ ربیع وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۵۴۱: باب

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحَرَّرٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا حَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَفَانَاهُ مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ فَإِنْ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ هُوَ ابْنُ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِلَةَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هَلَالٍ مَوْلَى رَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمِ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ:

۱۵۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کب تک میں تم لوگوں میں ہوں۔ لہذا میرے بعد تم ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرنا۔

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ:

۱۵۹۸: حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے (یعنی تمام لوگوں کے) البتہ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ۔ اے علی! ان دونوں کو اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد مؤقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِيَّ بَكْرٍ وَعُمَرُ هَذَانِ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:

۱۵۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ:

۱۶۰۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء و مرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں مت بتانا۔

باب: ۵۴۲

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا أَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

باب: ۵۴۲

۱۶۰۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں (یعنی خلافت کا)۔ کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔ یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابو نضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اس حدیث کو عبد الرحمن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابو نضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو سعید کا ذکر نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب: ۵۴۳

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمُ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

باب: ۵۴۳

۱۶۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار و مہاجرین صحابہؓ کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابو بکرؓ بیٹھے ہوئے ہوتے تو کسی کو جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں آپؐ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپؐ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

باب: ۵۴۴

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ مُجَالِدٍ بِنِ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ

باب: ۵۴۴

۱۶۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپؐ کی دائیں طرف ابو بکرؓ تھے اور بائیں طرف عمرؓ تھے۔ آپؐ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

سعید بن مسلم محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اسکے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

أَخَذَ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هَكَذَا نُبَعَثَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْقَوِي وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہو گے۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ ثَنَى كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

باب: ۵۴۵

۱۶۰۵: حضرت عبداللہ بن حطب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ابو بکرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حطب نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا یعنی وہ صحابی نہیں ہیں۔

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ.

باب: ۵۴۶

۱۶۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابو بکرؓ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جسکی وجہ سے لوگ انکی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں آپؐ نے دوبارہ حکم دیا کہ ابو بکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حصہ سے فرمایا کہ آپؐ سے کہو کہ ابو بکرؓ رو پڑیں گے۔ حصہ نے ایسا ہی کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو جنہوں نے یوسف علیہ السلام کو قید خانے جانے پر مجبور کر دیا۔ جاؤ اور ابو بکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حصہؓ، عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ هُوَ ابْنُ عِيْسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأَمْرُ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأَمْرُ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ففَعَلْتُ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَا تَنْتَنَ.

کبھی خیر نہیں پہنچی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو موسیٰ، ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

باب: ۵۴۷

۱۶۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم میں ابو بکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب: ۵۴۸

۱۶۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (یعنی دو درہم یا دو روپے وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لیے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لیے تیار کی گئی ہے۔ چنانچہ جو نماز بحسن و خوبی خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ و خیرات دینے والوں کو صدقے کے دروازے اور روزے داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز و اکرام کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں

صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَابَكُمْ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأَصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

باب: ۵۴۷

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب: ۵۴۸

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا أَبَتِ وَأُمِّي مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذَا الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ آج میں ابو بکرؓ سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لیکر حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کہ گھروالوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابو بکرؓ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ گھروالوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا انکے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے کہا کہ میں کبھی ان (ابو بکرؓ) پر سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۵۴۹

۱۶۱۰: حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپؐ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو تو تم ابو بکرؓ کے پاس جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب: ۵۵۰

۱۶۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے غریب ہے۔

باب: ۵۵۱

۱۶۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکرؓ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کیے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو)۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو معنی سے

أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَأَفَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَا لَا أَقُولُ الْيَوْمَ أَسْبَقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۵۴۹

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب: ۵۵۰

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۵۵۱

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ .

اور وہ موسیٰ بن طلحہ سے عائشہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

باب: ۵۵۲

باب: ۵۵۲

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْجَحَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا .

۱۶۱۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور اہل زمین سے ابوبکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے وزیر ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو جحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوری سے منقول ہے کہ ابو جحاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۶۱۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لیے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں، ابوبکر اور عمر اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات اس دن وہاں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی عظیم الشان کارناموں سے لبریز ہے۔ شروع سے لے کر آخر زندگی تک اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت فرمائی ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہے خصوصاً انہوں نے سوادو برس کی قلیل مدت خلافت میں اپنے مساعی جلیلہ کے جو لازوال نقش و نگار چھوڑے وہ قیامت تک مٹ نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد سرزمین عرب ایک دفعہ پھر ضلالت و گمراہی کا گہوارہ بن گئی تھی مورخین کا بیان ہے کہ قریش اور ثقیف کے سوا تمام عرب اسلام کی حکومت سے باغی تھا۔ مدعیان نبوت کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ملک میں شورش برپا کر رہی تھیں۔ منکرین زکوٰۃ مدینہ منورہ لوٹنے کی دھمکی دے رہے تھے۔ غرض خورشید دو عالم ﷺ کے غروب ہوتے ہی شمع اسلام کے چراغ سحری بن جانے کا خطرہ تھا لیکن جانشین رسول اللہ ﷺ نے اپنی روشن ضمیری اور غیر معمولی استقلال کے باعث نہ صرف اس کو گل ہونے سے محفوظ رکھا بلکہ اسی مشعل ہدایت سے تمام کو منور کر دیا اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اسلام کو جس نے دوبارہ زندہ کیا اور دنیا کے اسلام پر سب سے زیادہ جس کا احسان ہے وہ یہی ذات

گرامی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ میں نے دیدیا لیکن صدیق اکبرؓ کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی آخرت میں عطاء فرمائیں گے۔

مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے اسلام کو تقویت پہنچا۔ راوی فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۵۵۳

باب: ۵۵۳

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِيُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةُ الْأَنْزَلِ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترتا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔) اس باب میں فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۵۵۴

باب: ۵۵۴

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاصْبَحَ فَقَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطابؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ دوسری صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب

ہے۔ بعض محدثین نے نصر ابو عمر کے بارے میں کلام کیا ہے۔

فَاسْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّصْرِ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ يَرَوِي مَنَاكِيرَ.

باب: ۵۵۵

باب: ۵۵۵

۱۶۱۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انسانوں سے بہتر! انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ ثَنِيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

۱۶۱۹: حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا شخص ابوبکرؓ اور عمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

باب: ۵۵۶

باب: ۵۵۶

۱۶۲۰: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا الْمُقْرِيُّ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرِجِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِشْرِجِ بْنِ هَاعَانَ.

باب: ۵۵۷

باب: ۵۵۷

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی کیا تعبیر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی تعبیر علم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کے لیے ہے۔ میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ کہنے لگے وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۵۵۸

۱۶۲۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی۔ آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا؟ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں۔ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا؟ میں نے کہا قریشی تو میں بھی ہوں، کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطابؓ کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سنے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی میں بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کیلئے دو رکعت نماز

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلْعِلْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقِصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقِصْرُ قَالُوا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ إِنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب: ۵۵۸

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَاتَيْتُ عَلَى قِصْرِ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقِصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقِصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقِصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقِصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَى رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هَكَذَا رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَوَيْنَا الْأَنْبِيَاءَ وَخِي. غریب ہے۔ حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ بعض احادیث میں اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

باب: ۵۵۹

باب: ۵۵۹

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذُّفِّ وَاتَّغْنَى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَالْأَفْلَا فَبَجَلْتُ تَضْرِبُ فَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَبْتُ الذُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ الشَّيْطَانُ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ

۱۶۲۴: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجاو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آگئے وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجاری تھی۔ پھر ابو بکرؓ علیؓ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے

۱۔ اس حدیث سے وضو اور تحیۃ الوضو کی فضیلت ثابت ہوئی اور حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا ایسا تھا جیسے کہ چوہدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں، حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا نبی اکرم ﷺ پر افضل ہونا نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ ہی افضل ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

۲۔ یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ سیاہ فام باندی نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کی موجودگی میں تو دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمرؓ کے داخل ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے اسکو شیطانی کام قرار دیا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح و سالم واپس آنا چونکہ خوشی کا باعث تھا پھر اس (لوٹدی) نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہذا آپ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اسکی نذر پوری ہو جاتی تھی۔ لہذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آگئے۔ لہذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دف حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اسکی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَيْتِ الدُّفَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّازُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَعَطًا وَصَوْتَ صَبِيَّانِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِفُ وَالصَّبِيَّانِ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لِحَيٍّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتَ أَمَا شَبِعْتَ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لَا نَظَرُ مَنَزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْقَضَ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا نَظَرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۵۶۰

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَاعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اتَّبَعُ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔ یہ حدیث بریدہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور و غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناج رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عائشہ! آؤ دیکھو۔ میں گئی اور ٹھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری ٹھوڑی آپ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے۔ لہذا میں نے کہا ”نہیں“ اتنے میں عمرؓ آگئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں شیاطین جن والنس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ پھر میں لوٹ آئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۵۶۰

۱۶۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی۔ پھر ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پھر عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی۔ پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عامر بن عمر العمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ شیطان نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ یہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کو یہ فضیلت نبی اکرم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم)

باب: ۵۶۱

باب: ۵۶۱

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ مُحَدَّثُونَ يَعْنِي مُفَهَّمُونَ.

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثوںؑ ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ محدثوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنکو دین کی سمجھ عطا کی گئی۔

باب: ۵۶۲

باب: ۵۶۲

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُيَيْنَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطْلَعِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطْلَعِ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۶۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر ایک شخص داخل ہوگا۔ وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ پھر فرمایا کہ ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ اس مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمَالَهُ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاْمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اسکی بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ تم اس دن کیا کرو گے، جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۔ محدثوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرتے ہیں۔ یہ دولت اللہ ہی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایات بھی اس معنی کی تائید کرتی ہیں کیونکہ ان میں ”مُكَلِّمُونَ“ کے الفاظ آئے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محدث وہ ہے جسکی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ کی زبان اور دل میں حق جاری ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُبْتُ أَحَدًا فَاثْمًا عَلَيْكَ نَبِيُّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت عمر فاروقؓ: امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل بے شمار ہیں ان کی عظیم ترین شخصیت و حیثیت اور ان کے بلند ترین مقام و مرتبہ کی منقبت میں یہی ایک بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کی دعاء قبول کر کے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور ان کے ذریعہ اپنے دین کو زبردست حمایت و شوکت عطا فرمائی۔ ان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ منجانب اللہ راہ صواب ان پر روشن ہو جاتی تھی الہام و القاء کے ذریعہ غیبی طور پر ان کی راہنمائی ہوتی تھی ان کے دل میں وہی بات ڈالی جاتی تھی جو حق ہوتی تھی اور ان کی رائے وحی الہی اور کتاب اللہ کے موافق پڑتی تھی۔ اسی بناء پر علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے حق میں ان کی رائے خلافت صدیقؓ کے حق میں ہونے کی دلیل ہے۔ ابن مردویہؒ نے حضرت مجاہدؒ کا قول نقل کیا ہے کہ (کسی معاملہ و مسئلہ میں) حضرت عمر فاروقؓ جو رائے دیتے تھے اس کے موافق آیات قرآن نازل ہوتی تھیں۔ ابن عساکر سیدنا علی مرتضیٰؓ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں قرآن حضرت عمرؓ کی رائے میں سے ایک رائے ہے یعنی قرآنی آیات کا ایک بڑا حصہ حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ”موافقات عمرؓ“ یعنی حضرت عمرؓ کی رائے سے قرآن کریم میں جہاں جہاں اتفاق کیا گیا ہے ایسے مواقع ہیں (۱) حدیث نمبر ۱۶۱۸ حضرت عمرؓ کے حق میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یا تو ان کے ایام خلافت پر محمول ہے یعنی حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں تمام انسانوں سے بہتر تھے اس حقیقت کو آنحضرت ﷺ نے پہلے بیان فرما دیا تھا یا یہ کہ اس ارشاد گرامی میں ابو بکرؓ کے بعد کے الفاظ مقدر ہیں یعنی نبی کریم ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ آفتاب کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابو بکرؓ کے بعد عمرؓ سے بہتر ہو (۲) ذف سے مراد وہ گول باج ہے جو چھلنی کی طرز کا اور ایک طرف سے منڈھا ہوا ہو اور اس میں جھانجھ نہ ہو۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ ”اگر تُو نے نذر مانی ہے“ یہ جملہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نذر (منت) کا پورا کرنا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہو واجب ہے اور رسول ﷺ کا سفر جہاد سے باعافیت واپس تشریف آوری پر کہ جس میں جانیں چلی جاتی ہیں مسرت و شادمانی کا اظہار کرنا ایسی چیز تھی جس سے اللہ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوتی ہے ورنہ ایسا نہ کرنا اس سے ثابت ہوا کہ ویسے تو دف بجانا جائز نہیں لیکن اس طرح کے موقع پر جائز ہے جن میں شارع علیہ السلام کی اجازت منقول ہوئی ہو۔ اس واقعہ کو بنیاد بنا کر تقریبات اور خوشی و مسرت کے مواقع اور عرسوں اور عید وغیرہ میں راگ اور باجے اور ناچ رنگ کی محفلوں کو جائز کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ صحیح احادیث میں ان سب چیزوں کی حرمت اور گناہ ہونا ثابت ہے اگرچہ وہ راگ محض اپنا دل خوش کرنے کے لئے ہو جیسا کہ ہدایہ درمختار اور بحر الرق وغیرہ میں لکھا ہے ”تم سے تو شیطان بھی خوف زدہ رہتا ہے“ میں شیطان سے مراد وہ سیاہ قام لڑکی تھی جو ایک شیطانی کام کر کے انسانی شیطان کا مصداق بن گئی تھی یا وہ

شیطان مراد ہے جو اس لڑکی پر مسلط تھا جس نے تفریح طبع کے لئے لہو یعنی (بیہودگی) کی حد تک پہنچا دیا تھا یہ حدیث کی اجزائی وضاحت تھی اب اشکال یہ ہے کہ وہ لڑکی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے سامنے توف بجاتی رہی اور حضور ﷺ خاموش رہے لیکن جیسے ہی حضرت عمرؓ تشریف لائے تو اس نے بند کر دیا تو آخر میں آپ ﷺ نے اس کو شیطان سے تعبیر کیا آخرا یہ کیوں! اس کا جواب یہ ہے کہ اس لڑکی نے جب دف بجانا شروع کیا تو اتنی منہمک ہوئی کہ جائز حد سے گزر گئی اور اس کا یہ عمل گناہ کے دائرے میں داخل ہو گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت حضرت عمرؓ آ گئے اس لئے آنحضرت ﷺ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے جن میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ کام بس اتنا ہی جائز ہے جتنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے زیادہ منع ہے۔ حدیث نمبر ۱۶۲۵ اس حبشی عورت کی کرتب بازی اور تماشا آرائی کی اس ظاہری صورت کے اعتبار سے جو لہو و لعب کی صورت سے مشابہ تھی وہ حقیقت کے اعتبار سے لہو و لعب نہیں تھا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ دراصل وہ عورت نیزہ وغیرہ کی ذریعہ مشاقی دکھا رہی تھی جو جہاد کے لئے ایک کارآمد چیز تھی اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اس کی وہ مشاقی خود اور حضرت عائشہؓ کو بھی دکھائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ علیہین (جنت کی ایک وادی) میں بلند ترین مقام پر ہوں گے اور اہل جنت کے سردار ہوں گے ظاہر ہے جنت میں تو کوئی بھی ادھیڑ عمر کا نہیں ہوگا۔ سب جواں ہوں گے اس لئے ادھیڑ عمر والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو ادھیڑ عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوں گے۔ اگلوں سے مراد گذشتہ امتوں کے لوگ مراد ہیں جن میں اصحاب کھف آل فرعون کے اہل ایمان بھی شامل ہیں اور پچھلوں سے مراد اس وقت کے لوگ ہیں جن میں تمام اولیاء اللہ اور شہداء بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خلافت حکم نبوی ﷺ کے مطابق تھی۔ باہم محبت رکھنے والوں کی عادت ہے کہ جب آپس میں ان کی ایک دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاداں و فرحاں ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح جسم کے اعضاء میں کان اور آنکھ اپنی خصوصی اہمیت اور حیثیت کی بناء پر سب سے زیادہ خوبی و عمدگی رکھتے ہیں اسی طرح یہ دونوں حضرات (ابوبکرؓ و عمرؓ) اپنی خصوصی اہمیت و حیثیت کے اعتبار سے ملت اسلامیہ میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت رکھتے ہیں۔ حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حضرت جبریلؑ اور حضرت میکائیلؑ (بلکہ تمام فرشتوں) سے افضل اعلیٰ وہیں اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام صحابہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں جبکہ باقی تمام صحابہ لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہیں۔ یعنی آپ ﷺ نے اس خواب کو سن کر یہ تعبیر لی کہ عمرؓ کی خلافت کے بعد فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا دینی و ملی امور میں انتشار و اضمحلال آجائے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب

انکی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ وَلَهُ

كُنَيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے۔ آپ کے ساتھ

ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس پہاڑ پر

حرکت ہوئی تو آپ نے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق

اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ

، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہؓ سلمیؓ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ

سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزُبَيْرٌ فَتَحَرَّكَتِ

الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْدَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا

نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ

سے بھی روایت ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

باب: ۵۶۳

۱۶۳۲: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے۔ اور میرا رفیق عثمان ہے۔ یعنی جنت میں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

باب: ۵۶۴

۱۶۳۳: حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حرا ہلا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ (باغی) کہنے لگے ہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا کون ہے جو اس تنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے اسکا (صدقہ و خیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کرایا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لیے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ رومہ کے کنوئیں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کیے پانی نہیں پی سکتا تھا اور میں نے اسے خرید کر امیر و غریب اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپؐ نے بہت سی باتیں گوائیں۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابو عبد الرحمن سلمیٰ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۴: حضرت عبد الرحمن بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ

وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

باب: ۵۶۳

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّقَّاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

باب: ۵۶۴

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ حِينَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُبْتُ حِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقْ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذَلِكَ الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بَنِي رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِشَمْنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَأَشْيَاءُ عَدَّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا

میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوہ تبوک کے لیے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: سواونٹ، پالاں اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہیں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دو سواونٹ پالاں اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواونٹ اپنے ذمے لے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اسکا مواخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اسکی پکڑ نہیں ہوگی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۳۵: حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اس طرح مذکور ہے کہ وہ غزوہ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپؐ کی گود میں ڈال دیئے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۶۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ نبی اکرم ﷺ کے پیغا مبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی پھر آپؐ نے فرمایا: عثمانؓ، اللہ

السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَيُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلَى لَالِ عُثْمَانَ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ فَرْقِدِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعِ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَتَرَاهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى

أَهْلِي مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ
عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ
بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لَا
نَفْسِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَبَّاسُ
بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ
الدَّارِحِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي
بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ الْبَاكُمُ عَلَى قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا
كَانَهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَانَهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ
عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعَذَّبُ غَيْرَ بئرِ رُوْمَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بِئرَ
رُوْمَةَ فَيَجْعَلَ دَلْوَهُ مَعَ دِلَآءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرِ لَهْ
مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ
تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ
قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةً أَلِ فُلَانٍ
فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرِ لَهْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ
فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ
أُصَلِّيَ فِيهَا رَكَعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشِدُكُمْ
بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَنْشِدُكُمْ

اور اسکے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ
دوسرے پر مارا۔ (یعنی آپ نے ایک ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ ٹھہرا
کر بیعت کی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان کے
لیے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے۔

۱۶۳۷: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ جب حضرت
عثمان لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے چھت پر چڑھے تو میں
بھی موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے
پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ انہیں لایا
گیا۔ گویا کہ وہ دواونٹ یا دو گدھے تھے۔ حضرت عثمان انکی
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ
دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب
مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بئر رومہ کے علاوہ بیٹھا
پانی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے
لیے وقف کر دے گا اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چنانچہ
میں نے اے خالصتا اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس
کنویں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا
ہوں کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔
میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔
اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتا اپنے
مال سے خرید لیا آج مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں
پڑھنے دیتے، کہنے لگا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا میں
تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ
کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوہ تبوک کا پورا لشکر اپنے
مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا میں
تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں

بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا إِلَيَّ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ.

کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں (یعنی حضرت عثمانؓ) ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اس پر وہ پہاڑ لرزنے لگا۔ یہاں تک کہ اسکے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور فرمایا ثبیر رک جا۔ تجھ پر نبی ﷺ، صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دی۔ اور (فرمایا) رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ أَنَّ خُطْبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرْتُ الْفِتْنِ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقْنَعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمُئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

۱۶۳۸: حضرت ابوالاشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعب کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر آپؐ نے فتنوں کے متعلق بتایا اور فرمایا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو آپؐ فرمانے لگے یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف اشارہ کیا) حضرت مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ یہ شخص۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۵: بَابُ

۵۶۵: بَابُ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

۱۶۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (یعنی خلافت) پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تممت اتارنا۔ اس حدیث مبارکہ میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

طَوِيلَةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۶۶. بَابُ

۵۶۶: بَابُ

۱۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُسْتَفْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانَ الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُونَ عَنْ كَلْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۶۷: بَابُ

۵۶۷: بَابُ

۱۶۳۲: حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موهب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لیے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ لوگ کہنے لگے قریشی ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ کہنے لگا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا عثمان جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پوچھا کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگا۔ اللہ اکبر (پھر تم لوگ انکی فضیلت کے قائل کیوں ہو) پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هَذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي أَنَّكَ اللَّهُ بِسُحْرَمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتَّى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتُ عَنْهُ أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنٍ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ أَذْهَبَ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

تمہارے سوال کے جواب دوں۔ جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت عثمانؓ کو) معاف کر دیا۔ جنگ بدر کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور آپؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آؤ بیعت رضوان کی طرف تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ حضرت عثمانؓ کی بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس

لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جاسکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب: ۵۶۸

باب: ۵۶۸

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُو أَحَدٍ قَالُوا أَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكَتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ جَدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنَى أَبُو الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ صَاحِبُ أَبِي أَمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنَى أَبُو سُفْيَانَ.

۱۶۴۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے اسکی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ لہذا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور محمد بن زیاد جو میمون بن مہران کے دوست ہیں حدیث میں ضعیف ہیں جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو حارث ہے اور وہ بصری ہیں۔ اور ابو امامہؓ کے ساتھی محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو سفیان ہے۔

۵۶۹: بَابُ

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ انْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشِّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ نَا أَبِي وَبَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ.

۵۶۹: بَابُ

۱۶۴۴: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلا اور ہم انصاریوں کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپؐ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہتا کہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آ سکے۔ ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے ابو بکرؓ۔ میں نے آپؐ کو بتایا۔ فرمایا انہیں آنے دو انہیں جنت کی بشارت دو۔ وہ اندر آ گئے۔ پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون۔ عمر بن خطابؓ ہوں۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنادی۔ پھر تیسرا شخص آیا تو میں نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر آنے دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دیدو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے ابی عثمان نہدی سے منقول ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۴۵: حضرت ابو سہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں محصور تھے تو مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت عثمانؓ: ہر رومہ یعنی رومہ کائناتوں یہ مدینہ کے اس بڑے کنوئیں کا نام ہے جو وادی عقیق میں مسجد قبلتین کے شمالی جانب واقع ہوا ہے اس کنوئیں کا پانی شیریں، لطیف اور پاکیزہ ہے اس مناسبت سے کہ آنحضرت ﷺ کی بشارت کے مطابق اس کنوئیں کو خریدنے اور وقف کرنے کے سبب حضرت عثمانؓ کا جنتی ہونا ثابت ہوا اس کنوئیں کا ایک نام ”ہر جنت“ یعنی جنتی کنواں بھی مشہور ہے۔ اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ نے اس کنوئیں کو ایک لاکھ درہم کے عوض خریدا تھا۔ فلاں شخص کی

اولاد سے مراد انصار سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے وہ افراد جو مسجد نبوی کے قریب آباد تھے اور ان کی ملکیت میں ایک ایسی زمین تھی جس کو مسجد نبوی میں شامل کر دینے سے مسجد شریف وسیع اور کشادہ ہو جاتی تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو متوجہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے آنحضرت ﷺ کی خواہش کے مطابق اس زمین کو بیس ہزار یا پچپن ہزار درہم کے عوض خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرنے کے لئے وقف کر دیا پھر بعد میں ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے اس کی دیواریں اور ستون منعقد پتھروں اور چوڑے سے بنوائے اور چھت سا کھوکی لکڑی کی کروائی۔ اس کے علاوہ جنگ تبوک کی مہم میں تیس ہزار اور دس ہزار سوار شامل تھے تو اس بناء پر گویا حضرت عثمانؓ نے دس ہزار سے زیادہ فوج کے لئے سامان مہیا کیا اور اس اہتمام کے ساتھ کہ اس کے لئے ایک ایک تسمہ تک ان کے روپے سے خریدا گیا تھا اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور سامان رسد کے لئے ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضور ﷺ اس فیاضی سے اس قدر خوش ہوئے کہ اشرافیوں کو دست مبارک سے اچھالتے تھے اور فرماتے تھے ”آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں طرابلس، الجزائر، مراکش، اسپین، قبرص، طبرستان فتح ہوئے اس کے علاوہ بھی فتوحات ہوئیں۔ ایک عظیم الشان بحری جنگ بھی حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ حضور ﷺ نے شہادت کی پیشین گوئی فرمائی۔ اسی طرح بیعت الرضوان کے موقع پر حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کے قائم مقام قرار دیا اس بناء پر ان کی بیعت گویا سب لوگوں کی بیعت سے افضل و اشرف رہی۔ مخالفین حضرت عثمانؓ کو حضرت ابن عمرؓ کا مسکت اور مدلل جواب میں سے ایک منصف شخص کی تسلی و تشفی ہو جاتی ہے۔ ان مذکورہ ابواب اور مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں حضرت عثمانؓ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین و امام المسلمین حضرت عثمانؓ کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور بغض رکھنے والے کا جنازہ لایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھانے سے انکار فرمادیا کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی بغض رکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہ حصہ اول دیکھئے۔

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ کی کنیت ابو تراب اور ابو الحسن ہے

۱۶۴۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: پس وہ (حضرت علیؓ) ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے۔ اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔ لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہؓ نے عہد کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات ہونے پر بتا دیں گے کہ حضرت علیؓ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو ان چار آدمیوں میں ایک کھڑا

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

يُقَالُ وَلَهُ كُنَيَّتَانِ أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرُّشَكِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً وَانْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ لَقَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا

ہوا اور آپ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؑ نے کیا کیا۔ آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپ نے اس سے بھی چہرہ پھیر لیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؑ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؑ مجھ سے ہیں اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۶۳۷: حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (شعبہ کوشک ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علیؑ بھی اس کا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اس حدیث کو میمون بن عبد اللہ سے وہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۱۶۳۸: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لیے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؑ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ: یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَأِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ أَنِّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُوَلَاةً فَعَلَيْ مُوَلَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حَذِيفَةُ بْنُ أَسِيدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ رَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا اللَّهُمَّ أَدِرْ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ هَذَا حَدِيثٌ

۱: شیعہ حضرات کا حضرت علیؑ کی خلافت بلا فصل پر اس حدیث سے استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں۔ کبھی دوست، کبھی مالک، کبھی رب اور اس کے علاوہ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لہذا لفظ مولیٰ کو کسی ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور عقل کے خلاف ہے۔ پھر اگر فرض کر لیا جائے کہ مولیٰ سے مراد خلیفہ ہی ہے تب بھی اس سے انکی خلافت تو ثابت ہوتی ہے۔ لیکن خلافت بلا فصل نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

رہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنْ شَرِيكَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَّةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَاسٌ مِنْ رِءَ وَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَآخْوَانِنَا وَآرْقَانِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا خَرَجُوا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْذُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفْقِهِهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهَنَ أَوْلِيَعَتُنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدْ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ آعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلِيٌّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ رَبِيعِ بْنِ عَلِيٍّ.

۱۶۴۹: حضرت علی بن ابی طالبؑ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپ کے پاس چلے گئے جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جاندادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہذا آپ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمایا ہے۔ ابوبکرؓ اور لوگوں نے پوچھا کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ (ﷺ)؟ آپ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربیع بن خراش فرماتے ہیں کہ پھر علیؑ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کر لے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف ربیع کی روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

باب: ۵۷۰

باب: ۵۷۰

۱۶۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوبارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابوصالح کے حوالے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَبْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ شُعْبَةً فِي أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

سے منقول ہے۔

باب: ۵۷۱

باب: ۵۷۱

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ الْمُسَاوِرِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۱: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ منافق حضرت علیؓ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مؤمن اس سے (یعنی حضرت علیؓ سے) بغض نہیں رکھ سکتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب: ۵۷۲

باب: ۵۷۲

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَزَارِيِّ ابْنُ بَنِي السُّدِّيِّ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلَى مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانَ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ.

۱۶۵۲: حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؓ بھی انہی میں سے ہیں۔ ابو ذرؓ مقدادؓ اور سلیمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب: ۵۷۳

باب: ۵۷۳

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۶۵۳: حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و نقض میں) میرے اور علیؓ کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ بِنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِيثَ بَيْنَ

۱۶۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علیؓ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ

أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى.

نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

باب: ۵۷۴

باب: ۵۷۴

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ انْتَبِئْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ وَالسُّدِّيِّ إِسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ أَذْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَرَأَى الْحَسَنِ بْنَ عَلِيٍّ.

۱۶۵۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ حضرت علیؑ آئے اور آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔ انہوں نے انس بن مالک کو پایا اور حسین بن علیؑ کو دیکھا ہے۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

باب: ۵۷۵

باب: ۵۷۵

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْبُرُومِيُّ بْنُ نَاشِرِيكَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُنْكَرٌ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ۔ یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔ بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے صنابجی کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أُسَبَّهُ لَأَنْ تَكُونُ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَارِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلُفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا أُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا إِلَيَّ عَلِيًّا قَالَ فَاتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ أَلَايَةَ دَعَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الرَّوْجِ.

۱۶۵۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابو تراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ انہوں نے فرمایا جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اور ان تینوں میں سے ایک کا میرے لیے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علیؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ: کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا تھا۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت نہیں۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ اور اس کا رسول ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا۔ وہ حاضر ہوئے تو انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ نے انکی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی ”نَدْعُ أَبْنَاءَنَا... الْآيَةُ“ (آیت مباہلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

باب: ۵۷۶

۱۶۵۹: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علیؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو پورے لشکر کے امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔

باب: ۵۷۶

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَبَّابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ

اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؑ کی شکایت کی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کارنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا اور اللہ و رسول کو وہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب: ۵۷۷

۱۶۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؑ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپؑ نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ارجح کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی ارجح سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔

باب: ۵۷۸

۱۶۶۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرنا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام محمد بن

فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيءُ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

باب: ۵۷۷

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اتَّجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اتَّجَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ اتَّجَاهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ اتَّجِي مِنْهُ.

باب: ۵۷۸

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْنِبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صَرْدٍ مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرْقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَاسْتَعْرَبَهُ.

باب: ۵۷۹

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ
عَنْ مُسْلِمِ الْمَلَائِكِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ
يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ وَ مُسْلِمِ الْأَعْوَرِ لَيْسَ عَنْدهُمْ
بِذَاكَ الْقَوِيُّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمٍ
عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هَذَا.

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو نَعِيمٍ
عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنْ مَنَزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ
عَنْ سَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسْتَعْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ.

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنْ مَنَزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا
نَبِيَّ بَعْدِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ وَرَقَمَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ
سَلَمَةَ.

باب: ۵۸۰

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلَجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ
إِسْمَاعِيلَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَاسْتَعْرَبَهُ.

باب: ۵۷۹

۱۶۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کو نماز پڑھی۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مسلم اعور کی روایت سے
جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مسلم اسے
حبہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کرتے
ہیں۔

۱۶۶۳: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم
میرے لیے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے
ہارون علیہ السلام تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد رضی
اللہ عنہ سے کئی روایتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب بھی
جاتی ہے۔

۱۶۶۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے
ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔
فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔
یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب میں
حضرت سعدؓ، زید بن ارقمؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی
احادیث منقول ہیں۔

باب: ۵۸۰

۱۶۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد
میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۶۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ و حسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا۔ اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں ان کے والدین (یعنی علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۱: باب

۱۶۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو شعبہ کی ابونجیل سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ ابونجیل کا نام یحییٰ بن سلیم ہے۔ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں۔ حضرت علیؓ آٹھ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۱۶۶۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے۔ عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اسکا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید

ہے۔

أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۸۱: بَابُ

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ.

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَيَّ قَالَ عَمْرِو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

باب: ۵۸۲

باب: ۵۸۲

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَخِي يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ ﷺ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقُرُونِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی امی تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن (زمانے) میں سے ہوں جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ نَسِي جَابِرُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرَّاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدِيهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِيتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۷۰: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت علیؓ: علی مجھ سے ہیں یہ ارشاد گرامی دراصل کمال قرب و تعلق، اخلاص و یگانگت اور نسب و نسل میں باہم اشتراک سے کنایہ ہے (۲) مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو علیؓ بھی دوست رکھتے ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص میرا حامی و مددگار اور دوست ہوتا ہے اس کے حامی و مددگار اور دوست علیؓ ہوتے ہیں (۳) حضرت علیؓ ان چند صحابہ کرام میں سے ایک تھے جن کا کسی کے ساتھ بھائی چارہ قائم نہیں ہوا تھا اس پر حضرت علیؓ کو سخت ملال اور رنج ہوا اور وہ سمجھے کہ شاید مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے لہذا وہ روتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی خدمت آئے اور شکوہ کیا تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تو تمہارا بھائی موجود ہی ہوں دنیاوی رشتہ و قرابت کے اعتبار سے بھی تو پھر تمہیں کیا ضرورت ہے کہ کسی کے ساتھ تمہارا بھائی چارہ قائم کراؤں (۴) حضرت علیؓ علم کے گھر کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں کیونکہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ سے اکتساب فیض کرنے والے تمام ہی صحابہؓ امت کے لئے مدار علم ہیں امت کو دین کا جو بھی علم پہنچا وہ تمام صحابہؓ نے مشترک طور پر پہنچایا کسی صحابیؓ کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امت کو علم نبوت تنہا اسی نے منتقل کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد علوم دین کا دار و مدار اسی کی ذات تھی اس کی دلیل میں بہت سی حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں ویسے اس حدیث کے بارے میں علماء محدثین نے بہت کلام کیا ہے اور بعض نے سخت جرح کی ہے نیز محدثین نے اس حدیث کو ان الفاظ میں نقل کیا ”انا مدينة العلم و ابوبکر اسأ سها و عمر فيطانها و عثمان سقفا و علي بابها“ یعنی میں علم کا شہر ہوں، ابوبکر اس شہر کی بنیاد ہیں، عمر اس شہر کی فصیل ہیں، عثمان اس شہر کی چھت ہیں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہیں (۵) حضرت علیؓ سے بغض

اندرواق تھے اور اپنے اپنے گھر میں آنے جانے کے لئے ان کو مسجد میں سے گذرنا پڑتا تھا (۷) حضرت علیؑ سے آنحضرت ﷺ کی اس سرگوشی کا موضوع دراصل اس غزوہ کی بابت کچھ ایسے نقطے اور راز کی باتیں بتانا تھیں جن کا تعلق دین کے ضمن آنے والے دنیاوی انتظام و معاملات سے تھا اور جن کا برسرعام تذکرہ حکمت عملی و پالیسی کے خلاف تھا چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب کچھ لوگوں نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے یعنی (کوئی ایسا خدائی حکم و فرمان) جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے زمین سے دانہ اگایا اور ذی روح کو پیدا کیا میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو قرآن میں موجود ہے ہاں کتاب اللہ کی وہ سمجھ مجھے حاصل ہے جو (حق تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کے تحت) کسی کو حاصل ہوتی ہے اور یہ ایک صحیفہ میرے پاس ہے جس میں وراثت اور دیت وغیرہ کے کچھ احکام لکھے ہوئے ہیں۔

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

مناقب ابی محمد طلحہ بن

کے مناقب

عبید اللہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا اور ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دَرْعَانِ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں۔ بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَضَعْفُهُ وَتَكَلَّمُوا فِي صَالِحِ بْنِ مُوسَى.

۱۶۷۳: حضرت علی بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ یہ

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أُذُنِي

مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۷۴: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو معاویہؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بَابُ ۵۸۳

بَابُ ۵۸۳

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةَ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعِيسَى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلْأَعْرَابِيِّ جَاهِلٍ سَلَهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِءُونَ عَلَى مَسْئَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيُهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي الطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خُضْرٍ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهِذَا عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الْفَوَائِدِ.

۱۶۷۵: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں۔ صحابہؓ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپؐ کی توقیر (عزت) کرتے اور ڈرتے تھے۔ چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپؐ نے چہرہ انور پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں۔ اتنے میں، میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور نبی اکرم ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپؐ نے پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ اعرابی نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو کریم کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابو کریم سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابو کریم ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان ہے۔

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ لِأَبِي وَأُمِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۸۴. بَابُ

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَأَنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۵۸۵. بَابُ

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ وَزَادَ أَبُو نَعِيمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۸۶. بَابُ

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي غَضُوًّا إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى ذَاكَ إِلَى فَرْجِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۷۶: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ سے لڑائی میں میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۴. باب

۱۶۷۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔

۵۸۵. باب

۱۶۷۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں میرا مددگار زبیر ہے۔ ابو نعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے؟ زبیر نے عرض کیا: میں۔ آپ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیر نے تینوں مرتبہ کہا کہ میں خبر لاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۶. باب

۱۶۷۹: حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو نبی اکرم ﷺ کیساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔ یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ عَبْدِ
عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف زہری
رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي
الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي
الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي
الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ
فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ أَخْبَرَنَا
أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
عَوْفٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ
هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۱۶۸۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ عمر، عثمان
علی، طلحہ۔ زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید
بن زید اور ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے
سب) جنت میں ہیں۔ ابو مصعب، عبدالعزیز بن محمد سے وہ
عبدالرحمن بن حمید سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زید سے
اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند نقل کرتے
ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر
نہیں اور یہ حدیث عبدالرحمن بن عبید بھی اپنے والد سے وہ
سعید بن زید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی
مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح
ہے۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ
أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ
بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ
فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ
فَعَدَّ هُوَ لَاءِ التَّسْعَةِ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ
نَنْشُدُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْمُورِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدُ
تُسْمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْمُورِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ
زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هَذَا
أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۱۶۸۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند لوگوں
کو یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر، عمر، علی، عثمان، زبیر، طلحہ،
عبدالرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص، راوی کہتے ہیں کہ
حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نو آدمیوں کا نام گن
کر دسویں سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا اے ابو اعمور:
ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق
بھی بتائیے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم
دے دی ہے۔ (لہذا سنو) ابو اعمور بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے
ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ میں نے
امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث
پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

باب: ۵۸۷

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَرْثُومٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ أَمْرَكُمْ لَمَّا يُهْمُنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُمْ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سُلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيَعَتْ بَارَبَعِينَ أَلْفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنُ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيقَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِيَعَتْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ أَلْفٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْمُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وَهَبٍ ۱۶۸۴: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ.

باب: ۵۸۸

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَالِي فَلْيَرِنِي أَمْرُ وَخَالَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ

باب: ۵۸۷

۱۶۸۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواجِ مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبدالرحمن بن عوف کو جنت کے چشمے سے شیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواجِ مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا۔ جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳: حضرت ابوسلمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوالحسن سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۴: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی یا اللہ: سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔ یہ حدیث اسماعیل سے بھی منقول ہے۔ وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔

باب: ۵۸۸

۱۶۸۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت سعدؓ کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور نبی

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَكْرَمَ عَلَيَّ كِي وَالِدَهُ بَعِي اَسِي قَبِيْلَةِ سِي تَعْلُق رَكْهَتِي تَهِيں اَسِي لِي
هَذَا خَالِي. آپ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

باب: ۵۸۹

باب: ۵۸۹

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ نَا سُفْيَانُ
بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَا
سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيُّ مَا جَمَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ
قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِرْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ إِرْمِ
أَيْهَا الْغُلَامُ الْحَزُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

۱۶۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا لیکن غزوہ احد میں سعد سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ مسیب سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بِنِ
الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ بن شداد بن ہاد سے بھی منقول ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا
سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدٍ فَإِنِّي
سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ إِرْمِ سَعْدُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۶۸۸: حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعدؓ کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد: تیر پھینکو، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

باب: ۵۹۰

باب: ۵۹۰

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَامِرٍ بِنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ
لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ

۱۶۸۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کسی جنگ سے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ فرمانے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے

تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہذا میں حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوعمر سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۰: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حراء پر تھے کہ آپ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حرب بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمن بن احنس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے نبیؐ سے اسی کے ہم معنی نقل کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن
جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۲: حضرت خدیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فَإِنَّمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَخْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ وَإِسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نَفِيلٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتُمْ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ أَتُبُّ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنْ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِي شُعْبَةَ عَنِ الْحَرِّ بْنِ الصِّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ

الْيَمَانُ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا إِنِّبَعْتُ مَعَنَا أَمِينُكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاسِلُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ صَلَّةُ بْنُ زُفَرٍ مِنْ ذَهَبٍ.

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ الدَّورَقِيُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ.

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

حَدَّثَنَا الْأَبُو الْأَبِ: مناقب حضرت طلحہؓ غزوہ احد کے دن حضرت طلحہؓ نے کمال جانثاری کا ثبوت دیا تھا اور آنحضرت ﷺ کو کفار کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خود سپر بنا لیا تھا وہ تلواروں کو اپنے ہاتھ پر روک کر آنحضرت ﷺ کو زندہ سے بچاتے تھے چنانچہ نہ صرف یہ کہ ان کا ہاتھ زندگی بھر کے لئے شل اور بے کار ہو گیا تھا بلکہ ان کے پورے جسم پر اسی (۸۰) زخم لگے تھے صحابہؓ جب بھی غزوہ احد کے دن کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے تھے کہ وہ دن درحقیقت طلحہؓ کی جانثاری اور فداکاری سے بھرپور دن تھا اور قدیم الاسلام غزوہ بدر کے علاوہ اور تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ بدر میں حضور ﷺ کے کام سے کہیں گئے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو جنتی ہونے کی خوشخبری عطا فرمائی (۲)

اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپؐ نے ابو عبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیبہ اور ابو داؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحق سے نقل کیا ہے کہ خدیفہؓ نے فرمایا کہ صلہ بن زفر، سونے جیسے ہیں (بہت اچھے ہیں)۔

۱۶۹۳: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے صحابہؓ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیار تھا؟ ام المؤمنینؓ نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا عمرؓ سے، میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراحؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۱۶۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ، عمرؓ اور ابو عبیدہ بن جراحؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کتنے بہترین آدمی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

حضرت زبیر بن العوام کی والدہ حضور ﷺ کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ زبیر بن العوام قدیم الاسلام میں اس وقت سولہ سال کے تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری یعنی خاص دوست اور مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں حضرت زبیرؓ نے تمام خطرات اور دشواریوں کے باوجود غزوہ احزاب میں دشمن کی خبر لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور ﷺ نے ان کی زبردست تحسین کی اور اپنا حواری ہونے کا اعزاز عطا فرمایا اور جنت کی خوشخبری سنائی۔ (۳) حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر اپنا مال اور اپنی دولت خرچ کی خصوصاً حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے خرچہ کے لئے ایک باغ دیا تھا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔ ان کو بھی حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت سنائی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو اس امت کا امین اس اعتبار سے فرمایا گیا کہ یا تو ان میں یہ وصف دوسرے صحابہ کی بہ نسبت زیادہ غالب تھا یا یہ کہ خود ان کے دوسرے اوصاف کی بہ نسبت یہ وصف ان پر زیادہ غالب تھا بہر حال ابو عبیدہؓ اپنے ذاتی محاسن و کمالات کی بناء پر بڑے شان والے صحابی ہیں ان کے مناقب اور فضائل میں اور بھی بہت سی روایتیں منقول ہیں۔

وہ دس (۱۰) صحابہ کرام جن کو حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی تھی ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان میں سعید بن زیدؓ بھی ہیں جو ابتداء میں اسلام لائے تھے ان کی بھی بہت قربانیاں اور خدمات ہیں۔

حضرت ابو فضل عباس بن عبدالمطلب کے مناقب

مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۶۹۵: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہاں موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا: (کیا بات ہے) کیوں غصہ میں ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہو کر ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے لیے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغَضَّبًا وَأَنَا عَنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَا قَوْلَ بَيْنَهُمْ تَلَا قَوْلًا بَوُجُوهٍ مُبَشِّرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْمَرَّ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَمِّي فَقَدْ أَذَى نَبِيٍّ فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صَنُوءُ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۱: بَابُ

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَاشِبًا نَاورِقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوبِيَّةٍ أَوْ مِنْ صِنُوبِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۹۱: بَابُ

۱۶۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو زناد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۹۲: بَابُ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ نَاورِقَاءَ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ نَاورِقَاءَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُوبِيَّةٍ وَكَانَ عُمَرُ كَلِمَةً فِي صِدْقَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۹۲: بَابُ

۱۶۹۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَاورِقَاءَ عَنْ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَاتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوْلَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ فَغَدَاوْ غَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں تاکہ میں آپ لوگوں کے لیے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔ آپ نے ہمیں ایک چادر اوڑھادی اور پھر دعا کی کہ یا اللہ! عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کہ) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ! انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاورِقَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۱۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ میں نے جعفرؑ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف عبد اللہ بن جعفرؑ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۷۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفرؑ سے بہتر نہیں کئے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا (یعنی اونٹنی پر سوار ہونا)۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ صحابہ کرامؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لیے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے۔ حضرت جعفر مسکینوں سے محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے تھے، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ابو مساکین کہا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو اسحق مخزومی کا نام ابراہیم بن فضل مدینی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا اخْتَذَى النَّعَالَ وَلَا اِتَّعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجْعَفِرَ بَنِي أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهَتْ خَلْقِي وَخَلْقِي وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى التِّمِّيُّ نَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَا سَأَلَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَا مَرَاتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمْتَنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِينِيُّ وَقَدْ

تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي
طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے مناقب

۱۷۰۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین
رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ سفیان بھی جریر
اور ابن فضیل سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث
صحیح حسن ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی کوئی
ہے۔

۱۷۰۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ایک رات میں کسی کام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر کچھ لیٹے ہوئے تھے مجھے
معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا
کہ یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے کولہے پر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ
تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے
اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت
کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے
اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی
نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ
اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ پھر
کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے فرزند (یعنی امام حسینؑ) کو قتل کیا ہے میں نے

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ
الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ ابْنِ
أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا جَرِيرٌ وَابْنُ فَضِيلٍ
عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَبِي
نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ.

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا
نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي
أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي
بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَعْتُ
مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ
فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرَكَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ
أَبْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَاحِبٌ
مَنْ يُحِبُّهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ الْعَمِيُّ نَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ بْنِ حَازِمٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ
الثَّوبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اس حدیث کو محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابو ہریرہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم سے عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶: حضرت سلمیٰؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ابھی حسینؑ کا قتل دیکھ آیا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے آپ سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں۔ فرمایا حسنؑ اور حسینؑ سے۔ نیز نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سو گھٹے اور اپنے ساتھ چپاتے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت ہے غریب ہے۔

باب: ۵۹۳

۱۷۰۸: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے۔ یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسنؓ صحیح ہے۔ اور اس سے مراد حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

باب: ۵۹۴

۱۷۰۹: حضرت ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حسنؑ اور حسینؑ آ گئے

الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَابْنُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَابْنُ أَبِي نَعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمٍ الْبَجَلِيُّ.

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ نَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَغْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ إِنِّمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنِي يُونُسَ بْنِ إِبرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْعِي لِي ابْنَيْ فَيْشُمَهُمَا وَيَضُمَّهُمَا إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

باب: ۵۹۳

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَا الْأَشَعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْبَرَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ.

باب: ۵۹۴

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِي أَبِي ثَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ

قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَخْطُبُنَا إِذَا جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ مِنَ الْمَنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ الزُّبَيْرِ.

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ قَالَتْ ثَنَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ بِقَضِيْبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا لَمْ يَذْكُرْ قَالَ قُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔ آپ منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ (آزمائش) ہیں۔ لہذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھالیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۰: حضرت یعلیٰ بن مرثہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؑ بھی نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگوں میں حسینؑ سے زیادہ کوئی نبی اکرم ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲: حضرت ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جن بن علیؑ آپ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ (یعنی ابن زیاد) اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے اس طرح کا حسن نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھتے

وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۷۱۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِي بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصُّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۷۱۵ : حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِئْتُ بِرَأْسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُصِدْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخْلِلُ الرَّءُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغِيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۵۹۵ . بَابُ

۱۷۱۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَأَلْتُنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْقَلَبَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَذِيفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجْتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ

۵۹۵ : بَابُ

۱۷۱۶ : حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اُن سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لیے کہوں گا۔ میں گیا اور آپ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپ عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حذیفہؓ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تمہیں کیا کام ہے۔ اللہ تمہاری

تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴ : حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حسن سینے سے سر تک نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسین سینے سے نیچے تک۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۱۵ : حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر رجبہ کی مسجد میں ڈال دیئے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آگیا وہ آگیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آگیا، وہ آگیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

وَلَا مُكَ قَالَ إِنَّ هَذَا مَسْلُوكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبُّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لیے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؑ جنتی عورتوں کی سردار اور حسنؑ و حسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّايِبُ هُوَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار بھی تو بہترین ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

۱۷۱۹: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے

اہل بیت کے مناقب

۱۷۲۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے

مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ

بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصُورَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِي عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ لَهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مُمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوچ کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک قرآن مجید دوسرے میرے اہل بیت۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۱۷۲۱: رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ”إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ... الْآيَةَ“ (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کر دے) ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ علیؓ آپؐ کے پیچھے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ اس پر ام سلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہیں میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، معقل بن یسارؓ، ابوحمراءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۷۲۲: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں وہ چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت۔ یہ دونوں حوض (کوثر) پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ پس دیکھو کہ تم میرے بعد

يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرِ النَّوَّاءِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجْبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نَجَبَاءَ رُقَبَاءَ أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانٌ وَ عَمَّارٌ وَ الْمُقْدَادُ وَ حَذِيفَةُ وَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا.

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُرُكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَ أَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ أَبِي

بْنِ كَعْبٍ وَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ :

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَ أَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَ أَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَ أَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ أَقْرَوُهُمْ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هَذَا

ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا کہ نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ، عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ، یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۱۷۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے (محبت کرو)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ،

اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کے مناقب

۱۷۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال و حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراحؓ ہیں۔ یہ

حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا
الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ
عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بُدَّ
لِابْنِ كَعْبٍ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ
الَّذِينَ كَفَرُوا قَالُوا وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ
الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ
الْأَنْصَارِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ
عُمُومَتِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ
عُمَرُ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعَمَ الرَّجُلُ
أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنُ
شَمَّاسٍ نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ
بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْجَمُوحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ
مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
الْيَمَانَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا أُبْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا قَالَ فَإِنِّي سَابَعْتُ

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے
صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو قلابہ بھی انسؓ سے اسی کی
مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے
پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ
(یعنی ابی بن کعبؓ) رونے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی
بن کعبؓ بھی یہی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرتے ہیں۔

۱۷۲۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن
جمع کیا۔ حضرت ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ،
اور ابو زیدؓ، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ
سے پوچھا کون سے ابو زید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کتنے بہترین انسان
ہیں۔ اسی طرح عمرؓ، ابو عبیدہؓ، اسید بن حضیرؓ، ثابت بن قیسؓ،
معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی کیا خوب لوگ
ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے
جانتے ہیں۔

۱۷۲۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا
سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجیے۔ آپؐ نے
فرمایا کہ میں تم لوگوں کیساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں

مَعَكُمْ أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا
عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا
الْحَدِيثِ عَنْ صَلَهِ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ
عُمَرَوِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ.

امین ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے
انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپ نے ابو عبیدہؓ کو بھیجا
۔ ابوالحق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے
تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور عمرہ، انسؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس
امت کا امین ابو عبیدہؓ ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے مناقب

۱۷۳۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین آدمیوں کی
مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن صالح کی روایت سے
جانتے ہیں۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کے مناقب

انکی کنیت ابو یقظان ہے

۱۷۳۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ حاضر
ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ نے
فرمایا: اسے آنے دو۔ مرحبا اے پاک ذات اور پاک خصلت
والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: عمارؓ کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا
انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبدالغریز
بن سیاہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوئی شیخ ہیں۔ محد
ثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ
بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةِ عَلِيٍّ وَعُمَارٍ وَ
سَلْمَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ.

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ

أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ هَانِيٍّ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاذِنُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْنُوَالَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ
الْمُطَيَّبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ
بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَّارٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا
اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ
إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ

بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔ ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۱۷۳۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہذا میرے بعد آنے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمار رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابراہیم بن سعد اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن حزم اور ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔

۱۷۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ، عبداللہ بن عمرو، ابو یسر اور حذیفہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث علاء بن عبدالرحمن کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کے مناقب

۱۷۳۵: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔

وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثِقَّةٌ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ.

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرُبْعِيِّ عَنْ رَبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَذِي عَمَّارٍ وَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رَبْعِيِّ عَنْ رَبْعِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى سَالِمُ الْمُرَادِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَبِي الْيُسْرِ وَ حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

مناقبِ ابی ذر الغفاریؓ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا ابْنُ ثَمِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ أَبُو الْيَقْظَانَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَفِي

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ (یعنی ابوذرؓ) عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا ہم انہیں بتادیں۔ فرمایا ہاں بتادو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ بعض اس حدیث کو اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح زہد کیساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مناقب

۱۷۳۷: حضرت عبدالملک بن عمیر، حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن سلامؓ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپؓ کی مدد کے لیے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ (یعنی عبداللہ بن سلامؓ) باہر آئے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ ”وَشَهِدَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ“ اور ”قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ...“ (الآیہ) میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لو کہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہے تھے۔ لہذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار

الْبَابُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
۱۷۳۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةَ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبَّهِ عَيْسَى بْنَ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَأَلْحَاسِدٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتَعْرِفُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَمْشِي فِي الْأَرْضِ بِزُهْدٍ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ.

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو مُحْيَاةٍ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ ابْنِ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ أَخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ إِسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِيَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَنَزَلَ قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ إِنَّ لِلّٰهِ سَيِّفًا مَّغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهُ أَلَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدُنَّ

میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک کبھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد الملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبد الملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۷۳۸: حضرت یزید بن عمرہ کہتے ہیں کہ جب معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ اے ابو عبد الرحمن ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا۔ وہ یقیناً پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابو درداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبد اللہ بن مسعودؓ، اور چوتھے عبد اللہ بن سلامؓ، جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔ اس باب میں حضرت سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے مناقب

۷۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمارؓ کے راستے پر چلنا اور عبد اللہ بن مسعودؓ کے عہد کو لازم پکڑنا (یعنی نصیحت پر عمل کرنا)۔ یہ حدیث اس سند سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلمہ بن کھیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبد اللہ بن ہانی ہے لیکن ابو زعراء جن سے شعبہ،

جبرائیلؑ، الملائکہ و لتسلن سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد الی یوم القیامۃ قالوا اقتلوا الیہودی و اقتلوا عثمانؓ ہذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث عبد الملک بن عمیر و قد روی شعیب بن صفوان ہذا الحدیث عن عبد الملک بن عمیر فقال عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام عن جدہ عبد اللہ بن سلام۔

۷۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السُّلَيْمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ اجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مِنْ ابْتِغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالتَّمَسُّوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ رَهْطٍ عِنْدَ عُيُومِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۷۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ بْنُ كَهِيلٍ ثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَيَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو الزُّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں وہ عمرو بن عمرو ہیں۔ وہ ابو حوص کے بھتیجے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست ہیں۔

۱۷۴۰: حضرت ابو اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبد اللہ بن مسعود ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور انکی والدہ اکثر آپ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابو اسحق سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۱: عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتائیے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال چلن میں زیادہ قریب تھا تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عبد اللہ بن مسعود ہی ہیں۔ وہ آپ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ کرام اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبد اللہ بن مسعود کے علاوہ کوئی اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر مشورے کے کسی لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کرتا۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: ہم سے روایت کی سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابو اسحق سے وہ حارث

ہانی و ابو الزعرار الذی روى عنه شعبة و الثوري و ابن عيينة اسمه عمرو و هو ابن اخي ابي الاخوص صاحب ابن مسعود.

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِي اسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نَرٰى حِيْنَآ اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلٰى النَّبِيِّ ﷺ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَفِيَّانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ.

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اِسْرَاطِيْلُ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ اَتَيْنَا حَذِيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِيْآ وَدَلًا لِّنَاخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَذِيْآ وَدَلًا وَسَمِعْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِى بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَائِىُّ نَا زُهَيْرُنا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَا مَرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ هَذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا اَبِي عَنْ سَفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ عَنْ اسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ

سے اور وہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ کو کرتا)۔

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابو حذیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيُسِّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَقَفْتُ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأُطَلِّبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلَّمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ نَسَبَ إِلَى جَدِّهِ.

۱۷۴۵: حضرت خيثمة بن ابی سبرہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو ہریرہؓ سے ملوایا۔ میں انکے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا۔ انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اور خیر کی طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کیا تمہارے پاس سعد بن مالکؓ نہیں جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعودؓ نہیں ہیں؟ کیا نبی اکرم ﷺ کے رازدار حذیفہؓ نہیں ہیں؟ کیا عمارؓ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کر دیا ہے۔؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمانؓ نہیں ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور خيثمة، عبد الرحمن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۷۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْيَقْطَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصِيَتُمُوهُ عُذِبْتُمْ وَلَكِنْ مَا

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے مناقب

۱۷۴۶: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کاش آپؐ کسی کو خلیفہ مقرر فرما دیتے؟ فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کروں اور پھر تم اسکی نافرمانی کرو تو عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے لیکن جو چیز تم سے حذیفہؓ بیان کرے

اسکی تصدیق کرنا اور جو عبد اللہ بن مسعود پڑھے وہی پڑھنا۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسحق بن عیسیٰ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابو وائل سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ زاذان سے انشاء اللہ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور شریک سے منقول ہے۔

حضرت زید بن حارثہ کے مناقب

۱۷۴۷: حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبد اللہ بن عمرؓ کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے۔ اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ سے سبقت حاصل نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس لیے کہ اسامہؓ کے والد زید بنی اکرم ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہؓ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ لہذا میں نے نبی اکرم ﷺ کے محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ﷺ ہی کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ“ (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۴۹: حضرت جبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔ زید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کی قسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ جبہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔ یہ حدیث حسن غریب

حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدَّقُوهُ وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَأَقْرَأُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثٌ شَرِيكٌ.

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأَسَامَةَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا بِيَّهِ لِمَ فَضَّلْتَ أَسَامَةَ عَلَيَّ وَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَيْبِكَ وَكَانَ أَسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ فَاتُّرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَتْ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّومِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ أَخُو زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَذَا قَالَ فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتَ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي

ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا۔ لوگ انکی امارت پر طعن کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسکی امارت پر طعن کرتے ہو تو کیا ہو اتم تو اسکے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے۔ اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اور میرے نزدیک سب سے عزیز تھا اور اسکے بعد یہ میرے نزدیک سب سے عزیز ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی بن حجر اسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مناقب

۱۷۵۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آئے۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو آپؐ کی زبان بند ہو چکی تھی۔ لہذا آپؐ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اور انہیں اٹھاتے۔ میں جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑیے میں ناک صاف کر دیتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور مجھ سے کہا کہ اے

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الرُّومِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ.

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ إِنْ تَطَعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُنُونَ فِي إِمْرَةٍ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

مَنَاقِبُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَصِمْتُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُحَاطَ أَسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِيهِ فَإِنِّي أَحْبَبُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

اسامہ بنی اکرمؓ سے ہمارے لیے اجازت مانگو۔ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں؟ انہیں اجازت دے دو وہ اندر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپؐ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپؐ کے نزدیک آپؐ کے اہل میں سے آپؐ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ بنت محمدؐ سے۔ عرض کیا: ہم آپؐ کی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے۔ انہوں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت عباسؓ کہنے لگے یا رسول اللہؐ آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: علیؓ نے آپؐ (یعنی عباسؓ) سے پہلے ہجرت کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہا ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي

کے مناقب

۱۷۵۴: حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے ہنستے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لِكِنِّي أَدْرِي إِذْنُ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ.

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ نَا زَائِلَةً عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَحِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرٍو ثَنِي زَائِدَةً عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ

کے مناقب

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ أَبُو جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اسْمُهُ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ.

۱۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرائیل کو دیکھا اور نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ ان کے لیے دعا فرمائی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ ابو جہضم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں پایا۔ ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَا قَاسِمُ ابْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوتِنِي اللَّهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَ قَدَرَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ اللہ (عزوجل) سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے۔ یہ حدیث اس سند سے عطاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی اسے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدَ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۵۸: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی انہوں نے خالد حذاء انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مناقب

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا السَّمْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةٌ اسْتَبْرَقَ وَلَا أَشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى خَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا خَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی محمل کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حضرت خفصہؓ کو سنایا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفَسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْجَعْفَرِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ أُمِّي أَمْ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ قَالَ قَدْ عَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَته هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُرِى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَلَّةٍ كُنْتُ أَجْتَنِبُهَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرٍ وَأَبُو نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوَى عَنْ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مناقب

۱۷۶۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا۔ عائشہؓ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اس کا نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپؐ کی آواز سن کر عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انیس ہے۔ پھر آپؐ نے میرے لیے تین دعائیں کہیں ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری (دعا) کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۷۶۲: حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انس بن مالکؓ آپؐ کا خادم ہے اس کے لیے دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال و اولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک سبزی (ساگ وغیرہ) توڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے نام پر میری کنیت رکھ دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جابر جعفی کی روایت سے جانتے ہیں۔ جابر جعفی ابونصر سے روایت کرتے ہیں۔ ابونصر وہ خثیمہ بن ابی خثیمہ بصری ہیں۔ یہ انسؓ سے احادیث روایت

کرتے ہیں۔

انسِ احادیث۔

۱۷۶۴: حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اے ثابت مجھ سے علم حاصل کر لو کیونکہ تمہیں مجھ سے زیادہ معتبر آدمی نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل نے اللہ تعالیٰ سے لیا (سیکھا) ہے۔

۱۷۶۵: ہم سے روایت کی ابو کریب نے انہوں نے زید بن حباب انہوں نے میمون ابو عبد اللہ انہوں نے ثابت انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ علوم جبرائیل سے حاصل کئے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۶۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اکثر مجھے اے دو کان والے کہا کرتے تھے۔ ابو اسامہ کہتے ہیں کہ یہ فرمانا آپ کا مذاق کے طور پر تھا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷: حضرت ابو خلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عالیہ سے پوچھا کہ کیا انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور آپؐ نے حضرت انسؓ کے لیے دعا بھی فرمائی۔ ان کا (حضرت انسؓ) ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس میں ایک درخت تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کے مناقب

۱۷۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جِبْرِئِيلَ وَاَخَذَهُ جِبْرِئِيلُ عَنْ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِئِيلَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو اَسَامَةَ مِنْ شَرِيْكَ عَنْ عَاصِمِ الْاُحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ يَا ذَا الْاُذْنَيْنِ قَالَ أَبُو اَسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَارِئُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رِيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَذْرَكَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَرَوَى عَنْهُ

مَنَاقِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمَثْنِيِّ نَا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن یاد نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی اور پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

۱۷۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چادر بچھا دی۔ پھر آپ نے اسے اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا۔ اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۷۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ آپ ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۷۱: مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابو محمد: آپ نے اس یمنی (ابو ہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ احادیث سنی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کا مہمان رہتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا جبکہ ہم لوگ گھربار والے اور مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح و شام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو بھی نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ یہ حدیث

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا ابْنَ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِذَائِكَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَا ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَيَّ قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ الزَّمَنَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَحْفَظُنَا لِحَدِيثِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَرَّانِيُّ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ أَهْوَأَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مُسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَذُوهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بُيُوتَاتٍ وَغَنَى وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَفِي النَّهَارِ لَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرًا يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن بکر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے۔ آپؐ نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلہ سے کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو عالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپؐ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں سے کتنے ہی ٹوکڑے اللہ کی راہ میں خرچ کیے پھر خود بھی اس سے ہم کھاتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ کو قتل کیا گیا اس روز وہ گر گئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۱۷۷۴: حضرت عبد اللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اسی طرح لوگ مجھے ابو ہریرہؓ کہنے لگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَا لَمْ يَقُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَدَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ ابْنَةُ أَزْهَرَ السَّمَانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبُو خَلْدَةَ نَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رَفِيعٌ.

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَّاحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمْرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِي خُذْهُنَّ فَا جْعَلْهُنَّ فِي مِرْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِرْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ يَدَكَ فِيهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدَرُوهُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنَيْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفَرِّقُ مِنِّي قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَا هَابُكَ قَالَ كُنْتُ أَرْغَى غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُّهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكُنُونِي أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یاد نہیں وہ بھی اس لیے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے مناقب

۱۷۷۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اسکے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷: حضرت ابو ادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو مقرر کر دیا۔ عمیر کہنے لگے معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کے مناقب

۱۷۷۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص مؤمن ہوا۔ (یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ شرح سے روایت کرتے ہیں اور اسکی سند قوی نہیں۔

۱۷۷۹: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمرو الجمعی کی روایت سے

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَ كُنْتُ لَا أَكْتُبُ.

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو مُسْهَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِبْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَلِيسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمَصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اهْدِبْهُ.

مَنَاقِبُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۱۷۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرِحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَأَمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرِحٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي

فریشی ہذا حدیث إنما نعرفه من حدیث نافع بن عمر الجمحی و نافع ثقة و ليس إسناده بمتصل ابن أبي مليكة لم يدرك طلحة.

جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَّلَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ بئسَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب

۱۷۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے۔ آپؐ مجھ سے پوچھتے کہ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے بارے میں فرماتے کہ یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے تو آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولیدؓ۔ آپؐ نے فرمایا: خالد بن ولیدؓ کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے اور اس باب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ خَرِيرٌ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الْمَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت سعد بن معاذؓ کے مناقب

۱۷۸۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اسکی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال بھی اس (ریشمی کپڑے) سے اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَلَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

۱۷۸۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انکی وفات پر رحمن کا عرش بھی ہل گیا۔ اس باب میں اسیر بن حضیرؓ، ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔

وَرُمِيَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا
مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ
سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا خَفَّ جَنَازَتُهُ
وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ
تَحْمِلُهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ

عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَى أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ
الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي مِنْ أُمُورِهِ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ.

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدَّرِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ
بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا بِرُذُونٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
اسْتَغْفِرُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ
الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى لَيْلَةِ الْبَعِيرِ مَا رَوَى مِنْ

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے کیونکہ اس نے بنو قریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ

کے مناقب

۱۷۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک امیر کے کو تو ال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کاموں کو بجالاتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے مناقب

۱۷۸۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ ٹخّر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر بلکہ پیدل ہی تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے بارے میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابرؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کیساتھ ایک سفر میں تھا اور

غَيْرَ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةً بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ اسْتَغْفَرَ لِي خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعْمَلُ لَهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذَلِكَ هَكَذَا رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوُ هَذَا.

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْتَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا وَأَنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطُّوا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطُّوا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا هَذَا نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرَبِ نَحْوَهُ.

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَا سَيَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُمْ مِنْ أَشْعَثِ أَغْبَرِ ذِي طَمْرَيْنٍ لَا يُؤْتِيهِ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ

اپنا اونٹ آپ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ منورہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابر ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اس رات آپ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی حضرت جابرؓ کے والد عبد اللہ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ حضرت جابرؓ انکی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے۔ حضرت جابرؓ سے ایک روایت میں اسی طرح منقول ہے۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب

۱۷۸۷: حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی لہذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہو گئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے اور ایسے بھی ہیں جنکی امیدیں بار آور ثابت ہوئیں اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ مصعب بن عمیرؓ اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ (کپڑا) بھی ایسا کہ اگر اس کپڑے سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے ابن ادریس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ ابو وائل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حضرت براء بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۸۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے غبار آلود بالوں پریشان اور پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں جنکی طرف کوئی التفات (توجہ) بھی نہیں کرتا لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو

اللہ انکی قسم سچی کر دے انہی میں سے حضرت براء بن مالک بھی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کے مناقب

۱۷۸۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤد علیہ السلام کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت بریدہ ابو ہریرہ اور انس (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

حضرت سہل بن سعد کے مناقب

۱۷۹۰: حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ خندق کھدوا رہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا فرماتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرمادے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو حازم کا نام سلم بن دینار اخرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر، انہوں نے شعبہ، انہوں نے قتادہ، انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہذا انصار و مہاجرین کی تکریم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انس سے منقول ہے۔

خُلَاَصَةُ الْأَبْوَابِ: حضرت عباس بن عبد المطلب حضور ﷺ کے چچا ہیں واقعہ فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ پہلی عرب خاتون ہیں جس نے کعبہ اقدس پر مرید و بیاج اور قسم قسم کے قیمتی کپڑوں کا غلاف چڑھایا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عباسؓ بچپن میں کہیں گم ہو گئے تھے اور جب تلاش و بسیار کے بعد ہاتھ نہیں لگے تو ان کی والدہ نے منت مانی کہ اگر میرا بیٹا مل گیا تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤں گی چنانچہ حضرت عباسؓ کا سراغ مل گیا اور وہ گھر آ گئے تو ان کی والدہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ منت پوری کی۔ حضرت عباسؓ نے اسلام تو بہت پہلے قبول کر لیا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے چنانچہ جنگ بدر میں بڑی کراہت کے ساتھ اور مجبوری کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ شریک تھے بعد میں مکہ

عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

مَنَاقِبُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
۱۷۸۹: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِّزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَانْسٍ.

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِعٍ نَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عِشْرَ إِلَّا عِشْرُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا عِشْرَ إِلَّا عِشْرُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ.

خُلَاَصَةُ الْأَبْوَابِ: حضرت عباس بن عبد المطلب حضور ﷺ کے چچا ہیں واقعہ فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ پہلی عرب خاتون ہیں جس نے کعبہ اقدس پر مرید و بیاج اور قسم قسم کے قیمتی کپڑوں کا غلاف چڑھایا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عباسؓ بچپن میں کہیں گم ہو گئے تھے اور جب تلاش و بسیار کے بعد ہاتھ نہیں لگے تو ان کی والدہ نے منت مانی کہ اگر میرا بیٹا مل گیا تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤں گی چنانچہ حضرت عباسؓ کا سراغ مل گیا اور وہ گھر آ گئے تو ان کی والدہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ منت پوری کی۔ حضرت عباسؓ نے اسلام تو بہت پہلے قبول کر لیا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے چنانچہ جنگ بدر میں بڑی کراہت کے ساتھ اور مجبوری کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ شریک تھے بعد میں مکہ

سے باقاعدہ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے حضور ﷺ کا غیر معمولی ادب و احترام کرتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک دن کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ بڑے ہیں یا آنحضرت ﷺ تو انہوں نے جواب دیا کہ بڑے تو آنحضرت ﷺ ہی ہیں ہاں عمر میری زیادہ ہے۔ حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کے لئے عزت و شوکت اور مغفرت کی دعا کی تھی چنانچہ دعاء قبول ہوئی کہ وہ زمانہ آیا جب کئی صدیوں تک خلافت و حکمرانی کا اعزاز عباسیوں میں رہا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ حضرت عباسؓ کو اللہ اور رسول ﷺ کے لئے محبوب نہ رکھے یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفرؓ چونکہ بہت زیادہ مساکین نواز تھے اور ان کے ساتھ بہت زیادہ اٹھنا بیٹھنا رکھتے تھے اس مناسبت سے آنحضرت ﷺ نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھ دی تھی ان کی بہت بڑی فضیلت بیان کی اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ جناب جعفر طیار جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کماندار تھے جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اس جنگ میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا تھا حضور ﷺ نے فرمایا وہ اپنے پروں کے ذریعہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے پھر رہے ہیں۔

حضرات حسنینؓ کے فضائل اور مناقب بہت زیادہ ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ تمام اہل جنت کے سردار ہیں کیونکہ تمام اہل جنت جوان ہو گئے لیکن انبیاء اور خلفاء راشدینؓ مستثنیٰ ہیں یعنی ان سے یہ دونوں افضل نہیں ہوں گے نیز حضور ﷺ کے تمام اہل بیت بہت فضیلت والے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ زید بن ثابتؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے فضائل اور مناقب حدیث اور سیرت کی کتب میں بغور پڑھنے کے لائق ہیں۔

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ: اُمّ عبد کے بیٹے سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان کی والدہ کی کنیت ام عبد تھی۔ دل کے معنی سیرت، حالت، ہیئت کے بھی آتے ہیں اور بعض حضرات نے اس کے معنی خوش کلامی، خوش گوئی کے بھی کئے ہیں لیکن یہاں حدیث میں اس لفظ سے سکینت (یعنی متانت و سنجیدگی و قار اور خوبصورتی کے معنی مراد ہیں ”سمت“ کے معنی ہیں راستہ، میانہ روی، ہلڈی کے معنی ”طریقہ“ سیرت، اہل خیر کی ہیئت و حالت کے ہیں حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ یعنی دل، سمت، ہلڈی معنی مفہوم میں قریب قریب ہیں اور عام طور پر یہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بہر حال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو حضور ﷺ کے ساتھ بہت زیادہ محبت اور تعلق تھا صاحب الطہور والسواک مشہور تھے کئی خدمات نبوی ﷺ ان کے سپرد تھیں نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت بھی دی تھی قرآن مجید کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو صاحب ستر رسول ﷺ کہا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان پر وہ مختلف راز اور بھید منکشف فرما رکھے تھے جن کا عام انکشاف دینی و ملی مصالح کے تحت مناسب نہیں تھا۔ حضرت زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کی فضیلت احادیث باب سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت اسامہؓ کی تنخواہ اپنے بیٹے ابن عمرؓ سے زیادہ مقرر کی ابن عمرؓ کے شکوہ کرنے پر جواب میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ دونوں (زیدؓ اور اسامہؓ) بہت محبوب تھے حضرت عائشہؓ کی حدیث اس پر روشنی ڈال رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ان کے متعلق حضرت جبریلؑ نے فرمایا کہ اگر ابن عباسؓ ہمیں سلام کرتے تو میں ان کے سلام کا جواب دیتا اور حضور ﷺ نے ان کے حق میں علم و حکمت کی دعاء فرمائی اس دعاء کی برکت سے اللہ

تعالیٰ نے بہت علم عطاء فرمایا اور عزت سے سرفراز کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ابن عمرؓ نیک آدمی ہے۔ عبداللہ بن الزبیرؓ بہت کمالات والے تھے ان کی ۳۳ روایتیں احادیث کی کتابوں میں ملتی ہیں انہوں نے حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ جیسی خالہ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ حضرت انس بن مالکؓ تو حضور ﷺ کے خاص خادم تھے آپ ﷺ سے بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں بہت دعاء کی تھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت نصیب کیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے کثیر مناقب ہیں سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ احادیث بہت کثرت کے ساتھ حضور ﷺ سے سنی اور پھر لوگوں تک پہنچایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں نبی کریم ﷺ نے ہدایت کی دعاء فرمائی نبی پاک ﷺ کی دعا قبول ہوئی انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بہت زیادہ خدمت کی بہت بڑے عالم، مدبر، منتظم تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے غزوہ بدر اور احد وغیرہ بڑے بڑے معرکے ہوئے مگر ان میں سے کسی میں مشرکین کے ساتھ معاویہؓ کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ ان کے مشرف باسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت ﷺ نے انہیں مبارک باد دی قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہؓ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کی جنگ کے مال غنیمت میں آنحضرت ﷺ نے ان کو سو (۱۰۰) اونٹ اور ۴۰ اوقیہ سونایا چاندی مرحمت فرمائی اور ان کو کتابت وحی کا جلیل القدر منصب ملا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں دمشق کا عامل بنایا اور ان کی بہت قدر فرماتے۔ حضرت عثمانؓ نے شام کا والی بنا دیا اس ولایت کے زمانہ میں انہوں نے رومیوں کے مقابلہ میں بڑی زبردست فتوحات حاصل کیں۔ ان کے بہت زیادہ کارناموں سے ایک کارنامہ بحری بیڑا ہے جو انہوں نے بحر روم میں اتارا جو ۵۰۰ جہازوں پر مشتمل تھا۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہ جلد ششم دیکھئے۔

۵۹۶: باب صحابہ کرام کی

فضیلت کے بارے میں

۵۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَهُ

۱۷۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوسکے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ بْنِ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيِّ نَا مُوسَى ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَمَسُّ النَّارَ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَى مَنْ رَأَى قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُوا اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قُرْبَى ثَمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذَلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانُهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(صحابہ کرام) ہیں۔ ان کے بعد ان کے بعد والے (یعنی تابعین) اور ان کے بعد ان کے بعد والے (یعنی تبع تابعین) پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قسموں سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۷: باب بیعت رضوان والوں کی

فضیلت کے بارے میں

۱۷۹۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۸: باب اس کے بارے میں

جو صحابہ کرام کو برا بھلا کہے

۱۷۹۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو۔ اس لیے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو ان کے (یعنی صحابہ کرام کے) ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”نصفہ“ سے نصف مد مراد ہے۔ حسن بن علی بھی ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ ابوسعیدؓ سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اور انہیں ہدف ملامت نہ بنانا اس لیے کہ جبر نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے

۵۹۷: باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۱۷۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۸: باب فِي مَنْ يَسُبُّ أَصْحَابَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ نَصِيفُهُ يَعْني نِصْفٌ مُدٌّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ نَا عُيَيْدَةُ بْنُ أَبِي رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ فِي

محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے انہیں ایذا (تکلیف) پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ تعالیٰ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے درخت کے نیچے بیعت کی (یعنی بیعت رضوان) وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸: حضرت جابر سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام انکی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: حاطب دوزخ میں جائے گا۔ فرمایا: نہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔ لیے کہ وہ غزوہ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لیے نور ہو کر اٹھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے عبد اللہ بن مسلم اس حدیث کو ابو طیبہ سے وہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس

أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ إِذَا هُمْ فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهَ وَمَنْ أَذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَرْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَ الْحُدَيْبِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيِّبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورُ الْهَمِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيِّبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلٌ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَادٍ نَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى

شَرِّكُمْ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

حدیث کو عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بَابُ حَضْرَتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَدْنُ ثُمَّ لَا أَدْنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيئُنِي مَا رَأَيْتُهَا وَيُؤْذِنُنِي مَا إِذَا مَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۰۱: حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علی سے کر دیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ نے تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور انکی بیٹی سے نکاح کر لے۔ میری بیٹی۔ (فاطمہ) میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبت علیؓ سے تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی آپ کے اہل بیت (گھر والوں) میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۰۳: حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ میرا دل کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے تعب دیتی ہے وہ مجھے بھی تعب دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابو زبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال یہ ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ ابْنَتَ أَبِي جَهْلٍ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِنُنِي مَا إِذَا مَا وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ مُلَيْكَةَ

ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۴: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؑ، فاطمہؑ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے فرمایا کہ میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف (مشہور) نہیں ہیں۔

۱۸۰۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خیر پر ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابو حمراءؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۰۶: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت محمدؓ سے زیادہ آپؐ سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب فاطمہؓ آئیں تو آپؐ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ (یعنی فاطمہؓ) بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں۔ آپؐ کا بوسہ لیتیں اور آپؐ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ چنانچہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپؐ پر گر پڑیں۔ آپؐ کا بوسہ لیا۔ پھر سراٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپؐ پر گریں اور سراٹھا کر ہنسنے لگیں۔ (حضرت

روى عَنْهُمَا جَمِيعًا وَقَدَّرَا عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَلِيَّ بْنَ قَادِمٍ نَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ الهمداني عَنْ السَّيِّدِ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَلَمٌ لِمَنْ سَأَلْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَصَبِيحٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَحَامَتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ.

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ سَمْتًا وَذَلًّا وَهَذِيًّا بِرَسُولِ اللَّهِ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عائشہ فرماتی ہیں) پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں لیکن بہر حال عورت تھیں۔ پھر جب آپ فوت ہو گئے۔ تو میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنسیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپ نے مجھے بتایا کہ آپ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگی اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ (یعنی جنت میں) اس پر میں ہنسنے لگی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔

۱۸۰۷: جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے (یعنی فاطمہؓ کے) شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ (یعنی علیؓ) بکثرت روزے رکھتے اور نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۰۸: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں ہوتے تو اسی دن ہد یہ لاتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میری سونکیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے ام سلمہؓ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكْبَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ أَنْ هَذِهِ مِنْ أَهْلِ عَقْلِ نِسَاءٍ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَبَكَيتِ ثُمَّ أَكْبَيْتِ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَضَحِكَتِ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ إِنِّي إِذْ لَبِذْرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ رَجْعِهِ هَذَا فَبَكَيتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقَابِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكَتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التِّيمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْهُمُ يَوْمَ عَائِشَةَ وَأَنَا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا نُرِيدُ عَائِشَةَ فَقُولِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا مَرْءَ النَّاسِ يَهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا

بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی یہی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہؓ تم مجھے عائشہؓ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیثہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ ایک ریشمی کپڑے پر میری صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: کہ یہ (یعنی عائشہؓ) دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد الرحمن بن مہدی اس حدیث کو عبد اللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسل نقل کرتے ہوئے اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جواب دیا ”علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپؐ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَأْتُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمَرَ النَّاسَ يَهْدُونَ أَيْنَ مَا كُنْتُ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيَ وَأَنَا فِي لِحَافٍ أَمْرَاءَ مِنْكُمْ غَيْرَهَا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيهِ عَلَى رَوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ خَرِيرٍ خَضِرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُلْقَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى

لَا تَرَىٰ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَزَّازُ كَرِيًّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ”وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ“۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ نَزَّازُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۱۲: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں یعنی (صحابہ کرامؓ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں ہم حضرت عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۱۳: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۱۴: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ”ذاتِ سلاسل“ کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں جب میں آیا تو آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: آپؐ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابو بکرؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو هَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ.

۱۸۱۵: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابو بکرؓ سے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسماعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

۱۸۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثریدؓ کی تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر کی کنیت ابو طوالہ انصاری مدینی ہے۔ وہ ثقہ ہیں

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَلْتُ الثَّرِيدَ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ أَبُو طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ مَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ

۱۸۱۷: حضرت عمرو بن غالب سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا کہ مردود اور بدترین آدمی دفع ہو جاؤم نبی اکرم ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچاتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَغْرُبُ مَقْبُوحًا مَبْهُوحًا أَتُودِي حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۸۱۸: حضرت عبد اللہ بن زیدؓ اسدی سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ان کے محبوب ترین شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ مردوں میں سے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ان کے والد یعنی ابو بکرؓ۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۱۸۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں آیا حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا۔ اس (رشک) کی وجہ

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ

صرف اتنی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بکثرت یاد کرتے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو تلاش کر کے انہیں گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا رشک نہیں کیا۔ حالانکہ میرا نکاح آپؐ سے انکی وفات کے بعد ہوا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوا ہے۔ نہ اس میں شور و غل ہے نہ ایذا و تکلیف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر اور مریم بنت عمران اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے اچھی تھیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے) کے لیے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریمؓ بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہؓ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۲۴: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجر کی نماز کے بعد کہا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں بیوی فوت ہو گئی ہیں۔ وہ فوراً سجدہ میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو

عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَذْرَ كُنْهَا وَمَا ذَلِكَ إِلَّا لِكثَرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِ هَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيَّةَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

بَابُ فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ نَا مُسْلِمٌ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فَلَانَةٌ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ

فَقَالَ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا فَإِنَّ آيَةَ أَكْظَمَ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَاهَاشِمُ بْنُ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ أَلَا قُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونَ وَعَمِّي مُوسَى وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ.

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةٌ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكَ لَا بِنَةَ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكَ نَبِيٌّ وَإِنَّكَ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِيَ اللَّهَ يَا حَفْصَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ

سجدہ کیا کرو۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اٹھ جانے (یعنی وفات) سے بڑھ کر کوئی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۵: حضرت صفیہ بنت حبیب سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور عائشہ سے ایک بات پہنچی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو۔ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں۔ میرے والد ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تھا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہیں۔ اس لیے کہ ہم آپ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ہاشم کوئی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۶: حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ کو پتہ چلا کہ حفصہ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر حضرت صفیہ رونے لگیں۔ اتنے میں انکے ہاں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے جبکہ وہ رو رہی تھیں۔ آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ (یعنی حفصہ) تم پر کس بات میں فخر کرتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا حفصہ اللہ سے ڈرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۷: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح

۱۔ حضرت صفیہؓ یہودی قبیلے کے سردار حبیب بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ اس قبیلے کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور یہ ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں کی اولاد میں سے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ہارون علیہ السلام کو والد اور موسیٰ علیہ السلام کو چچا فرمایا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگیں کہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر فرمایا کہ تم مریم بنت عمران کے علاوہ (جنت میں) تمام عورتوں کی سردار ہوگی۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں تم سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اسے برائی سے یاد نہ کیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسل منقول ہے۔

۱۸۲۹: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب انکی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم محمد (ﷺ) نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا تو آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس

بْنِ عَشْمَةَ ثَنِي مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمَعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَتْ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ نَا سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْه وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبْلَغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللَّهِ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَتَشَيْتُ حِينَ سَمِعْتُهَا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ فَرَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أَوْدَى مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ هَذَا

سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ ہے۔

۱۸۳۰: ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کی ہے یعنی اس سند کے علاوہ اور سند سے۔

حضرت ابی بن کعبؓ کی فضیلت

۱۸۳۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپؐ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ... يُكْفِرُهُ تَك“ (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔ پھر آپؐ نے ”لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ... آخِرَتِكَ پڑھا“ (یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو پھر بھی اسکی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ حضرت قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زِيدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ.

۱۸۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

فَضْلُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الدِّينَ كَفَرُوا وَقَرَأَ فِيهَا إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفِرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بُتْغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَا بُتْغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ وَقَدْ رَوَى قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ.

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْأَنْصَارِ

باب: قریش اور انصار کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا بُسْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ إِمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۸۳۲: حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مِّنْ أَحِبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۳: حضرت عدی بن ثابتؓ، حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے (یعنی انصار سے) بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کہ کیا آپ نے خود یہ حدیث براء سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: ہاں براء نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَلُمُّ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أَخْبٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ أَخْبٍ الْقَوْمُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شُعْبًا لَسَلَكَتِ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشُعْبَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ

۱۸۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں۔ (قتل و قید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ انکی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اور ان سے الفت کروں۔ کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں

صَحِيحٌ

گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۵: حضرت زید ارقم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک کو غزوہ حرہ کے موقع پر شہید ہونے والے ان کے چند اقرباء اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یہ قنادہ نے نصر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

۱۸۳۶: حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پر ہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۷: حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو کہ میرے خاص اور رازدار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں۔ لہذا ان میں سے بروں کو معاف کر دو اور نیکو کاروں کو قبول کر لو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت ہے۔

۱۸۳۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور رازدار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہذا ان کے نیکوں کو قبول کرو اور ان کے بروں کو معاف کر دو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيهِ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أَبَشْرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِلذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِلذَرَارِيِّ ذَرَارِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ .

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَزَاعِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَابِطِ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَى قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّةَ صَبْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَنْ غِيَّبَتِي الْتِي أَوْيَ إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنْ كَرِهِي الْأَنْصَارُ فَاغْفِرُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ .

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَغِيَّبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقْلُونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل و قید) کے عذاب کا مزہ چکھا دیا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲: ہم سے روایت کی عبد الوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۹۹: باب انصار کے گھروں کی

فضیلت کے بارے میں

۱۸۴۴: حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا: بہتر

دَاوُدُ الْهَاشِمِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يُرْذِهُوَ اَنْ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمَوْمِلُ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي لَا يَبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يَوْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو يَحْيَى الْاِمَمَانِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذِقْ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَ هُمْ نَوَالًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَمَوِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهُ.

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرِ الْاَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّلْاَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ الْاَنْصَارِ وَلَا بَنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاِنْسَاءِ الْاَنْصَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَيِّ دُوْرٍ

الْاَنْصَارِ خَيْرٌ

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ
دُورٍ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ بَنُوا النَّجَارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ
ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُوا الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِيهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ
بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِيهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا
خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
نَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي
عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي
سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ مَا أَرَى
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ
عَلَى كَثِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أُسَيْدٍ
السَّاعِدِيُّ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ.

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلَمٍ
نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ دِيَارِ
الْأَنْصَارِ بَنُوا النَّجَارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ نَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ.

انصار کے متعلق نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں
نہیں۔ آپؐ نے فرمایا قبیلہ بنونجار اور پھر جوان کے قریب
ہیں۔ یعنی بنوعبدالاشھل پھر ان کے قریب والے بنوحارث بن
خزرج پھر ان کے قریب والے بنوساعدہ۔ پھر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں
کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا انصار کے تمام
گھروں میں خیر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ اس
حدیث کو ابوسعید ساعدی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۳۵: حضرت ابواسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب
سے بہتر گھر بنونجار کے ہیں پھر بنوعبدالاشھل کا، پھر بنوحارث
بن خزرج کا، پھر بنوساعدی کا اور انصار کے تمام گھروں میں خیر
ہے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔
چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو دوسروں پر فضیلت دی ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ
ہے۔

۱۸۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنو
نجار کے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۳۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کہ انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنوعبدالاشھل کے
لوگ ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: صحابی ہونا بھی بہت بڑا شرف اور مرتبہ ہے بلکہ جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا
اور پھر حالت اسلام میں اس کی وفات ہوئی وہ بہت بڑا مرتبہ والا بن گیا جس کو تابعی کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے بارے میں

حضور ﷺ نے بہت تاکید فرمائی کہ ان کا احترام و عزت کی جائے اور کسی صورت میں ان کی شان میں گستاخی برداشت نہیں فرمائی۔ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی میرے صحابہ سے کسی کو گالی یا برا کہے تو سننے والا اس کے جواب میں یہ کہے کہ تمہارے شریر پر اللہ کی لعنت ہو (۲) حضرت فاطمہؓ کی شان بہت عظیم ہے جنت کی عورتوں کی سیدہ ہیں اور فرمایا کہ جو فاطمہ الزہراءؓ کو برا لگتا ہے وہ مجھے برا لگتا ہے حدیث باب میں حضرت عائشہؓ کا فاطمہؓ کے بارے میں بیان بہت عمدہ ہے (۳) حضرت عائشہؓ کے فضائل بھی بے شمار ہیں ان کی سوانح اور مناقب پر مشتمل مستقل کتابیں تحریر کی گئی ہیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ ان کو حضرت جبریلؑ سلام کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ سے۔ قرآن و حدیث کی بہت بڑی عالمہ تھیں بہت سارے صحابہؓ اور تابعینؓ سیدہ صدیقہؓ کے شاگرد ہیں دین و اسلام کا بہت بڑا حصہ حضرت عائشہؓ کے ذریعہ پھیلا۔

خلاصہ مناقب خدیجہؓ: ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ حضور ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ مطہرہ ہیں جنہوں نے اپنا سارا مال حضور ﷺ پر قربان کر دیا مکہ میں ان کی بہت زیادہ عزت تھی لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عیفہ (پاکدامن) کے نام سے مشہور تھیں۔ حضور ﷺ کی بہت خدمت کرتی تھیں اور حضور ﷺ جب پریشان ہوتے تو حضرت خدیجہؓ تسلی دیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت سنائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد جب ان کا خیال آ جاتا تو آبدیدہ ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے حضرت خدیجہؓ پر جتنا رشک آتا ہے اتنا کسی اور پر نہیں آتا۔ ان کے علاوہ باقی ازواج مطہراتؓ کے بھی بہت فضائل اور مناقب ہیں۔ امام ترمذیؒ نے کچھ بیان کئے ہیں۔

۶۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ ۶۰۰: باب مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَوَيْ بِي بَوْضُوءٍ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَذْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں ”حرہ سقیا“ کے مقام پر پہنچے تو آپؐ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبیلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبد اللہ بن زیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا أَبُو نُبَاتَةَ ۱۸۳۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ نَا سَلَمَةَ بْنَ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَوةٍ فِيَمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۱۸۵۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ.

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ اشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضُ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِي لِكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَا وَآئِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ

۱۸۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد طرق سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے کہ مدینہ منورہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اسکی شفاعت کروں گا۔ اس باب میں سبیغہ بنت حارث اسلمیہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند یعنی ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو وہ حشر و شرک کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے مدینہ منورہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ،

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

سفيان بن ابی زہیرؒ اور سبیحہ سلمیہؒ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۴: حضرت جابرؒ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ ہی میں اسے بخار ہو گیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپؐ نے انکار کر دیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اسی طرح عرض کیا۔ آپؐ نے پھر انکار کر دیا۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ اور طیب (پاکیزہ چیز) کو خالص کر دیتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؒ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ منورہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبد اللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابویوبؓ، زید بن ثابتؓ، رافع بن خدیجؓ، جابرؓ، عبد اللہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ ثَنَا أَبِي جُنَادَةُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَ قَرْيَةً مِّنْ قُرَى الْأِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ فَقَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكَ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوِ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرِ وَسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ

سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں دونوں پتھر ملی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ منورہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۵۷: حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر ٹھہریں گے وہی دارالبحرہ ہوگا۔ مدینہ بحرین اور قسریں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں۔

۱۸۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ کی سختی اور بھوک برداشت کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیق یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

۶۰۱: باب مکہ مکرمہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۵۹: حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ یونس نے زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن عمرو سے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری کی ابو سلمہ سے عبد اللہ بن عدی بن حمراء کے واسطے منقول حدیث میرے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجَبُّنَا وَنُجَبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيُّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هَجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَسْرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو غَامِرٍ.

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَا وَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ.

۶۰۱: بَابُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا أَخْرَجْتُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ .

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطَّفِيلِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبَكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۶۰۲: بَابُ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو بَدْرٍ شَجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتَفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللَّهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضْنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شَجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ .

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْلُهُ مَوَدَّتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَخْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقِ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيُّ .

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا سُلَيْمَانَ ابْنَ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ

(یعنی امام ترمذی کے) نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔

یہ حدیث مبارکہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۶۰۲: باب عرب کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۶۱: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے میں نے غرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ سے کیسے بغض کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپؐ کے ذریعے ہدایت دی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین بن عمر الحمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین بن عمر محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۱۸۶۳: حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہو جاتا تو وہ غمگین ہو جاتیں۔ لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے

عَلَيْكَ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ.

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَفِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الرِّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيِنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ وَيَفْثُ.

۶۰۳: بَابُ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ذُكِرَتْ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَابَهُمْ أَوْ بَعْضُهُمْ أَوْ ثِقٌ مِّنِّي بِكُمْ أَوْ بَعْضُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ وَصَالِحِ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ.

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّبْلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی ہلاکت، قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں کہ ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۴: حضرت ام شریک کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریک فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۶۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سام عرب کے باپ، یافث رومیوں کے باپ اور حام حبشیوں کے باپ ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافث یعنی یفث بھی کہتے ہیں۔

۶۰۳: بَابُ عَجْمِ كِي فَضِيلَتِ كِي بَارِے كِي

۱۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان میں سے بعض پر تم لوگوں میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو بکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں صالح وہ مہران کے بیٹے اور عمرو بن حرث کے مولیٰ ہیں۔

۱۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے

یہ سورۃ پڑھی اور جب ”وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ..... الْآيَةُ“ پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی بھی ہم میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسی پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۶۰۴: باب اہل یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۶۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی یا اللہ! ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضاء (فیصلہ) انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازدیعی میں ہے۔

قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يَكَلِّمُهُ قَالَ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثَّرِيَّا لَتَنَاولَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۴: بَابٌ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانَ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْئِدَةً إِلَّا يَمَانُ يَمَانَ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ نَا أَبُو مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِيِّعِيِّ الْيَمَنِ.

۱۸۷۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی انہوں نے معاویہ بن صالح انہوں نے ابو مریم انصاری اور وہ ابو ہریرہ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے۔ یہ حدیث زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (یعنی یمنی لوگ) کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا، کاش میری ماں اہل یمن سے ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی (یمن والوں سے) نہ ہوتے تو کمال لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا میرا خیال ہے کہ وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجے۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آیا تو آپؐ نے ادھر سے منہ پھیر لیا۔ وہ تیسری جانب سے آیا اس مرتبہ بھی آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے۔ ان کے منہ میں اسلام اور ان کے ہاتھوں میں طعام ہے پھر وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ ثَنِيَّ عَمِّي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ ثَنِيَّ عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْدُ أَسَدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَرْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَرْدِيَّةً هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا وَهُوَ عِنْدَنَا أَصَحُّ.

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنِيَّ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْأَرْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيَّةٌ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مِينَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَنْ حَمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا أَفَوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيَهُمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا

نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
وَيُرْوَى عَنْ مِثْنَاءَ أَحَادِيثَ مِمَّا كَثُرَ.

۶۰۵: بَابُ فِي غِفَارٍ وَأَسْلَمَ

وَجُهِينَةَ وَمُزَيْنَةَ

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا
أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهِينَةُ وَأَشْجَعٌ وَغِفَارٌ وَمَنْ
كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ
اللَّهِ وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۶: بَابُ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَقْنَا
نَبَالَ ثَقِيفٍ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ
بْنُ شُعَيْبٍ نَاهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ
حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَكْفَرُهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى
عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيكَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنَى أَبَا عَلْوَانَ وَهُوَ

عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ میناء سے اکثر منکر
احادیث مروی ہیں۔

۶۰۵: باب قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی

فضیلت کے بارے میں

۱۸۷۵: حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار، مرینہ، جہینہ اشجع، غفار
اور قبیلہ عبدالدار کے لوگ میرے رفیق ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ
انکا کوئی رفیق نہیں۔ لہذا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان کے
رفیق ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۶: باب بنو ثقیف اور بنو حنیفہ کے متعلق

۱۸۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بنو ثقیف کے
تیروں نے جلادیا ہے۔ لہذا ان کے لیے بددعا کیجئے۔ آپ نے
فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

۱۸۷۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو تین
قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے، ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔ یہ
حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے
جانتے ہیں۔

۱۸۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ بنو ثقیف میں ایک کذاب اور ایک
ہلاک کرنے والا ہے۔ عبدالرحمن بن واقد نے شریک سے اسی
سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عصم کی
کنیت ابو علوان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم

كُوفِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصَمٍ وَأَسْرَائِيلُ يَرَوِي عَنْ هَذَا الشَّيْخِ وَيَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصَمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ.

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فَلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلُّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ يَرَوِي عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِينٍ وَلَعَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ هُوَ أَيُّوبُ أَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِينٍ.

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَمَصِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضُ الْعَوَاضِ فَتَسَخَّطَهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يَهْدِي أَحَدَهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأَعَوَّضَهُ مِنْهَا بِقَدَرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهَا فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَى وَائِمٍ اللَّهُ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي

اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ عبد اللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبد اللہ بن عصمہ کہتے ہیں، اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر سے بھی روایت ہے۔

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیے میں دی۔ آپ نے اسے اسکے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔ اس پر بھی وہ خفا رہا۔ پس جب یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اسکے باوجود ناراض ہے لہذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔ انہیں ابن مسکین بھی کہتے ہیں۔ شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ ایوب ابوعلاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۱۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ خفا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی

انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۸۱: حضرت عامر بن ابی عامر اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں۔ یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہؓ کو سنائی تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں بلکہ یوں فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہی ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۱۸۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ صبح و سالم رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ، ابو بریہ اسلمیؓ، بريدہ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور عیصہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے اور وہ عبد اللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدِ بْنِ هَارُونَ.

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَّادٍ يُحَدِّثُ عَنْ نَمِيرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغْلُونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّي وَالْيَ فَقُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا ثَنِي أَبِي وَلَكِنَّهُ ثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ وَيُقَالُ الْأَسَدُ هُمُ الْأَزْدُ.

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْلَمُ سَأَلَمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمُ سَأَلَمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ اللَّهُ لَهَا وَغُصَيَّةُ غَضَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمِّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَغُصَيَّةُ غَضَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَفَّارٌ وَأَسْلَمٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَيٍّ وَغُطْفَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرْتَنَا فَأَعْطَانَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذَا لَمْ يَقْبَلَهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبَلْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمٌ وَغَفَّارٌ وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ تَمِيمٍ وَأَسَدٍ وَغُطْفَانَ وَبَنِي عَامِرٍ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمْدُبُهَا صَوْتُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَهُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۷: بَابُ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ بْنِ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّامَانِيُّ ثَنِي جَدِّي أَزْهَرَ السَّامَانِيُّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَا لَكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طئی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ بنو تمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے۔ آپؐ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر یمن والوں کی ایک جماعت آئی تو آپؐ نے ان سے فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرلو۔ اس لیے کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷: حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ یہ لوگ محروم ہو گئے اور خسارے میں رہ گئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۷: باب شام اور یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی شام اور یمن ہی کے لیے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا

وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینک (یعنی اس کے مددگار) نکلے گا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عون کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور سالم بن عبد اللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اس لیے کہ رحمن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: کہ لوگ اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کونہ ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کپڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا۔ جو اپنی ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباء و اجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا مؤمن متقی ہیں یا فاجر، بد بخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں، متقی مؤمن یا بدکار اور بد بخت۔ پھر تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی

أَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طُوبَى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لَايَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَا سِطَةً أَجْنَحَتَهَا عَلَيْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ.

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَسْتَهِنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَا تَوَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يَذْهَبُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللَّهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ غِبَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ الْقُرَوِيُّ الْمَدِينِيُّ قَالَ ثَنَى أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ

سے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور بواسطہ والد حضرت ابو ہریرہؓ سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے ابو عامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جو ہشام بن سعد سے منقول ہے مسند یہاں ختم ہو گئی۔ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اور درود و سلام ہو ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور آپؐ کی پاکیزہ آل پر۔

اللَّهُ عَنْكُمْ غُبَيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقَىٰ
وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمٌ مِنْ تُرَابٍ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَسَعِيدٌ الْمُقْبَرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِيهِ أَشْيَاءٌ كَثِيرَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَقَدْ رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ
أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ.

خلاصۃ الابواب : مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت شان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ سرور انبیاء علیہم السلام کا مسکن رہا تھا اور ان کا مدفن ہے یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے کہ کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری کسی طرح نہیں کر سکتی۔ مدینہ منورہ کے نام احادیث میں بکثرت وارد ہوئے ہیں یہ بھی ایک شعبہ اس کی فضیلت کا ہے مثلاً طابہ، طابہ، طیبہ۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ نہایت پاکیزہ مقام ہے نجاسات معنوی یعنی شرک و کفر سے پاک ہے اور نجاسات ظاہری سے بھی بری ہے وہاں کے درود یوار اور ہر چیز میں حتیٰ کہ مٹی میں بھی نہایت لطیف خوشبو آتی ہے جو ہرگز کسی دوسری خوشبودار چیز میں نہیں پائی جاتی۔ شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں ایک عجیب خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں ہرگز نہیں۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعاء کی اے اللہ اگر مجھے اس شہر سے نکالنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہو۔ نبیؐ نے فرمایا کہ میرے گھر (روضہ مقدس) اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض کے اوپر ہوگا۔ علماء نے اس حدیث کے کئی مطالب بیان کئے ہیں مگر صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ خطہ، پاک جو روضہ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان ہے بعینہ اٹھ کر جنت الفردوس میں چلا جائے گا جس طرح کہ دنیا کے تمام مقامات برباد ہو جائیں گے اس مقام پر کوئی آفت نہیں آئے گی یہی مطلب ہے اس کے باغ ہونے کا بہشت کے باغوں میں سے اور حضورؐ کا منبر عالی قیامت از سر نو اعادہ کیا جائے گا جس طرح آدمیوں کے جسموں کا اعادہ ہوگا پھر وہ منبر آپ ﷺ کے حوض پر نصب کر دیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ کعبہ کو مستثنیٰ کر کے مدینہ طیبہ کو مکہ سے افضل کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جس میں بیت اللہ اور جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں روئے زمین میں یہی ایک جگہ ہے جہاں حج جیسی عبادت کی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ عربی ہیں اس طرح تمام عرب بھی افضل ہو گئے نسب بہت اونچی ہے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ عرب سے محبت کرو اور جو ان سے بغض رکھے گا گویا میرے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ اہل یمن کے بارے میں حضور ﷺ نے بہت تعریفی کلمات ارشاد فرمائے کہ یہ دل کے نرم ہیں ایمان والے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت میں انصار کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے ان کے علمی، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی کارناموں نے اسلام اور مسلمانوں کو عزت اور شوکت نصیب ہوئی۔

اخیر المَسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَوْتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ.

کتابُ العِلَلِ

کتاب: حدیث کی علتوں اور راویوں کی

جرح و تعدیل کے بارے میں

خبر دی ہم کو کرنی نے ان کو قاضی ابو عامر از دی نے
اور شیخ غوری اور ابو مظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو
محمد جرائی نے ان کو ابو العباس مجوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے
کہ انہوں نے فرمایا اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے بعض
علماء نے اس کو اپنایا۔ البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ
میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء
کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی شراب پیئے تو اسے کوڑے
مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو اسے قتل کر دو اور ہم (امام
ترمذی) ان دونوں حدیثوں کی علتیں اس کتاب میں بیان
کر چکے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں کہ) ہم نے اس کتاب
میں فقہاء کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ ان میں سفیان ثوری کے
اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوفی سے
انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری
سے نقل کیے ہیں جبکہ بعض اقوال ابو الفضل مکتوم بن عباس
ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے
نقل کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے اکثر اقوال اسحق بن
موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے
اور انہوں نے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔ پھر روزوں کے
ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابو مصعب مدینی کے واسطے سے
امام مالک سے نقل کی ہیں جبکہ امام مالک کے بعض اقوال ہم
سے موسیٰ بن حزام نے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی کے واسطے سے

أَخْبَرَنَا الْكَرُوخِيُّ نَا الْقَاضِي أَبُو عَامِرٍ
الْأَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ الْغُورَجِيُّ وَأَبُو الْمُظَفَّرِ
الدَّهَّانُ قَالُوا إِنَّا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ نَا أَبُو الْعَبَّاسِ
الْمَحْبُوبِيُّ إِنَّا أَبُو عِيسَى قَالَ جَمِيعُ مَا فِي هَذَا
الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ هُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ
أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ
وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدْهُ فَإِنْ عَادَ
فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلْهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي
الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ اخْتِيَارِ
الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَكَثْرُهُ
مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِي بِهِ أَبُو
الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَكَثْرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ
مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ عَنْ
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ
فَمَا أَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ حِزَامٍ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ

أَنَسَ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا
 حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ
 الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ ابْنِ
 الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ أَنْ عَنْ
 سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ حَبَّانَ بْنِ مُوسَى عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ
 مَا رَوَى عَنْ وَهَبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمُّونَ سِوَى مَنْ
 ذَكَرْنَا عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ
 الشَّافِعِيِّ فَأَكْثَرُهُ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ
 الزُّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوءِ
 وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ
 وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ نَا يُوسُفُ بْنُ يَحْيَى
 الْقُرَشِيُّ الْبُؤَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ أَشْيَاءُ عَنْ
 الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ أَجَازَ لَنَا الرَّبِيعُ ذَلِكَ
 وَكَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ
 وَإِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ
 مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ إِلَّا مَا فِي أَبْوَابِ الْحَجِّ
 وَالذِّيَّاتِ وَالْحُدُودِ فَلَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ إِسْحَاقَ بْنِ
 مَنْصُورٍ أَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْأَصَمُّ عَنْ
 إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَبَعْضُ
 كَلَامِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ إِسْحَاقَ
 وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا عَلَى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ
 الْمَوْقُوفُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْأَحَادِيثِ
 وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيخِ فَهُوَ مَا اسْتَخَرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ
 التَّارِيخِ وَأَكْثَرُ ذَلِكَ مَا نَا ظَرُتُ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْمَاعِيلَ وَمِنْهُ مَا نَا ظَرُتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

امام مالک سے نقل کیے ہیں۔ ابن مبارک کے اقوال احمد بن
 عبدہ آملی ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے
 ہیں۔ پھر ان کے بعض اقوال ابو وہب نے ابن مبارک سے
 نقل کئے کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے
 سفیان بن عبد الملک کے واسطے سے حضرت عبد اللہ بن مبارک
 سے نقل کئے ہیں۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ
 فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل
 کرتے ہیں۔ امام شافعی کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی
 کے واسطے سے امام شافعی سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے
 ابواب میں مذکر امام شافعی کے اقوال میں سے بعض ابو ولید کی
 کے واسطے سے اور بعض ابو اسمعیل سے یوسف بن یحییٰ کے
 حوالے سے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔ ابو اسمعیل اکثر ربیع
 کے واسطے سے امام شافعی کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا
 ہے کہ ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی
 ہے۔ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کے اقوال اسحاق بن
 منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلق
 اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطے سے اسحاق بن منصور سے
 معلوم ہوئے۔ اسحاق کے بعض اقوال محمد بن فلیح بھی بیان کر دی
 ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کر دتے
 ہیں کہ یہ روایات موقوف ہیں اسی طرح احادیث کی علیتیں
 ، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں (امام ترمذی) نے کتاب التاریخ (امام بخاری کی کتاب) سے
 نقل کی ہے۔ پھر اکثر علیتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے
 خود امام بخاری سے گفتگو کی ہے جبکہ بعض کے متعلق عبد اللہ بن
 عبد الرحمن ابوزرعہ سے مناظرہ کیا ہے چنانچہ اکثر امام بخاری
 سے اور بعض ابوزرعہ سے نقل کی ہیں۔ ہماری اس کتاب میں
 فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علیتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے
 کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ ایک مدت تک

وَأَبَا زُرْعَةَ وَكَثُرَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَقْلُ شَيْءٍ فِيهِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ زُرْعَةَ وَإِنَّمَا حَمَلْنَا عَلَى مَا بَيْنَا فِي
هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعَلَلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّا
سُئِلْنَا عَنْ هَذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَارِجُونَا فِيهِ
مِنْ مَنَافِعِ النَّاسِ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ
تَكَلَّفُوا مِنَ التَّصْنِيفِ مَا لَمْ يُسَبِّقُوا إِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ
حَسَّانَ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ
وَسَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ
أَبِي زَائِدَةَ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوا
فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنَافِعًا كَثِيرَةً فَتَرْجُو لَهُمْ
بِذَلِكَ الثَّوَابِ الْجَزِيلِ عِنْدَ اللَّهِ لِمَا نَفَعَ اللَّهُ
الْمُسْلِمِينَ بِهِ فَبِهِمُ الْقُدُورَةُ فِيمَا صَنَّفُوا وَقَدْ عَابَ
بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلَامَ فِي
الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِينَ
قَدْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ
وَطَاوُسٌ تَكَلَّمَا فِي مَعْبِدِ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ
جُبَيْرٍ فِي طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ
وَعَامِرُ الشَّعْبِيِّ فِي الْحَارِثِ الْأَعُورِ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ
أَيُّوبَ السَّخْتْيَانِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ
التَّيْمِيَّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَمَا
لِكَ بْنِ أَنَسٍ وَ الْأَوْزَاعِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ
تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَ ضَعَّفُوا فَإِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلَى
ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ النَّصِيحَةَ لِلْمُسْلِمِينَ لَا
يُظُنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ أَوِ الْغِيْبَةَ إِنَّمَا

یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہو گیا کہ واقعی اس
میں فائدہ ہے تو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ
بہت سے ائمہ کرام نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی
تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں۔ ان میں ہشام بن
حسان، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، سعد بن ابی عروبہ،
مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن زکریا
یا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ
شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں۔ ان کی تصانیف سے
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں
عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان
میں اقتداء کے قابل ہیں۔ بعض حضرات نے محدثین پر
نقد و جرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا
کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی۔ ان میں
حضرت حسن بصری اور طاووس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی
پر اعتراضات کیے ہیں۔ سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب پر
اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور پر اعتراضات کئے
ہیں۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عوف، سلمان تیمی، شعبہ بن
حجاج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن
مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن
مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے
بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک
اسکی وجہ مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔ واللہ اعلم۔ یہ گمان مناسب
نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے طعن و تشنیع یا غیبت کا ارادہ کیا
بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں
ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے کوئی صاحب
عدت تھا کوئی مہتمم تھا کوئی اکثر غلیطوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی
غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے، اپنی
حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اسکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی

گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق و اموال کے۔
لہذا اگر ان میں (یعنی حقوق و اموال میں) بھی گواہوں
کا ترکیہ ضروری ہے تو اس میں (یعنی دین میں) تو بدرجہ اولیٰ
ضروری ہے۔

أَرَادُوا عِنْدَنَا أَنْ يُبَيِّنُوا ضَعْفَ هَؤُلَاءِ لَكِنِّي يُعْرِفُوا الْآنَ
بَعْضَ الَّذِينَ ضَعَفُوا كَانَ صَاحِبُ بَدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ
كَانَ مُتَهَمًا فِي الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ
غَفْلَةٍ وَكَثْرَةِ خَطَايَا فَأَرَادَ هَؤُلَاءِ الْأَيْمَةَ أَنْ يُبَيِّنُوا
أَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الَّذِينَ وَتَشْيِيتًا لِأَنَّ الشَّهَادَةَ فِي
الَّذِينَ أَحَقُّ أَنْ يُتَبَّثَ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوقِ
وَالْأَمْوَالِ.

۱: ہم سے روایت کی محمد اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن
سعید قطان سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن
عمیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں
معتہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں ان سب نے
جواب دیا کہ بیان کرو۔

۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانُ ثَنَى أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ
وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ
الرَّجُلِ تَكُونُ فِيهِ تَهْمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسْكُتُ أَوْ أَبِينُ
قَالُوا أَبِينُ.

۲: ہم سے روایت کی محمد بن رافع نیشاپوری نے وہ یحییٰ بن
آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا
کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں جو
اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے
ہیں۔ ابوبکر بن عیاش نے کہا کہ جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس
کے پاس آکر بیٹھیں گے لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد
اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ بدعتی کا کوئی
ذکر نہیں کرتا۔

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَيَحْيَى بْنُ
أَدَمَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ بَنِي عِيَّاشٍ إِنَّ أَنَسًا يَجْلِسُونَ
وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يُسْتَأْهِلُونَ فَقَالَ أَبُو
بَكْرٍ بَنِي عِيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ
وَصَاحِبُ السُّنَّةِ إِذَا مَاتَ أَحْيَى اللَّهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ
لَا يَذْكُرُ.

۳: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے انہوں
نے نصر بن عبد اللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا
سے وہ عاصم سے اور وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ
گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس
لیے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا لیکن جب فتنوں کا
دور آیا تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اسکے
باوجود محدثین اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں اور اہل

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ثَنَا
النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ لَا
يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوا عَنِ
الْإِسْنَادِ لَكِنِّي يَأْخُذُوا حَدِيثَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدْعُوا
حَدِيثَ أَهْلِ الْبِدْعِ.

بدعت کی روایت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۴: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن نے انہوں نے کہا کہ میں نے عبدان سے سنا وہ عبد اللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسنادین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہے تو پوچھنے پر مبہوت رہ جاتا ہے۔

۵: ہم سے روایت کی محمد بن علی نے وہ حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستونوں کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اسکی سند کو ضعیف قرار دیا۔

۶: ہم سے روایت کی محمد بن عبدہ نے وہ وہب بن زمعہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن عمار، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلمان، عثمان بن یزید، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف ابو جزء، حکم ورجیب حکم۔ عبد اللہ بن مبارک نے جب حکم سے کتاب الرقاق میں ایک حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کر دی۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن حمیس کی احادیث پڑھیں لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جائیں تو وہ ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن حمیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اسکی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے۔ موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوئی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْإِسْنَادُ عِنْدِي مِنَ الَّذِينَ لَوْلَا إِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بَقِيَ.

۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ ذَكَرَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيثٌ فَقَالَ يَحْتَاجُ لِهَذَا أَرْكَانٌ مِنْ أَجْرِ يَعْنِي أَنَّهُ ضَعْفٌ إِسْنَادُهُ.

۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَافِعٍ وَهَبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَكَ حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ وَابْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبَرِّيَّ وَرُوحَ بْنَ مُسَافِرٍ وَأَبِي شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرُو بْنَ ثَابِتٍ وَأَيُّوبَ بْنَ خُوْطٍ وَأَيُّوبَ بْنَ سُوَيْدٍ وَنَصْرَ بْنَ طَرِيفٍ وَأَبِي جَزْءٍ وَالْحَكَمَ وَحَبِيبَ الْحَكَمِ رَوَى لَهُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَحَبِيبٌ لَا أَدْرِي قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ وَهَبٍ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ أَحَادِيثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ أَخِيرًا إِذَا أَتَى عَلَيْهَا أَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهَا قَالَ أَحْمَدُ وَثَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يَهُمُّ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ لَأَنْ أَقْطَعَ الطَّرِيقَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ وَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ حَزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِي حَدِيثٌ أَنْ يَرَوِي عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوفِيِّ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

فَذَكَرُوا فِيهِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ.

۷: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ نَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ قَالَ فَغَضِبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرُ رَبِّكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا فَعَلَ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِأَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ جَدًّا فِي الْحَدِيثِ فَكُلُّ مَنْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثٌ مِمَّنْ يُتَّهَمُ أَوْ يُضَعَّفُ لِعَفْلَتِهِ وَكَثْرَةِ خَطَائِهِ وَلَا يَعْرِفُ ذَلِكَ الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَلَا يَحْتَجُّ بِهِ قَدَرَوْى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْمَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُوا أَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ.

۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْدِرِ الْبَاهِلِيُّ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَرَوْنِي عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنِي عَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اسْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَبَعْتُهُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ كُلُّهُ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اسْتَحِلُّ أَنْ أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا

نہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کئے۔ لیکن میں نے نبی اکرم کی حدیث بیان کی۔ امام احمد بن حنبل نے پوچھا کہ نبی اکرم سے مروی ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں۔ ۷: (اور کہا میں نے) ہم سے روایت کی حجاج بن نصیر نے انہوں نے معارک بن عباد سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس آسکتا ہو۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل یہ حدیث سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کر اپنے رب سے استغفار کر۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ (امام احمد بن حنبل) اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ اور حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جبکہ عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرطیکہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال (ضعف) بیان کر دیئے ہیں۔

۸: ہم سے روایت کی ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر باہلی نے وہ یعلیٰ بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کلبی سے بچو۔ عرض کیا گیا آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے جواب دیا میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسماعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابو عوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب (ساتھیوں) سے ملا پھر ابان بن عیاش کے پاس

وَقَدَرَوِي عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ
الْإِمَّةِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهُ
أَبُو عُوَانَةَ وَغَيْرُهُ فَلَا يُغْتَرُّ بِرِوَايَةِ الثَّقَاتِ عَنِ النَّاسِ
لَا نَهْ يُرَوِي عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ
لِيَحْدِثْنِي فَمَا أَتَيْتُهُ وَلَكِنْ أَتَيْتُهُمْ مِنْ فَوْقِهِ وَقَدَرَوِي
غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْنُتُ فِي وَثَرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَرَوَى أَبَانُ بْنُ أَبِي
عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْنُتُ فِي وَثَرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ
أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ هَذَا أَوْ زَادَ فِيهِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا بَالَتْ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي وَثَرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَأَبَانُ بْنُ
أَبِي عِيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ وَصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاجْتِهَادِ
فَهَذِهِ حَالُهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا أَصْحَابَ
حِفْظٍ قَرُبَ رَجُلٍ وَإِنْ كَانَ صَالِحًا لَا يَقِيمُ الشَّهَادَةَ
وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَمَهِّمًا فِي الْحَدِيثِ فِي
الْحَدِيثِ بِالْكَذِبِ أَوْ كَانَ مُغْفَلًا يُخْطِئُ الْكَثِيرَ
قَالَ ذِي إِخْتَارِهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْإِمَّةِ أَنْ لَا
يُسْتَغْلَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ إِلَّا تَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
أَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ
الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ أَجَلَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَفُوا هُمْ مِنْ
قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَوَقَّعَهُمْ آخَرُونَ مِنَ الْإِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ
وَصِدْقِهِمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ وَهَمُوا فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا

آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت
کردیتا حالانکہ وہ محض جھوٹا تھا۔ لہذا اس کے بعد میں اس سے
روایت کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے
روایت کی ہے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو
عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا ہے۔ لہذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ
لوگ (راوی) اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی
مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لیے بھی
بعض ضعفاء سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین کہتے
ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں
میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کاراوی متہم ہوتا ہے۔ کئی
راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود سے نقل
کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے
قنوت پڑھتے تھے۔ سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن
عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں
یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ مجھے میری
والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں رات
گزاری تو آپ ﷺ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت
پڑھتے دیکھا۔ اگرچہ عبادت و ریاضت میں ابان بن عیاش کی
تعریف کی گئی ہے۔ لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔ پھر
بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا
اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔ غرضیکہ جھوٹ میں متہم
اور کثیر الخطاء یا غافل شخص کی احادیث قابل نہیں ہیں۔ اکثر ائمہ
حدیث کا یہی مسلک ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے۔ کیا تم
دیکھتے نہیں کہ عبد اللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے
روایت کیا کرتے ہیں لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال ظاہر
ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔ بعض محدثین نے بڑے
بڑے اہل علم کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے
انہیں ضعیف قرار دیا۔ حالانکہ بعض ائمہ حدیث نے انہیں ان کی

وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ
عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ.

۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ
الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ
سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيدُ
الْعَفْوَ أَوْ تُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ أَشَدُّ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ
تُرِيدُ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخُنَا أَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيَى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ
أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيهِ نَحْوُ مَا قُلْتُ قَالَ
عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سُهَيْلِ
بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِي فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَلْقَنَهُ لَفَعَلْتُ
قَالَ كَانَ يُلْقَنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَوْا يَحْيَى عَنْ
شَرِيكِ وَلَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَلَا عَنْ الرَّبِيعِ
بْنِ صَبِيحٍ وَلَا عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ أَبُو
عِيْسَى وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ
عَنْ هَؤُلَاءِ فَلِمَ يَتْرُكُ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمْ
بِالْكَذِبِ وَلَكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذَكَرَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ
حِفْظِهِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَى رِوَايَةِ
وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكَهُمْ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ
وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ
هُمْ مِنَ الْأَثَمَةِ وَهَكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ
سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ وَأَشْبَاهِ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَثَمَةِ

جلالت علمی اور صداقت کے باعث ثقہ قرار دیا اگرچہ ان سے
بعض روایات میں خطا ہوئی۔ چنانچہ یحییٰ بن سعید قطان نے
محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

۹: ہم سے روایت کی ابو بکر عبد القدوس بن محمد العطار بصری نے
انہوں نے علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن
سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کیا
تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو تو یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا
تشدد کا۔ فرمانے لگے وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا
کہ میرے شیوخ ابو سلمہ اور یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب
ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو
کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی
کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن
عمرو، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں اور میرے نزدیک
عبد الرحمن بن حرملة سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ
بن سعید سے عبد الرحمن بن حرملة کے بارے میں پوچھا کہ کیا
آپ نے عبد الرحمن بن حرملة کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر
میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ علی نے پوچھا
کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا۔ ہاں۔ علی بن مدینی کہتے
ہیں کہ یحییٰ نے شریک، ابو بکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک
بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یحییٰ
بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی
وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن
سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے
حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے
روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید نے چھوڑا ہے ان
سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن خراع، اور عبد الرحمن بن مہدی
وغیرہم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین
نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان

اور ان جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا ہے البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے۔ ورنہ ان سے ائمہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰: ہم سے روایت کی حسن بن علی حلوانی نے وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۱: ہم سے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے لیکن یحییٰ بن سعید قطان انکی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۲: ہم سے روایت کی ابو بکر نے بواسطہ علی بن عبد اللہ اور یحییٰ بن سعید وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابو ہریرہؓ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں غلط ملط ہو گئیں تو میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کر دیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے۔ اس کے باوجود وہ ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابو ایوبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علیؓ، نبی ﷺ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سے اسکے علاوہ اس قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں رد و بدل کرتے ہوئے کبھی کبھی بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے

إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ حَدِيثٌ عَنْهُمْ الْإِئِمَّةُ.

۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ نَحْنُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سَهِيلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبَاتًا فِي الْحَدِيثِ.

۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثَقَّةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا تَكَلَّمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ.

۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا تَكَلَّمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهَذَا وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيرَ وَهَكَذَا مَنْ تَكَلَّمُ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمُ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَيُرَوَّى عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هَذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرَوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هَكَذَا أَوْ مَرَّةً هَكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ لِأَنَّ أَكْثَرَ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا لَا يَكْتُبُونَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ

ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنکی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوء حفظ اور کثرت خطاء کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اسکی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا

متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے تو اس میں تشدیر کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے ہوں اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے وہ عبد الرحمن بن مہدی وہ معاویہ بن صالح وہ علاء بن حارث وہ مکحول اور وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنی بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

۱۴: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبد الرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا، ان کے الفاظ مختلف اور معنی ایک ہی ہوتے تھے۔

۱۵: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنی بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوة انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا

يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهِيْعَةٍ وَغَيْرِهِمَا إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَايَاهُمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ فَإِذَا تَفَرَّدَ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلَاءِ بِحَدِيثٍ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهِ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِهِ إِنَّمَا عَنِيَ إِذَا تَفَرَّدَ بِمَا لَشَى وَأَشَدُّ مَا يَكُونُ هَذَا إِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْإِسْنَادَ فَرَادَ فِي الْإِسْنَادِ أَوْ نَقَصَ أَوْ غَيَّرَ الْإِسْنَادَ أَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيهِ الْمَعْنَى فَأَمَّا مَنْ أَقَامَ الْإِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَإِنَّ هَذَا وَاسِعٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنَى.

۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَا كُمْ عَلَى الْمَعْنَى فَحَسْبُكُمْ.

۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ عَشْرَةِ اللَّفْظِ مُخْتَلِفٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٍ.

۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَأْتُونَ بِالْحَدِيثِ عَلَى الْمَعَانِي وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَرَجَاءُ

بْنُ حَيَّوَةَ يُعِيدُونَ الْحَدِيثَ عَلَى حُرُوفِهِ.

۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ إِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيثِ ثُمَّ تَحَدِّثُنَابِهِ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْأَوَّلِ.

کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوتی۔
۱۶: ہم سے روایت کی علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے وہ عاصم احول سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کو ایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اور طرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم پہلی مرتبہ جو سنو اسی کو اختیار کرلو۔

۱۷: حَدَّثَنَا الْجَارُودُ نَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَصَبْتَ الْمَعْنَى أَجْزَأُكَ

۱۷: ہم سے روایت کی جارود نے ان سے وکیع نے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر حدیث معنی کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔

۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أَنْقِصْ مِنَ الْحَدِيثِ إِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيهِ.

۱۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے عبد اللہ بن مبارک نے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو لیکن زیادتی نہ کرو۔

۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ نَا زَيْدُ بْنُ جُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ إِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي أَحَدُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُونِي إِنَّمَا هُوَ الْمَعْنَى.

۱۹: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریش نے ان سے زید بن جباب نے اور وہ ایک شخص سے اسکا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنی ہی سمجھو۔

۲۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْنَى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِنَّمَا تَفَاضَلَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالِاتِّقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَثِيرٌ أَحَدٌ مِنَ الْأَنِمَةِ مَعَ حِفْظِهِمْ.

۲۰: ہم سے روایت کی حسین بن حریش نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر معنی میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبوت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود ائمہ کرام خطا اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ

۲۱: ہم سے روایت کی محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا اگر تم روایت کرو تو ابو زرعة بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لیے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک

بِسْنَيْنٍ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہ کیا یعنی اسی طرح بیان کر دی جس طرح پہلے بیان کی تھی۔

۲۲: ہم سے روایت کی ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

۲۳: ہم سے روایت کی عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار نے وہ سفیان سے عبد الملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

۲۴: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی نے انہوں نے عبد الرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کر لیا ہو۔

۲۵: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر (حدیث) بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

۲۶: ہم سے روایت کی ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی محدث (عالم حدیث) نہیں دیکھا۔

۲۷: ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا کہ میں

۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ قَلَّ قُلْتُ لِابْرَاهِيمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَتَمَّ حَدِيثًا مِنْكَ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ.

۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَاسُفِيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأَحَدُتُ بِالْحَدِيثِ فَمَا أَدْعُ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعْتُ أَذْنًا شَيْئًا قَطُّ إِلَّا وَغَاهُ قَلْبِي.

۲۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَنْصَلَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا كَانَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُوْنٍ يُحَدِّثُ فَإِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ أَيُّوبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَأَقُولُ قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ

سیرین.

نے ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

۲۸: ہم سے روایت کی ابو بکر نے وہ علی بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹: ہم سے روایت کی ابو بکر عبد القدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابو الولید نے وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتماد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابو بکر، ابو الولید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔

۳۰: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے وہ ابو داؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن حبان کوئی بارتی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ انکی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گیا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

۳۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسمعیل نے عبد اللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

۳۲: ہم سے روایت کی ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا

۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَيُّهُمَا أَثْبَتُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ أَمْ مُسَعَّرٌ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مُسَعَّرٍ كَانَ مُسَعَّرٌ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ.

۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدُ قَالَ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدُ قَالَ قَالَ لِي حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنْ أَرَدْتُ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ.

۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاحِدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشْرَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةً أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةٍ مَرَّةً الْأَخْيَانُ الْكُوفِيُّ الْبَارِقِيُّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُذْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ.

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ نَا بَنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ شُعْبَةُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ.

۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْذِلُهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا

ہوں۔ علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ شعبہ اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریش نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ میں (امام ترمذی) نے اسحق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انس حدیث رسول (ﷺ) میں بہت سختی برتتے تھے یہاں تک کہ ”یاء اور تا“ کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴: ہم سے روایت کی ابو موسیٰ نے وہ ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری (جو مدینہ کے قاضی تھے) کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابو حازم کی مجلس پر سے گزرے وہ اجادیت بیان کر رہے تھے لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول (ﷺ) سننا میرے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔

۳۵: ہم سے روایت کی ابو بکر نے وہ علی بن عبد اللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ عزیز ہیں اور حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبد الرحمن بن مہدی

أَحْفَظُ لِلْأَحَادِيثِ الطَّوَالِ سُفْيَانُ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمْرًا فِيهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فَلَانَ عَنْ فُلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ الْأَبْوَابِ.

۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنِّي مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَاءِ وَالْتَاءِ وَنَحْوِ هَذَا.

۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى ثَنِيَّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ يُعَدِّثُ فَجَارَهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيهِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْذَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ.

۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيَى مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بَعِيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ وَكِيعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع دل کے معاملے میں بڑے ہیں جبکہ عبدالرحمن امام ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن عمرو بن نبھان بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم اٹھا کر کہنے کے لیے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ و اتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جاسکے۔ اور جن پر علماء نے اعتراضات کیے ہیں وہ بھی کسی وجہ سے ہیں۔ اگر کوئی کسی عالم کے سامنے ایسی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل (کاپی) کو دیکھ رہا ہو تو (یہ بھی سماع کی طرح) صحیح ہے۔

۳۶: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں اور پھر ان سے پوچھا کہ انہیں کس طرح بیان کروں؟ انہوں نے فرمایا کہو ”حَدَّثَنَا“ (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

۳۷: ہم سے روایت کی سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے وہ ابو عاصمہ سے وہ یزید نخوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم و تاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آ گیا ہوں تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار (یعنی تصدیق) اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔

۳۸: ہم سے روایت کی سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد

فَقَالَ أَحْمَدُ وَكَيْعٌ أَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
إِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَبْهَانَ بْنَ صَفْوَانَ
الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ
يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ إِنِّي لَمْ
أَرَأِ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو
عِيْسَى وَالْكَلَامُ فِي هَذَا وَالرَّوَايَةُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
تَكْثُرُ وَإِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهِ
عَلَى مَنْزِلِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ
فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
لَا يَشَيْءُ تَكَلَّمَ فِيهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ إِذَا كَانَ
يَحْفَظُ مَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ أَوْ يُمْسِكُ أَصْلَهُ فِيمَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ
إِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلَ
السَّمَاعِ.

۳۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي
رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا.

۳۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ
وَاقِدٍ عَنْ أَبِي عَصْمَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
أَنَّ نَفَرًا قَدِمُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ
بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيَقْدِمُ وَيُؤَخِّرُ
فَقَالَ إِنِّي بَلَّهْتُ لِهَذِهِ الْمُصْنِئَةِ فَاقْرَءُوا عَلَيَّ فَإِنْ
إِقْرَارِي بِهِ كَقِرَاءَتِي عَلَيْكُمْ.

۳۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ

نے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو اپنی کتاب دے کر اسے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس کے لیے روایت کرنا جائز ہے۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی تو انہوں نے فرمایا تم پڑھ لو لیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

۳۹: ہم سے روایت کی احمد بن حسن نے وہ یحییٰ بن سلمان جعفی مصری سے عبد اللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں ”حَدَّثَنَا“ کہوں تو سمجھ لو کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور اگر ”حَدَّثَنِي“ کہوں تو صرف میں نے سنی ہے، اگر ”أَخْبَرَنَا“ کہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہے اور میں بھی وہاں حاضر تھا۔ اور اگر ”أَخْبَرَنِي“ کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہے۔ ابو موسیٰ محمد بن ثنیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا کہ ”حَدَّثَنَا“ اور ”أَخْبَرَنَا“ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔ انہوں نے

فرمایا تم یوں کہو کہ ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے۔ اگر کوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔

۴۰: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابو مجلز سے اور وہ بشیر بن نہیک سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے ابو ہریرہ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ کیا میں یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاولَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ آخَرَ فَقَالَ أَرُوهُذَا مِنِّي فَلَهُ أَنْ يَرُوِيَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَقْرَأَ هُوَ فَقَالَ أَأَنْتَ لَا تُجِيزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ

۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَخَدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قَرَأَ عَلَيَّ الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَيَّ الْعَالِمِ يَعْنِي وَأَنَا وَخَدِي وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ الْقَطَّانِ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَ أَخْبَرَنَا وَاحِدٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ فَقَرَأَ عَلَيْهِ بَعْضَ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ الْعَالِمُ أَنْ يَرُوِي عَنْهُ لِأَحَدٍ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ أَنْ يَرُوِي عَنْهُ

۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَدِيرٍ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَرُوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ

۴۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپ کی وہ احادیث بیان کر سکتا ہوں جو میرے پاس ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔

۴۲: ہم سے روایت کی جبارود بن معاذ نے انہوں نے انس بن عیاض سے اور وہ عبید اللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ کیا مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

۴۳: ہم سے روایت کی ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ قراءت بہتر ہے۔ یا اجازت۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں ”اخرنی“ انہوں نے فرمایا ان کا ”اخرنی“ کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں۔ بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۴: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا ”قال رسول اللہ ﷺ“ اس پر زہری کہنے لگے ابن ابی فروہ:

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِي بَعْضُ حَدِيثِكَ لَرَوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ.

۴۲: حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرَوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُكَ أَرَوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَعْجَبُ أَمْرًا وَقَالَ عَلِيُّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخَرَّاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ أَنَّهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي قَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَالْحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ.

۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرَوَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتِلَكَ اللَّهُ يَا

بْنِ أَبِي فَرْوَةَ تَجِئُنَا بِأَحَادِيثٍ لَيْسَتْ لَهَا حُطْمٌ وَلَا أَرْمَةٌ. ۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مُرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتٍ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ بِكَثِيرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى مُرْسَلَاتٌ عَطَاءٍ قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مُرْسَلَاتٌ طَاوُسٍ قَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا قَالَ عَلِيُّ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مُرْسَلَاتٌ أَبِي إِسْحَاقَ عِنْدِي شِبْهُ لَا شَيْءٍ وَالْأَعْمَشُ وَالتَّيْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيحِ ثُمَّ قَالَ إِي وَاللَّهِ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ قُلْتُ لِيَحْيَى فَمُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكٍ.

۳۵: ہم سے روایت کی ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔ اس لیے کہ عطاء بن ابی رباح ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے۔ علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے زیادہ بہتر ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاووس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی روایات زیادہ بہتر ہیں۔ انہوں نے نے فرمایا دونوں قریب قریب ہیں۔ علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابواسحق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔ اسی طرح

اعمش، تیمی، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں۔ پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعد کی روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے یحییٰ سے امام مالک کے مرسلات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا لوگوں کے نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔

۳۶: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَجَدْنَاهُ أَصْلًا إِلَّا حَدِيثًا أَوْ حَدِيثَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَإِنَّهُ ضَعَّفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ هُوَ لِأَنَّ الْأَيْمَةَ قَدْ حَدَّثُوا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِ الثِّقَاتِ فَإِذَا رَوَى أَحَدُهُمْ حَدِيثًا وَأَرْسَلَهُ لَعَلَّهُ أَخَذَهُ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوَى عَنْهُ.

۳۶: ہم سے روایت کی سوار بن عبد اللہ غُبَرِی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے ”قال رسول الله ﷺ“ کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ کرام نے ثقہ وغیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔ جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر ان سے روایات بھی کرتے ہیں۔

۴۷: ہم سے روایت کی بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبد العزیز عطار سے وہ اپنے والد سے اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ شععی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب (جھوٹا) تھا، محمد بن بشار، عبد الرحمن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر بن جہفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایات کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی نے جابر جہفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض اہل علم مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔

۴۸: ہم سے روایت کی ابو عبیدہ بن ابی سفر کوفی نے انہوں نے سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبد اللہ بن مسعود سے متصل الاسناد ہو۔ ابراہیم نے فرمایا اگر میں عبد اللہ بن مسعود سے حدیث بیان کروں تو اس کا یہی مطلب ہے وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے لیکن اگر کہوں ”قَالَ عَبْدُ اللَّهِ“ کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں) کہ تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر کی، عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے جابر جہفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبید اللہ عزری اور کئی دوسرے راویوں سے

۴۷: حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَاصِرُ حُومِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَمَعْبَدُ الْجَهَنِيِّ فَإِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا تَعْبَثُوا مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرِ الْجَعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حَكَى عَنْهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ وَتَرَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَقَدْ اخْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا.

۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو عُيَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ نَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنَدَ لِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي سَمِعْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ اخْتَلَفَ الْأَيْمَةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِيَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذَكَرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُونَ هَؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدَ بْنَ عُيَيْدَةَ اللَّهِ الْعَزْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ.

روایت کی ہے۔ جن کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۴۹: ہم سے روایت کی محمد بن عمرو بن نبھان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا آپ عبد الملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبید اللہ عززی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ”ہاں“ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے حدیث روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبد الملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابو زبیر عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس جاتے تو آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابو زبیر زیادہ حافظ تھے۔

۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ بن ابی عمر کی نے وہ سفیان بن عیینہ سے ابو زبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبد اللہ سے احادیث سنتے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کر لوں۔

۵۲: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے ابو زبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ (ابو زبیر) حفظ و اتقان میں قوی تھے۔ عبد اللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان علم کے

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدْعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُزْزِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِشَفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَذَاكُرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ.

۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيثِ.

۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ

میزان تھے۔

۵۳: ہم سے روایت کی ابو بکر نے وہ علی بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے (باب الصدقة) صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ کا قول کہ ”جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسکو غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا (نوجا) ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کتنا مال غنی کر دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبد اللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں۔ عبد اللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں جو لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد ہے کہ اسکی سند حسن ہے۔ ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہوا اور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک (حدیث) حسن ہے۔ اور جس حدیث کو ہم نے (امام ترمذیؒ نے) غریب کہا ہے تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے

كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ .
۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيُّ وَلَمْ يَرِ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَأْسًا .

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرَ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا حَسَنُ إِسْنَادُهُ عِنْدَنَا كُلِّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَفْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ رَبِّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الزَّكَاةُ إِلَّا فِي الْخَلْقِ وَاللَّيَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتُ فِي فَخْذِهَا أَجْزَأَ عَنْكَ فَهَذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ وَلَا يَعْرِفُ لِأَبِي الْعَشْرَاءِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَشْهُورًا فَإِنَّمَا اشتهر من حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ يَعْنِي وَرَبَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَيْمَةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لَا يَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَيَشْتَهَرُ الْحَدِيثُ بِكَثْرَةِ مَنْ رَوَى عَنْهُ مِثْلَ مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبْتَهُ لَا يَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَوَهَمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوِ دِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ دِينَارٍ أَذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقُومُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ رَأْسَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَبَّ حَدِيثٍ إِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِرِيَادَةِ تَكُونُ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ إِذَا كَانَتْ الرِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ مِثْلَ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ

غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک سند سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابو عشاء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا خلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ ذبح جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تم نے اسکی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے۔ اس حدیث کو صرف حماد نے ابو عشاء سے نقل کیا ہے اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے۔ ہم اسے صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں۔ اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبد اللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے حق و لاء کی خرید و فروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا: یہ حدیث صرف عبد اللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبید اللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی (عبد اللہ بن دینار) سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبید اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعد ان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبد اللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہو کر ان کی پیشانی چوم لوں۔

وَزَادَ مَا لَكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَى
 أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ
 مِنَ الْأَيْمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ
 يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ
 نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ
 وَقَدْ أَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ
 وَاحْتَجَّوْا بِهِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا إِذَا
 كَانَ لِلرَّجُلِ عَبِيدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُؤَدَّ عَنْهُمْ صَدَقَةُ
 الْفِطْرِ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ
 يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ قَبْلَ ذَلِكَ عَنْهُ وَرُبَّ حَدِيثٍ
 يُرَوَّى مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِحَالِ
 الْإِسْنَادِ.

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری
 وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ
 منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ (حدیث)
 ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جاسکتا
 ہو جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
 نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ہر
 مرد و عورت آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع
 جو مقرر کیا۔ مالک بن انس نے اس حدیث میں ”مِمَّنْ
 الْمُسْلِمِينَ“ کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبد اللہ
 بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمر
 رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ (مِنَ الْمُسْلِمِينَ)
 نقل نہیں کرتے جبکہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے

ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بعض ائمہ کرام امام مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے
 اسی پر عمل پیرا ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے
 صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ ان دونوں (امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) نے حدیث مالک بن انس سے دلیل پکڑی
 ۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاسکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا
 ۔ بہت سی احادیث متعدد سندوں سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہیں۔

۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَأَبُو
 السَّائِبِ وَالحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا أَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ
 بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ
 عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي
 مِعَاوٍ وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ قَبْلِ
 إِسْنَادِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي
 مُوسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ غِيلَانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ
 فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ وَسَأَلْتُ
 مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا

۵۵: ہم سے روایت کن ابو کریب نے اور ہشام اور ابو السائب
 اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا ہم سے روایت کی ابو
 اسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں
 نے اپنے دادا ابی بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ
 سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا کافر سات آنتوں میں
 اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے
 غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں (امام
 ترمذی) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں
 پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابو کریب کی روایت ہے وہ ابو اسامہ
 سے راوی ہیں۔ پھر امام بخاریؒ سے پوچھا تو انہوں نے بھی
 یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اس حدیث کو صرف ابو کریب کی

روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے متعدد افراد نے ابو اسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں اسے ابو کریب کے علاوہ کسی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے کسی مباحثے میں سنی ہوگی۔

۵۶: ہم سے روایت کی عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شہابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے اور وہ عبد الرحمن بن یحمر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء اور مزفت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس لیے غریب ہے کہ اس حدیث کو صرف شہابہ نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔ پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبد الرحمن بن یحمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: حج، وقوف عرفات کا نام ہے۔

یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔

۵۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازہ کے ساتھ جائے اور نماز (جنازہ) پڑھے اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے دفن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط (ثواب) ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام وہ یحییٰ بن

حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهَذَا أَفَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرَى أَنَّ أَبَا كُرَيْبٍ أَخَذَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي الْمَذَاكِرَةِ.

۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَزْفَتِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتَبَدَّ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَزْفَتِ وَحَدِيثُ شَبَابَةَ إِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِأَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَصَحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاحِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُ هُمَا مِثْلُ أَحَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ نَا أَبُو مُزَاحِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ابی کثیر سے وہ ابو مزاحم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبد اللہ مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ سے وہ ابو سعید مولیٰ مہدی سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائب سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی بیان کی۔ پھر میں (امام ترمذی) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔

۵۸: ہم سے روایت کی ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے اور وہ انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں۔ آپ نے فرمایا: اسے باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے انس بن مالک کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم (امام ترمذی) نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح و نجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنَا مَرُوانٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا الَّذِي اسْتَغْرَبُوا مِنْ حَدِيثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِرَوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْقِلْهَا وَاتَّوَكَّلْ أَوْ أَطْلِقْهَا وَاتَّوَكَّلْ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَمْرُو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَقَدْ وَضَعْنَا هَذَا الْكِتَابَ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِمَارَجُونَا فِيهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْتَلُ اللَّهَ النَّفْعَ بِمَا فِيهِ وَأَنْ يَجْعَلَهُ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهِ وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهِ

اٰخِرُ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ عَلٰى
 اِنْعَامِهِ وَاَفْضَالِهِ وَصَلَاتِهِ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِ
 الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهِ وَاٰلِهِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ
 وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰى التَّمَامِ وَعَلٰى النَّبِيِّ وَاٰلِهِ
 وَصَحْبِهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكٰى السَّلَامِ
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

یہاں کتاب ختم ہوتی ہے اور ساری تعریفیں
 ﷲ کیلئے ہیں جو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام
 وافضال کیے اور درود و سلام ہو سید المرسلین امی پر
 اور ان کے اصحاب و آل پر۔ ہمارے لیے ﷲ
 (ﷻ) کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں
 طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت (نیکی)
 کرنے کی مگر ﷲ رب العزت کی طرف سے جو بلند
 ہے اور سب سے بڑا ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے پوری
 اور نبی اور ان کے آل و صحابہ پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام
 اور سب تعریفیں ﷲ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

مَشَتْ

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور O پاکستان